تاریخ طبری

خلافت حضرت علی کرم

تصنیف : ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

ترجمہ : حبیب الرحمان صدیقی فاضل دیوبند

www.KitaboSunnat.com

نفیس اکیڈمی ۰ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصہ سوم کا حصہ دوم

خلافت راشدہ

حصہ سوم

www.KitaboSunnat.com

خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

سنہ ۳۵ھ تا سنہ ۴۰ھ

اس حصہ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ میں جو واقعات پیش آئے حضرت علیؓ کی بیعت، حضرت عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ وغیرہ کا اختلاف، جنگ جمل، جنگ صفین، واقعہ تحکیم، فرقہ خارجیہ سے حضرت علیؓ کی جنگ اور شہادت کے حالات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

ترجمہ
حبیب الرحمٰن صدیقی فاضل دیوبند

تصنیف
علامہ ابی جعفر جریر الطبری
(المتوفی سنہ ۳۱۰ھ)

نفیس اکیڈمی
اسٹریچن روڈ کراچی (پاکستان)
قیمت مجلد ۳۳ روپے

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ....

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2
953
ط ب ر ک

تاریخ الاُمم والمُلوک

مصنفہ علامہ ابن جریر الطبری کے حصہ سوم کے حصہ دوم کا اردو ترجمہ

جملہ حقوق دائمی ترجمہ اشاعت وطباعت تصحیح وترتیب وتبویب
بحق
چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری
مالک نفیس اکیڈیمی
مسعود پبلشنگ ہاؤس بلاسس اسٹریٹ کراچی نمبرا
محفوظ ہیں

باہتمام ـــــــــ طارق اقبال گاہندری

www.KitaboSunnat.com

اشاعت چہارم نفیس اکیڈیمی، کراچی۔ اپریل ۱۹۶۷ء

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 01382

ٹیلیفون ـــــــ ۲۱۳۲۰۳

مطبوعہ
(ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دورِ خلافت

از: محمد اقبال سلیم گاھندری

تاریخ طبری کے جس حصہ کا یہ ترجمہ ہے وہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے دورِ خلافت پر مشتمل ہے، تاریخ اسلام کا یہ اگرچہ ابتدائی دور ہے اور خلافت راشدہ کا دور کہلاتا ہے لیکن حوادث و واقعات کی وجہ سے بہت ہی اہم حصہ ہے۔ اب تک وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ربیع الاول ۱۱ھ) سے لے کر ۳۵ھ تک یہ ہوتا رہا تھا کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دوسرے کے بعد عامۃ المسلمین کی آزادانہ رائے سے خلیفہ منتخب ہوتے رہے۔ اگرچہ ان بزرگوں کے انتخاب میں کوئی پرچہ رائے دہی نہیں استعمال کیا گیا تھا اور نہ خفیہ رائے دہی کا موجودہ جمہوری طریقہ اختیار کیا گیا تھا۔ کیونکہ لوگ عام طور پر دیانت دار اور جرأت مند تھے کسی کے خوف سے اپنی رائے کو چھپانے اور منافقت اور "یقین کے خلاف عمل اور عمل کے خلاف یقین" سے آشنا نہ تھے۔ ایک بڑھتی اور ابھرتی قوم کی طرح سادگی کے ساتھ اپنا سردار و سربراہ منتخب کرتے رہے تھے، اگر کسی کو اختلاف ہوتا تو برملا کہہ دیتا اس کے بعد جو فیصلہ اکثریت کا ہو جاتا اسے بہ دل و جان قبول کر لیتا۔ اس طرح مسلمانوں کا قافلہ آگے بڑھ رہا تھا۔ اشخاص سے غلطی بھی ہوتی تھی اور شخصی تمرد کی بھی ایک دو مثالیں ملتی ہیں مگر مرکز سے کھلی بغاوت اور سرکشی کی کوئی منظم شکل نہیں ملتی ہے۔ خلافت اولیٰ کے مقابلہ میں فوجی حرکت اسلام سے مرتد ہو جانے والوں کی سعی تھی، اہل ایمان کی باہمی آویزش نہ تھی۔

www.KitaboSunnat.com

خلیفۂ ثالث سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف اُن کے آخر زمانے میں مصر سے ایک طوفان اٹھا، اور عراق کے نوعمر بھی مصری نوعمروں کے ساتھ مل گئے۔ یہودی سازش نے مسلمانوں سے انتقام لینے کا ایک وسیع منصوبہ بنایا اور ناواقف و جاہل نوعمروں نے اس ناپاک منصوبہ میں شرکت کر کے ایک منظم بغاوت کی شکل دے دی اور نتیجہ یہ ہوا کہ خلیفہ راشد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ کی مقدس سرزمین پر بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ تاریخ اسلام میں یہ پہلا واقعہ تھا کہ مسلمان کہلانے والوں نے خود اپنے ہی خلیفہ کو شہید کر کے اندرونی فساد اور باہمی نزاع کی بنیاد رکھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی۔ سیدنا حضرت علیؓ نے امت کی خدمت سمجھ کر ان سے بیعت لے لی تاکہ لوگوں کو امن و امان میسر آ جائے۔ وہ دیانت داری اور اخلاص کے ساتھ یہ رائے رکھتے تھے کہ وہ ان لوگوں کو قابو میں رکھ کر بدنظمی کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خون ناحق ہوا اور عدالت نے کام نہ کیا۔ نہ کوئی گرفتار کیا گیا نہ کسی پر مقدمہ چلا اور نہ کوئی عدم ثبوت میں رہا کیا گیا۔ ایسا اس لیے ہوا کہ حضرت سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اختلافات کی آندھیوں نے اس کا موقع نہ دیا۔ ان کی ساری قوت مخالف طوفانوں کو روکنے میں گزری۔

عدالت کی بالادستی اگر ختم ہو جائے تو کسی قوم یا ملک کا کیا حال ہوگا خود سوچ لیجیے۔ اس لیے مسلمانوں کا بہت بڑا حصہ ان اختلافات کے باعث سیدنا علیؓ کی خلافت کو قبول نہ کر سکا اور خونِ عثمانؓ کا مطالبہ کرتا رہا صورت حال اور بگڑ گئی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عمل اس سلسلے میں بے مثال ہے۔ ایک بیوہ عورت جس کی کوئی اولاد نہیں۔ جس کے پاس خزانہ نہیں۔ فوج نہیں۔ کسی سیاسی جماعت کی سربراہ نہیں۔ وارثِ تخت و تاج نہیں۔ امیدوار حکمرانی نہیں لیکن اس بے کسی و بے بسی کے باوجود "عدالت کی بالادستی" کے بنیادی عمرانی اصول کے لیے اپنی جان کی بازی لگا دیتی ہے۔ یقیناً یہ بے مثال کارنامہ ہے۔

بہرحال جو کچھ ہوا نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ حق کے لیے کوشاں تھے۔ لیکن صورت حال اس قدر خراب ہو چکی تھی اور مخالفین اس قدر چھائے ہوئے تھے کہ کسی کی چلنے نہ پائی اور مسلمانوں کے مابین جمل اور صفین کے خونیں ہنگامے بھی ہوئے اور تفریق امت کی لعنت بھی آ گئی۔

اس تاریخ کا مصنف خود ایک جدید فرقہ کا بانی ہے اور یہ فرقہ سیدنا حضرت علیؓ کا عقیدت مند ہے۔ روایات مختلفہ کو ایک جگہ جمع کر کے اس نے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے اور تاریخ اسلام پر یہ اہم ترین کتاب ہے لیکن روایات کو پرکھنے یا اصول تاریخ نویسی کے بموجب حوادث کی علت و اسباب یا اس کے اثرات و نتائج پیش کرنے کا کام وہ نہیں کرتا ہے۔ بہ الفاظِ دیگر وہ علامہ ابن جریر طبری ہے۔ علامہ عبدالرحمن ابن خلدون نہیں ہے۔ شاید اس لیے کہ اس وقت تک فلسفۂ تاریخ پیدا نہ ہوا تھا۔ یہ اعزاز خداوند تعالیٰ نے پانچ سو سال کے بعد آنے والے فلسفی اور مورخ ابن خلدون کے لیے مقسوم کر رکھا تھا۔

نفیس اکیڈیمی نے اس عظیم الشان ضخیم کتاب "تاریخ طبری" کا مکمل ترجمہ شائع کر کے علم و فن کی کیا خدمت انجام دی ہے اس کو اہل علم اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور یہ مثل بالکل سچی ہے کہ ؎

قدر خدمت را شناسد آں کہ خدمت را شناخت

ہم امید کرتے ہیں کہ اہل علم اس کتاب سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے اور ہماری خدمات کی داد دیں گے۔

(وما توفیقی الا باللہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصہ سوم کا حصہ دوم

خلافت راشدہ

حصہ سوم

خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

باب ۱

خلافت امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب	۲۵
حضرت علیؓ کی بیعت	۲۵
بیت المال کے بارے میں حضرت علیؓ کی روش	۲۶
پہلی بدفالی	۲۸
حضرت زبیرؓ کی بیعت	۲۹
اشتر کی حضرت طلحہؓ کو دھمکی	۲۹
جبری بیعت	۲۹
صحابۂ کرام کا بیعت علیؓ سے گریز	۳۰
حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا مکالمہ	۳۱
حضرت طلحہؓ کو بیعت علیؓ پر مجبور کیا گیا تھا	۳۳
حضرت زبیرؓ کی بیعت کا افسانہ	۳۳
قاتلین عثمانؓ کا مدینہ پر قبضہ	۳۴
باغیوں کا سعدؓ کی خلافت پر اتفاق	۳۴
ابن عمرؓ سے خلافت کی خواہش	۳۵
طلحہؓ و زبیرؓ کا خلافت سے انکار	۳۵
اشتر نخعی کی حیلہ سازی	۳۶
بنوامیہ کا مدینہ سے فرار	۳۷
حضرت طلحہؓ کی خلافت علیؓ پر رضامندی	۳۷
اہل مدینہ کو قاتلین عثمانؓ کی دھمکی	۳۸
اشتر کی حضرت طلحہؓ کے ساتھ گستاخی	۴۰
حکیم بن جبلہ کی حضرت زبیرؓ کے ساتھ گستاخی	۴۰
بیعت عامہ	۴۰

باب ۲

نفاذ خلافت	۴۱
حضرت علیؓ کا پہلا خطبہ	۴۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصریوں کا وعدہ	۴۲
خلافت پر حضرت علیؓ کی مجبوری	۴۳
حضرت علیؓ کی قصاص سے بے بسی	۴۴
سبائیوں کا حضرت علیؓ کے حکم سے انکار	۴۶
مغیرہؓ بن شعبہ کا مشورہ	۴۷
عبداللہؓ بن عباسؓ کا مشورہ	۴۷
ابن عباسؓ کی حج سے واپسی	۴۸
حضرت علیؓ کا مغیرہؓ کی رائے قبول کرنے سے انکار	۴۸
حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ کا مکالمہ	۴۹
قریش کی حضرت علیؓ سے علیحدگی	۵۱
معاویہؓ کے بارے میں مغیرہ کی رائے	۵۱
ابن عباسؓ کی رائے	۵۲
حضرت علیؓ کا فیصلہ جنگ	۵۲
ابن عباسؓ کی دور اندیشی اور حضرت علیؓ کی سادگی۔	۵۳
شاہ قسطنطین کا مسلمانوں پر حملہ	۵۳

باب ۳۶ھ

حضرت علیؓ کے گورنر	۵۵
سہلؓ بن حنیف کی واپسی	۵۵
قیسؓ بن سعد کی دھوکہ دہی	۵۶
اہل بصرہ کا اختلاف	۵۶
عمارہ کو قتل کی دھمکی	۵۷
عبیداللہ بن عباسؓ کی یمن کو روانگی	۵۷
حضرت علیؓ کا مشورہ	۵۷
امیر معاویہؓ کے نام مراسلہ	۵۸
امیر معاویہؓ کی خاموشی	۵۸
امیر معاویہؓ کی سیاست	۵۹
طلحہؓ و زبیرؓ کی اجازت طلبی	۶۱
اہل مدینہ کا طرز عمل	۶۱
حضرت حسنؓ کی رائے	۶۱
زیاد کا مشورہ	۶۱
لشکر کی تیاری	۶۳
حضرت علیؓ کا اہل مدینہ سے خطاب	۶۳
ابن عمرؓ کا واقعہ	۶۴
ابن عمرؓ کا عمرہ	۶۴
بات کا بتنگڑ	۶۵
حضرت علیؓ کا اہل مدینہ سے خطاب	۶۵
خزیمہ کا انصار سے کوئی تعلق نہ تھا	۶۶
بدریین کی فتنہ سے علیحدگی	۶۶
زیاد بن حنظلہ کی شرکت	۶۷
حضرت عائشہؓ کا واقعہ	۶۷
حضرت عائشہ کی تقریر	۶۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخضر کا جھوٹ	۷۰
قصاص عثمانؓ کی تیاریاں	۷۰
بنو امیہ کا خلافت علیؓ سے اختلاف	۷۱
اہل مکہ کا مشورہ	۷۱
حضرت حفصہ کی رائے	۷۳
حضرت حفصہؓ کی واپسی	۷۴
ام الفضلؓ کا خط	۷۴
ابو قتادہؓ کی پیش کش	۷۴
حضرت ام سلمہؓ کی پیش کش	۷۴
حضرت عائشہ کے لئے اونٹ کی خریداری	۷۵
مغیرہؓ اور سعیدؓ بن العاص کی علیحدگی	۷۵
لشکر عائشہؓ کا کوچ	۷۵
بچوں کی واپسی	۷۶
خلافت کے لئے مشورہ	۷۶
عبدالرحمٰنؓ بن عتاب کی امامت	۷۷
مروان کی پالیسی	۷۹

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

حضرت علیؓ کا بصرہ کی جانب کوچ	۸۱
حضرت عبداللہؓ بن سلام کی پیشین گوئی	۸۱
طارق بن شہاب کا فیصلہ	۸۲
حضرت حسنؓ کی حضرت علیؓ سے تیز گفتگو	۸۳
حضرت عائشہ کے لئے اونٹ کی خریداری	۸۴
حواب کا چشمہ	۸۶
قصاص عثمانؓ کا مطالبہ	۸۸
اہل کوفہ سازش میں یکتائے زمانہ تھے	۹۰
ابن عمرؓ کا لشکر عائشہؓ کے ساتھ جانے سے انکار	۹۱
عروۃ بن الزبیرؓ کی واپسی	۹۱
حضرت عائشہ کی روانگی پر لوگوں کا رنج وغم	۹۲
مطالبۂ قصاص کی وجہ	۹۲

باب ۵

حضرت عائشہؓ کا بصرہ میں داخلہ اور عثمانؓ بن حنیف سے جنگ	۹۴
حضرت عائشہؓ کی خدمت میں قاصد کی روانگی	۹۵
طلحہؓ وزبیرؓ کی شرط	۹۶
حضرت عمرانؓ بن حصین کا جنگ سے گریز	۹۸
عثمانؓ بن حنیف کی جنگی تیاریاں	۹۸
حضرت طلحہؓ کی تقریر	۹۹
حضرت عائشہ کا خطاب	۱۰۰
جاریہؓ بن قدامہ کی حضرت عائشہ سے گفتگو	۱۰۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلحہؓ و زبیرؓ سے ایک لڑکے کی گفتگو	۱۰۲
محمد بن طلحہؓ کی رائے	۱۰۳
ابتدائے جنگ	۱۰۴
ابوالجرباء کا مشورہ	۱۰۵
حکیم بن جبلہ کی حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی	۱۰۵
شرائط صلح	۱۰۶
عہد نامہ	۱۰۶
کعب کی مدینہ آمد	۱۰۷
حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کا جواب	۱۰۷
حضرت علیؓ کا خط	۱۰۸
عثمانؓ بن حنیف کی وعدہ خلافی	۱۰۸
لشکر عائشہؓ کا حملہ	۱۰۹
عثمانؓ بن حنیف کا حشر	۱۰۹
حواب کا واقعہ	۱۱۰
طلحہؓ و زبیرؓ کی تقریر	۱۱۱
عبدی کی تقریر	۱۱۲
حکیم بن جبلہ کی جنگ	۱۱۳
قاتلین عثمانؓ کا جمگھٹا	۱۱۳
حکیم کے اشعار	۱۱۴
حکیم کی مرتے وقت کی تقریر	۱۱۵
قاتلین عثمانؓ کا قتل	۱۱۶
اہل شام کے نام طلحہؓ و زبیرؓ کا خط	۱۱۷
اہل کوفہ کے نام حضرت عائشہؓ کا خط	۱۱۸
حکیم کا قاتل	۱۲۱
بیت المال کا بند و بست	۱۲۱
حکیم کا بیت المال پر حملہ	۱۲۱
حضرت زبیرؓ کا جواب	۱۲۳
حضرت زبیرؓ کا اعلان	۱۲۴
علقمہ کی طلحہ سے گفتگو	۱۲۴
حضرت عائشہؓ کا زید بن صوحان کے نام خط	۱۲۵
باب ۶ حضرت ابوموسیٰؓ اشعری کا فیصلہ	۱۲۷
حضرت علیؓ کا بنو طے سے خطاب	۱۲۸
محمد بن ابی بکر کی کوفہ روانگی	۱۲۹
حضرت علیؓ کا خطبہ	۱۲۹
رفاعہؓ کے لڑکے کا فیصلہ	۱۳۰
حجاجؓ بن غزیہ کا فیصلہ	۱۳۱
حضرت علیؓ کی بصرہ روانگی	۱۳۱
مرہ کاہن کا واقعہ	۱۳۲
عامر کوفی کی آمد	۱۳۲
عثمان بن حنیف کی واپسی	۱۳۳
حکیم کے قتل کی خبر	۱۳۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ ربیعہ اور بنو عبد القیس کی آمد ۱۳۴
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا قاصدین کو جواب ۱۳۵
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی تقریر ۱۳۶
امام مسروق کی حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے گفتگو ۱۳۷
حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا مکالمہ ۱۳۸
زید بن صوحان کی تقریر ۱۳۹
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی دوسری تقریر ۱۴۰
زید بن صوحان کی جوابی تقریر ۱۴۱
قعقاع رضی اللہ عنہ بن عمرو کی تقریر ۱۴۱
سیحان کی تقریر ۱۴۲
حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی تقریر ۱۴۲
حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی تقریر ۱۴۳
ہند بن عمرو کی تقریر ۱۴۳
حجر رضی اللہ عنہ بن عدی کی تقریر ۱۴۳
مقطع بن ہیثم اور اشتر کا واقعہ ۱۴۴
لشکروں کی روانگی ۱۴۴
عبد خیر کا حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مکالمہ ۱۴۴
اشتر کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درخواست ۱۴۵
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی تقریر ۱۴۵
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی شان میں اشتر کی گستاخیاں ۱۴۶
باب

صلح کی گفت و شنید ۱۴۸
اہل کوفہ کے رؤساء ۱۴۹
بصرہ کی جانب قاصد کی روانگی ۱۴۹
قعقاع رضی اللہ عنہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گفتگو ۱۵۰
قعقاع رضی اللہ عنہ کی زبیر رضی اللہ عنہ و طلحہ رضی اللہ عنہ سے گفتگو ۱۵۰
صلح کی امید ۱۵۲
کلیب کا خواب ۱۵۴
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ۱۵۴
لوگوں کی رائے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فیصلہ ۱۵۴
کلیب کی محمد بن ابی بکر سے گفتگو ۱۵۵
خلافت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
خیالات ۱۵۵
ابتدائے جنگ ۱۵۷
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اعلان ۱۵۸
اشتر کی اونٹ کی پیشکش ۱۵۸
اشتر کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراضگی ۱۵۹
قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا لشکر علی رضی اللہ عنہ سے خراج ۱۵۹
قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا مشورہ ۱۶۰
آخری فیصلہ ۱۶۲
حضرت زبیر رضی اللہ عنہ و طلحہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ۱۶۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعب بن سور کو اسکی قوم کا جواب ١٦٣
طلحہؓ و زبیرؓ کے بارے میں حضرت علیؓ کے خیالات ١٦٤
حضرت علیؓ کا خطبہ ١٦٥
بنو قیس کی جنگ سے علیحدگی ١٦٦
حضرت عثمانؓ کا صحابہ سے سوال ١٦٧
خلافت علیؓ پر طلحہؓ و زبیرؓ کی رضامندی ١٦٨
خلافت علیؓ پر حضرت عائشہ کی رضامندی ١٦٨
احنف کی پریشانی ١٦٨
احنف کی حضرت عائشہؓ سے گفتگو ١٦٩
احنف کی جنگ سے علیحدگی ١٦٩
شہادت زبیر کا واقعہ ١٧٠
ہاشمؓ بن عتبہ کی کوفہ روانگی ١٧١
حضرت ابوموسیٰؓ کی معزولی ١٧١
حضرت حسنؓ کی تقریر ١٧٢
حضرت علیؓ کی کرامت ١٧٣
کوفی لشکر ١٧٣
حضرت علیؓ کی بصرہ آمد ١٧٣
شقیق بن ثور کی آمد ١٧٣
حضرت علیؓ کی طلحہؓ و زبیرؓ سے گفتگو ١٧٤
حضرت زبیر کی جنگ سے علیحدگی ١٧٥
حضرت عمرانؓ بن حصین اور بنو عدی کا فیصلہ ١٧٦
کعب بن سور کی کوششیں ١٧٧
بنو حنظلہ کا فیصلہ ١٧٨
بنو ضبہ کا فیصلہ ١٧٩
سرداران لشکر ١٧٩
صلح کی توقعات ١٨٠
محمد بن الحنفیہ کی روایت ١٨١
صلح کا فیصلہ ١٨١

باب ۸

جنگ جمل ١٨٢
قاتلین عثمانؓ کی شیطنت ١٨٢
حضرت عائشہؓ کی میدان میں آمد ١٨٣
حضرت طلحہؓ کی شہادت ١٨٤
جنگ جمل کی دوسری روایت ١٨٥
حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کا مکالمہ ١٨٦
قرآن اٹھانے کا حکم ١٨٧
ابتدائے جنگ ١٨٧
عبداللہؓ بن الزبیرؓ کا زخمی ہونا ١٨٧
حضرت عائشہؓ کی واپسی ١٨٨
قاتل زبیرؓ کے لئے جہنم کی بشارت ١٨٨
حضرت زبیرؓ کی شہادت میں احنف کا ہاتھ تھا ١٨٨

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اٹھانے کا حکم	۱۹۰	اشتر اور عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید کا مقابلہ	۲۰۵
قبیلہ ازد کی وفاداری	۱۹۱	ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی شجاعت	۲۰۵
حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر حملہ	۱۹۲	عمرو بن الاشرف کا قتل	۲۰۶
لشکر زبیر رضی اللہ عنہ کی شکست	۱۹۲	عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید کی شجاعت	۲۰۷
سبائیہ کا قرآن قبول کرنے سے انکار	۱۹۳	عبداللہ بن حکیم کا قتل	۲۰۷
سبائیہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر حملہ	۱۹۳	علم برداروں کا قتل عام	۲۰۷
کوفیوں کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر حملہ	۱۹۵	اونٹ کا قاتل	۲۰۹
جھنڈے کی واپسی	۱۹۶	کعب بن سور کی لاش کے ساتھ	۲۰۹
جھنڈے کے نیچے قتل عام	۱۹۶	بے حرمتی	
تاریخ کا عجیب و غریب واقعہ	۱۹۷	اونٹ کی خاطر قتل عام	۲۱۰
قبیلہ غسان کی شجاعت	۱۹۸	عمیر بن ہلب کا واقعہ	۲۱۰
بنو ضبہ کی شجاعت	۱۹۹	ہانی بن خطاب کے اشعار	۲۱۲
ابن یثربی کی جواں مردی	۱۹۹	ابوالجرباء کا رجز	۲۱۲
حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شجاعت	۲۰۰	عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم کا حشر	۲۱۳
عمرو بن بجرہ اور ربیعۃ العقیلی کا قتل	۲۰۰	ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا اشتر سے مقابلہ	۲۱۳
حارث بن ضبہ کا رجز	۲۰۱	محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ کا قتل	۲۱۴
بنو ضبہ کی جاں نثاری	۲۰۱	قعقاع رضی اللہ عنہ کا حملہ	۲۱۵
حضرت عائشہ کے بیٹے جانوں کی قربانیاں	۲۰۲	قعقاع کی تدبیر	۲۱۶
ابن یثربی کا قتل	۲۰۲	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پشیمانی	۲۱۷
اونٹ کا قتل	۲۰۳	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی تدفین	۲۱۷
اشتر اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا مقابلہ	۲۰۴	زید بن صوحان کا قتل	۲۱۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعب بن سور کے بارے میں حضرت علیؓ کی رائے	۲۱۸
حضرت عائشہؓ جنگ کی طلبگار نہ تھیں	۲۱۹
کعب بن سور کا قتل	۲۱۹
مسلم بن عبداللہ کا قتل	۲۱۹
ابن یثربی کی جواں مردی	۲۲۰
عبداللہ بن الزبیرؓ کی غلطی	۲۲۱
ابن یثربی کے اشعار	۲۲۱
ابن یثربی کا قتل	۲۲۲
عمیر بن ابی الحارث کا جواب	۲۲۳
حارث بن قیس کے اشعار	۲۲۳
شدت جنگ	۲۲۳
جنگ جمل کا چرچا	۲۲۴
حضرت عائشہؓ کے اونٹ پر تیروں کی بوچھاڑ	۲۲۴
حضرت عائشہؓ کا جنگ کے بعد بصرہ میں قیام	۲۲۵
اعین بن ضبیعہ کی بدتمیزی	۲۲۶
حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حضرت علیؓ کی حاضری	۲۲۶
حضرت عائشہؓ کا عبداللہ بن خلف کے گھر میں قیام	۲۲۷
نماز کی حالت میں حضرت زبیرؓ کی شہادت	۲۲۷
شکست خوردہ لوگوں کا حشر	۲۲۹
ابن عامر کا واقعہ	۲۲۹
مروان کی جائے پناہ	۲۳۰
عبداللہ بن الزبیرؓ اور محمد بن ابی بکر	۲۳۱
حضرت عائشہؓ اور علیؓ کا افسوس	۲۳۱
جنگ جمل کے مقتولین جنتی ہیں	۲۳۲
گناہوں کی مغفرت	۲۳۳
مقتولین کی تدفین	۲۳۳
مقتولین کی تعداد	۲۳۴
حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حضرت علیؓ کی حاضری	۲۳۵
توہین عائشہ کی سزا	۲۳۶
اہل بصرہ کی بیعت	۲۳۷
تقسیم مال	۲۳۷
حضرت علیؓ کا اصول	۲۳۷
اشتر کا مذاق	۲۳۸
حضرت عائشہ کی مکہ کو روانگی	۲۳۸
اہل کوفہ کے نام فتح کا مراسلہ	۲۳۸
زیاد اور عبدالرحمن بن ابی بکرہ کی عدم شرکت	۲۳۹
ابن عباسؓ کا بصرہ کی امارت پر تقرر	۲۴۰
مدینہ میں جنگ کی اطلاع	۲۴۱
حضرت عائشہؓ کی روانگی کی تیاری	۲۴۱
مقتولین کی کثرت	۲۴۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ اور عمارؓ کی گفتگو ۲۴۳

باب ۹

امارت مصر۔ محمد بن ابی حذیفہ کا قتل ۲۴۴
محمد بن ابی حذیفہ کی احسان فراموشی ۲۴۵
مصر کی امارت پر قیسؓ بن سعدؓ کا تقرر ۲۴۶
مصریوں کے نام حضرت علیؓ کا خط ۲۴۷
قیسؓ بن سعد کا خطبہ ۲۴۹
اہل خربتا ۲۴۹
امیر معاویہؓ کا قیسؓ کے نام خط ۲۵۰
قیسؓ کا جواب ۲۵۱
امیر معاویہؓ کا دوسرا خط ۲۵۲
قیسؓ کا جواب ۲۵۲
قیسؓ بن سعدؓ کی ذہانت ۲۵۳
امیر معاویہؓ کی تدبیر اور قیسؓ کی معزولی ۲۵۴
اشتر کی موت ۲۵۴
امیر معاویہؓ کی ایک نئی تدبیر ۲۵۵
قیسؓ کا حضرت علیؓ کے نام خط ۲۵۶
حضرت علیؓ کا قیسؓ کو حکم ۲۵۷
قیسؓ کا جواب ۲۵۷
محمد بن ابی بکر کی امارت مصر ۲۵۷
قیسؓ اور حسانؓ کا مکالمہ ۲۵۸
مروان کی بے وقوفی ۲۵۸
حضرت علیؓ کا عہد نامہ ۲۵۹
محمد بن ابی بکر کا خطبہ ۲۶۰
محمد بن ابی بکر کی اہل خربتا کو دھمکی ۲۶۰
مرزبان سے صلح ۲۶۱
خلید بن طریف کی خراسان روانگی ۲۶۲

باب ۱۰

جنگ صفین کی تیاریاں۔ عمرو بن العاصؓ ۲۶۳
کی امیر معاویہؓ سے بیعت
ایک پادری کی خلافت کے بارے ۲۶۵
میں پیشین گوئی
عمروؓ بن العاص کا امیر معاویہؓ کی جانب میلان ۲۶۷
عمروؓ بن العاص کا بیٹوں سے مشورہ ۲۶۷
عمروؓ بن العاص کی شام روانگی ۲۶۸
جریر بن عبداللہ کی پیغام بری ۲۶۹
قمیص عثمانؓ ۲۷۰
اشتر کی کینہ پروری ۲۷۰
حضرت علیؓ کی صفین روانگی ۲۷۱
امیر معاویہؓ کی جنگی تیاریاں ۲۷۱
ولید کے اشعار ۲۷۳
لشکر علیؓ کی روانگی ۲۷۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریائے فرات پر پل باندھنے کا حکم ۲۷۵
اہل عانات کا پل بنانے سے انکار ۲۷۶
لشکروں کا آمنا سامنا ۲۷۷
اشتر کی سپہ سالاری ۲۷۷
حضرت علیؓ کا خط ۲۷۸
پہلی جنگ ۲۷۸
اشتر کی دعوت مقابلہ ۲۷۸
اشتر کی شیطنت ۲۷۹
پانی پر جنگ ۲۸۱
محمد بن مخنف کی شجاعت ۲۸۳
عبداللہ بن عوف کا بیان ۲۸۵
امیر معاویہؓ کی جانب قاصد کی روانگی ۲۸۵
امیر معاویہؓ کا مشورہ ۲۸۵
امیر معاویہ کا فیصلہ ۲۸۶
حضرت علیؓ کا پیغام ۲۸۷
جنگ صفین ۲۸۹
اشتر کی شجاعت ۲۹۰

باب ۱۱

حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کی جنگ بندی ۲۹۲
باہمی صلح کی گفت و شنید
عدیؓ بن حاتم کی تقریر ۲۹۲
امیر معاویہؓ کا جواب ۲۹۳
شبث اور زیاد کی تقاریر ۲۹۳
یزید بن قیس کا خطاب ۲۹۴
امیر معاویہؓ کی شرائط ۲۹۴
قاصدین کی امیر معاویہؓ سے تیز گفتگو ۲۹۵
امیر معاویہؓ کی زیاد بن خصفہ سے ملاقات ۲۹۵
امیر معاویہؓ کا وفد ۲۹۶
حضرت علیؓ کا جواب ۲۹۷
عدیؓ بن حاتم اور عائذ بن قیس کا علم برداری پر جھگڑا ۲۹۸
حضرت علیؓ کا فیصلہ ۲۹۹

باب ۱۲

ہر دو جانب سے جنگی تیاریاں اور مورچہ بندی ۳۰۲
حضرت علیؓ کی فوجیوں کو ہدایات ۳۰۳
حضرت علیؓ کا میدان صفین میں خطبہ ۳۰۳
لشکر کی تقسیم ۳۰۴
حضرت امیر معاویہ کی جنگی تیاریاں ۳۰۴
ابتدائے جنگ ۳۰۴
دو بھائیوں کا مقابلہ ۳۰۵
حضرت عبیداللہ بن عمرؓ اور حضرت علیؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مقابلہ ۳۰۶
محمد بن علی کو مقابلہ سے منع کرنے کی وجہ ۳۰۶
ولید بن عقبہ کا ابن عباسؓ سے خطاب ۳۰۷
عام جنگ کی تیاریاں ۳۰۷
رشتہ داروں کی باہمی جنگ ۳۰۸
اندھیرے میں صبح کی نماز ۳۰۹
حضرت علیؓ کی دعا ۳۰۹
شامی لشکر کی موت پر بیعت ۳۱۱
عبداللہؓ بن بدیل کی تقریر ۳۱۱
حضرت علیؓ کا خطبہ ۳۱۲
یزید بن قیس ارحبی کا خطاب ۳۱۳
لشکر علیؓ کی پسپائی ۳۱۴
کیسان مولی علیؓ کا قتل ۳۱۴
حضرت حسنؓ کا جنگ سے گریز ۳۱۶
اشتر نخعی کا بھگوڑوں کو للکارنا ۳۱۶
علم برداروں کا قتل عام ۳۱۷
میمنہ کی واپسی ۳۱۸
اشتر کی شجاعت ۳۱۹
اشتر کا خطبہ ۳۲۰
عبداللہؓ بن بدیل کی شہادت ۳۲۱
ابن بدیلؓ کے حق میں معاویہؓ کی رائے ۳۲۱
لشکر معاویہؓ کی پسپائی ۳۲۲
حضرت علیؓ کی تقریر ۳۲۳
ابو شداد کی پامردی ۳۲۴
رؤسائے بجیلہ کا قتل عام ۳۲۵
حضرت عثمانؓ کو پوشیدہ طور پر دفن کیا گیا تھا ۳۲۵
ازدیوں کا اختلاف ۳۲۶
مخنف بن سلیم کا فیصلہ ۳۲۷
جندب اور اس کے خاندان کی جاں نثاری ۳۲۷
عقبہ بن حدید النمری اور اس کے بھائیوں کا قتل ۳۲۸
شمر بن ذی الجوشن کی جنگ ۳۲۹
مالک بن العقدیہ کا فرار ۳۲۹
عبداللہ بن الطفیل کا واقعہ ۳۳۰
عبدالرحمٰن بن محرز الکندی کی شجاعت ۳۳۱
قیس ابن فہدان کا زخمی ہونا ۳۳۱
قیس ابن فہدان کا خطبہ ۳۳۲
دو بھائیوں کی ملاقات ۳۳۲
ہمدان و طے کا مقابلہ ۳۳۲
ابن العسوس کے اشعار ۳۳۳
خنثر بن عبیدہ کی تقریر ۳۳۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ نخع کی جاں نثاری ۳۳۵
امام علقمہ بن قیس کا خواب ۳۳۵
ربیعہ سے امداد طلبی ۳۳۵
ربیعہ کی ثابت قدمی ۳۳۶
ربیعہ کا علم برداری پر اختلاف ۳۳۶
میسرہ پر حملہ ۳۳۷
عبید اللہ بن عمرؓ کا خطبہ ۳۳۷
میسرہ کی پسپائی ۳۳۸
خالد بن المعمر کا خطبہ ۳۳۸
بزدلوں کا جماعت سے اخراج ۳۳۹
حضرت عبید اللہ ابن عمرؓ کی شہادت ۳۳۹
حضرت عمرؓ کی تلوار ۳۴۰
ربیعہ کی جواں مردی ۳۴۰

باب ۱۳

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت ۳۴۳
جنگ کے بارے میں حضرت عمارؓ کی رائے ۳۴۳
عمارؓ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ۳۴۴
حضرت عمارؓ کا خطبہ ۳۴۵
حضرت عمارؓ اور حضرت عبید اللہ بن عمرؓ کا مکالمہ ۳۴۶
عمارؓ کا عمرو بن العاص کے بارے میں ارشاد ۳۴۶
حضرت علیؓ کی شجاعت ۳۴۶
حضرت عمارؓ کا حملہ ۳۴۷
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کا اپنے والد سے مکالمہ ۳۴۸
حدیث کی غلط تاویل ۳۴۸
امیر معاویہؓ کو مقابلہ کی دعوت ۳۴۹
شامیوں کی شان و شوکت ۳۵۰
لیلۃ الہریر میں ہاشم ابن عتبہ کی تقریر ۳۵۰
حضرت عثمانؓ و علیؓ پر فریقین کے الزام تراشیاں ۳۵۱
ہاشم ابن عتبہ کا قتل ۳۵۳
حجاج بن غزیہ کے اشعار ۳۵۳
حضرت علیؓ کا خطبہ ۳۵۴
غسانیوں کی جنگ ۳۵۵
عبد اللہ بن کعب المرادی کی وصیت ۳۵۵
اشتر کی شجاعت ۳۵۷
شامی علم بردار کا قتل ۳۵۷
وردان کا اشتر کے مقابلے سے گریز ۳۵۸
شامیوں کا قرآن اٹھانا ۳۵۸

باب ۱۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ تحکیم۔ قتل عثمانؓ کا اقرار، حضرت علیؓ کو حامیان علیؓ کی جانب سے قتل کی دھمکی	۳۶۰
حضرت علیؓ کا فیصلہ	۳۶۰
حامیان علیؓ کی جانب سے قتل عثمانؓ کا اقرار	۳۶۱
شیعوں کے نزدیک حضرت علیؓ کی حیثیت	۳۶۲
اشعث بن قیس کی پیام بری	۳۶۴
حضرت علیؓ کی بے بسی	۳۶۵
اشتر کی مخالفت	۳۶۵
ابوموسیٰ اشعریؓ بحیثیت حکم	۳۶۶
عمروؓ بن العاص کے بارے میں احنف کی رائے	۳۶۶
امیر المومنینؓ کے خطاب پر بحث	۳۶۷
واقعہ تحکیم کی صلح حدیبیہ سے مشابہت	۳۶۷
خلافت کا خاتمہ	۳۶۸
فریقین کی تحکیم پر رضامندی	۳۶۹
گواہوں کے دستخط	۳۷۰
اشتر کی معاہدہ سے مخالفت	۳۷۱
بنی تمیم کا معاہدہ سے اختلاف	۳۷۱
قبیلہ ازد سے معاویہؓ رشتہ داری	۳۷۲
قیدیوں کی رہائی	۳۷۲
حضرت علیؓ کی تقریر	۳۷۲
فیصلے کی تاریخ	۳۷۳
علیؓ کی ابوبکرؓ و عمرؓ سے مشابہت	۳۷۳
شیعوں کی حضرت علیؓ سے علیحدگی	۳۷۴
حکمین کا اجتماع	۳۷۴
مغیرہؓ بن شعبہ کی پیشین گوئی	۳۷۴
خلیفہ کے انتخاب پر بحث	۳۷۵
ابن عمرؓ کی خاموشی	۳۷۶
حضرت علیؓ کی اپنے ساتھیوں سے بیزاری	۳۷۷
اشتر کے بارے میں حضرت علیؓ کی رائے	۳۷۸
مقتولین کی تدفین	۳۷۸
حضرت علیؓ کی صفین سے واپسی	۳۷۸
صالح بن سلیم سے حضرت علیؓ کی گفتگو	۳۷۹
جنگ بندی کے بارے میں لوگوں کی رائے	۳۸۰
عبداللہ بن ودیعہ کی رائے	۳۸۱
حضرت علیؓ کا جواب	۳۸۱
خباب کی قبر پر حاضری	۳۸۲
نوحہ اور ماتم پرستی کی ممانعت	۳۸۳
عبدالرحمٰن بن یزید کی رائے	۳۸۴
شیعان علیؓ کی ایک دوسرے سے عداوت	۳۸۵
جعدہ بن ہبیرہ کی خراسان کو روانگی	۳۸۵
باب ۱۵	
شیعان علیؓ کی حضرت علیؓ سے علیحدگی	۳۸۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت ثانیہ	۳۸۷
خارجیوں سے ابن عباسؓ کا مناظرہ	۳۸۸
یزید بن قیس کی اصبہان پر ماموری	۳۸۹
حضرت علیؓ کا خارجیوں سے مناظرہ	۳۹۰
خارجیوں کی شرائط	۳۹۱
فیصلے کے وقت لوگوں کی حاضری	۳۹۱
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی ندامت	۳۹۲
دومۃ الجندل میں حکمین کا اجتماع	۳۹۲
صحابہ کی آمد	۳۹۳
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا مخالفت سے انکار	۳۹۳
حکمین کے سوالات و جوابات	۳۹۳
خلافت کے لئے ابن عمرؓ کا نام	۳۹۵
ابن عمرؓ کی خلافت سے بیزاری	۳۹۵
حضرت علیؓ کی عمروؓ بن العاص کو نصیحت	۳۹۵
ابوموسیٰؓ اشعری کا فیصلہ	۳۹۶
عمروؓ بن العاص کے بارے میں ابن عباسؓ کی رائے	۳۹۷
ابوموسیٰؓ کا اعلان	۳۹۸
عمروؓ بن العاص کی دھوکہ دہی	۳۹۹
ابوموسیٰؓ کا اعتراف	۳۹۹
فریقین کی ایک دوسرے پر لعنت	۳۹۹
باب ۱۶	
حضرت علیؓ اور خوارج	۴۰۰
خارجیوں کے نزدیک حضرت علیؓ کا گناہ	۴۰۰
لا حکم الا للہ کی غلط تاویل	۴۰۱
خارجیوں کی حضرت علیؓ کو جنگ کی دھمکی	۴۰۲
خارجیوں کی فتنہ انگیزی	۴۰۲
حکیم البکائی کو حضرت علیؓ کا جواب	۴۰۳
حضرت علیؓ کی کفر سے توبہ	۴۰۳
حضرت علیؓ کا خارجیوں کے لئے اعلان	۴۰۴
عبداللہ بن وہب خارجی کی تقریر	۴۰۵
حرقوص بن زہیر کی تقریر	۴۰۵
عبداللہ بن وہب خارجی کی بیعت	۴۰۵
خارجیوں کا مذہبی ڈھونگ	۴۰۶
حضرت عدیؓ بن حاتم کے قتل کا ارادہ	۴۰۷
سعد بن مسعود کی خارجیوں سے جنگ	۴۰۷
خارجیوں کا نہروان میں اجتماع	۴۰۷
ربیعۃ بن ابی شداد کا انجام	۴۰۸
بصرے کے خارجیوں کا فرار	۴۰۸
شامیوں سے مقابلے کی تیاریاں	۴۰۹
حضرت علیؓ کا خارجیوں کے نام خط	۴۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارجیوں کا جواب	۴۱۰
حضرت علیؓ کا خطبہ جنگ	۴۱۱
حضرت ابن عباسؓ کے نام خط	۴۱۱
حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کی تقریر	۴۱۲
اہل بصرہ کا جنگ سے گریز	۴۱۲
ترغیب جنگ	۴۱۳
کوفی لشکر کی تعداد	۴۱۳
سعد بن مسعود کو لشکر بھیجنے کا حکم	۴۱۴
شیعان علیؓ کا خارجیوں سے جنگ کا مشورہ	۴۱۴
شیعان علیؓ کا عہد جنگ	۴۱۵
عبداللہؓ بن جنابؓ کی شہادت	۴۱۵
حضرت ابنؓ جناب سے سوالات وجوابات	۴۱۶
مذہبی ڈھونگ	۴۱۷
خنزیر کو قتل کرنا فساد میں داخل ہے	۴۱۸
خارجیوں کے مقابلہ کی تیاریاں	۴۱۸
نجومی کی مخالفت	۴۱۹
خون مسلم کی اباحت	۴۱۹
قیسؓ ابن سعد کی خارجیوں سے گفتگو	۴۲۰
حضرت ابوایوبؓ انصاریؓ کا خارجیوں سے خطاب	۴۲۰
دعوت ثانیہ	۴۲۲

باب ۱۷

جنگ نہروان	۴۲۵
فوجی دستوں کی تقسیم	۴۲۵
اعلانِ امان	۴۲۵
ابتدائے جنگ	۴۲۶
زید بن حصین طائی کا قتل	۴۲۸
عبداللہ بن وہب الراسبی کا قتل	۴۲۸
شریح بن اوفی کا قتل	۴۲۹
ذوالثدیہ کی تلاش	۴۳۰
زخمیوں کے لئے امان اور انکی مرہم پٹی	۴۳۰
مقتولین کی تدفین اور مال غنیمت کی تقسیم	۴۳۱
اعزار بن اخنس کی قید	۴۳۲
شیعان علیؓ کا فریب	۴۳۳
ترغیب جنگ	۴۳۳
شیعان علیؓ کا جنگ سے فرار	۴۳۳
حضرت علیؓ کا خطبہ	۴۳۳
خارجیوں کی قاصد کے ساتھ بدسلوکی	۴۳۵
خوارج کے بارے میں حضورؐ کی پیشین گوئی	۴۳۵
جنگ نہروان کی تاریخ	۴۳۶
اہل خراسان سے مصالحت	۴۳۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کے عمال	۴۳۷

باب ۱۸

مصر کی چپقلش اور محمد بن ابی بکر کا قتل	۴۳۸
محمد بن ابی بکر کی غلطی	۴۳۸
قیسؓ بن سعد کا مدینہ سے اخراج	۴۳۹
اشتر کی طلبی	۴۳۹
اشتر کی مصر کو روانگی	۴۴۰
اشتر کی ہلاکت	۴۴۰
مصریوں کے نام حضرت علیؓ کا خط	۴۴۱
محمد بن ابی بکر کے نام مراسلہ	۴۴۲
محمد بن ابی بکر کا جواب	۴۴۳
فتح مصر کے لیے امیر معاویہؓ کی کوشش	۴۴۳
امیر معاویہؓ کا خطبہ	۴۴۵
امیر معاویہ کی تدبیر جنگ	۴۴۶
امیر معاویہؓ کا مسلمہؓ اور معاویہؓ بن حدیج کے نام خط	۴۴۶
مسلمہؓ کا جواب	۴۴۸
عمروؓ بن العاص کی مصر کو روانگی	۴۴۸
محمد بن ابی بکر کے نام عمروؓ بن العاص کا خط	۴۴۹
محمد کے نام امیر معاویہؓ کا خط	۴۴۹
ابن ابی بکر کا حضرت علیؓ کے نام خط	۴۵۰
حضرت علیؓ کا جواب	۴۵۰
ابن ابی بکر کا امیر معاویہؓ کو جواب	۴۵۱
ابن ابی بکر کا عمروؓ بن العاص کے نام خط	۴۵۱
محمد بن ابی بکر کی تقریر	۴۵۱
فریقین کی جنگ	۴۵۲
محمد بن ابی بکر کا فرار	۴۵۲
محمد کی تلاش اور اس کی گرفتاری	۴۵۳
عبدالرحمن بن ابی بکر کی سازش	۴۵۳
محمد بن ابی بکر قاتل عثمانؓ کا حشر	۴۵۳
حضرت عائشہؓ کا افسوس	۴۵۴
عمروؓ بن العاص کا معاویہؓ کے نام خط	۴۵۴
محمد بن ابی حذیفہ کا قتل	۴۵۵
ہشام بن محمد کی روایت	۴۵۵
حضرت علیؓ کا خطبہ جنگ	۴۵۶
شیعان علیؓ کی بزدلی	۴۵۶
حضرت علیؓ کی اپنے شیعوں سے بیزاری	۴۵۶
مالک بن کعب کی تقریر اور لشکر کی روانگی	۴۵۷
محمد کے قتل پر شام میں خوشی کے شادیانے	۴۵۷
محمد کے قتل پر حضرت علیؓ کا رنج و غم	۴۵۸
حضرت علیؓ کی بیچارگی	۴۵۸
ابن عباسؓ کے نام تعزیت کا خط	۴۵۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عباسؓ کا جواب ۴۵۹
محمد بن ابی بکر کی امارت پر حضرت علیؓ کی ندامت ۴۵۹

باب ۱۹

بصرہ میں حضرت علیؓ کے خلاف سازش ۴۶۰
ابن الحضرمی کا زندہ آگ میں جلایا جانا ۴۶۰
بصرہ میں ابن الحضرمی کی آمد ۴۶۰
زیاد کا صبرہ کے گھر پناہ لینا ۴۶۰
قبیلہ ازد سے امداد طلبی ۴۶۱
زیاد کی حضرت علیؓ سے امداد طلبی ۴۶۱
اعین بن ضبیعہ مجاشعی کا قتل ۴۶۱
زیاد کا حضرت علیؓ کے نام دوسرا خط ۴۶۲
جاریہ کا ابن حضرمی کو زندہ آگ میں جلانا ۴۶۲
عمرو بن ارندس کے فخریہ اشعار ۴۶۳
ازد کی مدح میں جریر کے اشعار ۴۶۴

باب ۲۰

حضرت علیؓ کے خلاف ملکی شورش ۴۶۵
خریت بن راشد کا قتل ۴۶۵
مصالحت کی کوششیں ۴۶۶
خریت کا تعاقب ۴۶۸
عمال کو ہدایات ۴۶۸
زیاد بن حصفہ کی تقریر ۴۶۹
قرظبہ بن کعب کا خط ۴۶۹
حضرت علیؓ کا جواب ۴۷۰
حضرت علیؓ کا زیاد بن حصفہ کے نام خط ۴۷۰
خریت کی تلاش ۴۷۱
زیاد کی جنگی تدبیر ۴۷۲
زیاد کی خریت سے گفتگو ۴۷۳
خریت کا فرار ۴۷۳
زیاد کا حضرت علیؓ کے نام خط ۴۷۴
امدادی فوج کی روانگی ۴۷۴
حضرت علیؓ کا ابن عباسؓ کے نام حکم نامہ ۴۷۵
حضرت علیؓ کا زیاد کے نام خط ۴۷۵
بنو ناجیہ کا خراج سے انکار ۴۷۶
حضرت علیؓ کے خلاف عام انتشار ۴۷۶
معقل ابن قیس کی روانگی ۴۷۶
ابن عباسؓ کا معقل کے نام خط ۴۷۷
جنگ کی تیاریاں ۴۷۸
معقل کا خطبہ ۴۷۸
فریقین کی جنگ ۴۷۸
فتح کی خوشخبری ۴۷۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کا جواب	۴۷۹
سرکشوں کا اجتماع	۴۸۰
اسلام کے بارے میں عیسائیوں کی رائے	۴۸۰
سرکشوں کا باہمی اختلاف	۴۸۱
مرتدین کا قتل	۴۸۱
حضرت علیؓ کا معقل کے نام خط	۴۸۱
خریت کے لشکریوں کی اس سے علیحدگی	۴۸۲
معقل کی تقریر	۴۸۲
جنگ کی ابتدا اور اس کا انجام	۴۸۳
خریت کا قتل	۴۸۳
رماحبس کا قتل	۴۸۳
فتح کی خوشخبری	۴۸۳
مصقلہ کے مظالم اور غداری	۴۸۴
مصقلہ کا مال کی ادائیگی سے گریز	۴۸۵
مصقلہ کا فرار	۴۸۵
حکومت کی رشوت	۴۸۵
نعیم کا جواب	۴۸۶
قاصد کا زر فدیہ	۴۸۷
خریت کے بارے میں حضرت علیؓ کی رائے	۴۸۷
قثم ابن عباس کی امارت میں حج	۴۸۷
باب ۲۱	
حضرت علیؓ کے مقبوضات پر شامی لشکروں کے حملے	۴۸۸
۳۹ھ کے واقعات	۴۸۸
نعمان بن بشیرؓ کا عین التمر پر حملہ	۴۸۸
حضرت علیؓ کے نزدیک شیعان علیؓ کی حیثیت	۴۸۸
فتح انبار و مدائن	۴۸۹
عبداللہ فزاری کا تیما پر حملہ	۴۸۹
مسیب کا فزاری سے مقابلہ	۴۹۰
مسیب کا شامیوں کو آگ میں زندہ جلانا	۴۹۰
مسیب کی غداری	۴۹۰
ثعلبیہ اور واقصہ پر حملہ	۴۹۰
ضحاک کا فرار	۴۹۱
امیر معاویہؓ کا ساحل دجلہ پر حملہ	۴۹۱
امارت حج پر فریقین کا اختلاف	۴۹۱
باب ۲۲	
زیاد کی فارس و کرمان کی جانب روانگی	۴۹۲
زیاد کا فارس و کرمان پر تسلط	۴۹۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیاد کی سخاوت ۴۹۲
زیاد کی سیاست ۴۹۲

باب ۲۳

۴۰ھ ۴۹۳

امیر معاویہؓ کا حجاز و یمن پر حملہ ۴۹۳
بسرؓ بن ابی ارطاۃ کی حجاز کی جانب روانگی ۴۹۴
یمن پر بسرؓ کا حملہ اور شیعان علیؓ کا قتل ۴۹۴
جاریہ کا نجران کو آگ لگانا اور عثمانیوں کا قتل عام ۴۹۴
اہل مکہ سے زبردستی بیعت ۴۹۴
اسلامی حکومت کی دو حصوں میں تقسیم ۴۹۵
فریقین کا باہمی معاہدہ

باب ۲۴

حضرت علیؓ اور عبداللہؓ بن عباس کے اختلافات ۴۹۵
ابن عباسؓ کی بصرہ سے مکہ کو روانگی ۴۹۵
بصرہ چھوڑنے کی وجوہات ۴۹۵
ابوالاسود دوئلی کی ابن عباسؓ پر الزام تراشی ۴۹۶
حضرت علیؓ کا ابوالاسود کو جواب ۴۹۶
ابن عباسؓ کا جواب ۴۹۶
حضرت علیؓ کا دوسرا مراسلہ ۴۹۶
ابن عباسؓ کا استعفاء ۴۹۶
ابن عباسؓ کا ردعمل ۴۹۶

باب ۲۵

حضرت علیؓ کی شہادت ۴۹۸
تاریخ شہادت کا اختلاف ۴۹۸
قتل کے اسباب ۴۹۸
مہر میں حضرت علیؓ کا سر ۴۹۹
انتقامی کارروائی ۴۹۹
ابن ملجم کے خیالات ۵۰۱
محمد بن حنفیہ کا بیان ۵۰۲
حضرت علیؓ کی خرید و فروخت ۵۰۲
حضرت علیؓ کے نصائح ۵۰۲
وصیت ۵۰۳
شہادت اور انکی تکفین و تدفین ۵۰۴
قاتل کے بارے میں حضرت علیؓ ۵۰۴
کی وصیت ۵۰۵
قاتل کا انجام اور وصیت کی ۵۰۵
خلاف ورزی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر معاویہؓ پر حملہ	۵۰۵	مدت خلافت	۵۰۹
خارجہ بن حذافہ کا قتل	۵۰۶	حلیۂ مبارک	۵۰۹
حضرت علیؓ کی شہادت پر حضرت	۵۰۶	نسب وخاندان	۵۰۹
عائشہؓ کا افسوس		ازواج واولاد	۵۰۹
ابن ابی میاس کا مرثیہ	۵۰۷	حضرت علیؓ کے عمال	۵۱۰
ابن ابی میاس کا دوسرا مرثیہ	۵۰۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے	۵۱۱
ابوالاسود دئلی کا مرثیہ	۵۰۷	اوصاف حمیدہ	
حضرت علیؓ کی عمر	۵۰۸	حضرت حسنؓ کا خطبہ	۵۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ا

خلافۃ امیر المؤمنین علیؓ بن ابی طالب

۳۵ھ میں مدینہ منورہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی گئی۔

قدماء مورخین کا اس میں اختلاف ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کس وقت کی گئی اور کن کن لوگوں نے بیعت کی۔ بعض مورخین کی رائے تو یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے جمع ہو کر حضرت علیؓ سے بیعت کی درخواست کی۔ لیکن انہوں نے انکار فرمایا جب صحابہ کرام نے حد سے زیادہ اصرار کیا تو انہوں نے بار خلافت اٹھانا قبول فرمایا۔

حضرت علیؓ کی بیعت

جعفر بن عبد اللہ المحمدی نے عمرو بن حماد، علی بن حسین، حسین عن ابیہ، عبد الملک بن ابی سلیمان الفزاری اور سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے محمد بن الحنفیہ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ جس روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے میں اس روز اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھا۔ جب انہیں شہادت عثمانؓ کی خبر ملی تو وہ فوراً اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر سے نکلے اور حضرت عثمانؓ کے گھر پہنچے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضرت عثمانؓ تو شہید کر دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے لئے ایک نہ ایک امام کی موجودگی ضروری ہے جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ اور آج ہم روئے زمین پر آپ سے زیادہ کسی کو اس کا حقدار نہیں پاتے۔ نہ تو آج کوئی ایسا شخص موجود ہے جو اسلام میں آپ پر سبقت رکھتا ہو اور نہ کوئی ایسا فرد موجود ہے جسے آپ سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب اور آپ سے زیادہ ایسے رشتہ داری حاصل ہو۔ اس لئے یہ بار آپ اپنے کاندھوں پر اٹھائیے اور لوگوں کو اس بے چینی اور پریشانی سے نجات دیجئے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ بہتر یہ ہے کہ تم کسی اور کو اپنا امیر بنا لو اور مجھے اس کا وزیر رہنے دو اور بہتر یہی ہے کہ کوئی دوسرا امیر ہو اور میں اس کا وزیر رہوں۔

صحابہؓ کرام نے عرض کیا۔ خدا کی قسم ہم آپ کے علاوہ کسی کی بیعت کے لئے تیار نہیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ جب تم مجھے مجبور کر رہے ہو تو بہتر یہ ہے کہ بیعت مسجد میں ہونی چاہیئے تاکہ لوگوں پر میری بیعت مخفی نہ رہے اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی رضامندی کے بغیر یہ خلافت مجھے حاصل بھی نہیں ہو سکتی۔

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت علیؓ کا مسجد میں جانا بہتر معلوم نہیں ہوا۔ کیونکہ مجھے یہ خوف تھا کہ لوگ ان کے خلاف شور نہ مچائیں لیکن حضرت علیؓ نے میری بات قبول نہیں فرمائی اور مسجد تشریف لے گئے۔ وہاں تمام مہاجرین و انصار نے جمع ہو کر آپ کی بیعت کی۔ اور ان کے بعد دیگر لوگوں نے حضرت علیؓ کی بیعت کی۔

بیت المال کے بارے میں حضرت علیؓ کی روش

جعفر بن عبداللہ المحمدی نے عمرو بن حماد، علی بن حسین، حسین عن ابیہ، اور ابو میمونہ کے واسطہ سے ابو بشیر العابدی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو میں مدینہ میں موجود تھا۔ مہاجرین و انصار جمع ہو کر جن میں حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا اے ابو الحسنؓ اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔

حضرت علیؓ نے جواب دیا مجھے خلافت کی کوئی حاجت نہیں۔ تم جسے بھی خلیفہ بنانا چاہو میں اس سے خوش ہوں اور اس معاملہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

مہاجرین والانصار نے جواب دیا۔ ہم آپ کے علاوہ کسی کو خلیفہ بنانے کے لئے تیار نہیں۔

الغرض حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مہاجرین والانصار حضرت علیؓ کی خدمت میں بار بار حاضر ہوتے رہے اور انہیں خلافت قبول کرنے پر مجبور کرتے رہے حتیٰ کہ ان مہاجرین والانصار نے ایک بار یہاں تک کہا کہ خلافت کے بغیر معاملات طے نہیں پا سکتے۔ اور آپ کی ٹال مٹول سے معاملہ طویل سے طویل تر ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ چونکہ تم مجھے بار بار آ کر مجبور کر رہے ہو تو میں بھی تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں اگر تم میری بات قبول کرو گے تو میں خلافت قبول کروں گا ورنہ مجھے خلافت کی کوئی حاجت نہیں۔

مہاجرین والانصار نے وعدہ کیا کہ آپ جو کچھ بھی حکم دیں گے ہم انشاء اللہ اسے ضرور قبول کریں گے یہ وعدہ لے کر حضرت علیؓ مسجد تشریف لائے اور منبر پر بیٹھے۔ لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو گئے آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا

میں نے تمہاری اس خلافت کا بار مجبور ہو کر قبول کیا ہے کیونکہ تم لوگوں نے مجھ کو اس پر انتہائی مجبور کیا۔ اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار باقی نہ رہا کہ میں تمہاری یہ درخواست قبول کر لوں۔

اب میری شرط صرف اتنی ہے کہ تمہارے خزانوں کی چابیاں اگرچہ میرے قبضہ میں ہوں گی لیکن میں تمہاری رضامندی کے بغیر اس میں سے ایک درہم بھی نہ لوں گا۔

صحابہ کرام نے یہ بات قبول فرمائی۔ حضرت علیؓ نے ان کا جواب سن کر فرمایا اے اللہ تو ان پر گواہ رہ اس کے بعد حضرت علیؓ نے لوگوں سے بیعت لی۔

ابو بشیر کہتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے قریب کھڑا تھا اور حضرت علیؓ کا خطبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن رہا تھا۔

پہلی بدفالی

عمرو بن شبہ نے علی بن محمد کے ذریعہ ابوبکر الہذلی سے ابوالملیح کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ بازار تشریف لے گئے اور یہ واقعہ اٹھارہ ذی الحجہ بروز ہفتہ پیش آیا۔ لوگ ان کے پیچھے لگ گئے اور انہیں دیکھنے لگے۔ حضرت علیؓ نے بنو عمرو بن مبذول کے باغ میں داخل ہو کر ابو عمرۃ بن عمرو بن محصن سے فرمایا کہ دروازہ بند کر دو۔ لوگ باغ کے دروازے پر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا مجبوراً دروازہ کھول دیا گیا اور لوگ اندر داخل ہو گئے ان لوگوں میں طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ ان دونوں نے حضرت علیؓ سے کہا اے علیؓ اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ حضرت علیؓ نے ہاتھ آگے بڑھا دیا اور طلحہ و زبیرؓ نے آپ کی بیعت کی۔

جب حضرت طلحہؓ نے آپ کی بیعت کی تو حبیب بن ذویب آپ کو دیکھ رہا تھا۔ اور چونکہ سب سے پہلے بیعت طلحہؓ نے کی تھی اس لئے حبیب بولا جس بیعت کی ابتداء کٹے ہاتھ سے ہوئی ہو وہ ہر گز مکمل نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد حضرت علیؓ مسجد تشریف لائے اور منبر پر چڑھے اس وقت حضرت علیؓ ایک عمامہ باندھے اور چوغہ پہنے تھے۔ سر پر خز کا عمامہ تھا اور پاؤں میں چپل تھے ہاتھ میں ایک کمان تھی جس پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔

لوگ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لائے۔ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا تم بھی بیعت کرو حضرت سعدؓ نے فرمایا جب سب لوگ بیعت کر لیں گے تو میں بھی بیعت کر لوں گا لیکن میری ذات سے آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے گی۔

اس کے بعد لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر لائے۔ جب حضرت علیؓ نے ان سے بیعت کے لئے کہا تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت سعدؓ نے دیا تھا اس پر حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا اپنا کوئی ضامن پیش کرو۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میرے پاس کوئی ضامن نہیں ہے اشتر نخعی نے کھڑے ہو کر عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اتار دوں۔ حضرت علیؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا نہیں انہیں چھوڑ دو میں نے ان کے بچپن سے لے کر ان کے بڑے ہونے تک ان میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔

حضرت زبیرؓ کی بیعت

محمد بن سنان القزاز نے اسحاق بن ادریس، ہشیم۔ حمید کے ذریعہ حسن بصری کا یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے مدینہ کے جنگلات میں سے ایک جنگل میں حضرت زبیرؓ کو حضرت علیؓ کی بیعت کرتے دیکھا۔

اشتر کی حضرت طلحہؓ کو دھمکی

احمد بن زہیر نے۔ زہیر۔ وہب۔ جریر۔ یونس بن یزید الایلی۔ کے ذریعہ زہریؒ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ جب لوگوں نے حضرت علیؓ کی بیعت کی تو انہوں نے حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کو بلوایا۔ طلحہؓ نے بیعت سے پس و پیش کیا، مالک اشتر نخعی تلوار کھینچ کر کھڑا ہوگیا اور بولا خدا کی قسم اے طلحہؓ یا تو تو بیعت کرلے ورنہ میں یہ تلوار تیری پیشانی میں بھونک دوں گا۔ اس پر حضرت طلحہؓ نے فرمایا میں اس سے بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں اور اس کے بعد انہوں نے حضرت علیؓ کی بیعت کی۔ پھر زبیرؓ نے بیعت کی اور انہیں دیکھ کر اور لوگوں نے بھی بیعت کی۔ حضرت طلحہؓ و زبیرؓ نے حضرت علیؓ سے کوفہ و بصرہ کی امارت کی خواہش ظاہر کی اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا تم میرے ساتھ رہو تمہیں وہاں ضرور حاکم بنا کر بھیج دوں گا۔

زہری کہتے ہیں ہمیں یہ بھی خبر معلوم ہوئی ہے کہ حضرت علیؓ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میری بیعت کرلو اور اگر تم خود خلیفہ بننا چاہو تو میں تمہاری بیعت کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ اس کے بعد طلحہؓ اور زبیرؓ فرمایا کرتے تھے ہمیں اپنی جانوں کا خوف تھا اس لئے ہم نے علیؓ کی بیعت کرلی اور ہم یہ جانتے تھے کہ علیؓ ہماری بیعت کرنے والے نہیں یہ دونوں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چار ماہ بعد مکہ چلے گئے۔

جبری بیعت

عمرو بن شبہ نے ابو الحسن، ابو مخنف، عبدالملک بن ابی سلیمان اور سالم بن ابی الجعد کے ذریعہ محمد بن الحنفیہ سے بیان کیا ہے۔ محمد بن الحنفیہ کہتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے میں اس وقت اپنے والد کے ساتھ تھا جب میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والد اپنے گھر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ شخص تو قتل کر دیا گیا ہے اور کسی نہ کسی کا خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ کیا اس کام کے لئے شوریٰ منعقد کی جائے۔ صحابہ نے جواباً عرض کیا ہم آپ سے راضی ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تو پھر بیعت مسجد میں ہونی چاہیئے تاکہ لوگوں کی رضا بھی حاصل ہو جائے۔

حضرت علیؓ مسجد تشریف لے گئے۔ بیعت کرنے والوں نے آپ کی بیعت کی۔ انصار نے بھی آپ کی بیعت کی لیکن انصار کے چند افراد نے آپ کی بیعت سے گریز کیا۔ حضرت طلحہؓ نے فرمایا ہمارے لیئے اس بیعت کی اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں جیسے ایک کتا مجبوراً زمین پر ناک رگڑ رہا ہو۔

صحابہ کرام کا بیعت علیؓ سے گریز

عمرو بن شبعہ نے ابوالحسن اور بنو ہاشم کے ایک شیخ کے واسطہ سے عبداللہ بن حسن سے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عثمانؓ قتل کر دیئے گئے تو تمام انصار نے علیؓ کی بیعت کی صرف معدودے چند افراد نے اس سے گریز کیا جن میں حسانؓ بن ثابت، کعبؓ بن مالک، مسلمہؓ بن مخلد، ابوسعیدؓ الخدری، محمدؓ بن مسلمہ، نعمانؓ بن بشیرؓ، زیدؓ بن ثابت، رافعؓ بن خدیج، فضالہؓ بن عبید اور کعبؓ بن عجرہ تھے یہ سب کے سب عثمانی تھے کسی نے عبداللہ بن الحسن سے سوال کیا۔ ان لوگوں نے علیؓ کی بیعت سے کیوں انکار کیا تھا اور یہ لوگ عثمانی کس طرح ہوئے۔ عبداللہ بن الحسن نے جواب دیا واقعہ یہ تھا کہ حسانؓ تو ایک شاعر تھا جسے یہ بھی خبر نہ تھی کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔

جہاں تک زیدؓ بن ثابت کا تعلق ہے تو اسے عثمانؓ نے قضاء و فیصلہ کا ذمہ دار بنایا تھا۔ اور بیت المال بھی اسی کے سپرد کیا تھا۔ جب عثمانؓ کو محصور کیا گیا تو اس نے دوبارہ یہ اعلان کیا تھا کہ اے معشر انصار تم اللہ کے مددگار بن جاؤ جس پر ابو ایوبؓ انصاری نے اسے یہ جواب دیا تھا کہ تو توعثمانؓ کی اس لئے مدد کر رہا ہے کہ تیرے بازو مضبوط ہو جائیں۔

رہے کعبؓ بن مالک تو انہیں عثمانؓ نے قبیلہ مزینہ کے صدقات کا عامل بنایا تھا انہوں نے مزینہ سے جو صدقات وصول کئے تھے وہ عثمانؓ نے ان کے لئے چھوڑ دیئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن الحسن کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے جس نے خود زہری سے سنا تھا زہری کا یہ قول بیان کیا ہے کہ مدینہ سے ایک جماعت تمام بھاگ کر چلی گئی اور اس نے علیؓ کی بیعت نہیں کی اور قدامۃؓ بن مظعون، عبداللہؓ بن سلام اور مغیرہؓ بن شعبہ نے بھی بیعت نہیں کی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ طلحہؓ وزبیرؓ نے علیؓ کی مجبوراً بیعت کی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ زبیرؓ نے قطعاً بیعت ہی نہیں کی۔

حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا مکالمہ

عبداللہ بن احمد المروزی نے احمد، سلیمان، عبداللہ جریر بن حازم ہشام بن ابی ہشام مولیٰ عثمانؓ کے ذریعہ کوفہ کے ایک شیخ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ اس نے ایک اور شیخ سے سنا تھا وہ کہتا تھا کہ جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تو حضرت علیؓ خیبر میں تھے۔ جب وہ خیبر سے واپس آئے تو عثمانؓ نے انہیں بلوایا۔ جب حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے گھر تشریف لے جانے لگے تو میں بھی ان کے ساتھ ہولیا تاکہ ان دونوں کی گفتگو سن سکوں۔

جب حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچے تو حضرت عثمانؓ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد ان سے مخاطب ہو کر فرمایا

اے علیؓ میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں جن میں سب سے اول حق اسلام کا حق ہے اور دوسرا بھائی بندی کا حق ہے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں جب بھائی چارہ کرایا　　تو میرا تجھ سے بھائی چارہ کرایا تھا۔ تیسرا تجھ پر رشتہ داری کا حق ہے اور ایک سسرالی حق بھی ہے میں نے عہد و پیمان کا کوئی بوجھ آج تک تجھ پر نہیں ڈالا ہے۔ اور زمانہ جاہلیت میں بھی ہم ہمیشہ اس لئے بنو عبد مناف کا ساتھ دیتے رہے کہ کہیں بنو عبد مناف سے بنو تیم حکومت نہ چھین لیں۔

حضرت علیؓ نے جواب میں فرمایا اے عثمانؓ تم نے جو حقوق مجھ پر گنائے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں اور تم نے جو یہ کہا ہے کہ اگر ہم بنو عبد مناف کی مدد نہ کرتے تو بنو تیم ان سے حکومت چھین لیتے تو تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے یہ بھی حق کہا ہے عنقریب تمہارے پاس خبر پہنچ جائے گی۔

پھر حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے پاس سے مسجد تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت اسامہؓ بن زیدؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت علیؓ نے انہیں اپنے قریب بلایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر حضرت طلحہؓ کے گھر کی جانب چلے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ ہم حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ کے گھر پہنچے۔ وہاں لوگ جمع تھے حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ کے روبرو کھڑے ہوگئے اور فرمایا تم آخر یہ کیا کر رہے ہو اور تمہارا ارادہ کیا ہے حضرت طلحہؓ نے فرمایا مجھے عقلمندوں نے اس کام پر مجبور کر دیا ہے۔ حضرت علیؓ نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور واپس لوٹ آئے اور بیت المال پہنچے تو اس کا دروازہ بند تھا۔ فرمایا اس کا دروازہ کھولو۔ لیکن بیت المال کی چابیاں دستیاب نہ ہو سکیں۔ حضرت علیؓ نے دروازہ توڑنے کا حکم دیا اور خزانہ کا دروازہ توڑ دیا گیا۔ حضرت علیؓ نے تمام خزانہ باہر نکلوایا اور اسے لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

حضرت طلحہؓ کے پاس جو لوگ موجود تھے جب انہیں یہ اطلاع ملی کہ علیؓ لوگوں میں خزانہ تقسیم کر رہے ہیں وہ وہاں سے کھسکنے لگے اور ایک ایک کر کے سب حضرت علیؓ کے پاس پہنچ گئے۔ حتی کہ حضرت طلحہؓ کے پاس ایک شخص بھی باقی نہیں رہا اور ان کے سب حامی تتر بتر ہو گئے۔

یہ خبر جب حضرت عثمانؓ کو پہنچی تو وہ اس کام سے بہت خوش ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت طلحہؓ گھر سے نکل کر حضرت عثمانؓ کے مکان کی جانب چلے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا تاکہ یہ معلوم کروں کہ طلحہؓ عثمانؓ سے جا کر کیا گفتگو کرتے ہیں اور اس گفتگو کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

طلحہؓ نے حضرت عثمانؓ کے دروازے پر پہنچ کر اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب اجازت مل گئی تو وہ اندر پہنچے اور کہنے لگے اے امیر المومنین میں اپنی غلطیوں کی اللہ سے مغفرت طلب کرتا اور اس سے توبہ کرتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ میں نے ایک کام کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ تعالٰی نے اسے پورا نہیں ہونے دیا۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ اے طلحہؓ تم تائب ہو کر نہیں آئے ہو بلکہ مجبور اور بے بس ہو کر آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے۔

حضرت طلحہؓ کو بیعت علیؓ پر مجبور کیا گیا تھا

حارث ابن سعد، محمد بن عمر، ابوبکر بن اسمٰعیل بن محمد بن سعدؓ بن ابی وقاص، اسمٰعیل کے ذریعہ حضرت سعدؓ سے ذکر کیا ہے کہ طلحہؓ کہا کرتے تھے میں نے اس حال میں بیعت کی ہے کہ تلوار میرے سر پر چمک رہی تھی۔ سعدؓ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ تلوار ان کے سر پر موجود تھی یا نہیں ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ طلحہؓ سے زبردستی بیعت لی گئی تھی۔ اسمٰعیل کا بیان ہے کہ مدینہ کے تمام لوگوں نے علیؓ کی بیعت کی صرف سات اشخاص نے ان سے گریز کیا۔ جن میں سعدؓ بن ابی وقاص، ابن عمرؓ، صہیبؓ، زیدؓ بن ثابت محمدؓ بن مسلمہ، سلمتہؓ بن وقش اور اسامتہؓ بن زیدؓ تھے۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے انصار میں سے کسی نے علیؓ کی بیعت سے انکار نہیں کیا۔

حضرت زبیرؓ کی بیعت کا افسانہ

زید بن بکار نے مصعب بن عبداللہ، عبداللہ بن مصعب موسیٰ بن عقبہ اور ابوحبیبہ مولی الزبیرؓ کی سند سے روایت کیا ہے کہ جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور علیؓ کی بیعت کر لی تو علیؓ حضرت زبیرؓ کے گھر پہنچے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ ابوحبیبہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت زبیرؓ کو اطلاع دی کہ علیؓ اندر آنا چاہتے ہیں۔ حضرت زبیرؓ نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی اور اسے اپنے بستر کے نیچے رکھ لیا اور اس کے بعد مجھ سے کہا جاؤ انہیں اندر بلا لاؤ۔ میں نے حضرت علیؓ کو اندر آنے کی اجازت دی۔ حضرت علیؓ نے اندر پہنچ کر حضرت زبیرؓ کو سلام کیا اور سامنے کھڑے رہے اور کچھ دیر بعد کھڑے کھڑے واپس چلے گئے۔ حضرت زبیرؓ نے مجھ سے فرمایا کیا بات ہے کہ یہ شخص اندر آ کر ایک دم سے واپس چلا گیا۔ دیکھو کیا تلوار تو نظر نہیں آ رہی ہے۔ میں اس جگہ جا کر کھڑا ہوا جہاں علیؓ کھڑے تھے تو مجھے تلوار کی دھار نظر آئی۔ میں نے انہیں بتایا کہ تلوار کی دھار نظر آ رہی ہے۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا اسی وجہ سے یہ شخص جلدی چلا گیا۔

جب حضرت علیؓ باہر پہنچے تو لوگوں نے ان سے زبیرؓ کا ارادہ دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اپنی بہن کے لڑکے کو بہت نیک اور صلہ رحم پایا ہے اس لئے لوگوں نے زبیرؓ کی طرف سے اپنے دل میں بہتر خیال پیدا کر لیا۔ اس کے بعد علیؓ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ انہوں نے میری بیعت کر لی تھی۔

قاتلین عثمانؓ کا مدینہ پر قبضہ

طبری نے شعیب، سیف بن عمر، محمد بن عبداللہ بن سواد بن نویرہ، طلحۃ بن الاعلم، ابو حارثہ اور ابوعثمان کے حوالے سے یہ واقعہ مجھے تحریر کیا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مدینہ پر پانچ دن تک غافقی بن حرب کا قبضہ رہا اور وہاں کوئی امیر نہ تھا۔ قاتلین اس تلاش میں مصروف تھے کہ کوئی ایسا شخص مل جائے جو اس خلافت کو سنبھال لے۔ مصری حضرت علیؓ کے گھر کے چکر لگا رہے تھے اور وہ ان سے جان بچانے کے لئے مدینہ کے باغوں میں جا کر چھپ جاتے تھے۔ کوفی زبیرؓ کی تلاش میں تھے۔ جب زبیرؓ نہ ملے تو کچھ لوگوں کو ان کے پاس پیغام بر بنا کر بھیجا۔ حضرت زبیرؓ جہاں چھپے ہوئے تھے وہ جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے گئے اور اس خلافت سے بیزاری ظاہر کی جو قاتلین کے ذریعہ حاصل ہو۔

اہل بصرہ طلحہؓ کی تلاش میں مصروف تھے جب یہ طلحہؓ کے پاس پہنچے تو انہوں نے بھی خلافت سے دست برداری ظاہر کی۔ بصری برابر اصرار کرتے رہے لیکن وہ اس پر آمادہ نہیں ہوئے۔ یہ سب کے سب حضرت عثمانؓ کے قتل پر متفق تھے لیکن اس میں یہ باہم مختلف تھے کہ کسے خلیفہ بنایا جائے ہر فریق اپنی خواہش کا امیر چاہتا تھا۔

باغیوں کا سعدؓ کی خلافت پر اتفاق

جب باغیوں نے یہ دیکھا کہ طلحہؓ، زبیرؓ اور علیؓ میں سے کوئی ان کی بات قبول نہیں کرتا تو ان تمردوں نے باہم اس پر اتفاق کیا کہ اب ان تینوں کو ہرگز کبھی خلیفہ نہ بنانا چاہیے اور ہر اس شخص کو خلافت سپرد کر دینی چاہیے جو سب سے اول ہماری بات تسلیم کرے۔ ان سب نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے پاس آدمی بھیجا اور کہلوایا آپ اصحاب شوریٰ میں داخل ہیں اور ہم سب کا آپ کی خلافت پر اتفاق ہے۔ آپ تشریف لائیے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں۔

حضرت سعدؓ نے جواب میں کہلوایا جہاں تک میرا اور ابن عمرؓ کا تعلق ہے تو ہم دونوں تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ہی سے خلافت سے منحرف ہیں ہمیں خلافت کی کسی حال میں بھی ضرورت نہیں۔ آخر میں سعدؓ نے تمثیلاً یہ شعر تحریر کیا ہے

لَا تَخْلِطَنَّ خَبِیْثَاتٍ بِطَیِّبَۃٍ　　وَاخْلَعْ ثِیَابَکَ مِنْھَا وَانْجُ عُرْیَانًا

(ترجمہ) تو پاک چیزوں کے ساتھ خبیث چیزوں کو ہرگز نہ ملا۔ بلکہ اس سے بہتر تو یہ ہے کہ اپنے کپڑے اتار کر ننگا پھرتا کہ تیرا باطن ظاہر ہو جائے۔

ابن عمرؓ سے خلافت کی خواہش

اس کے بعد یہ سب باغی حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ آپ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ہیں آپ اس خلافت کو کیوں نہیں سنبھالتے۔ انہوں نے فرمایا اس خلافت میں اب انتقامی مادہ پیدا ہو چکا ہے اور میں اپنے آپ کو اس کے لئے پیش نہیں کر سکتا اس انتقامی کارروائی کے لئے تم میرے علاوہ اور کسی کو تلاش کرو۔

www.KitaboSunnat.com

الغرض یہ قاتلین ہر طرف سے مایوس ہو گئے۔ یہ حیران تھے کہ انہیں کیا کرنا چاہئے اور فیصلہ انہی کے ہاتھ میں تھا۔

طلحہؓ اور زبیرؓ کا خلافت سے انکار

سری نے شعیب، سیف، سہل بن یوسف اور قاسم بن محمد کے حوالے سے مجھے یہ تحریر کیا ہے کہ یہ قاتلین جب طلحہؓ کے پاس جاتے اور ان سے خلافت قبول کرنے کے لئے کہتے تو وہ انکار کرتے اور یہ شعر پڑھتے ہے

وَمِنْ عَجَبِ الْاَیَّامِ وَالدَّھْرِ اَنَّنِیْ　　بَقِیْتُ وَحِیْدًا لَا اُمَرُّ وَلَا اُحْلِیْ

(ترجمہ) زمانہ کی بھی عجب حالت ہے کہ میں آج یکہ و تنہا باقی رہ گیا ہوں اب مجھے نہ کوئی شے کڑوی معلوم ہوتی ہے اور نہ میٹھی۔

یہ لوگ طلحہؓ سے یہ کہہ کر کہ آپ ہی نے تو ہم سے وعدہ کیا تھا واپس چلے آتے وہاں سے اٹھ کر زبیرؓ کے پاس جاتے اور انہیں خلافت قبول کرنے پر اکساتے۔ وہ انکار کرتے اور تمثیلاً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شعر پڑھتے ؎

متی انت عن دار بفیحان راحل　　وباحتها یحنو اعلیک الکتائب

(ترجمہ) فیحان کے گھر اور میدانوں سے اب تیرا کیا واسطہ کیونکہ تو وہاں سے اس حال میں کوچ کر رہا ہے کہ لشکر تجھ پر چڑھے آ رہے ہیں۔

یہ لوگ زبیرؓ کے پاس سے بھی یہ کہہ کر اٹھتے کہ آپ ہی نے تو ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اس کے بعد یہ علیؓ کے پاس جاتے اور ان سے درخواست کرتے۔ لیکن وہ بھی انکار کرتے اور ان کے سامنے یہ شعر پڑھتے ؎

لو ان قومی طاوعتنی سراتهم　　امرتهم امرا یدیخ الاعادیا

(ترجمہ) اگر میری قوم کے بڑے میری بات مانتے تو میں انہیں ایسی بات کا حکم دیتا جس سے دشمن بھی دوست بن جاتے۔

یہ لوگ حضرت علیؓ کا جواب سن کر وہاں سے چلے آتے اور یہ کہتے ہوئے آتے کہ آپ ہی نے تو ہم سے وعدہ کیا تھا۔

اشتر نخعی کی حیلہ سازی

عمرو بن شبہ نے، ابوالحسن المدائنی، مسلمۃ بن محارب، داؤد بن ابی ہند، کے ذریعہ شعبی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے تو قاتلین جمع ہو کر حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اس وقت حضرت علیؓ مدینہ کے بازار میں تھے۔ ان لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا۔ آپ اپنا ہاتھ پھیلایئے ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا جلدی نہ کرو کیونکہ حضرت عمرؓ بہت سمجھ دار اور مسلمانوں کے لئے نہایت بابرکت الشان تھے انہوں نے مجلس شوریٰ کی وصیت فرما دی تھی۔ تم لوگوں کو کچھ تو مہلت دو کہ وہ جمع ہو کر آپس میں مشورہ کر سکیں۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کے پاس سے چلے گئے۔

لیکن پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر عثمانؓ کے قتل کے بعد لوگ اسی طرح اپنے شہروں کو واپس چلے گئے اور کوئی خلیفہ متعین نہ ہو سکا تو لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور امت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فساد پھیل جائے گا۔ اس لئے یہ پھر دوبارہ علیؓ کے پاس پہنچے اور وہاں جانے کے بعد اشترؒ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا خدا کی قسم اگر آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا تو آپ بہت ہی کوتاہ نظر ثابت ہوں گے اس کے بعد اہل کوفہ اور عام لوگوں نے علیؓ کی بیعت کی۔

شعبی کہتے ہیں لوگ اسی باعث کہا کرتے تھے کہ علیؓ کی بیعت سب سے اول اشتر نخعی نے کی ہے۔

بنو امیہ کا مدینہ سے فرار

مجھے سری نے شعیب، سیف، ابو حارثہ اور ابو عثمان کے حوالے سے تحریراً اس بات کی اطلاع دی ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کو پانچ روز گزر گئے اور جمعرات کا دن ہوا۔ یعنی ۲۴ ذی الحجہ تو اہل مدینہ یکجا جمع ہوئے سعدؓ اور زبیرؓ اس اجتماع میں موجود نہ تھے۔ یہ دونوں مدینہ سے باہر تھے۔ طلحہؓ بھی اس اجتماع میں شریک نہیں ہوئے۔ وہ اپنے باغ میں بیٹھے رہے بنو امیہ میں جو لوگ بھاگنے کی قدرت رکھتے تھے وہ مدینہ سے بھاگ گئے تھے اور ولیدؓ بن عقبہ اور سعیدؓ بن العاص بھاگ کر مکہ چلے گئے تھے۔ یہ دونوں سب سے پہلے بھاگے تھے ان لوگوں کے بعد مروان فرار ہوا۔ پھر یکے بعد دیگرے لوگ مدینہ چھوڑ کر فرار ہوتے رہے۔ جب اہل مدینہ جمع ہو گئے تو اہل مصر نے ان سے کہا تم لوگ اصحاب شوریٰ ہو اور تم ہی لوگ خلیفہ کا انتخاب کر سکتے ہو۔ تم جسے مناسب سمجھو اسے منتخب کر لو ہم تمہارے تابع ہیں۔ تمام اہل مدینہ نے جواب دیا ہم سب علیؓ پر راضی ہیں۔

حضرت طلحہؓ کی خلافت علیؓ پر رضامندی

علی بن مسلم نے حبان بن ہلال، جعفر بن سلیمان کے حوالے سے عوف کا یہ قول بیان کیا ہے کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے محمد بن سیرین کو یہ کہتے سنا کہ حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ کے پاس گئے اور فرمایا اے طلحہؓ اپنا ہاتھ پھیلاؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں حضرت طلحہؓ نے فرمایا۔ اس کے آپ مجھ سے زیادہ حقدار ہیں اور آپ ہی امیر المومنین ہیں آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے۔ حضرت علیؓ نے ہاتھ پھیلایا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت طلحہؓ نے ان کی بیعت کی۔

اہل مدینہ کو قاتلین عثمانؓ کی دھمکی

سری نے شعیب، سیف، محمد اور طلحہ کے حوالے سے مجھے تحریراً مطلع کیا ہے کہ محمد اور طلحہ کہتے ہیں کہ۔ ان قاتلین عثمانؓ نے اہل مدینہ سے کہا۔ اے اہل مدینہ تم لوگوں کے لئے دو دن کی مہلت ہے یا تو تم ان دو روز میں خلیفہ کا انتخاب کر لو ورنہ خدا کی قسم ہم اس کے بعد علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ اور دیگر بہت سے لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ اس اعلان کے بعد اہل مدینہ علیؓ کے پاس جمع ہوئے اور ان سے عرض کیا۔ ہم آپ کی بیعت کے لئے تیار ہیں کیونکہ آپ نے اسلام کی خاطر مصائب برداشت کئے ہیں اور آپ ذوی القربیٰ میں داخل ہیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا بہتر یہ ہے کہ تم میرے علاوہ کسی اور کو خلیفہ بنا لو۔ کیونکہ ہمیں روز بروز ایسے نئے واقعات پیش آ رہے ہیں جن میں نہ تو دل ثابت قدم رہ سکتے ہیں اور نہ عقلیں قائم رہ سکتی ہیں۔

اہل مدینہ نے عرض کیا ہم آپ کو خدا کی قسم دیتے ہیں۔ کیا آپ حالات نہیں دیکھ رہے ہیں کیا آپ اسلام کی اس تباہی پر غور نہیں کرتے؟ کیا آپ ان فتنوں کو نہیں دیکھتے؟ کیا آپ کو اللہ کا کچھ بھی خوف نہیں؟

حضرت علیؓ نے فرمایا کیا میں جن فتنوں کو دیکھ رہا ہوں خود بھی انہیں قبول کر لوں اور جان بوجھ کر میں بھی تمہارے ساتھ ان فتنوں میں مبتلا ہو جاؤں۔ اگر تم مجھے تنہا چھوڑ دو گے تو میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ تم جسے بھی امیر بناؤ گے میں اس کا سب سے زیادہ تابعدار رہوں گا اور تم سب سے زیادہ اس کا حکم سنوں گا۔

یہ سن کر اہل مدینہ اٹھ کر چلے گئے اور اگلے روز فیصلہ کی تاریخ معین کی اور باہم مشورہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر اس فیصلہ میں طلحہؓ و زبیرؓ بھی شریک ہو جائیں تو معاملہ درست ہو جائے گا۔ یہ فیصلہ کر کے حضرت زبیرؓ کے پاس کچھ بصری بھیجے اور حکیم بن جبلۃ العبدی کو قاصد بنایا اور ان سے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر زبیرؓ سے جا کر کہو کہ وہ اختلاف سے پرہیز کریں۔ یہ لوگ جب حضرت زبیرؓ کے پاس پہنچے تو انہیں تلوار سے ڈرانے لگے۔

اسی طرح طلحہؓ کے پاس کچھ کوفی بھیجے گئے اور ان سے یہ کہلوایا گیا کہ تم اختلاف سے ڈرو اس وفد کا قائد اشتر نخعی تھا۔ ان لوگوں نے طلحہؓ کے پاس پہنچ کر انہیں بھی تلواروں سے ڈرایا۔

اہل کوفہ اور اہل بصرہ اپنے اس ساتھی کو برا بھلا کہہ رہے تھے جسے وہ امیر بنانا چاہتے تھے۔ یعنی طلحہؓ و زبیرؓ اور مصری خوش تھے کہ اہل مدینہ بھی علیؓ کو خلیفہ بنانے میں ان کے حامی ہو گئے ہیں۔

اہل کوفہ اور اہل بصرہ اس بات سے ڈر رہے تھے کہ علیؓ کو خلیفہ بنانے کے بعد وہ اہل مصر کے مطیع بننے پر مجبور ہوں گے اور مصریوں کی موجودگی میں ان کی وہی حیثیت ہو گی جو ایک کوڑا کرکٹ کی ہوتی ہے اسی باعث انہیں رہ رہ کر طلحہؓ اور زبیرؓ پر غصہ آتا تھا لیکن دانت پیس کر رہ جاتے تھے۔

جب جمعہ کا دن آیا تو سب لوگ مسجد میں جمع ہوئے۔ حضرت علیؓ تشریف لائے اور منبر پر چڑھے اور فرمایا۔ اے لوگو اس کام کا وہی حقدار ہے جسے تم منتخب کرو۔ کل گزشتہ ہم نے اور تم نے ایک فیصلہ کیا تھا۔ اب اگر تم چاہو تو میں اس کام کی ذمہ داری سنبھال لوں ورنہ میری کسی پر کوئی زبردستی نہیں۔ لوگوں نے جواب دیا ہم نے جو کل آپ سے فیصلہ کیا تھا ہم اس پر قائم ہیں۔

لوگ حضرت طلحہؓ کو لے کر آئے اور ان سے کہا کہ علیؓ کی بیعت کرو۔ حضرت طلحہؓ نے فرمایا میں مجبوراً بیعت کرتا ہوں۔ انہوں نے بیعت کی اور یہی سب سے قبل بیعت کرنے والے ہیں۔

طلحہؓ کا ایک ہاتھ لنجا تھا۔ جب یہ بیعت کر رہے تھے تو ایک شخص انہیں دور سے گھور رہا تھا جب یہ بیعت کر چکے تو اس نے انا للہ پڑھی اور کہا اے امیر المومنینؓ سب سے پہلے بیعت ایک لنجے ہاتھ نے کی ہے۔ اب تو یہ بیعت کبھی بھی پوری نہ ہو گی۔

اس کے بعد زبیرؓ کو لایا گیا انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں مجبوراً بیعت کر رہا ہوں اور اس کے بعد انہوں نے بیعت کی۔ لیکن زبیرؓ کی بیعت کے بارے میں اختلاف ہے۔

پھر ان لوگوں کو لایا گیا جو اس اختلاف سے کنارہ کش تھے انہوں نے آ کر بیعت کی اور کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے علیؓ ہم آپ کی اس بات پر بیعت کرتے ہیں کہ آپ احکام خداوندی کا نفاذ فرمائیں گے خواہ آپ کا کوئی قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا رشتہ دار ہو۔ عزت دار ہو یا کمزور۔ اس کے بعد عام لوگوں نے بیعت کی۔

اشتر کی حضرت طلحہؓ کے ساتھ گستاخی

سری نے شعیب، سیف، ابو زہیر الازدی، عبدالرحمٰن بن جندبؓ کے حوالے سے میرے پاس یہ واقعہ لکھ کر روانہ کیا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے اور لوگوں نے علیؓ کی بیعت کر لی تو اشتر حضرت طلحہؓ کے پاس گیا اور انہیں پکڑ کر لایا۔ حضرت طلحہؓ نے اس سے کہا کم از کم مجھے یہ تو دیکھنے دو کہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ لیکن اشتر نے انہیں کوئی مہلت نہ دی اور انہیں گلے سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لے آیا اور لا کر انہیں منبر پر چڑھا دیا۔ انہوں نے علیؓ کی بیعت کی۔

حکیم بن جبلہ کی حضرت زبیرؓ کے ساتھ گستاخی

سری نے شعیب، سیف، محمد بن قیس، حارث الوالبی کی سند سے میرے پاس یہ واقعہ لکھ کر بھیجا ہے کہ حکیم بن جبلہ حضرت زبیرؓ کو لے کر آیا اور انہیں بیعت پر مجبور کیا۔ حضرت زبیرؓ اسی لئے کہا کرتے تھے کہ میرے پاس بنو عبدالقیس کے چوروں میں سے ایک چور آیا تھا اسلئے میں نے مجبوراً بیعت کر لی۔

بیعت عامہ

سری نے شعیب، سیف کے حوالے سے میرے پاس یہ تحریر لکھ کر روانہ کی ہے کہ محمد بن عمر الواقدی اور طلحہ کہا کرتے تھے کہ پھر سب لوگوں نے علیؓ کی بیعت کر لی۔

امام طبری فرماتے ہیں جو لوگ پکڑ کر بیعت کے لئے لائے گئے تھے اور جن لوگوں نے بیعت کے لئے شرطیں لگائی تھیں جب ان سب نے بیعت کر لی تو یہ پورے اہل مدینہ کی بیعت سمجھی گئی خواہ انہوں نے کسی صورت میں بھی بیعت کی ہو۔ اس بیعت کے بعد لوگ اپنے اپنے مقامات کی طرف چلے گئے اور اختلافات کی تمام وجوہات ختم ہو گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۲

نفاذِ خلافت

حضرت علیؓ کا پہلا خطبہ

حضرت علیؓ سے بیعت جمعہ کے دن کی گئی اس وقت ماہ ذی الحجہ کے ختم میں پانچ روز باقی تھے اور لوگ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد سے دن گن رہے تھے۔ خلافت کے بعد حضرت علیؓ نے خطبہ دیا۔

سری نے شعیب، سیف اور سلیمان بن ابی المغیرہ کے حوالے سے میرے پاس یہ تحریر روانہ کی کہ علی بن حسینؓ کہا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ نے خلافت کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ دیا اس میں خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا

اللہ عز وجل نے ایسی کتاب نازل فرمائی جو لوگوں کو ہدایت کرنے والی ہے اس کتاب میں ہر قسم کے خیر و شر کو بیان فرمایا۔ اب تمہیں چاہیے کہ تم خیر کو قبول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو اور شر کو چھوڑ دو۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرو۔ وہ تمہیں جنت میں داخل فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور حرام فرمائے ہیں جو قطعاً چھپے ڈھکے نہیں اور تمام حرام کاموں سے زیادہ مسلمانوں کا خون حرام فرمایا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے ساتھ اخلاص اور باہم متحد رہنے کا حکم فرمایا ہے

مسلم وہی ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دیگر لوگ محفوظ رہیں۔ سوائے اس صورت کے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کی ایذا دہی کا حکم دیا ہو

تم موت آنے سے قبل عام اور خاص احکام سب پر عمل کر لو۔ کیونکہ لوگ تو تمہارے سامنے موجود ہیں اور موت تمہیں گھیرتی چلی آرہی ہے۔ تم گناہوں سے ہلکے ہو کر موت سے ملو۔ لوگ تو ایک دوسرے کا انتظار ہی کرتے رہتے ہیں۔ تم لوگ اللہ کے بندوں اور اس کے شہروں کی بربادی کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ تم سے اس کا ضرور سوال کیا جائے گا حتیٰ کہ چوپاؤں اور گھاس پھوس کے بارے میں بھی تم سے سوال ہوگا اللہ عزوجل کی اطاعت کرو۔ اس کی نافرمانی نہ کرو۔ اور جو بھی خیر تمہیں نظر آئے اسے قبول کرو اور جو برائی دیکھو اسے چھوڑ دو اور اس وقت کو یاد کرو جب تم لوگ تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں کمزور تھے۔

مصریوں کا وعدہ

جب حضرت علیؓ خطبہ سے فارغ ہو گئے تو ابھی آپ منبر پر ہی بیٹھے ہوئے تھے تو مصریوں نے عرض کیا ہے

خُذْھَا وَاحْذَرْ أَبَا حَسَنٍ　　إِنَّا نُمِرُّ الْأَمْرَ إِمْرَارَ الرَّسَنِ

(ترجمہ) اے ابو حسنؓ آپ ہمارا یہ عہد یاد رکھئے کہ ہم اس کام کو انتہا تک پہنچا دیں گے۔

شعر اصل میں یہ ہے ع خُذْھَا إِلَيْكَ وَاحْذَرْ أَبَا حَسَنٍ

حضرت علیؓ نے جواب دیا

إِنِّي عَجَزْتُ عَجْزَةً مَا أَعْتَذِرْ　　سَوْفَ أَكِيسُ بَعْدَھَا وَأَسْتَمِرْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) میں اتنا مجبور ہو گیا ہوں کہ عذر بھی نہیں کر سکتا۔ شاید اس کے بعد میں اس کام کو سمجھ جاؤں اور اسے کر گزروں۔

خلافت پر حضرت علیؓ کی مجبوری

سری نے شعیب، سیف کے حوالے سے مجھے یہ لکھ کر روانہ کیا کہ محمد الواقدی اور طلحہ کا بیان ہے کہ جب حضرت علیؓ بیعت کے بعد اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو سبائیہ فرقہ نے یہ شعر پڑھے ؎

خُذْهَا إِلَيْكَ وَاحْذَرَا أَبَا حَسَنْ　　إِنَّا نُمِرُّ الْأَمْرَ إِمْرَارَ الرَّسَنْ

(ترجمہ) اے ابوحسنؓ آپ ہماری جانب سے یہ یاد رکھئے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو کام کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں۔

صَوْلَةَ أَقْوَامٍ كَأَسْدَادِ السُّفُنْ　　بِمَشْرَفِيَّاتٍ كَغُدْرَانِ اللَّبَنْ

(ترجمہ) قوموں کی شان و شوکت کشتیوں کی میخوں کی طرح ہوتی ہے جو اینٹوں کی چنائی کی طرح اوپر ابھری ہوتی ہیں۔

وَنَطْعَنُ الْمُلْكَ بِلِينٍ كَالشَّطَنْ　　حَتَّى يُمَرَّنَ عَلَى غَيْرِ عَنَنْ

(ترجمہ) ہم ملکوں کو نیزوں سے مار مار کر روئی کی طرح اڑا دیتے ہیں اور اسے اس راستہ پر پہنچا دیتے ہیں جس کی اسے توقع بھی نہیں ہوتی۔

حضرت علیؓ نے انہیں لشکر گاہ چھوڑنے، اپنی تعداد پر ناز کرنے پر سرزنش فرمائی اور انہیں لشکر گاہوں کو واپس جانے کا حکم دیا۔ وہ زبان سے حضرت علیؓ کے حکم کا انکار نہ کر سکے لیکن ان کی خاموشی دیکھ کر حضرت علیؓ نے فرمایا۔

إِنِّي عَجَزْتُ عَجْزَةً لَا أَعْتَذِرْ　　سَوْفَ أَكِيسُ بَعْدَهَا وَأَسْتَمِرّ

(ترجمہ) میں اتنا عاجز ہوں کہ کوئی عذر بھی نہیں کر سکتا۔ شاید اس کے بعد مجھے عقل آجائے اور میں یہ کام کر گزروں۔

أَرْفَعُ مِنْ ذَيْلِي مَا كُنْتُ أَجُرّ　　وَأَجْمَعُ الْأَمْرَ الشَّتِيتَ الْمُنْتَشِرْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) میں کام کرنے کا تہیہ کر رہا ہوں اور اس پر کسی اجر کا طالب بھی نہیں۔ میں منتشر اور متفرق کام کو جمع کر رہا ہوں۔

اِنْ لَمْ یُسَاعِدْنِی الْعَجُوْلُ الْمُنْتَصِرُ أَوْ یَتْرُكْنِیْ وَالسِّلَاحُ یَبْتَدِرُ

(ترجمہ) اگر میری مدد میں جلدی کرنے والا مجھے اپنی طرف متوجہ نہ کر لیتا۔ یا مجھے میرے حال پر چھوڑ دیتا تو ہتھیار نہایت تیزی سے چلتے۔

حضرت علیؓ کی قصاص سے بے بسی

حضرت علیؓ کی بیعت ہو جانے کے بعد حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ دیگر صحابہ کے ساتھ حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اے علیؓ ہم نے آپ کی بیعت کے وقت یہ شرط کی تھی کہ آپ حدود اللہ کو قائم فرمائیں گے اور آپ کو یہ معلوم ہے کہ باغیوں کی یہ تمام جماعت قتل عثمانؓ میں شریک ہے اور اس طرح انہوں نے مسلمانوں کے خون کو حلال کیا ہے اس لئے آپ پر ان سب لوگوں سے قصاص لینا فرض ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اے میرے بھائیو میں تمہاری طرح ان امور سے ناواقف نہیں۔ لیکن ہم اس قوم کا کیا کر سکتے ہیں جو ہماری مالک بنی ہوئی ہے اور ہم ان کے مالک نہیں اور پھر اس قتل میں تم لوگوں کے غلام بھی شریک ہیں اور ان کے ساتھ کچھ دیہاتی بھی مل گئے ہیں اور وہ تمہارے دوست ہیں اور جس بات پر چاہتے ہیں تمہیں مجبور کر دیتے ہیں تو کیا ان حالات میں تم قصاص لینے پر کچھ قدرت رکھتے ہو۔

صحابہؓ نے عرض کیا۔ نہیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ خدا کی قسم تم جو کچھ دیکھ رہے ہو میں بھی ان حالات کو دیکھ رہا ہوں اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حالات بعینہٖ زمانہ جاہلیت کے حالات ہیں اور اس قوم میں ابھی جاہلیت کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان کی کوئی ایک معینہ راہ اور طریقہ نہیں کہ جو اس طریقہ پر چلکر ہمیشہ زمین میں خوش رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ خلافت کے معاملے میں کئی قسم کے ہیں ایک طبقہ کی وہی رائے ہے جو تمہاری رائے ہے۔ اور دوسرے طبقہ کی رائے تمہاری رائے کے خلاف ہے اور ایک فرقہ نہ اس رائے کا حامی ہے س رائے کا۔

تاوقتیکہ لوگ ایک رائے پر جمع نہ ہو جائیں اور دل درست نہ ہو جائیں اس وقت تک ص ممکن نہیں۔ اب تم میرے پاس سے جاؤ اور یہ دیکھو کہ تمہارے لئے کیا نئے حالات پیش آتے اور ان حالات کا مطالعہ کر کے میرے پاس واپس آؤ۔

یہ بات قریش پر بہت گراں گزری اور انہوں نے مدینہ سے بھاگنا شروع کر دیا اور سب سے بنو امیہ مدینہ چھوڑ کر بھاگے اور لوگ متفرق ہو گئے۔

حتیٰ کہ بعض لوگ یہاں تک کہنے لگے کہ اگر ان حالات میں اسی طرح اضافہ ہوتا رہا اور اس فت کی یہی حالت رہی تو ہم ان شریروں کی مدد کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اور جیسا کہ علیؓ نے ہے اس قصاص کو ترک کرنا پڑے گا۔

ایک گروہ یہ کہتا تھا کہ ہمارے ذمہ جو کام لازم ہے ہمیں خود اس کا فیصلہ کر لینا چاہیئے اور یں ہرگز بھی تاخیر نہ کرنی چاہیئے۔ علیؓ تو اپنی رائے ختم کر چکے ہیں اس طرح ان کا کام بھی ہمارے ں پر آ پڑا ہے اور ہمیں جو حالات نظر آ رہے ہیں اس سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علیؓ غیروں اور نوں سے بھی زیادہ قریش پر سختی کریں گے۔ اس بات کا حضرت علیؓ کے سامنے ذکر آیا تو حضرت ؓ نے ایک عام خطبہ دیا اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد قریش کی فضیلت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ خود قریش کا محتاج ہوں اور مجھے ہر وقت ان کی فکر لگی ہوئی ہے اور ان کے بغیر میری زندگی بھی رہے اور اس خلافت کے علاوہ میری ان پر کوئی زبردستی نہیں مجھے اس کا اجر اللہ عزوجل ہی فرمائے گا۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے اعلان فرمایا۔ جو غلام اپنے مالک کے پاس واپس نہ جائے گا ہم کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ یہ اعلان سبائیہ فرقہ اور اعراب پر بہت گراں گزرا اور وہ آپس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہنے لگے کل کو ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آئے گا اور ہم پھر احتجاج بھی نہ کر سکیں گے اسی لئے اس کا ابھی سے تدارک کر لینا چاہیئے۔

سبائیوں کا حضرت علیؓ کے حکم سے انکار

میرے پاس سری نے شعیب اور سیف کے حوالہ سے یہ لکھ کر روانہ کیا کہ محمد اور طلحہ کا بیان ہے کہ

حضرت علیؓ بیعت کے تیسرے روز لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا

" اے لوگوں اعراب کو اپنے پاس سے نکال دو۔ اور فرمایا اے اعراب تم اپنے چشموں پر واپس چلے جاؤ۔"

اعراب نے تو حضرت علیؓ کے اس حکم کی اطاعت کی لیکن سبائیہ فرقہ نے انکار کر دیا۔

اس خطبہ کے بعد حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ حضرت علیؓ کے پاس آئے تو حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا۔ اب تم لوگ اپنے قاتل کو پکڑ کر قتل کر دو۔ صحابہ نے جواب دیا یہ قاتل تو اس سے بھی زیادہ چھائے ہوئے ہیں کہ اعراب کے چلے جانے سے بھی ان کی قوت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

حضرت علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم آج کے بعد وہ اس سے بھی زیادہ چھا جائیں گے اس کے بعد حضرت علیؓ نے یہ شعر پڑھا

لَوْ اَنَّ قَوْمِی طَاوَعَتْنِی سُرَاتُھُمْ　　　اَمَرْتُھُمْ اَمْرًا یُدِیْخُ الْاَعَادِیَا

(ترجمہ) اگر میری قوم کے سردار میری اطاعت کرتے تو میں انہیں ایسی بات کا حکم دیتا جس سے دشمن بھی دوست بن جاتے۔

حضرت طلحہؓ نے عرض کیا کہ مجھے بصرہ جانے کی اجازت دے دیجئے اور میری جانب سے کسی قسم کا خطرہ دل میں نہ لائیے میں وہاں لشکر میں شامل رہوں گا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں اس پر غور کروں گا۔

اس کے بعد حضرت زبیرؓ نے کوفہ جانے کی درخواست کی اور عرض کیا کہ آپ میری جانب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بدگمانی نہ کیجئے۔ میں وہاں لشکر میں مقیم رہوں گا۔ حضرت علیؓ نے ان کی درخواست پر بھی فرمایا کہ میں اس پر غور کروں گا۔

مغیرہؓ بن شعبہ کا مشورہ

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو جب اس مجلس کا حال معلوم ہوا تو وہ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ مجھ پر آپ کے دو حق ہیں ایک اطاعت کا حق اور دوسرے نصیحت کا حق۔ آج کے روز بہترین رائے وہ ہے جس سے آپ کل، آئندہ پیش آنے والے امور سے اپنی حفاظت فرمالیں اور آج کے ضائع ہو جانے سے آپ ان چیزوں کو بھی ضائع کر دیں گے جو کل حاصل ہو سکتی ہیں بہتر یہ ہے کہ آپ معاویہؓ اور ابن عامرؓ کو ان کے عہدوں پر قائم رکھئے اسی طرح بقیہ گورنروں کو بھی ان کے عہدوں پر برقرار رکھئے۔ جب یہ لوگ آپ کی اطاعت کرلیں اور لشکری آپ کی بیعت کرلیں تو اس وقت مناسب سمجھیں تو ان گورنروں کو تبدیل کر دیں۔ یا انہیں ان کے عہدوں پر رہنے دیں اس وقت آپ کو ان پر ہر قسم کا اختیار ہو گا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا میں اس رائے پر غور کروں گا۔

اس کے بعد مغیرہؓ حضرت علیؓ کے پاس سے چلے آئے اور اگلے روز پھر ان کے پاس گئے اور کہنے لگے میں نے کل آپ کو ایک مشورہ دیا تھا۔ لیکن بہترین رائے یہ ہے کہ آپ فوراً انہیں ان کے عہدوں سے برطرف کر دیں۔ تاکہ ہر ایک سننے والے کو ان کا حال معلوم ہو جائے اور وہ آپ کی خلافت کو قبول کرے۔ اس کے بعد مغیرہؓ حضرت علیؓ کے پاس سے چلے گئے۔

عبداللہؓ بن عباسؓ کا مشورہ

مغیرہؓ جب حضرت علیؓ کے پاس سے واپس گئے تو ابن عباسؓ نے انہیں جاتے ہوئے دیکھ لیا وہ حضرت علیؓ کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا میں نے مغیرہؓ کو آپ کے پاس سے نکلتے دیکھا ہے۔ وہ کس لئے آئے تھے؟

حضرت علیؓ نے فرمایا وہ کل گزشتہ بھی آئے تھے اور مجھے یہ مشورہ دیا تھا۔ اور آج آئے تو یہ مشورہ دیا۔

حضرت عبداللہؓ بن عباس نے فرمایا۔ کل انہوں نے جو آپ کو مشورہ دیا تھا وہ فی الواقع خیر خواہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مبنی تھا اور آج انہوں نے آپ کو دھوکہ دیا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ تو پھر آپ کی کیا رائے ہے۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ رائے تو یہ تھی کہ جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تھے بلکہ اس سے قبل ہی آپ مدینہ چھوڑ کر مکہ چلے جاتے اور وہاں اپنے گھر بیٹھ جاتے اور گھر کا دروازہ بند کر لیتے۔ اہل عرب مجبور و پریشان ہو کر آپ کے پاس پہنچتے اور آپ کے علاوہ انہیں کوئی خلافت کا اہل نظر نہ آتا اس وقت آپ کی خلافت پر سب کا اتفاق بھی ہوتا اور آپ اس طرح مجبور بھی نہ ہوتے۔

جہاں تک بنو امیہ کا تعلق ہے وہ آپ کو اس خلافت پر متہم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں گے اور لوگوں کو شبہات میں ڈالیں گے وہ بھی اس قصاص کا مطالبہ کریں گے جس کا اہل مدینہ نے مطالبہ کیا ہے اور ان کے ارادے پر نہ تو آپ کو قدرت حاصل ہو سکے گی اور نہ وہ خود اس قصاص پر قدرت پا سکیں گے۔ اور اگر بالفرض یہ امور انہیں سپرد بھی کر دئیے جائیں تو وہ اپنے حقوق کو خود فنا کر دیں گے اور وہ امور اختیار کریں گے جن سے زیادہ سے زیادہ شبہات پیدا کئے جا سکیں اور خدا کی قسم یہی مغیرہؓ کل یہ کہیں گے کہ میں نے تو علیؓ کو نصیحت کی تھی لیکن جب اس نے میری نصیحت قبول نہیں کی تو میں نے اسے دھوکہ دیا۔

مغیرہؓ اس گفتگو کے بعد مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔

ابن عباسؓ کی حج سے واپسی

حارث الوالبی نے ابن سعد، محمد بن عمر الواقدی، ابن ابی سبرہ، عبدالحمید بن سہیل اور عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا اور امیر حج بنایا۔ یعنی شہادت کے سال میں مکہ گیا اور لوگوں کو حج کرایا اور لوگوں کے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ حج سے فراغت کے بعد مدینہ واپس آیا تو حضرت علیؓ کی بیعت ہو چکی تھی اس لئے میں ان کے گھر پہنچا۔

حضرت علیؓ کا مغیرہؓ کی رائے قبول کرنے سے انکار

حضرت علیؓ کے پاس اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغیرہؓ بن شعبہ خلوت میں تھے جس کی وجہ سے میں باہر رکا رہا۔ جب مغیرہؓ باہر نکلے تو میں اندر گیا اور حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ مغیرہؓ آپ سے کیا کہہ رہے تھے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا اس سے قبل انہوں نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ آپ عبداللہؓ بن عامرؓ، معاویہؓ اور حضرت عثمانؓ کے دیگر عاملوں کو ان کے عہدوں پر برقرار رکھئے۔ اس طرح لوگ آپ کی بیعت کر لیں گے اور تمام مقامات پر سکون و اطمینان پیدا ہو جائے گا اور لوگ اپنی اپنی جگہ جا کر اطمینان سے ٹھہر جائیں گے۔ میں نے اس بات سے انکار کیا اور اسے یہ جواب دیا کہ اگر خدا کی قسم مجھے دن کی ایک ساعت بھی ایسی حاصل ہو جائے جس میں میں اپنی رائے پر عمل کر سکوں تو میں انہیں اور ان جیسے لوگوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی والی رکھنے کے لئے تیار نہیں۔ میری یہ بات سن کر مغیرہؓ چلے گئے اور مجھے ان کے چہرے سے صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ مجھے غلطی پر سمجھ رہے ہیں۔

اس وقت یہ میرے پاس دوبارہ آئے اور کہنے لگے۔ اس سے قبل میں نے آپ کو ایک مشورہ دیا تھا جسے آپ نے قبول نہیں کیا تھا۔ لیکن غور کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ کی رائے صائب ہے آپ ان سب کو ان کے عہدوں سے برطرف کر دیں اور جس پر آپ مطمئن ہوں اسے عامل بنائیے۔ جتنی ان کی شان و شوکت پہلے تھی اب اتنی نہیں ہے۔

حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ کا مکالمہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت علیؓ سے کہا پہلی مرتبہ تو مغیرہؓ نے آپ کے ساتھ خیر خواہی کی تھی اور دوسری مرتبہ آپ کو دھوکہ دیا۔

حضرت علیؓ:۔ تم مجھے نصیحت نہ کرو

ابن عباسؓ:۔ آپ جانتے ہیں کہ معاویہؓ اور ان کے ساتھی دنیادار ہیں اگر آپ انہیں ان کے عہدوں پر قائم رکھیں گے تو انہیں اس کی کوئی پرواہ نہ ہوگی کہ خلیفۂ وقت کون ہے اور اگر آپ انہیں معزول کر دیں گے تو وہ یہ کہیں گے کہ خلافت بغیر مشورے کے قائم ہوئی ہے اور اسی خلیفہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا ہے۔ اس طرح آپ کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور اہل عراق آپ کے باغی بن جائیں گے۔ دوسری جانب میں طلحہؓ اور زبیرؓ سے بھی مطمئن نہیں ہوں کہ کہیں وہ آپ پر حملہ نہ کر بیٹھیں۔

حضرت علیؓ:۔ تم نے جو یہ کہا ہے کہ میں ان عہدیداروں کو ان کے عہدوں پر قائم رکھوں تو خدا کی قسم اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ دنیا کی اصلاح کے لئے یہی بہترین تدبیر ہے۔ لیکن جہاں تک حق کا اور ان امور کا تعلق ہے جس کے عثمانی عہدیدار مرتکب ہو رہے ہیں اور جن کا مجھے علم ہے تو یہ امور مجھے اس پر مجبور کرتے ہیں کہ میں ان میں سے کسی کو بھی کوئی عہدہ نہ دوں اگر بر طرفی کے باوجود یہ میری خلافت قبول کر لیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے اور اگر یہ اس سے انحراف کریں تو میں تلوار میان سے نکال لوں گا۔

حضرت ابن عباسؓ:۔ تو میری ایک اور رائے تسلیم کیجیے کہ آپ ینبع اپنی زمین پر چلے جائیے اور اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائیے۔ کیونکہ عرب پریشان اور مضطرب ہونے کے بعد آپ ہی کے پاس آئیں گے اور آپ کے علاوہ انہیں کوئی ایسا دوسرا شخص نظر نہ آسکے گا جو کہ خلافت کا بار سنبھال سکے اور اگر آپ نے آج ان کا ساتھ دیکر معاویہؓ وغیرہ پر لشکر کشی کی تو خدا کی قسم کل تمام لوگ عثمانؓ کے خون کی ذمہ داری آپ کے سر ڈال دیں گے۔

حضرت علیؓ:۔ میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تم شام جاؤ میں تمہیں وہاں کا عامل بناتا ہوں

ابن عباسؓ:۔ وہاں معاویہؓ موجود ہیں جو بنو امیہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور حضرت عثمانؓ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ جب میں وہاں پہنچوں گا تو وہ عثمانؓ کے خون کے قصاص میں میری گردن اتار لیں گے اور اگر وہ ایسا بھی نہ کریں گے تو کم از کم مجھے قید ضرور کر دیں گے اور میرے خلاف کوئی نہ کوئی حکم صادر کریں گے۔

حضرت علیؓ:۔ میری اور تمہاری جو قرابت ہے تم نے اسے کیوں نظر انداز کر دیا۔ تم پر جو شخص بھی حملہ آور ہوگا وہ دراصل مجھ پر حملہ آور ہے۔

ابن عباسؓ:۔ آپ معاویہؓ کو　　خط تحریر کیجیے۔ اس کے ساتھ ان سے کچھ وعدے کیجیے اور ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر احسانات کیجئے۔

حضرت علیؓ:۔ خدا کی قسم میں یہ کام ہرگز نہیں کر سکتا۔

مجھ سے ہشام ابن سعد نے ابو ہلال کا یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے پانچ روز بعد مکہ سے مدینہ واپس آیا اور حضرت علیؓ کے پاس ان سے ملنے کے لئے گیا۔ حضرت علیؓ کے پاس اس وقت مغیرہؓ بن شعبہ موجود تھے میں کچھ دیر ان کے دروازے پر ٹھہرا رہا۔ جس وقت مغیرہؓ باہر آئے تو انہوں نے سلام کیا اور مجھ سے سوال کیا کہ تم کب واپس آئے ہو۔ میں نے جواب دیا کہ ابھی آرہا ہوں۔

اس کے بعد میں اندر حضرت علیؓ کے پاس گیا اور انہیں سلام کیا۔

قریش کی حضرت علیؓ سے علیحدگی

حضرت علیؓ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم زبیرؓ اور طلحہؓ سے ملے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ میری اور ان کی ملاقات نواصف میں ہوئی تھی انہوں نے سوال کیا ان کے ساتھ کون کون لوگ تھے۔ میں نے جواب دیا کہ ابو سعید بن الحارث بن ہشام اور قریش کی ایک جماعت تھی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا یہ لوگ یہاں سے بھاگنے سے ہرگز باز نہ آئیں گے اور کچھ روز بعد یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم حضرت عثمانؓ کا قصاص چاہتے ہیں۔ اور خدا کی قسم ہم یہ خوب جانتے ہیں کہ یہی لوگ قاتل عثمانؓ ہیں۔

معاویہؓ کے بارے میں مغیرہؓ کی رائے

ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا اے امیر المومنینؓ یہ مغیرہؓ کس لئے آئے تھے اور آپ سے خلوت میں ان کی کیا گفتگو ہوئی۔

حضرت علیؓ نے فرمایا یہ قتل عثمانؓ کے دو روز بعد میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ میں آپ سے خلوت میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ان کے لئے تخلیہ کیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہر شخص کے لئے نصیحت کی اجازت دی گئی ہے اور اب آپ ہی بڑوں میں باقی رہ گئے ہیں میں آپ کو نصیحت کرنا اور ایک بہترین رائے دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آپ اس سال کے لئے حضرت عثمانؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تمام عہدیداروں کو ان کے عہدوں پر برقرار رکھیئے جب یہ لوگ آپ کی بیعت کر لیں اور آپ کی بیعت مکمل ہو جائے تو آپ جسے چاہیں معزول فرمائیں اور جسے چاہیں برقرار رکھیں۔

میں نے انہیں یہ جواب دیا تھا کہ میں دین میں مداہنت نہیں کر سکتا اور گری ہوئی طبیعت کے انسانوں کو اپنی خلافت میں کوئی عہدہ نہیں دے سکتا۔

مغیرہؓ:۔ اگر آپ یہ نہیں کر سکتے تو آپ جسے چاہیں معزول فرمائیں۔ لیکن معاویہؓ کو اپنی جگہ قائم رکھیں کیونکہ وہ ایک صاحب جرأت انسان ہیں اور اہل شام ان کی بات مانتے ہیں اور ان کے قائم رکھنے پر آپ کے پاس ایک دلیل بھی ہے وہ یہ کہ حضرت عمرؓ نے انہیں پورے شام کا والی بنایا تھا۔

حضرت علیؓ:۔ میں تو معاویہؓ کو ان کے عہدے پر دو دن بھی قائم نہیں رکھ سکتا۔

اس گفتگو کے بعد مغیرہؓ میرے پاس سے چلے گئے۔ آج پھر واپس آئے اور کہنے لگے میں نے آپ کو ایک مشورہ دیا تھا جو آپ نے قبول نہیں کیا تھا۔ لیکن غور و فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ ہی کی رائے صحیح تھی اور آپ کو اپنی خلافت میں ہرگز بھی کسی کو دھوکہ نہیں دینا چاہیئے اور نہ کسی بات کو چھپانا چاہیئے۔

ابن عباسؓ کی رائے

ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت علیؓ سے کہا پہلی بار جو مغیرہؓ نے مشورہ دیا تھا وہ آپ کی خیر خواہی کے لئے تھا اور دوسری بار آپ کو دھوکے میں مبتلا کیا میری رائے بھی یہی ہے کہ آپ معاویہؓ کو ان کے عہدے پر قائم رکھئے جب وہ آپ کی بیعت کر لیں گے تو انہیں ان کے عہدے سے برطرف کرنے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں۔

حضرت علیؓ کا فیصلۂ جنگ

حضرت علیؓ نے فرمایا میں تو معاویہؓ کو تلوار کے علاوہ کچھ نہیں دے سکتا۔ پھر حضرت علیؓ نے تمثیلاً یہ شعر پڑھا۔

مَا مِیْتَتِیْ إِنْ مُتُّهَا غَیْرَ عَاجِزٍ		بِعَارٍ إِذَا مَا غَالَتِ النَّفْسَ غُوْلُهَا

(ترجمہ) اس حالت میں اگر میری موت ہوگی تو وہ ایک عاجز کی موت ہوگی جیسے چار روں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے غول بیابانی نے گھیر لیا ہو۔

ابن عباسؓ کی دوراندیشی اور حضرت علیؓ کی سادگی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے امیر المومنینؓ آپ ایک بہادر شخص ضرور ہیں لیکن تدابیر جنگ سے قطعاً ناواقف ہیں۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ

اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ　　جنگ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے

حضرت علیؓ:۔ کیوں نہیں۔

ابن عباسؓ:۔ خدا کی قسم اے امیر المومنینؓ میرے مشورے اور رائے پر چلیں تو میں ان مخالفوں کے اتنا آگے بڑھ جانے کے باوجود ان کی تدابیر کو اس طرح الٹ دوں گا کہ یہ ہر کام میں پیچھے ہی دیکھتے نظر آئیں گے اور یہ سوچیں گے کہ اس انجام بد سے کیسے بچنا چاہئے اور آگے کی کوئی بات انہیں نظر نہ آئے گی اور اس تدبیر میں آپ کا نہ نقصان ہوگا اور نہ آپ پر کوئی گناہ لازم آئیگا

حضرت علیؓ:۔ تم جن باتوں کا مجھے مشورہ دے رہے ہو اس میں تم نہ معاویہؓ کا کچھ کر سکتے ہو اور نہ کسی اور کا کچھ بگاڑ سکتے ہو۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اگر میں تمہارا مشورہ تسلیم نہ کروں تو تم ہر حال میں میری اطاعت کرو۔

ابن عباسؓ:۔ انشاء اللہ میں ایسا ہی کروں گا اور میرے نزدیک اطاعت سے زیادہ آسانی کسی چیز میں نہیں ہے۔

شاہ قسطنطنین کا مسلمانوں پر حملہ

محمد بن عمر الواقدی نے ہشام بن الغاز کے وسطہ سے عبادۃ بن نسی کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ اسی سال یعنی ۳۵ھ میں قسطنطین بن ہرقل نے ایک ہزار کشتیوں میں لشکر بھر کر مسلمانوں پر حملے کے ارادے سے کوچ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک سخت آندھی مسلط فرمادی جس نے ان سب کو غرق کر دیا۔ لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسطنطین زندہ بچ گیا۔ اور بہ ہزار دقت صقلیہ پہنچا۔ رومیوں نے اس کے لئے ایک حمام تیار کرایا۔ جب قسطنطین اس حمام میں گیا تو اسے یہ کہہ کر قتل کر دیا کہ تو نے ہمارے بہت سے آدمیوں کو تباہ کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۳

حضرت علیؓ کے گورنر

سری نے شعیب اور سیف کے حوالے سے محمد اور طلحہ کا بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا۔

کہ جب ۳۶ھ شروع ہوا تو حضرت علیؓ نے مختلف شہروں پر گورنر متعین کر کے روانہ فرمائے۔ عثمانؓ بن حنیف کو بصرہ، عمارہؓ بن شہاب کو کوفہ روانہ کیا۔ یہ عمارہؓ مہاجرین صحابہ میں داخل تھے۔ یمن عبیداللہ بن عباسؓ کو، مصر قیسؓ بن سعدؓ کو اور شام سہلؓ بن حنیف کو روانہ کیا۔

سہلؓ بن حنیف کی واپسی

سہلؓ مدینہ سے کوچ کر کے شام کی طرف چلے۔ جب تبوک پہنچے تو وہاں انہیں کچھ گھوڑے سوار ملے۔ ان سواروں نے دریافت کیا تم کون ہو۔ سہلؓ نے جواب دیا میں امیر ہو کر آیا ہوں۔ سواروں نے دریافت کیا آپ کو کس علاقہ پر مامور کیا گیا ہے سہلؓ نے جواب دیا شام پر۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر تمہیں عثمانؓ نے بھیجا ہے تو سر آنکھوں پر اور کسی اور نے بھیجا ہے تو واپس جاؤ۔ سہلؓ نے کہا کیا تمہیں وہ حالات معلوم نہیں جو پیش آچکے ہیں۔ ان سواروں نے جواب دیا ہاں ہمیں سب کچھ معلوم ہے۔ اس گفتگو کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہلؓ حضرت علیؓ کے پاس واپس چلے آئے۔

قیسؓ بن سعدؓ کی دھوکہ دہی

قیسؓ بن سعدؓ جب مدینہ سے چل کر ایلہ پہنچے تو انہیں راہ میں کچھ سوار ملے انہوں نے دریافت کیا تم کون ہو؟ اور کہاں سے آئے ہو۔ قیسؓ نے جواب دیا میں حضرت عثمانؓ کا قاصد ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا تمہارا نام کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرا نام قیسؓ بن سعدؓ ہے۔ ان سواروں نے جواب دیا اچھا تم آگے جاسکتے ہو۔ یہ آگے بڑھ کر مصر میں داخل ہو گئے۔

مصر میں ان کے داخلہ سے لوگ کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔

ایک فرقہ تو قیسؓ بن سعدؓ کے ساتھ مل گیا۔ اور بیعت میں داخل ہو گیا۔

دوسری جماعت نے خربتا پہنچ کر پناہ لی اور اس نے ہر قسم کے اختلافات سے علیحدگی اختیار کر لی اور جیسا کہلا بھیجا کہ اگر حضرت عثمانؓ کے قاتل قتل کر دیئے گئے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں ورنہ ہم تمہارے مخالف ہیں۔ اور یا تو ہم اپنا قصاص لے کر رہیں گے یا ختم ہو جائیں گے۔

تیسرا گروہ یہ کہتا تھا کہ ہم علیؓ کے ساتھ شامل ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ہمارے بھائیوں سے قصاص نہ لیا جائے۔ یہ لوگ بھی حضرت علیؓ کی جماعت میں شامل تھے۔

قیسؓ بن سعدؓ نے یہ تمام حالات حضرت علیؓ کو لکھ کر روانہ کر دیئے۔

اہل بصرہ کا اختلاف

عثمانؓ بن حنیف بصرہ روانہ ہوئے انہیں بصرہ میں داخل ہونے سے کسی نے نہیں روکا۔ ابن عامرؓ جو وہاں حضرت عثمانؓ کی جانب سے گورنر تھا اس میں نہ تو حزم و احتیاط کا مادہ تھا اور نہ استقلال کے ساتھ جنگ کر سکتا تھا۔ اور تدبیر بھی اس میں نہ پایا جاتا تھا۔

یہاں بھی لوگ تین جماعتوں میں بٹ گئے۔ ایک جماعت تو حضرت علیؓ کی مخالف تھی۔

دوسری جماعت نے حضرت علیؓ کی خلافت قبول کی۔

تیسری جماعت یہ کہتی تھی کہ ہم اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے جب تک ہمیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل مدینہ کا طرز عمل معلوم نہ ہو جائے۔ جو طریقہ اہل مدینہ اختیار کریں گے ہم بھی وہی طریقہ اختیار کریں گے۔

عمارہؓ کو قتل کی دھمکی

عمارہؓ مدینہ سے چل کر جب زبالہ پہنچے تو راہ میں انہیں طلیحہ بن خویلد ملا۔ اتفاق سے اسی وقت حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر کوفہ پہنچی تھی اور طلیحہ حضرت عثمانؓ کا قصاص لینے کے لئے نکلا تھا۔ اور کہتا جاتا تھا افسوس میں اس وقت وہاں نہ ہوا کاش میں ان کی شہادت سے قبل وہاں پہنچ جاتا ۔

یالیتنی فیھا جذع　　اکرّ فیھا واضع

کاش میں اس وقت جوان ہوتا تو قوموں کو ذلیل کر کے دکھا دیتا۔

یہ طلیحہ کوفہ سے اس وقت چلا جب قعقاعؓ نے حضرت عثمانؓ کی امداد کا اعلان کیا۔ یہ ان لوگوں میں داخل تھا جو حضرت عثمان کی مدد کیلئے تیار ہوئے تھے راہ میں جاتے ہوئے عمارؓ مل گئے۔ طلیحہ نے ان سے کہا تم واپس جاؤ کیونکہ اہل کوفہ اپنا امیر تبدیل کرنا نہیں چاہتے اور اگر تم واپس نہ جاؤ گے تو میں تمہاری گردن اتار لوں گا۔ عمارہؓ واپس ہوئے۔ جب یہ واپس آنے لگے تو طلیحہ نے ان سے کہا تو خطرہ سے بچتا رہ تاکہ تجھے برائی نہ گھیر لے۔ کیونکہ خطرات سے بچنا لوگوں کی شرارتوں سے بہتر ہے۔

طلیحہ کی یہ بات عمارہؓ کے دل میں ایسی بیٹھی کہ مرتے دم تک وہ اسی پر قائم رہے۔ اور زندگی کے تمام کاموں کا اسی کے مطابق فیصلہ کرتے رہے۔

عبیداللہ بن عباسؓ کی یمن کو روانگی

عبیداللہ بن عباسؓ یمن پہنچے تو یعلیٰ بن امیہؓ تمام مال و دولت لے کر یمن چھوڑ کر اپنے حامیوں کے پاس مکہ چلے گئے۔

حضرت علیؓ کا مشورہ

جب سہلؓ بن حنیف شام سے واپس آئے اور حضرت علیؓ کو حالات معلوم ہوئے اور دوسرے گورنر بھی واپس آ گئے تو حضرت علیؓ نے طلحہؓ اور زبیرؓ کو بلوایا۔ اور فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے قوم جس بات سے میں تمہیں ڈراتا تھا آج وہ پیش آچکی ہے اور حالات ایسے پیش آگئے ہیں کہ ان کو ختم کئے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں۔ یہ آگ کی طرح ایک فتنہ ہے کہ جب آگ ایک بار لگ جاتی ہے تو وہ بڑھتی اور بھڑکتی چلی جاتی ہے۔

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے عرض کیا۔ تو آپ ہمیں مدینہ سے باہر جانے کی اجازت دیجئے تاکہ ہم اس کی کوئی تدبیر کریں ورنہ آپ ہمیں چھوڑ دیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں ان حالات کو سنبھالنے کی کوشش کروں گا۔ اور جب کوئی بھی تدبیر باقی نہ رہے گی تو آخری دوا داغ لگانا ہی ہوتی ہے کہ انسان تکلیف سے نجات پانے کے لئے اپنے جسم کو جلوانا بھی گوارا کر لیتا ہے۔

امیر معاویہؓ کے نام مراسلہ

اس کے بعد حضرت علیؓ نے امیر معاویہؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ کو بیعت کے لئے خط لکھے۔ ابو موسیٰؓ نے اہل کوفہ کی اطاعت اور بیعت کے بارے میں تحریر کیا کہ وہ سب آپ کے مطیع ہیں ان میں سے کچھ لوگوں نے تو زبردستی بیعت کی ہے اور کچھ آپ کی بیعت پر راضی ہیں۔

جب تک حضرت علیؓ کوفہ تشریف نہیں لے گئے اس وقت تک کوفہ کی یہی حالت رہی حضرت علیؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس معبد الاسلمی کو قاصد بنا کر بھیجا تھا۔

امیر معاویہؓ کی خاموشی

حضرت علیؓ نے امیر معاویہؓ کے پاس سبرۃ الجہنیؓ کو قاصد بنا کر روانہ کیا۔ یہ ان کے پاس پہنچے اور حضرت علیؓ کا خط دیا۔ لیکن امیر معاویہؓ نے خط کا کوئی جواب نہیں دیا اور کئی روز بعد قاصد کو روانہ کر دیا۔ قاصد جب جواب لکھنے کے لئے کہتا تو امیر معاویہؓ کچھ جواب نہ دیتے بلکہ یہ اشعار پڑھنے لگتے ؎

أَدِمْ إِدَامَةَ حِصْنٍ أَوْ جِدًّا بِيَدِي　　حَرْبًا ضَرُوسًا تَشُبُّ الْجَزْلَ وَالضَّرَمَا

(ترجمہ) قلعہ کی طرح جمے رہو یا پھر مجھے ایک ہولناک جنگ کی دعوت دو جو جوان اور بچے کو بوڑھا بنا دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُجَادِکُم وَ اِبْنَاکُم اِذْ کَانَ مَقْتَلُہٗ　　شُنْعَاءَ شَیَّبَتِ الْاَصْدَاغَ وَ اللِّمَمَا

(ترجمہ) تمہارے پڑوسیوں اور لڑکوں کی ایسی خونریزی ہوگی کہ کنپٹی اور سر کے بال بھی سفید ہو جائیں گے۔

یُعْیِیْ الْمَسُوْدُ بِہَا وَالسَّیِّدُ وَنَ فَلَمْ　　یُوْجَدُ طَعَاغَیْرَنَا مَوْلیٰ وَلَا حَکَمَا

(ترجمہ) آقا اور غلام دونوں عاجز ہو جائیں گے اور ہمارے علاوہ کوئی والی اور حاکم نہ ہوگا۔

الغرض جب بھی سبرۃ الجہنی خط پڑھ کر سناتے یا جواب کا تقاضہ کرتے تو امیر معاویہ یہی اشعار پڑھتے۔

امیر معاویہؓ کی سیاست

جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کو تیسرا مہینہ شروع ہوا۔ یعنی صفر کا مہینہ تو امیر معاویہؓ نے بنو عبس کے ایک شخص کو بلوایا اور بنو رواحہ کے ایک آدمی کو بھی طلب کیا جس کا نام قبیصہ تھا اور اسے ایک دفتر سپرد کیا جس کا عنوان یہ تھا "معاویہؓ کی جانب سے علیؓ کو جواب" اس پر مہر لگی ہوتی قبیصہ کو یہ دفتر سپرد کر کے امیر معاویہؓ نے حکم دیا کہ جب تم مدینہ پہنچو تو نیچے کا کاغذ کھول لینا۔ پھر اسے کچھ باتیں سکھائیں کہ مدینہ پہنچ کر لوگوں سے ایسا اور ایسا کہنا۔

حضرت علیؓ کا قاصد بھی واپس ہوا اور امیر معاویہؓ کے قاصد بھی مدینہ چلے۔ جب امیر معاویہؓ کے قاصد مدینہ پہنچے تو عبسی نے اسی طرح کاغذات کھول لئے جس طرح امیر معاویہؓ نے حکم دیا تھا۔ لوگوں نے ان کاغذات کو دیکھنا شروع کیا اور اسے دیکھ کر اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے اور یہ سب کو معلوم ہو گیا کہ امیر معاویہؓ اس خلافت پر معترض ہیں۔ قاصد اسی طرح آگے بڑھتا ہوا حضرت علیؓ کے پاس پہنچا اور وہ کاغذات کا بلندہ انہیں دیا انہوں نے مہر توڑی تو اس میں کچھ بھی تحریر نہ تھا۔

حضرت علیؓ نے دریافت کیا۔ تم اپنے پیچھے کیا حالات چھوڑ آئے ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاصد :- کیا آپ مجھے امان دیتے ہیں۔

حضرت علیؓ :- ہاں۔ قاصد کو امان حاصل ہوتی ہے۔ انہیں قتل نہیں کیا جاتا۔

قاصد :- میں اپنے پیچھے ایسی قوم چھوڑ کر آیا ہوں جو قصاص کے علاوہ کسی دوسری بات پر راضی نہیں۔

حضرت علیؓ :- آخر وہ کس سے قصاص چاہتے ہیں۔

قاصد :- آپ سے۔ میں ستر ہزار بوڑھوں کو عثمانؓ کے قمیص کے نیچے روتا چھوڑ کر آیا ہوں۔ جو انہوں نے دمشق کی جامع مسجد کے منبر پر چڑھا دیا ہے۔

حضرت علیؓ :- تم مجھ سے عثمانؓ کے خون کا بدلہ طلب کر رہے ہو۔ اے اللہ میں عثمانؓ کے خون سے آپ کے سامنے اپنی برأت ظاہر کرتا ہوں۔ اب خدا کی قسم قاتلین عثمانؓ بچ جائیں گے لیکن یہ دوسری بات ہے کہ کسی کی قضا آ گئی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالے جب کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو وہ اسے ضرور پہنچ کر رہتی ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔

قاصد :- کیا میرے لئے امان ہے۔

حضرت علیؓ :- ہاں تمہیں امان ہے۔

جب یہ عبسی باہر نکلا تو سبائی چلائے کہ یہ کتا ہے اور کتوں کا قاصد ہے۔ عبسی بھی چلانے لگا اے آل مضر مجھے بچاؤ۔ اے قیس کی اولاد جو گھوڑوں اور اونٹوں کے مالک ہیں مجھے آکر بچاؤ۔ میں اللہ جل اسمہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ عنقریب چار ہزار　جوان تم پر حملہ آور ہونے والے ہیں۔ تم خود سوچ لو کہ تم میں کتنے شہسوار ہیں اور کتنے اونٹ سوار ہیں اور تم اس لشکر کے مقابلہ کے لئے کتنی تیاری کر چکے ہو۔

مضر نے اسے روکا اور کہا خاموش رہ۔

یہ بولا ہرگز نہیں خدا کی قسم یہ جماعت ہرگز بھی فلاح نہیں پا سکتی کیونکہ ان لوگوں پر وہ عذاب نازل ہو چکا ہے جس کا حضورؐ کی زبانی ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضری بھر چلائے۔ خاموش رہ۔

عبسی بولا۔ جس عذاب سے انہیں ڈرایا گیا تھا آج وہ ان کے لئے حلال ہو چکا ہے۔ خدا کی قسم ان کے اعمال ختم ہو چکے ہیں اور ان کی ہوا اکھڑ چکی ہے۔ خدا کی قسم ابھی شام نہ ہونے پائے گی کہ یہ سب ذلیل و رسوا ہو جائیں گے۔

طلحہؓ و زبیرؓ کی اجازت طلبی

سری نے شعیب اور سیف کے حوالے سے میرے پاس یہ لکھ کر روانہ کیا کہ محمد بن عمر الواقدی اور طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے حضرت علیؓ سے عمرے کی اجازت طلب کی۔ حضرت علیؓ نے انہیں اجازت دیدی اور یہ دونوں مکہ پہنچ گئے۔

اہل مدینہ کا طرز عمل

اہل مدینہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ علیؓ معاویہؓ کے ساتھ کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہیں اور علی الخصوص اس وقت جبکہ معاویہؓ ان کی بیعت نہ کریں تاکہ ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ علیؓ اہل قبلہ کے ساتھ قتل و قتال کو جائز سمجھتے ہیں یا نہیں اور ہم یہ فیصلہ کر سکیں کہ مسلمانوں کے ساتھ قتال کیا جائے یا نہیں۔

حضرت حسنؓ کی رائے

اہل مدینہ کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ حضرت حسنؓ اپنے والد حضرت علیؓ کے پاس گئے تھے اور انہیں یہ مشورہ دیا تھا کہ آپ اپنی جگہ خاموش بیٹھ جائیے اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے

زیاد کا مشورہ

اہل مدینہ نے زیاد بن حنظلہ التمیمی کو حضرت علیؓ کے پاس روانہ کیا یہ زیاد حضرت علیؓ کے حامیوں میں داخل تھے۔ وہ حضرت علیؓ کے پاس گئے۔ کچھ دیر وہاں جا کر بیٹھے۔ حضرت علیؓ نے خود بخود ان سے فرمایا۔ اے زیاد تیاری کر لو۔

زیاد :۔ کس شے کی تیاری۔

حضرت علیؓ :۔ شام کے جہاد کی۔

زیاد :۔ نرمی اور احسان زیادہ بہتر شے ہے۔ اس کے بعد زیاد نے یہ شعر پڑھا ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ لَا يُصَانِعْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ يُضَرَّسْ بِأَنْيَابٍ وَّيُوطَأْ بِمَنْسِمٍ

(ترجمہ) اور جو شخص بہت سے کام نہ کر سکے اسے یا تو کچلیوں سے چبا لیا جاتا ہے یا کھروں سے روند دیا جاتا ہے۔

حضرت علیؓ نے تمثیلاً یہ شعر پڑھا۔ گویا کہ وہ خاموش بیٹھنے پر تیار نہیں ؎

مَتَى تَجْمَعِ الْقَلْبَ الذَّكِيَّ وَصَارِمًا وَأَنْفًا حَمِيًّا تَجْتَنِبْكَ الْمَظَالِمُ

(ترجمہ) جب تو سمجھ داروں، تلوار اور مددگار کو جمع کرلے گا تو تجھ سے ظالم بھی دور بھاگیں گے۔

یہ جواب سن کر زیاد باہر آئے۔ لوگ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ لوگوں نے سوال کیا۔ کیا فیصلہ ہے۔ زیاد نے جواب دیا۔ تلوار ہے تم خود اس سے سمجھ لو کہ علیؓ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

لشکر کی تیاری

حضرت علیؓ نے محمد بن حنفیہ کو بلایا اور لشکر کا جھنڈا ان کے سپرد کیا میمنہ پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ میسرہ پر عمرؓ بن ابی سلمہؓ یا عمر بن سفیان بن الاسد معین کئے گئے، ابو لیلیٰ بن عمر بن الجراح کو جو حضرت ابو عبیدہؓ کے بھتیجے تھے ہراول دستے پر مامور فرمایا اور مدینہ پر قثم بن عباسؓ کو اپنا جانشین معین کیا اور جن لوگوں نے حضرت عثمان کے خلاف خروج کیا تھا ان میں سے کسی کو کوئی عہدہ نہیں دیا گیا اور قیسؓ بن سعدؓ ابو موسیٰ اشعریؓ اور عثمانؓ بن حنیف کو تحریر کیا کہ وہ شام کی طرف لشکر روانہ کریں۔ اس کے بعد سب لوگوں کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔

حضرت علیؓ کا اہل مدینہ سے خطاب

اس کے بعد حضرت علیؓ نے اہل مدینہ کے سامنے خطبہ دیا اور انہیں ان لوگوں کے مقابلہ پر جنگ کے لئے ابھارا جنہوں نے خلافت سے اختلاف کر کے امت میں تفریق پیدا کی تھی اور فرمایا

اللہ عزوجل نے اپنا ایک ایسا پیغمبر مبعوث فرمایا جس نے لوگوں کو دین کی راہ دکھائی۔ اسے کتاب ناطق عطا کی اور ایسا حکم عطا کیا جو ہر بات کو واضح کرنے والا اور ہمیشہ قائم رہنے والا تھا۔ اب اس کے ذریعہ وہی شخص ہلاک و برباد ہو سکتا ہے جس کی قسمت میں ہلاکت لکھی ہوئی ہو اور ہلاک کرنے والے امور بدعات اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبہات ہیں۔ ان ہلاکت آفریں چیزوں سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اللہ ہی کی حکومت میں تمہارے دین کی حفاظت ہے تو تم کسی دوسری جانب رخ کئے بغیر صرف اسی کی اطاعت کرو اور اس اطاعت کو اپنے لئے برا نہ سمجھو۔ خدا کی قسم یا تو تم اس پر عمل کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے اسلام کی حکومت چھین لے گا۔ اور پھر یہ حکومت اور شان و شوکت ہرگز بھی تمہیں اسوقت تک حاصل نہ ہو سکے گی جب تک تم دین کی طرف واپس نہ لوٹ آؤ گے۔

تم لوگ اس قوم کے مقابلے پر چلو جو تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کر رہی ہے شاید اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کی اصلاح فرمادے اور چاروں طرف جو فسادات پھیلے ہوئے ہیں وہ ختم ہو جائیں۔ اور تم اس چیز کا فیصلہ کر لو جو تم پر لازم ہے۔

ابھی لشکر کوچ کرنے نہ پایا تھا کہ مکہ سے بھی اس قسم کی خبر آئی کہ تمام لوگ اختلاف پر آمادہ ہیں۔ یہ سن کر حضرت علیؓ نے دوبارہ خطبہ دیا اور فرمایا

اللہ تعالیٰ نے اس امت کے ظالم کے لئے عفو و مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے جو دین کو لازم پکڑے رہیں اور اس پر استقامت اختیار کریں کامیابی اور نجات کا وعدہ کیا ہے۔ جو شخص حق پر نہیں چل سکتا وہ باطل کو ضرور ہی اختیار کر کے رہے گا۔

خبردار زبیرؓ و طلحہؓ اور ام المومنینؓ میری امارت کی مخالفت پر آمادہ ہیں اور لوگوں کو اصلاح کی دعوت دے رہے ہیں۔ میں ان حالات پر صبر کروں گا کیونکہ مجھے تمہاری جماعت کی جانب سے کوئی خوف نہیں ہے۔ اگر وہ جنگ سے گریز کریں گے تو میں بھی جنگ سے گریز کروں گا اور ان کی باتیں سن کر صبر کروں گا۔

پھر حضرت علیؓ کے پاس خبر پہنچی کہ طلحہؓ و زبیرؓ وغیرہ بصرہ کی جانب بڑھ رہے ہیں تاکہ لوگوں کے حالات دیکھ کر ان کی اصلاح کر سکیں۔ حضرت علیؓ نے لوگوں کو ان کی جانب بڑھنے کا حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا اور فرمایا۔ انہوں نے وہ کام کیا ہے جس سے اسلام کا نظام ختم ہو چکا ہے اور ان حالات میں ہم ان کے ساتھ کوئی نرمی اختیار نہیں کر سکتے اور لوگوں پر کوئی زبردستی نہیں۔ یہ اعلان جنگ اہل مدینہ پر بہت شاق گزرا۔

ابن عمرؓ کا واقعہ

اس کے بعد حضرت علیؓ نے کمیل نخعی کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا۔ وہ انہیں اپنے ساتھ لے کر آئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تم بھی میرے ساتھ جنگ پر چلو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ:۔ میں تو اہل مدینہ کے ساتھ ہوں۔ کیونکہ انہی میں کا ایک فرد ہوں انہوں نے آپ کی بیعت کی۔ میں نے بھی آپ کی بیعت کر لی۔ میں ان کا ساتھ کسی حالت میں نہیں چھوڑوں گا۔ اگر وہ آپ کے ساتھ جنگ پر جاتے ہیں تو میں بھی جنگ پر ساتھ جاؤں گا اور اگر وہ جنگ میں شریک نہیں ہوں گے تو میں بھی شریک نہیں ہوں گا۔

حضرت علیؓ :۔ تم اس بات کا کوئی ضامن پیش کرو کہ تم کہیں باہر نہیں جاؤ گے۔

حضرت ابن عمرؓ :۔ میں کوئی ضامن پیش نہیں کر سکتا۔

حضرت علیؓ :۔ میں بچپن سے بڑے ہونے تک دیکھتا چلا آیا ہوں تم ہمیشہ ہی بداخلاق رہے ہو میں تمہاری اس بداخلاقی کے باعث پہلے جانتا تھا کہ تم ضرور انکار کرو گے۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو ان کا میں ذمہ دار ہوں۔

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ مدینہ واپس لوٹے۔ اہل مدینہ کہہ رہے تھے کہ خدا کی قسم ہم کچھ نہیں جانتے کہ ہمیں اس معاملے میں کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ کیونکہ مسلمانوں سے یہ جنگ ہم پر مشتبہ ہے اور ہم اس وقت تک ہرگز جنگ میں شامل نہیں ہوں گے جب تک روز روشن کی طرح اس کی حقیقت ہم پر ظاہر نہیں ہو جاتی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا عمرہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ راتوں ہی رات مدینہ سے چلے گئے اور ام کلثوم بنت علیؓ کو یہ بتا گئے کہ اہل مدینہ کی کیا رائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور وہ خود عمرہ کے ارادہ سے جا رہے ہیں اور بیعت علیؓ پر قائم ہیں۔ لیکن جنگ میں حصہ نہیں لیں گے اور ابن عمرؓ نہایت سچے آدمی تھے۔ ان کی روانگی کا حال ام کلثوم ہی کو معلوم تھا

بات کا بتنگڑ

جب صبح ہوئی تو لوگ حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اور بولے رات تو اتنا خطرناک حادثہ پیش آیا ہے جس کے مقابلے میں طلحہؓ وزبیرؓ ام المومنینؓ اور معاویہؓ کا حادثہ بھی ہیچ ہے۔ اور آپ کے لئے اتنا اہم خطرہ پیدا ہو گیا ہے جتنا ان سب سے نہ تھا۔

حضرت علیؓ :۔ وہ کیا حادثہ پیش آیا؟

لوگ :۔ ابن عمرؓ بھاگ کر شام چلے گئے ہیں۔

حضرت علیؓ فوراً بازار پہنچے اور لوگوں کو سواریوں پر ابن عمرؓ کی تلاش کے لئے ہر طرف دوڑایا۔ اور تمام مدینہ والوں میں ایک زبردست ہیجان پیدا ہو گیا۔

ان حالات کی اطلاع ام کلثوم کو پہنچی انہوں نے فوراً اپنا خچر منگوایا اور اس پر سوار ہو کر حضرت علیؓ کے پاس پہنچیں۔ حضرت علیؓ اس وقت بازار میں کھڑے لوگوں کو ابن عمرؓ کی تلاش میں چاروں طرف دوڑا رہے تھے۔ ام کلثوم نے جا کر کہا اے میرے باپ یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ اس شخص کے پیچھے لوگوں کو نہ دوڑائیے اور جو خبر آپ تک پہنچائی گئی ہے وہ بالکل غلط ہے واقعہ کچھ اور ہی ہے اور میں اس کی ذمہ داری لیتی ہوں۔

اس پر حضرت علیؓ کا دل مطمئن ہوا اور جان میں جان آئی اور لوگوں سے فرمایا اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ۔ خدا کی قسم نہ تو میری بیٹی .. جھوٹ بولتی ہے۔ اور نہ ابن عمرؓ جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ میرے نزدیک نہایت سچے اور معتبر آدمی ہیں۔

حضرت علیؓ کا اہل مدینہ سے خطاب

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے میرے پاس یہ تحریر کر کے روانہ کیا کہ محمد الواقدی اور طلحہؓ بیان ہے کہ حضرت علیؓ اہل مدینہ کی اطاعت سے خوش نہ تھے اس لئے کہ وہ مسلمانوں کے مقابلے پر ان کی امداد کے لئے تیار نہ تھے اس لئے انہوں نے تمام اہل مدینہ کو جمع کیا اور ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے تقریر کی اور فرمایا۔

اس کام کی اصلاح اسی طرح ممکن ہے جس طرح ابتداء میں دین کی اصلاح کی گئی تھی۔ تم ہر شے کا انجام دیکھ چکے ہو اور تم میں سے جس کے خلاف اللہ تعالیٰ کا فیصلہ صادر ہو چکا تھا وہ پورا ہو چکا اب تم اللہ کی مدد کرو تاکہ اللہ تمہاری مدد کرے اور تمہارے کاموں کی اصلاح فرمائے۔

اس تقریر پر انصار کے سرداروں میں سے صرف دو شخصوں نے آپ کی بات قبول کی ایک ابوالہیثمؓ بن تیہان بدری اور دوسرے خزیمہ بن ثابت۔ یہ خزیمہؓ وہ نہیں ہیں جو ذوالشہادتین کے لقب سے مشہور ہیں وہ خزیمہؓ تو حضرت عثمانؓ کے زمانے میں وفات پا گئے تھے۔

خزیمہ کا انصار سے کوئی تعلق نہ تھا

سری نے شعیب، سیف، محمد اور عبید اللہ کے حوالے سے میرے پاس حکم کا یہ قول لکھ کر روانہ کیا کہ کسی نے حکم سے دریافت کیا۔ کیا خزیمہؓ بن ثابت جو ذوالشہادتین کے نام سے مشہور تھے جنگ جمل میں شریک تھے۔ حکم نے جواب دیا نہیں، بلکہ خزیمہ جو حضرت علیؓ کے ساتھ تھے انصار میں سے نہ تھے اور خزیمہؓ ذوالشہادتین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں انتقال کر گئے تھے

بدریین کی فتنہ سے علیحدگی

سری نے شعیب، سیف اور مجالد کے حوالے سے مجھے تحریر کیا کہ امام شعبی فرمایا کرتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ اس فتنہ میں صرف چھ بدری مبتلا ہوئے۔ ان کے ساتھ ساتواں بدری نہ تھا۔ یا امام شعبی نے یہ فرمایا کہ صرف سات بدری اس فتنہ میں مبتلا ہوئے اور آٹھواں ان کے ساتھ شریک نہ تھا۔

سری نے شعیب، سیف اور عمر و بن محمد کے حوالے سے امام شعبی کا بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا۔ کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس تمام اختلاف میں صرف چھ بدری شامل ہوئے اور ساتواں ان کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ سیف راوی کہتا ہے کہ میں نے مجالد اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن محمد سے کہا کہ شعبی کے بیان میں تم دونوں کا اختلاف ہے۔ انہوں نے جواب دیا کوئی اختلاف نہیں بلکہ امام شعبی کو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں شک پیدا ہو گیا تھا کہ جب جنگ صفین کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بھیجا تھا۔ آیا وہ گئے یا نہیں۔ اتنا ضرور معلوم ہوا ہے کہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت گئے ضرور تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہروان کی جنگ میں مشغول تھے۔ اب آیا وہ کسی جنگ میں شریک ہوئے یا نہیں یہ معلوم نہیں۔

زیاد بن حنظلہ کی شرکت

سری نے شعیب، سیف، عبداللہ بن سعید بن ثابت اور ایک نامعلوم آدمی کے حوالے سے میرے پاس حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان لکھ کر روانہ کیا کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چار شخص بھلائی کی تلاش پر جمع ہوئے اور ان میں علی رضی اللہ عنہ شریک ہوئے تو ان چاروں نے دوسروں کے مقابلے پر کامیابی حاصل کی۔

جب زیاد بن حنظلہ نے یہ دیکھا کہ اہل مدینہ نے جنگ کے معاملے میں علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ چھوڑ دیا ہے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور بولے کہ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا اور آپ کے سامنے جنگ کروں گا۔

اتفاق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ کے بازار سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے زینب بنت ابی سفیان کو یہ کہتے سنا۔ مدمم اور ملحلہ کے قریب ہم پر ظلمتیں چھا چکی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ خوب جانتی ہیں کہ یہ مقامات قصاص کا بدلہ نہیں بن سکتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد اور طلحہ کا یہ بیان مجھے لکھ کر روانہ کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھارہ ذی الحجہ کو شہید ہوئے اس وقت مکہ کے عامل عبداللہ بن عامر الحضرمی تھے اور امیر حج حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے جنہیں حضرت عثمان نے محصور ہونے کی حالت میں امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ لوگوں نے مدینہ جلد واپس ہونے کے خیال سے رمی تین دن کے بجائے دو ہی دن میں ادا کر لی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سا تھ مل کر مدینہ واپس ہوئے۔ لیکن جب مدینہ پہنچے تو حضرت عثمانؓ شہید ہو چکے تھے اور اس وقت حضرت علیؓ کی بیعت نہیں کی گئی تھی اور بنو امیہ بھاگ کر مکہ پہنچ گئے تھے۔ حضرت علیؓ کی بیعت ذی الحجہ ختم ہونے سے پانچ روز قبل ہوئی اور یہ جمعہ کا دن تھا۔ بھاگنے والے بھاگ بھاگ کر مکہ جا رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ مکہ ہی میں مقیم تھیں ان کا ارادہ یہ تھا کہ ماہ محرم میں عمرہ کر کے واپس ہوں۔ جب یہ بھاگنے والے مکہ پہنچے تو حضرت عائشہؓ نے ان سے حالات دریافت کئے انہوں نے بتایا کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے اور لوگوں نے ابھی کسی کو امیر متعین نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ لوگ دھوکے باز ہیں جو اصلاح کے نام سے کھڑے ہوئے اور اپنے دل کا غیظ و غضب نکالا۔

حضرت عائشہؓ اپنا عمرہ پورا کرنے تک وہیں مقیم رہیں۔ جب وہ عمرہ پورا کر کے واپس ہونے لگیں اور سرف پہنچیں تو انہیں ان کی ننہال بنو لیث کا ایک شخص ملا۔ حضرت عائشہؓ ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرتی رہتیں اور ان لوگوں پر بہت مہربان تھیں۔ اس شخص کا نام عبید بن ابی سلمہ تھا۔ لیکن یہ اپنی ماں کی جانب منسوب کیا جاتا تھا جس کا نام ام کلاب تھا۔

حضرت عائشہؓ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور فرمایا کہ اس وقت تم بہت اچھے آئے۔ اور فرمایا ہمیں نہایت افسوس ہے۔

عبید :۔ کیا آپ جانتی ہیں کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے اور مدینہ آٹھ روز تک بغیر امیر کے رہا

حضرت عائشہؓ:۔ پھر ان لوگوں نے کیا کیا ؟

عبید :۔ تمام اہل مدینہ نے علیؓ کی بیعت کر لی اور اس وقت مدینہ پر باغیوں کی جماعت غالب ہے۔

یہ سن کر حضرت عائشہؓ مکہ واپس لوٹیں۔ راہ میں آپ نے کوئی گفتگو نہیں کی۔ مکہ پہنچ کر مسجد حرام کے دروازہ حجر پر اتریں۔ حطیم میں جانے کا قصد کیا۔ لوگوں نے وہاں پردہ کا انتظام کیا اس میں حضرت عائشہؓ ٹھہریں اور باہر لوگوں کے ٹھٹ لگ گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ کی تقریر جب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت عائشہؓ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا

اے لوگو! مختلف شہروں اور چشموں کے فتنہ پردازوں اور اہل مدینہ کے غلاموں نے مل کر اس شہید امیر پر یہ الزام لگایا تھا کہ یہ امیر فتنہ پردازی کر رہا ہے اور اس نے ایسے کم عمروں کو عامل بنایا ہے جن کے ابھی دانت بھی نہیں نکلے۔ حالانکہ ان کے دانت اس سے قبل بھی بارہا استعمال کیے جا چکے تھے اور بہت سے حفاظت کے موقعوں پر ان دانتوں نے ان لوگوں کی حفاظت کی تھی۔ یہ ایسے امور ہیں جو پہلے گزر چکے اور ان امور کی ان دانتوں کے علاوہ کوئی اصلاح نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن یہ فتنہ پردازان کے پیچھے لگ گئے اور ان سے ان کے عہدے چھین لینے کا ارادہ کیا اور ظاہر کیا گیا کہ ہماری غرض صرف اصلاح ہے۔ اور جب انہیں اس فتنہ پردازی کا کوئی عذر نہ مل سکا اور نہ وہ کسی کا عیب و نقص ثابت کر سکے تو سرکشی اور بغاوت پر اتر آئے اس طرح ان کے افعال و اقوال کا تضاد روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔

انہوں نے وہ خون بہایا جس کا بہانا حرام تھا۔ اور ایک محترم شہر کو خونریزی کے لئے حلال کر لیا اور وہ مال جس کا لینا حرام تھا اسے لوٹ لیا۔ اور وہ ماہ ذی الحجہ جس میں کفار تک سے جنگ حرام تھی اور جسے اللہ نے معزز بنایا تھا اسے انہوں نے خون عثمانؓ کے لیے حلال کر دیا اور اس ماہ کی حرمت تک کا پاس نہ کیا۔

خدا کی قسم اگر ان قاتلین عثمانؓ جیسے انسانوں سے اگر زمین کے تمام طبق بھی بھر جائیں تو ان سب سے عثمانؓ کی ایک انگلی بہتر ہے۔

میں تم لوگوں کے اس اجتماع سے ان باغیوں کے خلاف مدد چاہتی ہوں۔ تاکہ انہیں سزا دی جا سکے۔ خدا کی قسم اگر فی الواقع ایسا ہی تھا کہ عثمانؓ کسی گناہ میں مبتلا تھے۔ اور اس گناہ کی وجہ سے انہوں نے ان کے خلاف بغاوت کی تھی تو عثمانؓ تو اس گناہ سے شہادت کی بدولت ایسے پاک و صاف ہو گئے ہیں جیسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونا یا کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں نے عثمانؓ کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے خون میں اس طرح غوطے دیئے ہیں جس طرح کپڑے کو صاف کرنے کے لئے پانی میں غوطے دیئے جاتے ہیں۔

اس تقریر پر عبداللہؓ بن عامر الحضرمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ میں سب سے پہلے حضرت عثمانؓ کا قصاص طلب کرنے اور آپ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہوں۔

اخضر کا جھوٹ

عمر بن شبہ نے ابوالحسن المدائنی اور سحیم مولیٰ وبرۃ التمیمی کے ذریعہ عبید بن عمر القرشی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج کے ارادے سے مدینہ سے چلی تھیں تو حضرت عثمانؓ اس وقت محصور تھے۔ مکہ میں ان کے پاس ایک شخص اخضر نامی پہنچا حضرت عائشہؓ نے اس سے دریافت کیا۔ لوگوں نے کیا کیا؟

اخضر:۔ عثمانؓ نے سب مصریوں کو قتل کرا دیا۔

حضرت عائشہؓ:۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ کیا اس قوم کو قتل کیا جا سکتا ہے جو حق طلب کرنے کے لئے آئی ہو۔ اور ظلم کی منکر ہو۔ خدا کی قسم ہم عثمانؓ کے اس فعل پر ہرگز خوش نہیں ہیں۔

اس کے بعد مدینہ سے ایک اور شخص مکہ پہنچا۔ حضرت عائشہؓ نے اس سے سوال کیا۔ لوگوں نے کیا کیا؟

شخص مذکور:۔ مصریوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے۔

حضرت عائشہؓ:۔ اخضر پر بہت ہی تعجب ہے جس نے مقتول کو قاتل اور قاتل کو مقتول بنا دیا ہے۔ اسی وقت سے یہ ضرب المثل مشہور ہو گئی ہے کہ "یہ شخص تو اخضر سے بھی زیادہ جھوٹا ہے۔"

قصاص عثمانؓ کی تیاریاں

سری نے شعیب، سیف اور عمرو بن محمد کے حوالے سے میرے پاس امام شعبی کا یہ بیان تحریر کیا ہے کہ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت عائشہؓ مکہ سے مدینہ چلیں تو راہ میں ان کی ننھیال کا ایک شخص ملا۔ انہوں نے اس سے دریافت کیا۔ تم اپنے پیچھے کیا حالات چھوڑ آئے ہو؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص مذکور:۔ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے اور لوگوں نے علیؓ کی بیعت کر لی ہے اور چاروں طرف ایک ہنگامہ برپا ہے۔

حضرت عائشہؓ:۔ مجھے تو یہ بیعت مکمل ہوتے نظر نہیں آتی مجھے مکہ واپس لے چلو۔

الغرض حضرت عائشہؓ مکہ واپس ہوئیں۔ جب مکہ پہنچیں تو عبداللہؓ بن عامر الحضرمی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ عبداللہؓ حضرت عثمانؓ کی جانب سے مکہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ ام المومنینؓ کس لئے واپس تشریف لے آئیں؟

حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں اس لئے واپس آئی ہوں کہ حضرت عثمانؓ مظلوم شہید کر دیئے گئے ہیں اور اب یہ فتنہ ختم ہونے والا نہیں اور اس شور و شر کو ختم کرنے کے لئے ایک اور کام کی ضرورت ہے۔ تم حضرت عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کر کے اسلام کو عزت بخشو۔

اس طرح حضرت عائشہؓ کی آواز پر سب سے پہلے لبیک کہنے والے عبداللہؓ بن عامر الحضرمی ہیں

بنو امیہ کا خلافت علیؓ سے اختلاف

اسی طرح بنو امیہ نے حجاز میں خلافت علیؓ سے اختلاف کیا اور مخالفت میں سر اٹھانے شروع کئے۔ ان کے ساتھ سعیدؓ بن العاص، ولیدؓ بن عقبہ اور تمام بنو امیہ تھے۔ عبداللہؓ بن عامر اموی بھی بصرہ سے آکر ان کے حامی شامل ہو گئے تھے۔ اسی طرح یمن سے یعلیؓ بن امیہ بھی ان کے ساتھ آکر مل گئے تھے بعد میں طلحہؓ و زبیرؓ بھی مدینہ سے آکر اس جماعت کے ساتھ شامل ہو گئے اور کافی غور و فکر کے بعد سب نے اس پر اتفاق کیا کہ انہیں بصرہ جانا چاہیئے۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے خطاب کر کے فرمایا

٭ اے لوگو! یہ بہت زبردست حادثہ پیش آیا ہے اور انتہائی برا کام ہوا ہے تم اپنے بھائیوں کے پاس بصرہ چلو۔ تاکہ وہ بھی اس انکار میں شامل ہو جائیں اور تمہارے لئے اہل شام اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں بہت کافی ہیں۔ شاید اللہ عزوجل تمہیں عثمانؓ کا قصاص لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور عثمانؓ کو نیک اجر دے۔

اہل مکہ کا مشورہ

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے میرے پاس محمد اور طلحہؓ کا یہ بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلم بند کر کے روانہ کیا کہ سب سے اول حضرت عائشہ کی بات قبول کرنے والے عبداللہ رضی بن عامر الحضرمی اور بنوامیہ تھے۔ یہ لوگ حضرت عثمان رضی کی شہادت کے بعد ہی حضرت عائشہ رضی کے پاس پہنچ گئے تھے اس کے بعد عبداللہ رضی بن عامر الاموی پہنچے۔ پھر یعلیٰ رضی بن امیہ۔ دونوں مکہ جاکر ملے اور یعلیٰ رضی کے ساتھ چھ سو اونٹ اور چھ لاکھ درہم تھے ان لوگوں نے الطبع میں ڈیرہ ڈالا۔ انہی کے ساتھ طلحہ رضی اور زبیر رضی حضرت عائشہ کے پاس پہنچے۔ حضرت عائشہ رضی نے ان دونوں سے دریافت کیا تم دونوں کیا حالات چھوڑ کر آئے ہو۔

طلحہ رضی وزبیر رضی نے جواب دیا ہم لوگوں کو فتنہ گروں اور اعراب کے خوف سے بھاگتا ہوا چھوڑ کر آئے ہیں اور تمام اہل مدینہ حیران ہیں اور پریشانی کے باعث نہ تو وہ حق کو پہچان سکتے ہیں اور نہ باطل کا انکار کر سکتے ہیں اور نہ اپنی حفاظت پر قادر ہیں۔

حضرت عائشہ رضی نے فرمایا لوگوں کو تیاری کا حکم دو اور پھر ان فتنہ گروں کے مقابلہ پر لوٹ پڑو۔

پھر حضرت عائشہ رضی نے تمثیلاً یہ شعر پڑھا۔

لَوْ اَنَّ قَوْمِیْ طَاوَعَتْنِیْ سُرَاتُھُمْ　　لَانْقَذْتُھُمْ مِنَ الْحِبَالِ اَوِ الْخَبَلِ

(ترجمہ) اگر میری قوم کے سردار میری اطاعت کرتے تو میں انہیں رسیوں اور قیدوں سے بچا لیتی۔

جماعت کی رائے یہ تھی کہ شام چلنا چاہیے۔ عبداللہ رضی بن عامر نے کہا تمہاری امداد شام ہی کر سکتا ہے وہ تو علی رضی کے جگر میں گھس جائے گا۔

طلحہ رضی وزبیر رضی بولے کہ بصرہ چلنا چاہیے۔ اس لئے کہ بصرہ میں میری جائیداد ہے اور لوگ طلحہ رضی کی جانب مائل ہیں۔ لیکن جماعت نے ان کے اس مشورہ کو قبول نہیں کیا اور زبیر رضی کہنے لگی۔

تم نہ صلح کرنا جانتے ہو اور نہ لڑنا جانتے ہو۔ کیا تم بصرہ میں اسی طرح طویل مدت تک مقیم رہے ہو جیسا کہ شام میں معاویہ رضی مقیم رہے ہیں۔ تمہاری رائے ہمیں قبول نہیں بلکہ ہم کوفہ جائیں گے اور اس طرح ان باغیوں کے راستے روک دیں گے۔ حضرت زبیر رضی کے پاس اس کا کوئی معقول جواب نہ تھا لیکن بعد میں سب نے بصرہ چلنے پر اتفاق کر لیا اور اس کے بعد حضرت عائشہ رضی سے عرض کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ام المومنین رضی اللہ عنہا آپ مدینہ کا ارادہ ترک فرما دیجئے کیونکہ جو لوگ ہمارے ساتھ رہیں وہ ان فتنہ پردازوں کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اور آپ ہمیں بصرہ لے کر چلیے کیونکہ وہ ایک ایسا شہر ہے جس پر جلد قابو پایا جا سکتا ہے۔ اگرچہ وہ ہمارے سامنے بیعت علی رضی اللہ عنہ کی حجت پیش کریں گے لیکن ہم انہیں علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح توڑ لیں گے جس طرح اہل مکہ ٹوٹ گئے ہیں پھر آپ وہاں بیٹھ کر اپنے ارادوں کے مطابق اس کام کی اصلاح فرمائیں اور اگر کوئی خطرہ پیش آیا تو ہم اپنی کوشش سے اس خطرہ کی مدافعت کریں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ فرما دے۔

جب ان لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات پیش کی۔ اور فی الواقع یہ جماعت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے دم سے قائم تھی انہوں نے اس بات کو قبول کیا۔

دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی مدینہ کے ارادہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھیں جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ تشریف لے جا رہی ہیں تو انہوں نے حضرت عائشہ کا ساتھ چھوڑ دیا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی رائے

لوگ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچے اور ان سے ان کا ارادہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میری رائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے تابع ہے جہاں وہ لے جائیں گی میں چلوں گی۔

یعلی رضی اللہ عنہ بن امیہ کی امداد

جب تمام مشورے طے پا چکے اور کوچ کے علاوہ کسی قسم کا مشورہ باقی نہ رہا تو جماعت نے یہ سوال اٹھایا کہ کوچ کس طرح کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ ہمارے پاس مال موجود نہیں ہے جس سے ہم لوگوں کو تیار کر سکیں۔

یعلی رضی اللہ عنہ بن امیہ بولے میرے پاس چھ لاکھ درہم اور چھ سو اونٹ ہیں آپ لوگ ان اونٹوں پر سوار ہو جائیے۔

ابن عامر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کہا کہ میرے پاس اتنا اتنا مال موجود ہے تم لوگ تیاری کرو۔

اس کے بعد منادی نے اعلان کیا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر بصرہ جا رہے ہیں۔ تو جو شخص اسلام کی عزت کا طلب گار ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ان قاتلین سے قتال کر کے عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ ساتھ چلے اور جس کے پاس سواری یا سامان جنگ یا کھانے کا خرچہ موجود نہ ہو تو یہ سب چیزیں موجود ہیں وہ ہم سے لے لے۔ اس طرح چھ سو اونٹوں پر چھ سو آدمی سوار ہو گئے یہ ان لوگوں کے علاوہ تھے جن کے پاس گھوڑے موجود تھے ان کی کل تعداد ایک ہزار تھی۔ جب ان لوگوں نے تیاری کر لی تو کوچ کا اعلان ہو گیا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی واپسی

یہ لوگ کوچ کر ہی رہے تھے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی کوچ کرنے کے ارادے سے ساتھ تھیں۔ اتنے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ جانے سے روکا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہلا بھیجا کہ میں تو چلنے کے لئے تیار تھی لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے روک لیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مغفرت کرے۔

ام الفضل رضی اللہ عنہا کا خط

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بنت الحارث نے جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں اور جنہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا انہوں نے بنو جہینہ کے ایک شخص کو جس کا نام ظفر تھا ایک خط دیا کہ اسے علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے اسے اس کام کی اجرت دی۔ اس نے حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کا خط حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیا۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی پیش کش

عمرو بن شعبہ نے علی، ابو مخنف، عبداللہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کا یہ بیان ذکر کیا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ انصاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلوار خود اپنے ہاتھوں سے میرے حمائل فرمائی تھی اور اب یہ لڑتے لڑتے حد سے زیادہ کند ہو چکی ہے اب میں اسے اس ظالم قوم پر چلانا چاہتا ہوں جس نے امت کو دھوکہ دینے کی بھی پرواہ نہیں کی اگر آپ پسند کریں تو مجھے آگے روانہ فرما دیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پیش کش

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے امیر المومنین اگر اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ ہوتی اور مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ آپ یہ تسلیم نہیں کریں گے تو میں بھی آپ کے ساتھ جاتی۔ میرا یہ بیٹا عمر رضی اللہ عنہ موجود ہے خدا کی قسم یہ مجھے اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان سے زیادہ عزیز ہے یہ آپ کے ساتھ تمام جنگوں میں حاضر رہے گا۔

یہ عمرؓ آخر دم تک حضرت علیؓ کے ساتھ رہے۔ انہیں حضرت علیؓ نے بحرین کا عامل بھی بنایا تھا لیکن بعد میں معزول کر کے نعمان بن عجلان الزرقی کو بحرین کا عامل متعین فرمایا۔

حضرت عائشہؓ کے لئے اونٹ کی خریداری

عمر بن شبہ نے ابوالحسن اور مسلمہ کے حوالے سے عوف کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ یعلیٰؓ بن امیہ نے جنگی تیاریوں کے لئے زبیرؓ کو چار لاکھ کی امداد دی اور ستر قریشیوں کے لئے سواری مہیا کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو ایک اونٹ پر سوار کرایا جس کا نام عسکر تھا جو یعلیٰؓ نے اسی دینار میں خریدا تھا۔ اس تیاری کے بعد یہ لشکر چلا حضرت عبداللہؓ بن الزبیرؓ نے چلتے ہوئے بیت اللہ پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا کسی طالب خیر اور شر سے بچنے والے کے لئے تجھ سے زیادہ بابرکت شے میں نے نہیں دیکھی۔

مغیرہؓ اور سعیدؓ بن العاص کی علیحدگی

سری نے شعیب اور سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ مغیرہؓ اور سعیدؓ بن العاص بھی ایک منزل تک مکہ سے اس لشکر کے ساتھ آئے بعد میں دونوں نے باہم مشورہ کیا اور سعیدؓ نے مغیرہؓ سے دریافت کیا۔ تمہاری کیا رائے ہے۔

مغیرہؓ نے کہا۔ میری رائے یہ ہے کہ علیحدگی بہتر ہے کیونکہ مجھے ان کی کامیابی کی امید نہیں اگر اللہ نے انہیں کامیاب کر دیا تو ہم بھی ان کے ساتھ آ کر شامل ہو جائیں گے اور کہدیں گے کہ ہم ساتھ ہی شامل تھے اور آپ کی جانب مائل تھے الغرض یہ دونوں لشکر زبیرؓ سے علیحدہ ہو گئے۔ سعیدؓ مکہ چلے گئے اور وہیں مقیم ہو گئے جب یہ دونوں واپس جانے لگے تو ان کے ساتھ عبداللہؓ بن خالدؓ بن اسید بھی واپس چلے گئے۔

لشکر عائشہؓ کا کوچ

احمد بن زہیر نے اپنے والد، وہب بن جریر، جریر اور یونس بن یزید کے حوالے سے مجھ سے امام زہری کا یہ قول بیان کیا کہ طلحہؓ و زبیرؓ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چار ماہ بعد مکہ پہنچے۔ مکہ میں عبداللہؓ بن عامر خود ... دینار سمیٹ رہا تھا۔ یمن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یعلیٰؓ بھی بے پناہ دولت لے کر آیا تھا جو چار سو اونٹوں سے زیادہ پر لدی ہوئی تھی یہ سب کے سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر جمع ہوئے اور وہاں مشورہ شروع ہوا۔

کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ ہمیں علیؓ سے جنگ کے لئے مدینہ جانا چاہئے۔

دوسری جماعت کی رائے یہ تھی کہ ہمارے پاس ابھی اتنی طاقت نہیں کہ ہم اہل مدینہ کا مقابلہ کر سکیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم کوفہ یا بصرہ جائیں کیونکہ کوفہ میں طلحہؓ کے حامی اور ان کے چاہنے والے موجود ہیں۔ اسی طرح بصرہ میں زبیرؓ کے طرف دار اور ان کے احسان مند موجود ہیں

الغرض اس پر اتفاق ہو گیا کہ کوفہ یا بصرہ چلنا چاہئے۔ اس لشکر کی تیاری کے لئے عبداللہ بن عامرؓ نے بہت سا مال اور بہت سے اونٹ دیئے یہ لشکر سات سو کی تعداد میں تھا جس میں اہل مدینہ اور اہل مکہ شامل تھے راہ میں اور لوگ بھی آ کر شامل ہوتے رہے حتیٰ کہ اس لشکر کی تعداد تین ہزار ہو گئی۔

علیؓ کو بھی اس لشکر کی روانگی کی خبر مل گئی انہوں نے مدینہ پر سہلؓ بن حنیف انصاری کو امیر متعین کیا　اور لشکر لے کر کوچ کیا اور پہلی منزل ذی قار میں کی۔ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان آٹھ روز کا سفر تھا۔ حضرت علیؓ کے لشکر میں اہل مدینہ کی بھی ایک جماعت تھی۔

بچوں کی واپسی

احمد بن منصور نے یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف، عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیرؓ اور موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے علقمہ بن وقاص اللیثی کا یہ قول مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ نے کوچ کیا تو ذات عرق میں لوگ ان کے سامنے پیش کئے گئے ان لوگوں نے عروۃ بن الزبیرؓ اور ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام کو ان کی کم عمری کے باعث واپس کر دیا۔

خلافت کے لئے مشورہ

عمر بن شبہ نے ابوالحسن اور ابو عمرو کے ذریعے عتبۃ بن المغیرۃ بن الاخنس کا یہ قول مجھ سے بیان کیا کہ سعیدؓ بن العاص ذات عرق میں مروان اور اس کے ساتھیوں سے ملا اور سوال کیا تم لوگ کہاں جا رہے ہو حالانکہ قصاص تو تمہارے پیچھے ہے۔ پہلے واپس ہو کر انہیں قتل کر دو اور پھر اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤ اور اپنی جانوں کو بے کار ضائع نہ کرو۔

یہ لوگ بولے کہ نہیں ہم آ گئے ہی جائیں گے شاید ہم اس طرح تمام قاتلین عثمانؓ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کے بعد سعیدؓ بن العاص طلحہؓ و زبیرؓ کے پاس خلوت میں گیا اور ان سے سوال کیا کہ اگر آپ لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں تو کامیابی کے بعد کسے خلیفہ بنائیں گے۔

زبیرؓ و طلحہؓ نے جواب دیا ہم دونوں میں سے لوگ جسے پسند کریں گے۔

سعیدؓ:- بہتر یہ ہے کہ تم عثمان کے کسی لڑکے کو خلیفہ بناؤ۔ کیونکہ تم انہی کے خون کا قصاص طلب کر رہے ہو۔

زبیرؓ و طلحہؓ:- یہ کیوں کر ممکن ہے کہ بزرگ مہاجرین کو چھوڑ کر ان کے لڑکے کو خلیفہ بنایا جائے۔

سعیدؓ:- کیا آپ مجھے نہیں دیکھتے کہ میں اس کوشش میں لگا ہوا ہوں کہ اس خلافت کو بنی عبد مناف سے نکال لوں۔ اس کے بعد سعیدؓ چلا گیا اور اس کے ساتھ عبداللہؓ بن خالد بن اسید بھی چلے گئے جب مغیرہؓ کو سعید کی رائے معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بہترین رائے سعیدؓ ہی کی رائے ہے۔ اب یہ خلافت بنو ثقیف کو سپرد کر دینی چاہیے اس لئے لوٹ چلنا بہتر ہے اور مغیرہؓ یہ کہہ کر واپس لوٹ گئے۔

یہ لشکر آگے بڑھتا رہا اس لشکر میں ابان بن عثمانؓ اور ولید بن عثمانؓ بھی شامل تھے۔ راہ میں ان لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا کہ خلافت کے لئے کسے نامزد کیا جائے۔

حضرت زبیرؓ اپنے بیٹے عبداللہؓ کو اور طلحہؓ علقمہ بن وقاص اللیثی کو علیحدہ لے جا کر گفتگو کرنے لگے اور طلحہ علقمہ کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے تھے ان میں سے ایک نے اپنے بیٹے سے کہا تو شام جا اور دوسرے نے اپنے بیٹے کو عراق جانے کا حکم دیا اور کہا تم اسی کام کے لئے دورہ کر کے دونوں بصرہ واپس آجاؤ

عبدالرحمٰنؓ بن عتاب کی امامت

سری نے شعیب، سیف اور محمد بن قیس کے حوالے سے اعزالازدی کا یہ بیان مجھے تحریر کر کے روانہ کیا کہ جب بنو امیہ، یعلیٰؓ بن منیہ، طلحہؓ و زبیر مکہ پہنچ گئے۔ تو ان سب نے مل کر باہم مشورہ کیا اور سب کا اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاق ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص طلب کیا جائے اور سبائیہ سے جنگ کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں مدینہ چلنے کا حکم دیا۔ لیکن ان سب لوگوں کی رائے یہ ہوئی کہ بصرہ چلنا چاہئے۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بصرہ چلنے پر تیار کر لیا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اب ہم مدینہ کیسے جا سکتے ہیں کیونکہ اب وہ ہمارے قبضہ سے نکل چکا ہے اور علی رضی اللہ عنہ اس پر قابض ہیں علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں اپنی بیعت پر مجبور کیا۔ انہوں نے ہر الزام ہمارے سر تھوپا۔ اور ہمیں سرے سے نظر انداز کر دیا۔ اے ام المومنین (رضی اللہ عنہا) اب آگے بڑھئے اور جیسا کہ آپ نے مکہ میں حکم دیا دیا تھا اس پر عمل کیجئے۔ اور ان چھ سو آدمیوں میں کوئی فتنہ برپا دیہاتی اوباش یا کوئی غلام نہیں ہے۔ وہ سب منتشر ہو چکے ہیں اور اول وہلہ میں وہ کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی روانہ کیا کہ وہ بھی ساتھ چلیں۔ انہوں نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کر لیا لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مجبور کر کے روک لیا۔ اس لئے وہ ساتھ نہ جا سکیں۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) اور طلحہ (رضی اللہ عنہ) و زبیر (رضی اللہ عنہ) نے بصرہ کی جانب کوچ کیا۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے اس لشکر کی امامت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عتاب بن اسید کے سپرد کی۔ راہ میں وہی نماز پڑھاتے رہے اور بصرہ پہنچ کر بھی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنی شہادت تک امام رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مروان اور تمام بنو امیہ بھی شامل تھے۔ صرف وہ بنو امیہ پیچھے رہ گئے تھے جنہیں موت کا ڈر لاحق ہو گیا تھا۔ یہ لشکر اوطاس کی جانب چلا۔ اس لشکر میں چھ سو اونٹ سوار تھے۔ اور جن کے پاس گھوڑے تھے وہ اس کے علاوہ تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رات کے وقت اوطاس کا راستہ چھوڑ دیا۔ یہ تمام لشکر نہایت تیزی سے بڑھ رہا تھا اور سب ہتھیار بند تھے۔ نہ اس لشکر میں شور و شغف تھا اور نہ کسی قسم کی چیخ و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکار۔ حتیٰ کہ یہ لشکر بڑھتا بڑھتا بصرہ پہنچ گیا۔ بصرہ پہنچ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمثیلاً یہ شعر پڑھے ؎

دَعِی بِلَادَ جُمُوعِ الظُّلْمِ إِذْ صَلُحَتْ فِیهَا الْمِیَاهُ وَسِیرِی سَیْرَ مَذْعُورِ

(ترجمہ) جب صلح ہو جائے تو تو اس شہر کو چھوڑ دے جس میں ظالموں کی جماعتیں بھری ہوئی ہوں۔ اگرچہ ان شہروں میں چشمے موجود ہیں اور تو نرم چال چل۔

تَخَیَّرِ النَّبْتَ فَارْعِی ثُمَّ ظَاهِرَةً وَبَطْنَ وَادٍ مِّنَ الْقِمَارِ مَمْطُورِ

(ترجمہ) تو گھاس پسند کر کے اس کے بالائی حصہ اور وادی کے درمیان اپنے جانور چرا۔ کیونکہ وہاں ابھی ابھی بارش ہوئی ہے۔

مروان کی پالیسی

عمرو بن شعبہ نے ابوالحسن، عمر بن راشد الیمامی اور ابوکثیر السحیمی کے حوالے سے ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ جب چلے تو یہ چھ سو آدمی تھے۔ جن میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ (رضی اللہ عنہ) اور عبداللہ بن صفوان الجمحی بھی شامل تھے۔ جب یہ لوگ بیر میمون سے گزرے تو وہاں انہیں ایک اونٹ ذبح شدہ نظر آیا جس کے گلے سے خون بہہ رہا تھا۔ ان لوگوں نے اس اونٹ سے بد فالی لی۔

مروان نے مکہ سے نکلنے کے بعد واپسی کی اجازت لی۔ لیکن کچھ دیر بعد پھر واپس آیا اور طلحہ (رضی اللہ عنہ) اور زبیر (رضی اللہ عنہ) کے سامنے کھڑے ہو کر ان سے دریافت کیا۔ تم دونوں میں سے امارت کس کے سپرد کی جائے گی؟ اور نماز پڑھانے کی کسے اجازت دی گئی ہے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن الزبیر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ یعنی زبیر کو پڑھانی چاہیے اور محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ بولے کہ نہیں نماز ابو محمد رضی اللہ عنہ یعنی طلحہ رضی اللہ عنہ کو پڑھانی چاہیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب ان باتوں کا علم ہوا تو انہوں نے مروان سے کہلا کر بھیجا۔ کیا تم ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اختلاف پیدا کرنا چاہتا ہے۔ نماز میرا بھانجا پڑھائے گا۔ الغرض بصرہ پہنچنے تک حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ لشکر کو نماز پڑھاتے رہے۔

معاذ بن عبید اللہ ایک شخص نے کہا خدا کی قسم اگر ہم کامیاب بھی ہو گئے تب بھی ہم آزمائش میں مبتلا ہو جائیں گے۔ تاوقتیکہ زبیرؓ طلحہؓ کے لئے اور طلحہؓ زبیرؓ کے لئے خلافت نہ چھوڑ دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۴

حضرت علیؓ کا بصرہ کی جانب کوچ

سری نے شعیب، سیف، سہل بن یوسف اور قاسم ابن محمد کے حوالہ سے یہ واقعہ میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب حضرت علیؓ کو طلحہؓ زبیرؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کے حالات کی خبر پہنچی تو مدینہ پر تمام بن العباس کو امیر بنایا۔ اور قثم بن العباسؓ کو مکہ روانہ کیا اور مدینہ سے اس ارادہ سے چلے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ وغیرہ کے لشکر کو راہ میں گھیر لیں۔ لیکن ربذہ پہنچ کر معلوم ہوا کہ اس لشکر نے راستہ بدل دیا ہے۔ یہ خبر حارث بن حزن کے غلام عطاء بن رئاب لے کر آئے تھے۔

حضرت عبداللہؓ بن سلام کی پیشین گوئی

سری نے شعیب اور سیف کے حوالے سے محمد اور طلحہ کا یہ بیان لکھ کر میرے پاس روانہ کیا کہ حضرت علیؓ کو مدینہ ہی میں زبیرؓ و طلحہؓ کے جمع ہونے اور ان کے بصرہ کی جانب کوچ کرنے کی خبر مل گئی تھی اور انہیں حضرت عائشہؓ کا قول بھی معلوم ہو چکا تھا۔ وہ اس لشکر کو لے کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شام کے لئے تیار کیا گیا تھا ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مقابلے پر چلے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ اور بصرہ کے بھی سات سو اشخاص تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارادہ یہ تھا کہ اس لشکر کو راہ ہی میں روک لیں گے اور بغاوت سے روک دیں گے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ لشکر لے کر چلنے لگے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا اے امیر المومنین آپ مدینہ سے ہرگز باہر نہ جائیے خدا کی قسم اگر آپ مدینہ چھوڑ کر چلے گئے تو آپ کبھی مدینہ واپس نہ آسکیں گے اور نہ کبھی آئندہ مدینہ دارالسلطنت بن سکے گا۔

یہ سن کر سبائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام کو گالیاں دینے لگے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا اسے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بہت بہتر آدمی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ سے چل کر ربذہ پہنچے۔ وہیں انہیں یہ اطلاع ملی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کا لشکر آگے بڑھ گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوسری اطلاع آنے تک ربذہ میں قیام کیا۔

طارق بن شہاب کا فیصلہ

سری نے شعیب سیف، خالد بن مہران البجلی، مروان بن عبدالرحمٰن الحمیسی کے حوالے سے طارق بن شہاب کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر بھیجا ہے کہ ہم لوگ کوفہ سے عمرہ کے خیال سے چلے تھے اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے تھے ہم کوفہ سے چل کر ربذہ پہنچے۔ علی الصبح کا وقت تھا لوگ ایک دوسرے کو چلا کر بلا رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہیں؟

لشکری :- یہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ ہیں۔

طارق :- آخر امیر المومنین کا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟

لشکری :- طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ نے بغاوت کی ہے۔ امیر المومنین ان دونوں کے پاس اس ارادہ سے جا رہے ہیں تاکہ انہیں واپس لوٹا لائیں۔

لیکن ربذہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ نے راستہ تبدیل کر لیا ہے۔ اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے ان دونوں کا پیچھا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

میں نے اپنے دل میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اور یہ سوچنے لگا کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ میں علیؓ کے ساتھ ہو کر طلحہؓ و زبیرؓ و ام المومنین حضرت عائشہؓ سے جنگ کروں۔ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ میں لوگوں کے ساتھ مل کر علیؓ کے مقابلے پر کھڑا ہوں۔ میں نے حضرت علیؓ سے ملنے کے لئے اپنے خیمے سے سر نکالا تو نماز کھڑی ہو چکی تھی۔ حضرت علیؓ آگے بڑھے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی۔

حضرت حسنؓ کی حضرت علیؓ سے تیز گفتگو

حضرت علیؓ نے جب نماز کا سلام پھیرا تو ان کے صاحبزادے حضرت حسنؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔

میں نے تمہیں ایک کام کا حکم دیا تھا لیکن تم نے میری نافرمانی کی۔ تم کل اسی طرح بے بس بنا کر قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہو گا۔

حضرت علیؓ:۔ تو تو ہمیشہ ہی لونڈیوں کی طرح روتا رہتا ہے۔ آخر وہ کیا بات تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا اور میں نے اس کی نافرمانی کی۔

حضرت حسنؓ:۔ میں نے جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تھے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ مدینہ چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں۔ آپ کی موجودگی میں حضرت عثمانؓ کا قتل ہونا آپ کے لئے بہتر نہیں جب عثمانؓ قتل ہو گئے تو میں نے دوسرا مشورہ آپ کو یہ دیا کہ آپ ہرگز اسوقت تک خلافت قبول نہ کیجئے جب تک تمام شہروں سے آپ کی خلافت کے لئے وفد نہ آجائیں اور وہ سب متفقہ طور پر آپ کو خلیفہ منتخب نہ کر لیں پھر جب زبیرؓ و طلحہؓ نے آپ کی مخالفت کی تو میں نے آپ کو حکم دیا تھا کہ اب آپ اپنے گھر میں بیٹھ جائیں اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ وہ خود باہم فیصلہ کر لیں۔ میں نے آپ سے کہا تھا کہ بہتر یہ ہے کہ فساد کی بنیاد آپ کے ہاتھوں نہ ہو اس کی بنیاد کوئی اور ہی رکھے تو اچھا ہے۔ لیکن آپ نے ان تمام امور میں میری مخالفت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ :۔ اے میرے بیٹے تم نے مجھے جس وقت عثمانؓ محصور تھے یہ مشورہ دیا تھا کہ میں عثمانؓ کے قتل سے قبل ہی مدینہ سے چلا جاؤں تو خدا کی قسم اگر ہم مدینہ چھوڑ کر جانا چاہتے تو ہمیں بھی اسی طرح گھیر لیا جاتا جیسے عثمانؓ کو گھیر لیا گیا تھا۔

تم نے جو یہ مشورہ دیا تھا کہ اسوقت تک میں خلافت قبول نہ کروں جب تک تمام شہروں کے لوگ میری بیعت پر راضی نہ ہوں۔ تو دراصل بیعت اہل مدینہ کی بیعت ہے دوسروں کی بیعت انہی کے تابع ہے اور میں یہ بھی پسند نہ کرتا تھا کہ یہ خلافت ہم لوگوں کے ہاتھ سے نکل جائے۔ تم نے جو یہ مشورہ دیا تھا کہ زبیرؓ و طلحہؓ اور دیگر لوگوں کو خود ہی صلح کر لینے دو تو یہ اہل اسلام کے لئے بہت بڑی کمزوری کا سبب ہوتا۔ خدا کی قسم مجھ پر شروع ہی سے قہر توڑے جاتے رہے۔ اور جب خلافت ملی تو وہ بھی ناقص۔ میرے نزدیک ان مخالفوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ تم نے جو یہ کہا تھا کہ میں گھر میں بیٹھ جاؤں تو یہ کیسے ممکن ہے جب کہ لوگ میرے ساتھ ہوں اور میں اس گوہ کی طرح کیسے چھپ کر بیٹھ جاؤں جسے ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہو اور اس گوہ کو پکڑنے والے یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے ہوں کہ یہاں گوہ موجود ہی نہیں اور جب شکاری واپس چلے جائیں تو وہ باہر نکل آئے۔ اور جب یہ خلافت مجھے مل گئی تو میں اگر اس کی فکر نہ کروں گا تو اور کون اس کی فکر کرے گا۔ اے میرے بیٹے اب تم ان مشوروں سے باز آجاؤ۔

حضرت عائشہؓ کے لئے اونٹ کی خریداری

اسماعیل بن موسیٰ الفزاری نے علی بن عابس الازرق، ابو الخطاب الہجری، صفوان بن قبیصہ الاحمسی کے حوالہ سے عرنی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میں اونٹ پر سوار جا رہا تھا کہ میرے سامنے ایک سوار آیا اور مجھ سے سوال کیا کہ اے اونٹ والے کیا تو اپنا اونٹ بیچتا ہے؟

عرنی :۔ ہاں

سوار :۔ اس کی کیا قیمت ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرنی :- ایک ہزار درہم

سوار :- کیا تو پاگل ہے۔ کہیں اونٹ بھی ایک ہزار میں بکتا ہے

عرنی :- ہاں میرا یہ اونٹ اونٹ ہے

سوار :- اس میں ایسی کیا خوبی ہے؟

عرنی :- میں نے اس پر سوار ہو کر جب بھی کسی کا پیچھا کیا تو میں نے اسے پکڑ لیا لیکن مجھے کبھی کوئی نہیں پکڑ سکا۔ اور جب بھی میں اس پر سوار ہو کر بھاگا تو پیچھا کرنے والا مجھے نہ پا سکا۔

سوار :- تم یہ بھی جانتے ہو کہ ہم یہ اونٹ کس کے لئے خریدنا چاہتے ہیں۔ اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے تو تم کبھی اتنی قیمت طلب نہ کرو۔

عرنی :- آخر آپ کس کے لئے یہ اونٹ خریدنا چاہتے ہیں؟

سوار :- تیری ماں کے لئے

عرنی :- میں اپنی ماں کو تو اپنے گھر بیٹھے چھوڑ آیا ہوں۔ اس کا سفر کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

سوار :- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے

عرنی :- تو آپ یہ اونٹ لے جائیے اور اب اس کی کوئی قیمت نہیں

سوار :- میں بلا قیمت نہیں لیتا۔ تم میرے ساتھ قیام گاہ تک چلو میں تمہیں ایک مہریہ اونٹنی بھی دوں گا اور کچھ درہم بھی دوں گا۔

عرنی کا بیان ہے کہ میں اس سوار کے ساتھ گیا ان لوگوں نے مجھے ایک مہری اونٹنی دی اور چار سو یا چھ سو درہم دیئے۔

اس کے بعد اس سوار نے مجھ سے سوال کیا اے عرنی بھائی کیا تم راستہ سے واقف ہو؟

عرنی :- ہاں میں ان لوگوں میں سے ہوں جو دوسروں کو تلاش کر لیتے ہیں۔

سوار :- تو تم ہمارے ساتھ چلو۔

عرنی کا بیان ہے کہ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ راہ میں جس وادی اور چشمہ سے ہمارا گذر ہوتا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ مجھ سے اس مقام کا نام دریافت کرتے۔

حواَب کا چشمہ

چلتے چلتے ہم حواَب کے چشمے پر پہنچے تو وہاں کے کتے ہمیں دیکھ کر بھونکنے لگے۔ لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا یہ کون سا چشمہ ہے۔

عرنی :۔ یہ چشمہ حواب کے نام سے مشہور ہے۔

عرنی کہتا ہے کہ میرا یہ جواب سن کر حضرت عائشہؓ زور سے چیخیں اور اپنے اونٹ کے بازو پر چابک مار کر اسے ہنکایا۔ پھر فرمایا۔ خدا کی قسم حواَب کے کتوں والی میں ہی ہوں۔ اے لوگو مجھے واپس لے چلو۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات تین بار فرمائی اور اپنا اونٹ ہنکایا لوگوں نے بھی اپنے اونٹ تیز کئے اور وہ واپس لوٹیں۔ حتیٰ کہ جب اگلا روز ہوا اور وہ وقت آیا جب وقت ان لوگوں کی واپسی شروع ہوئی تھی تو عبداللہ بن الزبیرؓ گھبرائے ہوئے حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچے اور چیخ کر بولے۔ بچاؤ بچاؤ۔ خدا کی قسم یہ علیؓ کا لشکر تمہارے سروں پر پہنچ گیا ہے۔ عرنی کہتا ہے کہ ان لوگوں نے وہاں سے کوچ کیا اور مجھے برا بھلا کہنے لگے۔ میں ان کے پاس سے واپس چلا آیا۔ تھوڑی دور چلا تھا کہ حضرت علیؓ اور ان کا لشکر مل گیا۔ ان کے ساتھ تین سو کے قریب آدمی تھے۔ حضرت علیؓ نے مجھے آواز دی کہ اے سوار ادھر آؤ میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے سوال فرمایا۔ یہ لشکر کہاں ہے۔

عرنی :۔ فلاں فلاں مقام پر مقیم ہے۔ اور یہ اس کی (حضرت عائشہؓ) اونٹنی ہے۔ میں نے ان لوگوں کے ہاتھ اپنا اونٹ فروخت کیا تھا۔

حضرت علیؓ :۔ کیا تم نے بھی ان کے ساتھ سفر کیا ہے؟

عرنی :۔ ہاں میں نے ان کے ساتھ سفر کیا ہے۔ لیکن جب ہم حواَب کے چشمہ پر پہنچے تو اس عورت پر وہاں کے کتے بھونکنے لگے جس پر اس عورت نے ایسی ایسی بات کہی تھی۔ لیکن جب میں نے ان لوگوں میں باہم اختلاف دیکھا تو میں واپس آ گیا۔ اور یہ لوگ کوچ کر گئے۔

حضرت علیؓ :۔ کیا تم ذی قار کا راستہ جانتے ہو؟

عرنی :۔ ہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ :۔ تو تم ہمارے ساتھ چلو۔

عرنی کا بیان ہے کہ میں ان کے ساتھ چلا۔ حتیٰ کہ ہم ذی قار پہنچ گئے۔ حضرت علیؓ نے دو آدمی بلوائے اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے ملا کر بٹھا دیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص طلب کیا گیا اور اسے ان دونوں پر بٹھا دیا گیا پھر حضرت علیؓ اس اوپر والے شخص پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور ایک جانب اپنے پاؤں لٹکا لئے اور اللہ کی حمد و ثنا اور درود و سلام کے بعد فرمایا۔ تم لوگوں نے دیکھ لیا کہ اس قوم اور اس عورت نے کیا کیا۔

حضرت علیؓ کا یہ ارشاد سن کر حضرت حسنؓ کھڑے ہوئے اور رونے لگے۔

حضرت علیؓ :۔ یہ تم لڑکیوں کی طرح کیوں رو رہے ہو؟

حضرت حسنؓ :۔ ہاں میں نے آپ کو ایک بات کا مشورہ (اصل ترجمہ حکم) دیا تھا۔ لیکن آپ نے میری مخالفت (اصل ترجمہ نافرمانی) کی تو تم بھی نہایت مصیبت کے ساتھ قتل کئے جاؤ گے اور تمہارا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا (اصل ترجمہ "تو ناوزتیرا" ہے)

حضرت علیؓ :۔ تو نے مجھے جو حکم دیا تھا وہ لوگوں سے بیان کر دے۔

حضرت حسنؓ :۔ جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا تھا تو میں نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ بیعت کے لئے اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ پھیلایئے جب تک عرب کے تمام علاقوں کے لوگ آپ کو خلافت پر مجبور نہ کریں اور وہ آپ کے علاوہ کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے لیکن تم نے میرا یہ حکم نہ مانا۔

جس وقت اس عورت نے اور ان لوگوں نے سر اٹھایا میں نے تم سے کہا تھا کہ تم مدینہ سے نہ جاؤ اور اپنے ان شیعوں کے پاس جو آپ کی بات قبول کرتے ہیں اپنے پیغام بر بھیج دو۔

حضرت علیؓ :۔ اس نے سچ کہا ہے۔ لیکن خدا کی قسم میں بجو کی طرح کمزور بننا نہیں چاہتا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں اپنے سے زیادہ کسی کو خلافت کا حق دار نہ سمجھتا تھا۔ لیکن لوگوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔ تو جیسے لوگوں نے بیعت کی تھی تو میں نے بھی ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو گئے اس وقت بھی میں اپنے سے زیادہ کسی کو حقدار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ سمجھتا تھا۔ لیکن لوگوں نے عمرؓ کی بیعت کر لی۔ پھر عمرؓ بھی ہلاک ہو گئے اور انہوں نے چھ آدمیوں میں سے ایک ممبر مجھے منتخب کیا۔ لیکن اسوقت بھی لوگوں نے عثمانؓ کی بیعت کر لی جس کی وجہ سے میں نے بھی بیعت کر لی۔ پھر لوگوں نے عثمانؓ کے ساتھ بغاوت کی اور اسے قتل کر دیا اور میرے پاس خوشی سے بیعت کے لئے آئے۔ میں نے کسی پر زبردستی نہیں کی تو اب جو شخص بھی میری اور ان لوگوں کی مخالفت کرے گا جو میرے مطیع ہیں تو میں اس سے جنگ کر دوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

قصاص عثمانؓ کا مطالبہ

علی بن احمد بن الحسن العجلی نے حسین بن نصر العطار، ابو نصر بن مزاحم العطار، سیف بن عمر، محمد بن نویرہ، طلحہ بن اعلم الحنفی عمر بن سعد، اسد بن عبداللہ اور دیگر چند علماء کے حوالے سے مجھے یہ تحریر کر کے روانہ کیا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ مکہ سے واپس لوٹیں اور سرف پر پہنچیں تو وہاں ان کی ملاقات عبد بن ام کلاب سے ہوئی۔ اس کے باپ کا نام ابو سلمہ تھا لیکن یہ ماں کی جانب منسوب کیا جاتا تھا حضرت عائشہؓ نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ تم اس وقت خوب آئے۔

عبد بن ابی سلمہ نے عرض کیا۔ لوگوں نے عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے اور آٹھ روز تک کوئی خلیفہ نہیں تھا۔

حضرت عائشہؓ: پھر لوگوں نے کیا کیا؟

عبد :۔ اہل مدینہ نے باہم جمع ہو کر مشورہ کیا اور آخر کار ایک بھلائی انہوں نے حاصل کر لی کہ ان سب نے علیؓ بن ابی طالب پر اتفاق کر لیا۔

حضرت عائشہؓ:۔ کاش کہ یہ زمین و آسمان اس سے قبل باہم مل جاتے اور تیرے اس ساتھی کی خلافت قائم نہ ہوتی۔ مجھے واپس لے چلو۔ مجھے واپس لے چلو۔

حضرت عائشہؓ سرف سے مکہ واپس لوٹیں اور یہ فرماتی جا رہی تھیں۔ خدا کی قسم عثمانؓ مظلوم قتل کئے گئے ہیں۔ اور میں ان کے خون کا مطالبہ ضرور کروں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد :- اے ام المومنینؓ آخر اس انحراف کی کیا وجہ ہے۔ اور خدا کی قسم سب سے اول آپ ہی نے علیؓ سے انحراف کیا ہے۔ اور آپ تو پہلے کہا کرتی تھیں اس نعثل (عثمانؓ) کو قتل کر دو یہ کافر ہو چکا ہے۔

حضرت عائشہؓ :- ان قاتلین نے اولاً عثمانؓ سے توبہ کرائی پھر انہیں قتل کر دیا۔ میں نے پہلے قتل کے لئے کہا تھا اب یہ کہہ رہی ہوں اور میرا آخری قول پہلے قول سے بہتر ہے۔

یہ سن کر عبد بن ابی سلمہ نے یہ اشعار پڑھے ؎

مِنْكِ الْبِدَاءُ وَمِنْكِ الْغِيَرُ　　وَمِنْكِ الرِّيَاحُ وَمِنْكِ الْمَطَرُ

(ترجمہ) آپ ہی کی طرف سے اس فساد کی ابتدا ہوئی اور آپ ہی کی جانب سے یہ تمام تغیرات واقع ہوئے ہیں۔ آپ ہی کی جانب سے یہ عذاب کی آندھیاں چلی ہیں اور آپ ہی کی جانب سے رحمت کی بارش ہوتی ہے۔

وَأَنْتِ أَمَرْتِ بِقَتْلِ الْإِمَامِ　　وَقُلْتِ لَنَا إِنَّهُ قَدْ كَفَرْ

(ترجمہ) آپ ہی نے لوگوں کو امام کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اور آپ ہی نے ہم سے کہا تھا کہ وہ کافر ہو گیا ہے۔

فَهَبْنَا أَطَعْنَاكِ فِي قَتْلِهِ　　وَقَاتِلُهُ عِنْدَنَا مَنْ أَمَرْ

(ترجمہ) ہم نے ان کے قتل میں آپ کی اطاعت کی۔ اب ان کا قاتل ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور وہ وہ شخص ہے جس نے قتل کا حکم دیا۔

وَلَمْ يَسْقُطِ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِنَا　　وَلَمْ يَنْكَسِفْ شَمْسُنَا وَالْقَمَرُ

(ترجمہ) نہ تو اس واقعہ سے ہم پر چھت گری اور نہ سورج اور چاند کو گہن لگا۔

وَقَدْ بَايَعَ النَّاسُ ذَا تَدْرَأٍ　　يُزِيلُ الشَّبَا وَيُقِيمُ الصَّعَرْ

(ترجمہ) اب لوگوں نے ایسے باہمت کی بیعت کی ہے جو آفتوں کو پیچھے ہٹا دیتا اور سخت چالوں پر کھڑا ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَبِیْسٌ لِلْحَرْبِ اَثْوَابَہَا　　وَمَا مِنْ وَفِیْ مِثْلِ مَنْ قَدْ غَدَرْ

(ترجمہ) جو جنگی لباس پہنے ہر وقت تیار رہے اور غدر کرنے والوں میں کوئی اس کا ثانی نہیں ہے۔

اس کے بعد حضرت عائشہؓ مکہ لوٹیں اور مسجد کے دروازے پر پہنچ کر سواری سے اتریں اور حطیم جانے کا ارادہ کیا۔ وہاں ان کے لئے پردہ کر دیا گیا اور ان کے پاس لوگ آکر جمع ہو گئے حضرت عائشہؓ نے لوگوں سے فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم قتل کر دیئے گئے اور خدا کی قسم میں ان کے خون کا مطالبہ ضرور کرونگی۔

اہل کوفہ سازش میں یکتائے زمانہ تھے

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد اور طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ حضرت علیؓ اس فکر میں تھے کہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ زبیرؓ و طلحہؓ کا لشکر کس جانب بڑھ رہا ہے اور وہ دل سے یہ چاہتے تھے کہ یہ لوگ بصرہ کی طرف بڑھیں تو بہتر ہے۔ جب انہیں یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو گئی کہ یہ لشکر بصرہ کی جانب بڑھ رہا ہے تو وہ اس خبر سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔ کوفہ میں عرب کے آدمی آباد ہیں اور ان کے گھر ہیں۔

اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شے سے آپ خوش ہیں وہ مجھے بری محسوس ہوتی ہے کیونکہ کوفہ ایک چھاؤنی ہے جس میں عرب کے مشہور مشہور آدمی رہتے ہیں اور ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ لیکن یہ لوگ ہمیشہ ان چیزوں کے حصول کی کوشش میں لگے رہتے ہیں جن کے حصول پر یہ لوگ قدرت نہیں رکھتے اور جب یہ اپنے مقصد میں ناکام ہو جاتے ہیں تو اس شخص کے خلاف سازشیں کرتے ہیں جس نے کوئی عہدہ حاصل کر لیا ہو اور اسے ذلیل و خوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ ایک دوسرے کی جڑیں کاٹتے اور ایک دوسرے کے خلاف فتنہ انگیزی کرتے رہتے ہیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ واقعہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہہ رہے ہو لیکن ہر حکومت اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماں برداروں کے ساتھ سلوک کرتی ہے اور ان لوگوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آتی ہے جو شروع ہی میں اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ اگر وہ سیدھے رہیں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ احسانات کریں گے اور ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ ہمارے احسانات پر قناعت کریں اور اگر وہ ایسا نہ کریں گے اور ہمیں تکلیف پہنچائیں گے تو برائی اسی کے ساتھ کی جاتی ہے جو برائی کا مستحق ہو۔

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ نے فرمایا انسان یہ کام اسی وقت کر سکتا ہے جب قناعت کر کے بیٹھ جائے۔

ابن عمرؓ کے لشکر عائشہؓ کے ساتھ جانے سے انکار

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب طلحہؓ و زبیرؓ ام المومنین حضرت عائشہؓ اور اہل مکہ کا اس پر اتفاق ہو گیا کہ بصرہ چلنا چاہیے اور حضرت عثمانؓ کے قاتلوں سے انتقام لینا چاہیے تو حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کے پاس گئے اور انہیں ساتھ چلنے کی دعوت دی حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ نے فرمایا۔ میں تو اس معاملے میں اہل مدینہ کے ساتھ ہوں اگر وہ سب جنگ میں شامل ہوں گے تو میں بھی شامل ہوں گا اور اگر وہ تمام جنگ میں شامل ہونے کے لئے تیار نہیں ہوئے تو میں بھی جنگ میں حصہ نہ لوں گا۔

عروہ بن الزبیرؓ کی واپسی

سری نے شعیب، سیف اور سعید بن عبداللہ کے حوالے سے ابن ابی ملیکہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب زبیرؓ نے کوچ کا ارادہ کیا تو اپنے تمام بیٹوں کو جمع کیا ان میں سے بعض کو رخصت کیا اور بعض کو ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ لیکن ان تمام لڑکوں کو ساتھ چلنے کا حکم دیا جو اسماءؓ سے پیدا ہوئے تھے۔ جب زبیرؓ نے دوسرے لڑکوں سے یہ کہا کہ اے فلانے تم واپس جاؤ اور اے عمرو تم واپس جاؤ تو عبداللہؓ بن الزبیرؓ نے اپنے بھائیوں میں سے عروہ اور منذر

01382

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہا تم بھی واپس جاؤ۔

اس پر حضرت زبیرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ سے فرمایا کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کو ساتھ لے جانا اور ان سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔

حضرت عبداللہؓ بن الزبیرؓ نے فرمایا کہ اگر آپ ان سب کو جنگ میں لے جانا چاہتے ہیں تو آپ خود نہ جایئے اور اگر آپ کسی اور بیٹے کو پیچھے چھوڑ رہے ہیں تو انہیں بھی چھوڑ دیجئے اس لئے کہ اگر آپ سب کو لے جائیں گے تو اسماءؓ ایک قسم کی بے اولاد بن جائے گی اور اس کا کوئی سہارا باقی نہیں رہے گا۔

یہ سن کر زبیرؓ رونے لگے اور عروہ اور منذر کو واپس کر دیا۔

ان لوگوں نے جب کوچ کیا اور اوتاس کے پہاڑوں پر پہنچے تو یہ لوگ داہنی طرف مڑ گئے اور بصرہ کا مشہور راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیا۔ اور اسی راہ سے چل کر بصرہ پہنچ گئے

حضرت عائشہؓ کی روانگی پر لوگوں کا رنج و غم

سری نے شعیب سیف اور ابن الشہید کے حوالے سے میرے پاس ابن ابی ملیکہ کا یہ بیان لکھ کر روانہ کیا کہ جب لشکر کی روانگی کا وقت آیا تو پہلے زبیرؓ اور طلحہؓ نے کوچ کیا اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے کوچ فرمایا۔ ان کے ساتھ دیگر ازواج مطہرات بھی تھیں جو ان کے ساتھ ذات عرق تک گئی تھیں۔

اس روز سے زیادہ لوگ اسلام پر کبھی نہیں روئے۔ ان کا رونا اس باعث تھا کہ اسلام کو یہ دن دیکھنا نصیب ہوا حتیٰ کہ اس دن کا نام یوم النحیب " آنسوؤں کا دن " مشہور ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ نے عبدالرحمٰنؓ بن عتاب کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ یہ لوگوں میں بہت منصف شمار ہوتے تھے۔

مطالبہ قصاص کی وجہ

سری نے شعیب، سیف اور محمد بن عبداللہ کے حوالے سے یزید بن معن کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لشکر اوطاس سے داہنی جانب مڑ گیا تو راہ میں ان کی ملاقات ملیح بن عوف السلمی سے ہوئی جو اپنی ماں کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت زبیرؓ کو سلام کیا اور دریافت کیا۔ اے ابو عبداللہؓ یہ کیا معاملہ ہے؟

حضرت زبیرؓ :۔ امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت کی گئی اور انہیں بلا جرم قتل کر دیا گیا۔

ملیح :۔ انہیں کس نے قتل کر دیا؟

حضرت زبیرؓ :۔ مختلف شہروں کے اوباشوں اور مختلف قبائل کے جھگڑالو لوگوں نے اور ان میں زیادہ تر اعراب اور غلام شامل تھے۔

ملیح :۔ اب آپ کیا چاہتے ہیں؟

حضرت زبیرؓ :۔ ہم ان لوگوں کے خلاف جنگ کریں گے تاکہ اس خون کا بدلہ لیا جائے اور یہ خون رائیگاں نہ جائے کیونکہ اس کے رائیگاں جانے میں اللہ کے حکم کی ہمیشہ اسی طرح توہین ہوتی رہے گی اگر لوگوں نے اس قسم کے طریقۂ کار کو ابھی سے نہ روکا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر امام کو جب چاہیں گے اس قسم کے بدقماش لوگ قتل کر دیا کریں گے

ملیح :۔ واقعتاً یہ بہت سخت معاملہ ہے اور کیا تم نہیں جانتے کہ یہ ظاہر میں آسان بھی ہے۔ اس کے بعد یہ دونوں ایک دوسرے سے رخصت ہوئے اور لشکر آگے بڑھ گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵

حضرت عائشہؓ کا بصرہ میں داخلہ اور عثمانؓ بن حنیف سے جنگ

سری نے شعیب، سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ یہ لشکر سیدھی راہ چھوڑ کر آگے بڑھتا رہا حتیٰ کہ بصرہ کے میدانوں میں پہنچ گیا یہاں پہنچ کر ان کی ملاقات عمیر بن عبداللہ التمیمی سے ہوئی۔ اس نے عرض کیا اے ام المومنین رضؓ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ آگے تشریف نہ لے جائیں بلکہ ان لوگوں میں سے کسی کو آگے روانہ فرما دیں جو وہاں کے لوگوں کو سمجھا بجھا سکے۔

حضرت عائشہ رضؓ :۔ تم نیک آدمی معلوم ہوتے ہو لہٰذا تم ہی کوئی مشورہ دو۔

عمیر :۔ آپ ابن عامرؓ کو آگے بھیج دیجیے کیونکہ بصرہ میں اس کی زمینیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکانات وغیرہ ہیں وہ آپ کے پہنچنے سے قبل لوگوں سے ملاقات کریں اور آپ جو بات کہنا چاہتی ہوں وہ اہل بصرہ تک پہنچائیں۔

حضرت عائشہؓ نے ابن عامرؓ کو آگے روانہ فرمایا۔ جب وہ بصرہ پہنچے تو لوگ ان کے پاس آکر جمع ہونے لگے۔ حضرت عائشہؓ نے بصرہ کے مشہور اور بااثر آدمیوں کے نام خطوط بھی روانہ کئے تھے۔ جن میں احنفؓ بن قیس اور صبرۃ بن شیمان وغیرہ داخل تھے حضرت عائشہؓ آگے بڑھ کر حفیر میں ٹھہر گئیں اور جواب کا انتظار کرتی رہیں۔

حضرت عائشہؓ کی خدمت میں قاصد کی روانگی

جب اہل بصرہ کو ان حالات کا علم ہوا تو عثمانؓ بن حنیف نے عمرانؓ بن حصین اور ابوالاسود دئلی کو قاصد بنا کر حضرت عائشہؓ کی خدمت میں روانہ کیا حضرت عمرانؓ بن حصین کا تعلق عوام سے تھا اور ابوالاسود حضرت علیؓ کے مخصوص آدمیوں میں سے تھے عثمانؓ نے ان دونوں سے کہا۔ تم اس عورت کے پاس جاؤ اور اسے اپنے خیالات سے آگاہ کرو اور اس کے خیالات معلوم کرو۔ یہ دونوں حضرت عائشہؓ اور ان کے ساتھیوں کے پاس حفیر پہنچے۔ اور حضرت عائشہؓ سے ملاقات کی اجازت طلب کی اجازت ملنے کے بعد یہ اندر گئے اور حضرت عائشہؓ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ ہمیں ہمارے امیر نے آپ کے پاس اس لئے روانہ کیا ہے تاکہ ہم یہ معلوم کریں کہ آپ کی یہاں تشریف آوری کی کیا وجہ ہے؟

حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ مجھ جیسی عورت کسی مخفی کام کے لئے سفر نہیں کر سکتی اور نہ اولاد سے کوئی بات چھپائی جا سکتی ہے۔ بات یہ ہے کہ مختلف علاقوں کے شور مچانے والوں اور قبائل کے جھگڑالو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں قتل و قتال کیا۔ اور اس میں فتنے اٹھائے اور بدعتیں ایجاد کیں اور فتنہ گروں کو حرم رسول میں پناہ دی اس طرح اللہ اور اس کے رسول کی لعنت کے مستحق ہیں۔ اور بلا جرم مسلمانوں کے امام کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کیا۔ اس طرح انہوں نے ایک حرام خون کو حلال سمجھ کر بہایا اور وہ مال لوٹ لیا جس کا لینا حرام تھا اور بلد حرام اور ماہ حرام کی حرمت کا بھی پاس نہ کیا۔ لوگوں کی آبروریزی کی اور انہیں جسمانی تکالیف پہنچائیں اور ان لوگوں کے شہر اور مکانات میں آکر ٹھہر گئے جنھیں ان کا ٹھہرنا گوارا نہ تھا۔ ان لوگوں نے سوائے نقصان اور مضرت کے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ نہ ان کے دلوں میں خدا کا خوف تھا۔ جن لوگوں کے پاس یہ جاکر ٹھہرے ان میں اتنی قدرت نہ تھی کہ وہ انہیں روک سکتے کیونکہ انہیں خود اپنی جانوں کا خوف تھا۔

میں نے اس لئے سفر کیا ہے تاکہ تمام مسلمانوں کو یہ بتا دوں کہ یہ جماعت کس قسم کے لوگوں پر مشتمل ہے اور عوام ان کے باعث کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور اب ان کا اصلاح پانا ممکن نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت عائشہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ　(ترجمہ)

إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ

ان کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں سوائے اس کے کہ سرگوشی صدقہ کا حکم دے یا لوگوں کی اصلاح کرے۔

ہم اس اصلاح کی خاطر میدان میں نکلے ہیں جس کا اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے اور مرد اور عورت کو حکم فرمایا ہے۔ ہم اس لئے آئے ہیں تاکہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیں اور اس کی حفاظت کریں اور برائی سے لوگوں کو روکیں اور دنیا سے برائی کو مٹائیں۔

طلحہؓ وزبیرؓ کی شرط

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے میرے پاس محمد وطلحہ کا یہ بیان لکھ کر روانہ کیا۔ کہ حضرت عمرانؓ بن حصین حضرت عائشہؓ سے گفتگو کر کے حضرت طلحہؓ کے پاس پہنچے اور ان سے ان کی آمد کی وجہ دریافت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت طلحہؓ :۔ ہم حضرت عثمانؓ کے خون کا مطالبہ لے کر آئے ہیں۔

قاصدین :۔ کیا آپ علیؓ کی بیعت نہیں کر چکے ؟

حضرت طلحہؓ :۔ ہاں۔ لیکن اس صورت میں کہ تلوار میری گردن پر رکھی ہوئی تھی۔ اور علیؓ سے ہمارا کوئی اختلاف نہیں اور نہ میں علیؓ کی بیعت توڑنا چاہتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ہمارے اور قاتلوں کے درمیان حائل نہ ہوں۔

اس کے بعد یہ دونوں قاصد لوٹ کر حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور ان سے رخصت طلب کی۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرانؓ بن حصین کو رخصت کیا اور ابوالاسود سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے ابوالاسود تو اپنے آپ کو اس بات سے بچانا کہ کہیں تیری خواہشات تجھے دوزخ میں نہ دھکیل دیں

كُونُوا قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ	اللہ کے لئے انصاف کے ساتھ گواہ بن جاؤ۔ اور کسی قوم کی عداوت تمہیں کسی ناانصافی کے جرم میں مبتلا نہ کر دے۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سخت پکڑ فرمانے والا ہے۔

ان دونوں قاصدوں نے کوچ کیا۔ اور منادی نے ان کی واپسی کا اعلان کیا جب یہ دونوں عثمانؓ بن حنیف کے پاس پہنچے تو ابوالاسود نے بولنے میں عمرانؓ سے پہل کی۔ اور عثمانؓ سے مخاطب ہو کر کہا ؎

يَا ابْنَ حُنَيْفٍ قَدْ أَتَيْتَ فَانْفِرْ　　وَطَاعِنِ الْقَوْمَ وَجَالِدْ وَاصْبِرْ

(ترجمہ) اے حنیف کے بیٹے جب تو یہاں آگیا ہے تو اب میدان میں نکل اور لوگوں کو نیزوں کی انیوں پر رکھ لے۔ ان سے جنگ کر اور ثابت قدم رہ۔

وَابْرُزْ لَهُمْ مُسْتَلْئِمًا وَشَمِّرْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) اور اپنی آستینیں چڑھا کر اچھی طرح مزا چکھا دے۔

یہ سن کر عثمانؓ بن حنیف نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھی۔ اور فرمایا قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی اب اسلام کی چکی چل چکی ہے اب دیکھئے کہ چکی کا کون سا پاٹ گرتا ہے۔

حضرت عمرانؓ بن حصین کا جنگ سے گریز

حضرت عمرانؓ نے فرمایا خدا کی قسم اب تمہیں یہ جنگ ایک زبردست عذاب میں مبتلا کر دے گی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اگر کوئی تم میں سے بچ بھی گیا تب بھی بہت سے کام اس جنگ کے مسادی نہ ہو سکیں گے۔

عثمانؓ :- تو پھر آپ ہی کوئی مشورہ دیجئے۔

عمرانؓ :- میں تو گھر جا کر بیٹھ رہا ہوں۔ تم بھی اپنے گھر جا کر بیٹھ جاؤ۔

عثمانؓ :- جب تک امیر المومنین علیؓ یہاں نہ پہنچ جائیں میں انھیں ہرگز شہر میں داخل نہ ہونے دونگا

عمرانؓ :- اصل فیصلہ اللہ ہی کا ہے اور وہ جو ارادہ کرتا ہے وہی ہو کر رہتا ہے۔

اس کے بعد حضرت عمرانؓ اپنے گھر جا کر بیٹھ گئے اور عثمانؓ مقابلہ کی تیاری میں مصروف ہو گئے ہشام بن عامر عثمانؓ کے پاس گئے اور انھیں مشورہ دیا۔ اے عثمانؓ اب یہ جھگڑا اسی طرح چلتا رہے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم خود بھی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے یہ ایک ایسا زخم ہے جو کبھی بھر نہیں سکتا اور ایسا اختلاف ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا تم علیؓ کا حکم آنے تک خاموشی اختیار کرو۔ اور ان لوگوں سے جھگڑا مول نہ لو۔ لیکن عثمانؓ نے ہشام کی یہ رائے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

عثمانؓ بن حنیف کی جنگی تیاریاں

عثمانؓ نے لوگوں میں اعلان کرایا کہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ لوگ ہتھیار بہن کر جامع مسجد میں جمع ہو گئے عثمانؓ نے دھوکے سے کام لینا چاہا۔ لوگ اس بات کے منتظر تھے کہ عثمانؓ کا کیا ارادہ ہے اس لئے انھیں تو تیاری کا حکم دیا۔ اور ایک شخص کو جو بنو قیس سے تعلق رکھتا تھا۔ اپنے پاس بلایا۔ یہ شخص کوفہ کا رہنے والا تھا اور انتہائی دھوکہ باز تھا۔ عثمانؓ نے اسے کچھ سمجھایا بجھایا۔ یہ عثمانؓ کے اشارے پر تقریر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرکے کھڑا ہوا۔ اور بولا۔

اے لوگو! میں قیس بن العقدیۃ الحمسی ہوں۔ یہ جماعت جو تمہارے پاس آئی ہے اگر اس غرض سے آئی ہے کہ انھیں اپنی جانوں کا خوف تھا اور وہ تمہاری پناہ لینا چاہتے تھے تو یہ خود ایسے مقام سے آئی ہے جہاں پرندے بھی مامون ہیں۔ اور اگر یہ جماعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا انتقام لینے آئی ہے تو ہم لوگوں نے عثمانؓ کو قتل نہیں کیا۔ تم لوگ اس معاملے میں میری اطاعت کرو۔ اور ان لوگوں کو جہاں سے یہ آئے ہیں وہیں واپس لوٹا دو۔

یہ تقریر سن کر اسود بن سریع السعدی کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ کیا ان لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے؟ حالانکہ تمہارا یہ کہنا قطعاً غلط ہے۔ وہ تمہارے پاس گھبرائے ہوئے اس لئے آئے ہیں تا کہ قاتلین عثمانؓ کے مقابلہ میں ہم سے امداد طلب کریں اور اسی طرح وہ اور لوگوں سے بھی امداد کے طالب ہیں۔ اگر واقعتاً ان لوگوں کو جیسا کہ تمہارا گمان ہے ان کے شہروں سے نکال دیا گیا ہے۔ تو اب ان کے لئے وہ کون سی رکاوٹ ہے جس کے باعث وہ دوسروں کو ان کے شہروں سے نہ نکالیں گے۔

اس پر لوگوں میں ایک شور مچ گیا۔ اور عثمانؓ سمجھ گئے کہ بصرہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو کھل کر عائشہؓ اور ان کے لشکر کی امداد کریں گے۔ اس سے عثمانؓ کا دل لوٹ گیا۔

حضرت عائشہؓ اور ان کے ساتھی آگے بڑھ کر مربد پہنچے اور بالائی جانب سے مربد میں داخل ہو گئے اور وہاں ڈیرے ڈال دیئے۔ عثمانؓ بھی اپنے ساتھیوں کو لے کر ان کے مقابلے میں جا کھڑے ہوئے اور اہل بصرہ میں سے جو لوگ حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک ہونا چاہتے تھے۔ وہ ان کے لشکر میں چلے گئے۔ اس طرح دونوں فریق مربد میں صف آراء ہو گئے۔ اور ایک دوسرے کو جوش دلانے لگے حتیٰ کہ دونوں فریق غصہ سے بے قابو ہو گئے۔

حضرت طلحہؓ کی تقریر

حضرت طلحہؓ مربد کے دائیں جانب کھڑے ہوئے تھے اور ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلو میں زبیرؓ کھڑے تھے۔ اور عثمانؓ بن حنیف مربد کے بائیں جانب کھڑے تھے وہ تقریر کے لئے آگے بڑھے۔ لوگوں نے ایک دوسرے کو خاموش کیا۔

حضرت طلحہؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد حضرت عثمانؓ کی شہادت اور ان کی فضیلت کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ مدینۂ رسول کی کس طرح بے حرمتی ہوئی ہے اور کس طرح وہ خون بہایا گیا ہے جس کا بہانا حرام تھا۔ حضرت طلحہؓ نے وہ تمام مظالم بیان کئے جو حضرت عثمانؓ پر کئے گئے تھے۔ پھر لوگوں کو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کی دعوت دی اور فرمایا۔

> اس قصاص میں اللہ عز و جل کے دین اور اس کے حکم کی عزت ہے۔ کیونکہ مظلوم خلیفہ کے خون کا قصاص طلب کرنا اللہ کے احکام میں سے ایک حکم ہے۔ اگر تم قصاص طلب کرو گے تو صحیح راہ پر چلو گے اور تمہاری خلافت تمہارے ہاتھ میں آجائے گی۔ اور اگر تم اس قصاص کو چھوڑ دو گے تو نہ تو کوئی حکومت قائم رہ سکتی ہے اور نہ کوئی نظام چل سکتا ہے۔

اسی قسم کی تقریر حضرت زبیرؓ نے بھی کی ان تقاریر پر داہنی جانب کے لوگ بولے کہ آپ دونوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے اور آپ نے ہمیں حق بات کا حکم دیا ہے بائیں جانب کے لوگ بولے انہوں نے نہایت غلط بات کہی ہے۔ اور غداری کی ہے اور لوگوں کو برائی کا حکم دیا ہے۔ ان دونوں نے پہلے تو علیؓ کی بیعت کر لی۔ اور آج یہ کہہ رہے ہیں۔ اس پر ایک شور مچ گیا اور لوگوں میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔

حضرت عائشہؓ کا خطاب

اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے تقریر شروع فرمائی۔ حضرت عائشہؓ کی آواز نہایت بلند تھی، جیسی ایک صاحب جلال عورت کی ہونی چاہیئے انھوں نے اللہ عز و جل کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

> لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہہ پر اتہامات لگاتے تھے۔ اور ان کے عاملوں کو مجرم گردانتے تھے۔ یہ لوگ ہمارے پاس مدینہ آتے اور عمال کے حالات بیان کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سے مشورہ طلب کرتے۔ان کی ظاہری گفتگو سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ اصلاح کے طلبگار ہیں اور نیک لوگ ہیں۔

لیکن جب ہم حالات کی چھان بین کرتے تو ہمیں عثمانؓ نہایت متقی اور ان الزامات سے بری نظر آتے۔ اور یہ وہ لوگ جو ان کی شکایات کرتے تھے وہ تقوےٰ کے بھیس میں فاجر و کذاب نظر آتے۔ ان کا ظاہر کچھ ہوتا اور باطن کچھ اور۔

ان لوگوں نے جب اس طرح دھوکہ اور فریب سے قوت مہیا کر لی تو مدینہ پہنچ کر عثمانؓ کو ان کے گھر میں محصور کر لیا اور انھیں شہید کر کے ایک حرام خون کو حلال کیا۔اس مال کو لوٹا جس کا لینا حرام تھا اور بلا جرم اور بلا وجہ مدینۃ الرسول کی بے حرمتی کی۔ وہ جس شے کے طلبگار ہیں۔ وہ تمہارے لئے مناسب نہیں۔تمھیں چاہئے کہ تم عثمان کے قاتلوں سے قصاص لو اور اللہ عز وجل کے حکم کو قائم کرو۔ اللہ عز و جل کا ارشاد ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔	کیا آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنھیں کتاب دی گئی تھی کہ جب بھی انھیں کتاب اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ کتاب اللہ کے مطابق ان کا فیصلہ کیا جائے تو ان میں سے ایک جماعت منہ پھیر کر اور اعراض کر کے چلدیتی ہے۔

اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ عثمانؓ بن حنیف کے ساتھیوں میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے ایک جماعت بولی۔خدا کی قسم آپ نے سچ فرمایا اور نیک کام کا حکم دیا ہے اور دوسری جماعت بولی تم لوگ جھوٹ بولتے ہو۔ ہم تم لوگوں کی بات قطعاً نہیں سمجھے۔ اس پر ایک شور مچ گیا اور لوگ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر میمنہ سے ہٹ گئیں اور اس میدان میں جاکر ٹھہریں جہاں چمڑا اھاف کرنے والے رہتے تھے۔ عثمانؓ کے ساتھیوں میں زبردست اختلاف پیدا ہو گیا اور آپس میں دھینگا مشتی ہونے لگی۔ بعض لوگ عثمانؓ کا ساتھ چھوڑ کر حضرت عائشہؓ سے مل گئے اور بعض اس گلی کے نکڑ پر عثمانؓ کے ساتھ جمے رہے جو مسجد کو جاتی تھی۔ عثمانؓ اپنے ساتھیوں کو لے کر اس گلی کے نکڑ پر آ گئے جو محلہ دباغین سے مسجد کو جاتی تھی۔ اور لشکر عائشہؓ کے مدمقابل کھڑے ہو گئے اور راستہ روک لیا۔

جاریہؓ بن قدامہ کی حضرت عائشہؓ سے گفتگو

نصر بن مزاحم نے سیف اور سہل بن یوسف کے حوالے سے قاسم بن محمد کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت جاریہؓ بن قدامۃ السعدی حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچے اور عرض کیا

اے ام المومنینؓ خدا کی قسم عثمانؓ بن عفان کا قتل ہو جانا ہمارے لئے آسان تھا اور آپ کا اس ملعون اونٹ پر سوار ہو کر اور ہتھیار سنبھال کر نکلنا اس سے بھی زیادہ برا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے پردے میں رہنے اور اپنے احترام کو باقی رکھنے کا حکم دیا گیا۔ لیکن آپ نے اس پردے کو توڑا اور اپنے احترام کو ختم کیا۔ یاد رکھیئے کہ جو شخص آپ سے قتال کو جائز سمجھتا ہے وہ لازماً آپ کے قتل کو بھی جائز سمجھتا ہو گا۔ اگر آپ خوشی سے یہاں آئی ہیں تو فوراً واپس لوٹ جایئے اور اگر آپ مجبوراً یہاں آئی ہیں تو لوگوں سے امداد طلب کیجئے تاکہ وہ آپ کو باعزت طور پر یہاں سے نکال دیں۔

طلحہؓ و زبیرؓ سے ایک لڑکے کی گفتگو

بنو سعد کا ایک نوجوان لڑکا طلحہؓ و زبیرؓ کے پاس گیا۔ اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ اے زبیرؓ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں اور طلحہؓ نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ دونوں کی ماں آپ کے ساتھ ہیں۔ تو کیا تم دونوں اپنی بیویوں کو بھی ساتھ لائے ہو؟

طلحہؓ و زبیرؓ نے جواب دیا۔ نہیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سعدی نوجوان بولا۔ تو میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔ یہ کہہ کر وہ لشکر سے علیحدہ ہو گیا اس سعدی نوجوان نے اس واقعہ پر یہ اشعار کہے ؎

صُنتُم حَلائِلَکُم وَقُدتُم اُمَّکُم هٰذَا لَعَمْرُكَ قِلَّةُ الاِنصَافِ

(ترجمہ) تم نے اپنی بیوں کو بچالیا اور اپنی ماں کو میدان میں گھسیٹ لائے۔ تیری عمر کی قسم یہ تو نہایت بے انصافی کی بات ہے۔

اُمِرَت بِجَرِّ ذُیُولِهَا فِی بَیتِهَا فَهَوَت تَشُقُّ البِیدَ بِالاِیجَافِ

(ترجمہ) بیویوں کو تو حکم دیدیا گیا کہ وہ اپنے گھروں میں پھریں اور باہر نہ جائیں۔

غَرَضًا یُقَاتِلُ دُونَهَا اَبنَاؤُهَا بِالنَّبلِ وَالخَطِّیِّ وَالاَسیَافِ

(ترجمہ) اور ماں کو اپنی اغراض کا آلہ کار بنالیا۔ تاکہ ان کے بیٹے انہیں بچانے کے لیے نیزوں اور تیروں اور تلواروں سے لڑیں۔

هُتِکَت بِطَلحَةَ وَالزُّبَیرِ سُتُورُهَا هٰذَا المُخبِرُ عَنهُم وَالکَافِی

(ترجمہ) اس طرح زبیرؓ و طلحہؓ کے پردوں کی بھی پردہ دری ہوئی۔ یہ وہ خبر ہے جو لوگوں کی جانب سے بیان کی جارہی ہے۔

محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ کی رائے

جہینہ کا ایک لڑکا محمد بن طلحہؓ کے پاس گیا۔ یہ محمد نہایت عبادت گزار شخص تھے۔ ان سے سوال کیا کہ عثمانؓ کے قاتل کون لوگ ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ عثمانؓ کے قتل کی ذمہ داری تین شخصوں پر ہے۔ تہائی ذمہ داری تو اس ہودج والی یعنی عائشہؓ پر ہے۔ اور تہائی ذمہ داری اس شخص پر ہے جو سرخ اونٹ پر سوار ہے یعنی میرے باپ طلحہؓ پر اور تہائی علیؓ بن ابی طالب پر ہے۔

یہ سن کر وہ لڑکا بولا۔ میں تو خود کو گمراہی پر سمجھتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر وہ حضرت علیؓ کے ساتھ مل گیا۔ اور محمد کے جواب میں یہ اشعار کہے ؎

سَأَلتُ ابنَ طَلحَةَ عَن هَالِكٍ بِجَوفِ المَدِینَةِ لَم یُقبَرِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) میں نے طلحہؓ کے بیٹے سے دریافت کیا کہ مدینہ میں جس شخص کو لوگوں نے قتل کیا ہے اور جو دفن بھی نہیں کیا جا سکا اسکی ہلاکت کی ذمہ داری کس پر ہے۔

فَقَالَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ هُمُ　　اَمَاتُوا ابْنَ عَفَّانَ وَاسْتَعْبَرِ

(ترجمہ) اس نے جواب دیا کہ عثمانؓ کے قتل کی ذمہ داری تین شخصوں پر ہے۔

فَثُلْثٌ عَلٰی تِلْكَ فِي خِدْرِهَا　　وَثُلْثٌ عَلٰی رَاكِبِ الْاَحْمَرِ

(ترجمہ) تہائی تو اس عورت پر ہے جو ہودج میں سوار ہے اور تہائی سرخ اونٹ کے سوار پر۔

وَثُلْثٌ عَلِيٌّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ　　وَنَحْنُ بَدَوِيَّةٌ قَرْقَرِ

(ترجمہ) اور تہائی علیؓ بن ابی طالب پر ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم لوگ تو بدوی آدمی ہیں۔ ان باتوں کو ہم نہیں سمجھتے۔

فَقُلْتُ صَدَقْتَ عَلَى الْاَوَّلَيْنِ　　وَاَخْطَاْتَ فِي الثَّالِثِ الْاَزْهَرِ

(ترجمہ) میں نے اسے جواب دیا کہ پہلے دو شخصوں کے بارے میں تم نے سچ بات کہی ہے لیکن تیسرے روشن شخص کے بارے میں تم نے غلطی کی ہے۔

ابتدائے جنگ

محمد اور طلحہ کا بیان ہے کہ عمرانؓ بن حصین اور ابوالاسود دوئلی جب عثمانؓ بن حنیف کے پاس سے چلے گئے تو حکیم بن جبلہ گھوڑے پر سوار آگے بڑھا۔ اور اس نے جنگ شروع کر دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھیوں نے بھی اپنے نیزے تان لئے۔ لیکن وہ یہ سوچ کر اپنی جگہ ٹھہرے رہے کہ شاید دشمن جنگ سے رک جائے۔ لیکن حکیم نے جنگ بند نہیں کی اور آگے بڑھتا رہا۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھی ان سب کے لئے کافی تھے لیکن ابھی تک وہ صرف اپنی مدافعت کر رہے تھے۔ اور حکیم چاروں طرف اپنا گھوڑا بڑھا رہا تھا اور ان پر بڑھ بڑھ کر حملہ کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہ قریش ہیں انھیں آج بزدل بنا کر لوٹا دو۔ عثمانؓ کے بقیہ ساتھیوں نے بھی گلی کے نکڑ پر جنگ شروع کر دی تھی۔ ان گھروں میں جو شریف لوگ آباد تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہ ان کا تعلق کسی فریق سے کیوں نہ ہو وہ جنگ سے بچنا چاہتے تھے۔ کچھ دیر بعد عثمانؓ کے بقیہ ساتھیوں نے بھی لشکر عائشہؓ پر پتھر پھینکنا شروع کر دیئے۔

حضرت عائشہؓ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ داہنی طرف بڑھ جائیں۔ ان کا مقصد جنگ سے بچنا تھا یہ لوگ داہنی طرف بڑھ کر مقبرۂ بنو مازن پر پہنچ گئے۔ دہاں کچھ دیر ٹھہرے۔ لیکن دشمن کا لشکر وہاں بھی ان پر لوٹ پڑا۔ کچھ دیر بعد رات شروع ہو گئی جس کی وجہ سے عثمانؓ محل میں چلے گئے اور ان کے ساتھی اپنے اپنے قبیلوں میں چلے گئے۔

ابو الجرباء کا مشورہ

بنو عثمان بن مالک بن عمرو بن تمیم میں سے ایک شخص ابو الجرباء نامی حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے پاس پہنچا۔ اس نے انھیں مخالفین کے گھروں کے پتے بتائے۔ حضرت عائشہؓ وغیرہ نے اس سے مشورہ طلب کیا اور اس کی رائے پر چلنے کا ارادہ کیا۔ وہ انھیں بنو مازن کے مقبرے سے لے کر آگے بڑھا۔ اور جبانہ کی جانب بصرہ کی بلندی پر پہنچ گیا۔ پھر زابوقہ سے ہوتا ہوا مقبرہ بنی حصن پر آیا۔ اس کا ایک حصہ بیت المال سے ملا ہوا تھا۔ مخالف سب خواب غفلت میں مدھوش تھے اور یہ آگے بڑھ رہے تھے جب صبح ہوئی تو یہ لوگ بیت المال کے صحن میں ڈیرہ زن تھے۔

حکیم بن جبلہ کی حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی

صبح ہوئی تو عثمانؓ بن حنیف نے لوگوں کو پکارنا شروع کیا اور حکیم بن جبلہ بھی بڑبڑانے لگا اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ بنو عبد القیس کے ایک شخص نے اس حکیم سے کہا۔ وہ کون شخص ہے جو گالیاں دے رہا تھا اور جسے تو گالیاں سکھا رہا تھا۔ میں نے یہ سب باتیں اپنے کانوں سے سنی ہیں۔

حکیم:۔ وہ شخص عائشہؓ کو گالیاں دے رہا تھا۔

شخص مذکور:۔ اے خبیثہ کے بیٹے تو ام المومنینؓ کی شان میں اس قسم کی گستاخی کرتا ہے۔

یہ سن کر حکیم نے اس شخص کے سینے پر نیزہ مارا اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم کے پاس سے ایک عورت گزری اور یہ بدستور حضرت عائشہؓ کو گالیاں دے رہا تھا۔ اس عورت نے کسی سے سوال کیا کہ یہ کسے گالیاں دے رہا ہے؟ اس نے جواب دیا عائشہؓ کو۔ یہ سن کر اس عورت نے حکیم سے کہا۔ اے خبیث عورت کے بیٹے تو ام المومنینؓ کی شان میں یہ گستاخی کرتا ہے۔ حکیم نے یہ سن کر اس عورت کے بھی نیزہ مارا اور اسے بھی قتل کر دیا۔

پھر حکیم آگے بڑھا۔ اور اس کے اور ساتھی بھی جمع ہو گئے اور بیت المال کے سامنے جنگ شروع ہو گئی اور سورج نکلنے کے وقت سے شروع ہو کر زوال تک نہایت شدت سے جاری رہی۔ عثمانؓ بن حنیف کے کافی ساتھی مارے گئے اور دونوں فریق کے کافی لوگ زخمی ہوئے۔ حضرت عائشہؓ کے منادی جنگ بندی کا اعلان کر رہے تھے لیکن کسی نے ان کا اعلان نہیں سنا اور انھوں نے مخالفین کو اچھی طرح ڈھیر کر کے رکھ دیا۔ جب عثمانؓ کے ساتھیوں کی قوت ٹوٹ گئی تو انھوں نے صلح کے لئے پکارنا شروع کیا جو ان لوگوں نے قبول کی۔

شرائط صلح

آپس میں جنگ بندی ہو گئی اور باہم یہ عہد نامہ لکھا گیا کہ مدینہ ایک قاصد روانہ کیا جائے اور جب تک قاصد واپس نہ آجائے جنگ بند رہے گی قاصد مدینہ پہنچ کر یہ معلوم کرے کہ آیا زبیرؓ و طلحہؓ نے خوشی سے علیؓ کی بیعت کی تھی یا ان سے زبردستی بیعت لی گئی۔ اگر طلحہؓ و زبیرؓ سے زبردستی بیعت لی گئی ہے تو عثمانؓ بن حنیف ان دونوں کے لئے بصرہ خالی کر دیں گے اور اگر ان دونوں نے خوشی سے بیعت کی تھی تو یہ دونوں بصرہ چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

عہد نامہ

عہد نامہ کی عبارت یہ تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

یہ وہ تحریر ہے جس پر طلحہؓ و زبیرؓ اور ان کے تمام مسلمان ساتھیوں نے اور عثمانؓ اور ان کے تمام ساتھیوں نے صلح کی ہے جس مدت تک کے لئے یہ صلح ہوئی ہے اس وقت تک عثمانؓ کے قبضہ میں جو حصہ ہے اس پر عثمان قابض رہیں گے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس حصہ پر طلحہؓ و زبیرؓ قابض ہیں اس پر وہی قابض رہیں گے۔ جب تک دونوں فریق کے قاصد کعب بن سور مدینہ سے واپس نہ آجائیں اور دونوں فریق میں سے کسی شخص کو مسجد، بازار، راستہ یا کسی مخفی مقام پر کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ تاوقتیکہ کعب بن سور واپس نہ آجائیں اگر وہ یہ خبر لاتے ہیں کہ لوگوں نے طلحہؓ و زبیرؓ کو بیعت پر مجبور کیا تھا۔ تو بصرہ کی حکومت ان دونوں کی ہوگی اور عثمانؓ کو اختیار ہوگا خواہ وہ شہر چھوڑ کر اپنی جماعت کے پاس چلے جائیں یا طلحہؓ و زبیرؓ کے ساتھ شامل ہو جائیں اور اگر کعب یہ جواب لاتے ہیں کہ طلحہؓ و زبیرؓ نے خوشی سے بیعت کی تھی تو بصرہ کی حکومت عثمانؓ کے قبضہ میں رہے گی اور طلحہؓ و زبیرؓ کو اختیار ہوگا کہ خواہ وہ علیؓ کی اطاعت پر قائم رہیں یا بصرہ چھوڑ کر اپنی جماعت کے پاس چلے جائیں اور بصرہ کے تمام مسلمان اس شخص کے ساتھ ہوں گے جو کامیاب ہوگا۔

کعب کی مدینہ آمد

کعب بصرہ سے چل کر مدینہ پہنچے۔ لوگ ان کی آمد کی وجہ سے جمع ہو گئے۔ یہ مدینہ جمعہ کے روز پہنچے تھے کعب نے کھڑے ہو کر سوال کیا۔ اے اہل مدینہ میں اہل بصرہ کی جانب سے تمہارے پاس قاصد بن کر آیا ہوں اور یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس جماعت نے طلحہؓ و زبیرؓ کو علیؓ کی بیعت پر مجبور کیا تھا یا انھوں نے برضا و رغبت بیعت کی تھی۔

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کا جواب

تمام قوم میں سے کسی نے بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ دونوں سے زبردستی بیعت لی گئی ہے۔ یہ سن کر تمام نے انھیں مارنے کا حکم دیا اور سہلؓ بن حنیف اور ان کے ساتھی انھیں مارنے کے لئے جھپٹے۔ حضرت صہیب بن سنان اور حضرت ابوایوبؓ بن زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کے ساتھ انھیں بچانے کے لئے آگے بڑھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت محمدؓ بن مسلمہ نے جب یہ دیکھا کہ حضرت اسامہؓ کی جان کا خطرہ ہے تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم ان دونوں سے زبردستی بیعت لی گئی ہے۔ یہ سن کر لوگ اسامہؓ کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔

حضرت صہیبؓ نے حضرت اسامہؓ کا ہاتھ پکڑا اور انھیں اپنے گھر لے گئے اور ان سے فرمایا اے اسامہؓ کیا تم نہیں جانتے کہ ام عامر ایک احمق عورت ہے کیا تم ہماری طرح خاموش نہ رہ سکتے تھے

حضرت اسامہؓ نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ میں ان نتائج کو دیکھ رہا تھا جہاں یہ خلافت ہمیں پہنچا رہی ہے اور تم بھی دیکھ رہے ہو کہ ہم ایک زبردست مصیبت میں مبتلا ہو چکے ہیں۔!

کعب مدینہ سے واپس لوٹے اور اس دوران میں طلحہؓ و زبیرؓ مکمل تیاریاں کر چکے تھے اور انھیں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ مہیا کر چکے تھے۔ جب کعب بصرہ پہنچے تو محمد بن طلحہ اس وقت عثمانؓ بن حنیف کے قریب کھڑے تھے۔ یہ محمد نوافل بہت پڑھتے تھے بصرہ کے جاٹوں اور کاشتکاروں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ ہمارے خلاف کوئی خبر نہ لائے ہوں انھوں نے راہ ہی میں اسے سمجھا بجھا کر پہلے عثمانؓ کے پاس لے گئے اور انھیں طلحہؓ و زبیرؓ کے پاس تک نہ جانے دیا۔

حضرت علیؓ کا خط

حضرت علیؓ کو جب ان حالات کا علم ہوا اور اہل مدینہ کا طرز عمل معلوم ہوا تو انہوں نے فوراً عثمانؓ کو ایک خط تحریر کیا۔ اس میں لکھا کہ خدا کی قسم ان دونوں کو کسی فرقہ بندی پر مجبور نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ جماعت کی وحدت کو برقرار رکھنے کے لئے مجبور کیا گیا تھا اور ایک نیک کام کی خاطر زبردستی کی گئی تھی اگر یہ دونوں بیعت توڑنا چاہتے ہیں تو ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں اور اگر وہ کسی اور شے کے طلبگار رہیں تو ہم اس پر غور و فکر کریں گے۔

حضرت عثمانؓ بن حنیف کی وعدہ خلافی

ادھر یہ حضرت عثمانؓ بن حنیف کے پاس پہنچا۔ ادھر مدینہ سے کعب پہنچے۔ حامیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہؓ نے عثمانؓ بن حنیف کے پاس کہلا کر بھیجا کہ تم حسب وعدہ بصرہ خالی کر دو۔ انھوں نے حضرت علیؓ کے خط کو پیش کر کے کہا کہ یہ تو معاملہ ہی جداگانہ ہے۔ جس کا فیصلہ سے کوئی تعلق نہیں۔

لشکر عائشہؓ کا حملہ

حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ نے ایک رات اپنے تمام آدمیوں کو جمع کیا اس رات سخت سردی پڑ رہی تھی اور زبردست آندھی چل رہی تھی جس کی وجہ سے تاریکی بھی بے پناہ چھا گئی تھی اور ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ یہ دونوں لشکر لئے ہوئے عشاء کی نماز کے وقت مسجد پہنچے۔ یہ لوگ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔ عثمانؓ بن حنیف آگے بڑھے لیکن زبیرؓ و طلحہؓ نے عبدالرحمٰنؓ بن عتاب کو آگے بڑھا دیا اس پر جاٹوں اور کاشتکاروں نے ہتھیار اٹھا لئے اور لشکر عائشہؓ کا مقابلہ شروع کر دیا۔ انہوں نے بھی جنگ چھیڑ دی اور کافی دیر تک مسجد میں جنگ ہوتی رہی۔

عائشہؓ کے ساتھیوں نے عثمانؓ کے بہت سے حامیوں کو گرفتار کر لیا اور چالیس آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور طلحہؓ و زبیرؓ نے کچھ لوگوں کو عثمانؓ کے پاس بھیجا کہ انھیں ہمارے پاس بلا کر لاؤ جب عثمانؓ ان کے پاس پہنچے تو لوگوں نے انھیں خوب لاتوں سے روندا اور ان کے چہرے کے تمام بال اکھاڑ ڈالے۔ یہ طرز عمل زبیرؓ و طلحہؓ کو نہایت ناگوار گزرا اور عثمانؓ کو حضرت عائشہؓ کے پاس روانہ کیا اور ان کی رائے معلوم کرائی۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ انھیں چھوڑ دو یہ جہاں چاہیں جائیں۔ ان کا راستہ قطعاً نہ روکو لشکر عائشہؓ نے قصر کے دربانوں کو بھی نکال دیا۔ یہ عثمانؓ کی حفاظت کے لئے پہرہ دیا کرتے تھے چالیس آدمیوں کی دن میں ڈیوٹی تھی اور چالیس کی رات کو۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتاب نے عشاء اور صبح کی نماز پڑھائی حضرت عائشہ اور طلحہؓ و زبیرؓ کے درمیان ایک قاصد پیغام بری کی خدمات انجام دے رہا تھا۔ وہ حضرت عائشہؓ کے پاس ان دونوں کا پیغام پہنچاتا اور پھر جواب لے کر جاتا۔

عثمانؓ بن حنیف کا حشر

عمرو بن شعبہ نے ابوالحسن، ابومخنف، یوسف بن یزید کے ذریعے سہلؓ بن سعد سے نقل کیا ہے کہ جب لوگوں نے عثمانؓ بن حنیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پکڑ لیا تو انہوں نے ابان بن عثمانؓ کو حضرت عائشہؓ کے پاس روانہ کیا کہ ان کا عثمانؓ کے بارے میں حکم کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ انھیں قتل کر دو۔ لیکن کسی عورت نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا اے ام المومنینؓ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ عثمانؓ کے بارے میں یہ سوچ لیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابان کو واپس بلاؤ۔ جب ابان واپس آئے تو ان سے فرمایا۔ انھیں قتل نہ کرو بلکہ قید کر دو اس پر ابان نے عرض کیا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ نے اس کام کے لئے مجھے واپس بلایا ہے تو میں نہ آتا۔

حضرت عائشہؓ کا یہ حکم سن کر مجاشع بن مسعود نے لوگوں سے کہا کہ اسے مارو اور اس کی داڑھی کے بال نوچ لو۔ لوگوں نے عثمانؓ کو چالیس کوڑے مارے اور ان کی داڑھی کے بال نوچ لئے اور مونچھیں اور پلکیں اکھاڑ ڈالیں اور قید کر دیا۔

حواب کا واقعہ

احمد بن زہیر نے، وہب بن جریر، یونس بن یزید کے حوالے سے امام زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب طلحہؓ و زبیرؓ کو یہ علم ہوا کہ علیؓ ذی قار پہنچ چکے ہیں تو وہ بصرہ واپس لوٹ گئے راہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنیں تو دریافت کیا کہ یہ کون سا چشمہ ہے لوگوں نے جواب دیا یہ حواب کا چشمہ ہے۔

یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے انا للہ پڑھی۔ اور فرمایا۔ یہ تو وہی معاملہ ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ کے پاس کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا شاید تم میں سے ایک عورت ایسی ہو جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے۔ اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا۔

حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ حضرت عائشہ کے پاس آئے اور عرض کیا جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ حواب کا چشمہ ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ الغرض حضرت عائشہؓ آگے بڑھ کر بصرہ پہنچ گئیں یہاں عثمانؓ بن حنیف امیر تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمانؓ نے ان سے سوال کیا۔ تم نے اپنے امیر کی بیعت کیوں توڑی؟

طلحہؓ وزبیرؓ :۔ ہم آپ سے زیادہ خلافت کا حقدار نہیں سمجھتے۔ اور جو کچھ اس نے کیا ہے وہ تو سامنے ہی ہے۔

عثمانؓ :۔ تو اس شخص نے مجھے یہاں امیر بنایا ہے۔ میں انھیں جو کچھ تم کہہ رہے ہو لکھ کر بھیج دیتا ہوں اور جب تک ان کا جواب نہ آئے نماز میں پڑھاؤں گا۔

الغرض اس بات پر صلح ہو گئی اور عثمانؓ نے علیؓ کے پاس خط لکھ کر روانہ کیا۔ ابھی دو روز بھی نہ گزرے تھے کہ طلحہؓ وزبیرؓ کے لشکر نے عثمانؓ پر حملہ کر دیا اور مدینۃ الرزق کے قریب زابوقہ مقام پر ان سے جنگ کی اور عثمانؓ پر غالب آئے اور انھیں پکڑ لیا۔ پہلے تو ان کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پھر یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں اہل مدینہ ان کے قتل پر غضب ناک نہ ہو جائیں۔ اس لئے انھیں قتل تو نہیں کیا لیکن انھیں مارا اور ان کے بال نوچ ڈالے۔

طلحہؓ وزبیرؓ کی تقریر

طلحہؓ وزبیرؓ تقریر کرنے کھڑے ہوئے اور فرمایا توبہ دل سے ہوتی ہے۔ ہم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ امیر المومنین عثمانؓ کو ان کی غلطیوں پر آگاہ کریں اور ہمارا ان کے قتل کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ لیکن بد عقل عاقلوں پر غالب آگئے اور انھیں قتل کر دیا۔

لوگوں نے حضرت طلحہؓ سے کہا۔ آپ کے خطوط جو ہمارے پاس آئے تھے ان سے تو کچھ اور ظاہر ہوتا تھا

حضرت زبیرؓ نے فرمایا۔ عثمانؓ کے بارے میں میرا تو تمھارے پاس کوئی خط نہیں آیا پھر حضرت زبیرؓ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور ان کے مصائب کا ذکر کیا۔ اور حضرت علیؓ کی برائیاں بیان کیں۔

اس پر بنو عبد القیس کے ایک شخص نے کھڑے ہو کر حضرت زبیرؓ سے کہا کہ آپ خاموش رہیئے اور پہلے مجھے تقریر کرنے دیجئے۔

حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ نے فرمایا۔ تمہاری تقریر سے کیا واسطہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدی کی تقریر

لیکن وہ عبدی کھڑا ہوا اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

اے مہاجرین تم سب سے پہلے وہ اشخاص ہو جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا۔ اور اس لحاظ سے تمہیں ایک بہت بڑی فضیلت حاصل ہے۔ پھر جس طرح تم نے اسلام قبول کیا تھا اسی طرح اور لوگوں نے بھی اسلام قبول کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگوں نے اپنے میں سے ایک شخص کی بیعت کر لی اور تم نے ہم سے اس سلسلے میں کوئی مشورہ طلب نہیں کیا۔ ہم اس پر راضی ہو گئے اور اس معاملے میں تمہاری اتباع کی۔ اللہ عز وجل نے مسلمانوں کے لیے ان کی امارت میں برکت عطا فرمائی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے اور تمھی میں سے ایک شخص کو تم پر خلیفہ بنا دیا۔ ان کی خلافت کے سلسلے میں کبھی ہم سے کوئی مشورہ طلب نہیں کیا گیا۔ ہم ان کی خلافت پر راضی رہے اور ان کی اطاعت کرتے رہے۔ جب ان کی بھی وفات ہوگئی تو خلافت کا معاملہ چھ آدمیوں کے سپرد کر دیا گیا۔ تم نے عثمانؓ کو منتخب کیا اور ہمارے مشورہ کے بغیر ان کی بیعت کر لی۔ پھر تم لوگوں نے عثمانؓ سے کسی بات پر اختلاف کیا اور اسے ہمارے مشورہ کے بغیر قتل کر ڈالا۔ پھر تم نے ہمارے مشورے کے بغیر علیؓ سے بیعت کر لی۔ پھر تم نے اس سے اختلاف کیا۔ اب تم یہ چاہتے ہو کہ ہم علیؓ سے جنگ کریں۔ تم ہمیں یہ بتاؤ کہ کیا علیؓ نے مال غنیمت پر قبضہ کر لیا ہے یا حق کو چھوڑ دیا ہے یا وہ اعمال اختیار کر لئے ہیں جنھیں تم برا سمجھتے ہو۔ اگر فی الواقع ایسا ہے تو ہم تمھارے ساتھ ہو کر اس سے لڑیں گے اور اگر ایسا نہیں تو ہم اس سے جنگ کے لئے تیار نہیں۔

ان لوگوں نے عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کر لیا لیکن اہل قبیلہ انھیں بچانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ لشکر عائشہؓ نے اگلے روز عثمانؓ کے لشکر پر حملہ کر دیا اور ان کے ستر آدمی قتل کر دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم بن جبلہ کی جنگ

آدم برسر مطلب محمد اور طلحہ کا بیان ہے کہ جب حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ نے بیت المال اور دربانوں پر قابو پالیا اور لوگ ان کے ساتھ ہو گئے اور جو لوگ ان کے مخالف تھے وہ روپوش ہو گئے۔ صبح کو انھیں یہ خبر معلوم ہوئی کہ حکیم ایک جماعت کے ساتھ موجود ہے حضرت عائشہؓ نے زبیرؓ و طلحہؓ کے پاس کہلا کر بھیجا کہ عثمانؓ بن حنیف کا راستہ نہ روکا جائے۔ زبیرؓ و طلحہؓ نے اس پر عمل کیا اور عثمانؓ بصرہ سے نکل کر اپنے آدمیوں کی تلاش میں چلے گئے۔

صبح کے وقت حکیم بن جبلہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا۔ اس کے ساتھ کچھ بنو عبدالقیس اور کچھ ربیعہ کے لوگ تھے۔ یہ لوگ دارالرزق کی جانب بڑھے اور حکیم بن جبلہ کہہ رہا تھا کہ اگر میں عثمانؓ کی مدد نہ کروں تو اس کا بھائی نہیں اس کے بعد یہ حکیم حضرت عائشہؓ کو گالیاں دینے لگا۔

ایک عورت نے جو اس کی ہم قوم تھی جب یہ گالیاں سنیں تو اس سے بولی اے خبیث عورت کے بیٹے تو اسی لائق ہے کہ گالیاں دیتا پھرے۔ حکیم نے اس کے نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا اس پر بنو عبدالقیس بپھر گئے صرف اس کے ساتھ چند لوگ رہ گئے۔ بنو عبدالقیس نے اس سے کہا تو نے کل بھی یہی حرکت کی تھی اور آج بھی یہی حرکت کی ہے۔ خدا کی قسم اب ہم تیرا ساتھ نہ دیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے قید میں مبتلا کرے۔ یہ لوگ اس کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے اس کے ساتھ عثمانؓ بن حنیف کے بقیہ ساتھی بھی شامل تھے اور تمام قبائل کے وہ لوگ اس کے ساتھ ہو گئے جنھوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کے خلاف بغاوت کر کے انھیں شہید کیا تھا کیونکہ وہ یہ سمجھ چکے تھے کہ اب ان کے لئے بصرہ میں کوئی جائے پناہ موجود نہیں۔ اس لئے وہ سب اس کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ یہ لوگ آگے بڑھ کر دارالرزق کے قریب زابوقہ پہنچے۔

قاتلین عثمانؓ کا جمگھٹا

حضرت عائشہؓ نے حکم دیا تم صرف ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کریں اور یہ اعلان کر دو کہ جو شخص حضرت عثمانؓ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل سے تعلق نہ رکھتا ہو وہ ہمارے مقابلے سے ہٹ جائے کیونکہ ہماری جنگ صرف قاتلین عثمانؓ سے ہے اور ہم کسی سے بھی جنگ کی پہل نہ کریں گے۔

حکیم نے جنگ شروع کر دی اور منادی کے اعلان کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے بصرہ کے تمام قاتلین کو ہمارے سامنے جمع کر دیا ہے۔ اے اللہ ان میں سے کسی کو زندہ باقی نہ چھوڑیئے۔ اور ان سے آج قصاص لے لیجئے اور انہیں قتل فرما دیجئے۔

حکیم کے ساتھیوں نے ان لوگوں سے جنگ شروع کر دی اور بہت سخت جنگ ہوئی حکیم کے لشکر میں چار سردار تھے۔ حکیم طلحہؓ کے مدمقابل تھا۔ ذریح زبیرؓ کے مدمقابل ابن الحرش عبدالرحمٰنؓ بن عتاب کے مقابلہ میں اور حرقوص بن زہیر عبدالرحمٰنؓ بن الحارث بن ہشام کے مقابلے میں۔ طلحہؓ حکیم کے مقابلہ پر نکلے اس کے ساتھ تین سو آدمی تھے۔

حکیم کے اشعار

حکیم نے تلوار سے وار شروع کیا وہ اس وقت یہ رجز پڑھ رہا تھا ؎

اَضْرِبُهُمْ بِالْيَابِسِ　　　ضَرْبَ غُلَامٍ عَابِسِ

(ترجمہ) میں انہیں عابسی غلام کی مار کی طرح خشک چیز سے مارتا ہوں۔

مِنَ الْحَيَاةِ آيِسِ　　　فِي الْغُرَفَاتِ نَافِسِ

(ترجمہ) میں زندگی سے مایوس ہو کر کھڑکیوں میں جھانک رہا ہوں۔

ایک شخص نے حکیم کے پاؤں پر تلوار ماری اور اسے کاٹ ڈالا حکیم نے کٹا ہوا پیر اس کے کھینچ مارا جس سے وہ گر گیا۔ لیکن اس نے پھر اٹھ کر اسے قتل کر ڈالا اور اس کی لاش پر ٹیک لگا کر یہ شعر پڑھے ؎

يَا فَخِذُ لَنْ تُرَاعِي　　　اِنَّ مَعِي ذِرَاعِي

اَحْمِي بِهَا كُرَاعِي

(ترجمہ) اے ران تو ہرگز نہ ڈر۔ میرے پاس ابھی میرا ہاتھ موجود ہے۔ جس سے میں اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردن کی حفاظت کر رہا ہوں۔

حکیم لڑتے وقت یہ اشعار بھی پڑھ رہا تھا۔

لَیْسَ عَلَیَّ اَنْ اَمُوْتَ عَارٌ   وَالْعَارُ فِی النَّاسِ هُوَ الْفِرَارُ

(ترجمہ) مرنے میں میرے لئے کوئی عار نہیں۔ عار تو لوگوں کے نزدیک بھاگنے میں ہے۔

وَالْمَجْدُ لَا یَفْضَحُهُ الذِّمَارُ

اور بڑائی اس میں ہے کہ اسے اس کی قوم رسوا نہ کرے

جنگ کے بعد ایک شخص حکیم کے پاس سے گزرا۔ اس میں ابھی کچھ جان باقی تھی اور یہ ایک اور لاش پر سر ڈالے پڑا تھا۔ آنے والے نے سوال کیا۔ اے حکیم کیا حال ہے؟ حکیم نے جواب دیا میں نے تیرے قاتل کو قتل کر دیا ہے۔ آنے والے نے کہا۔ اچھا میرا سہارا لے کر چلو۔ وہ اسے اٹھا کر لایا۔ حکیم کے ساتھ ستر آدمی اور مارے گئے تھے۔

حکیم کی مرتے وقت کی تقریر

حکیم نے اس روز ٹانگ کٹ جانے کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر تقریر کی اس وقت اس کی زبان میں کسی قسم کی لکنت نہ تھی اور اس کے چاروں طرف تلواریں چل رہی تھیں۔ اس نے کہا

بات یہ ہے کہ ہم نے ان دونوں یعنی زبیرؓ و طلحہؓ کو پیچھے دھکیل دیا تھا۔ انھوں نے علیؓ کی بیعت کی اور اس کی اطاعت کا دم بھرا۔ پھر یہ دونوں اس کے مخالف ہو گئے اور قصاص عثمانؓ کا نام لے کر اس سے جنگ چھیڑ دی۔ اس طرح انھوں نے ہماری جماعت میں تفریق پیدا کی حالانکہ ہم بہت سے گھروں کے مالک تھے اور ہمارے بہت سے مددگار تھے۔ اے اللہ تو گواہ ہے کہ ان دونوں کی غرض عثمانؓ کا قصاص نہیں۔

ایک منادی نے اسے جواب دیا۔

اے خبیث تجھ پر اللہ کا عذاب نازل ہوا تو تو گھبرا گیا۔ حالانکہ تو نے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے ساتھیوں نے امام مظلوم کے خلاف تمام الزامات لگائے تھے اور اس طرح تم نے مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور تم نے لوگوں کا خون بہا کر خوب دنیا حاصل کر لی اب تم اللہ کے عذاب کا مزا چکھو اور تم ان جہنمیوں کے پاس پہنچ جاؤ جہاں جانے کے تم مستحق ہو۔

اس روز ذریح اور اس کے ساتھی بھی قتل کئے گئے اور حرقوص بن زہیر اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ بھاگ گیا۔ ان لوگوں نے اپنی قوم میں جا کر پناہ لی۔

قاتلین عثمانؓ کا قتل

حضرت طلحہؓ و زبیرؓ نے بصرہ میں اعلان کرایا کہ جن جن قبائل کے پاس وہ لوگ موجود ہیں جو عثمانؓ کو شہید کرنے کے لئے مدینہ چڑھ کر گئے تھے انھیں ہمارے پاس لے آؤ۔ لوگ ان قاتلین کو کتوں کی طرح گھسیٹ گھسیٹ کر لائے اور ان سب کو قتل کر دیا اور حرقوص بن زہیر کے علاوہ اہل بصرہ میں سے کوئی ایسا شخص نہیں بچا جس نے قتل عثمانؓ میں حصہ لیا تھا۔

حرقوص بن زہیر بنو سعد خاندان سے تعلق رکھتا تھا اس لئے بنو سعد نے اسے بچا لیا۔ طلحہؓ و زبیرؓ نے بنو سعد کو اس بات پر سخت برا بھلا کہا اور ان کے لئے ایک مدت معین کر دی کہ اس دوران میں حرقوص کو حاضر کر دو۔ بنو سعد کو یہ بات بہت ناگوار گزری۔ اس لئے کہ وہ سب عثمانی تھے حتیٰ کہ انھوں نے یہ کہلا کر بھیج دیا کہ ہم اس جنگ سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور جب بنو سعد مخالف ہو گئے تو ان کی دیکھا دیکھی بنو عبدالقیس بھی اپنے مقتولین کی وجہ سے بھڑک اٹھے اور جس شخص پر بھی کوئی الزام تھا وہ بھاگ بھاگ کر علیؓ کے پاس جانے لگا اور ان کی اطاعت کا دم بھرنے لگا۔

حضرت طلحہؓ و زبیرؓ نے لوگوں کو عطیات اور تنخواہیں تقسیم کرنے کا حکم دیا اور جن لوگوں نے ان کی اطاعت کی تھی اور ان کی خاطر جانیں قربان کی تھیں ان کے مدارج بڑھائے۔

اس کے بعد بنو عبدالقیس اور اکثر بنو بکر بن وائل مخالفت میں کھڑے ہو گئے۔ انھوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت المال پر حملہ کیا۔ طلحہؓ و زبیرؓ کے لشکر نے بھی ان کا مقابلہ کیا اور ان کے بہت سے آدمی ختم کر دیئے بقیہ لوگ بصرہ سے بھاگ کر علیؓ کا ساتھ دینے کے لئے ان کے راستہ میں جمع ہو گئے۔ طلحہؓ و زبیرؓ بصرہ میں مقیم رہے اور اب بصرہ کے لوگوں میں حرقوص بن زہیر کے علاوہ کسی سے قصاص لینا باقی نہ رہا۔

اہل شام کے نام طلحہؓ و زبیرؓ کا خط

طلحہؓ و زبیرؓ نے یہ تمام واقعات اہل شام کو لکھ کر روانہ کئے اور تحریر کیا کہ۔

ہم قاتلین سے جنگ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو نافذ کرنے کے لئے نکلے ہیں تاکہ ہر شریف و رذیل اور قلیل و کثیر سب پر اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ کیا جا سکے اور تاکہ اللہ عزوجل ہمیں اصل احکام پر لوٹا دے۔ اس بات پر بصرہ کے نیک اور شریف لوگوں نے ہماری بیعت کی اور شریر اور جھگڑالو قسم کے لوگوں نے ہماری مخالفت کی اور ہمارے مقابلے پر ہتھیار اٹھائے۔ ان لوگوں کا کہنا یہ تھا کہ ہم ام المومنینؓ کی اطاعت کے لئے تیار ہیں انھیں چاہیئے کہ وہ حق کا حکم دیں اور لوگوں کو حق پر چلنے کے لئے آمادہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دوبارہ سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ان لوگوں کے سامنے ہر قسم کے دلائل پیش کئے گئے اور جب کوئی حجت باقی نہ رہی تو امیر المومنین حضرت عثمانؓ بن عفان کے قاتل ایک جگہ جمع ہو گئے اور اپنی پرانی روش اختیار کرتے ہوئے ہمارے مد مقابل ہوئے ان میں سے حرقوص بن زہیر کے علاوہ کوئی شخص نہیں بچا اور انشاء اللہ ایک نہ ایک روز اللہ تعالیٰ اسے بھی قید فرمائیں گے۔ یہ لوگ اسی طرح جہنم رسید ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا وصف بیان فرمایا ہے۔

ہم تمھیں اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ جس طرح ہم نے ان قاتلین سے جنگ شروع کی ہے تم بھی ان سے اسی طرح جنگ کرو۔ ایک دن ہم بھی اللہ عزوجل کے سامنے جائیں گے اور تم بھی اس کے سامنے جاؤ گے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے سامنے عذر پیش کرنے کے لئے جو ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ ہم نے پوری کر دی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ خط سیار العجلی کے ہاتھ روانہ کیا گیا۔

اور اسی قسم کا ایک اور خط اہل کوفہ کے نام روانہ کیا گیا۔ بنو عمرو بن اسد میں سے ایک شخص منظفر بن معرض کو قاصد بنا کر بھیجا گیا۔ ایک خط اہل یمامہ کے نام لکھا گیا حارث السدوسی کے ہاتھ اسے روانہ کیا گیا اس وقت یمامہ کے عامل سبرۃ بن عمرو العنبری تھے۔ اسی طرح ایک خط اہل مدینہ کے نام لکھ کر ابن قدامۃ القشیری کے ہاتھوں روانہ کیا گیا۔

اہل کوفہ کے نام حضرت عائشہؓ کا خط

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل کوفہ کے نام ایک خط تحریر فرمایا اور انھی کے قاصدوں کے ہاتھوں اسے روانہ کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس میں تحریر فرمایا۔

میں تمھیں اللہ عز وجل اور اسلام کا واسطہ دیتی ہوں کہ اللہ کی کتاب کو اور اس میں جو احکام ہیں انھیں دنیا میں قائم کرو۔ اللہ سے ڈرو اور اس کے دین کو مضبوطی سے تھام لو اور اس کتاب پر چلو۔ ہم بصرہ پہنچے اور لوگوں کو اس کی دعوت دی کہ وہ دنیا میں اللہ کی کتاب اور اس کے احکام کو نافذ کریں گے۔ نیک لوگوں نے ہماری اس بات کو قبول کر لیا۔ اور جن میں خیر کا مادہ ہی نہ تھا انھوں نے ہمارے مقابلہ پر ہتھیار اٹھائے اور یہ دعویٰ کیا کہ تمھیں بھی عثمانؓ کے پاس پہنچا دیں گے تاکہ یہ تمام حدود ختم ہو جائیں ان لوگوں نے سخت عناد سے کام لیا اور ہمیں کافر قرار دیا۔ ہم نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔	کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب دی گئی تھی کہ جب انھیں کتاب اللہ کی دعوت دی جاتی ہے تاکہ اس کے مطابق ان میں فیصلہ کیا جائے تو ایک جماعت اس سے سرکشی اور اعراض کرتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے بعض نے میری بات کو قبول کیا اور ان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ہم نے اولاً انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان لوگوں کے علاوہ کوئی ان کے ساتھ نہ رہا جو میرے ساتھیوں سے جنگ کرنا چاہتے تھے۔ عثمانؓ بن حنیف نے ان لوگوں کو مجھ سے جنگ کرنے پر ابھارا۔ اللہ عزوجل نے نیک لوگوں کے ذریعہ میری امداد فرمائی اور ان کے مکر کو انھی کی طرف پلٹ دیا ہم چھبیس روز تک انھیں کتاب اللہ اور اس کے احکام قائم کرنے کی دعوت دیتے رہے اور ان کے سامنے یہ بات پیش کرتے رہے کہ جس شخص کا خون بہانا حلال ہو اس کا خون بہانا چاہیئے ان لوگوں نے اس بات سے انکار کیا اور اس میں حجتیں نکالنی شروع کیں پھر ہم سے ایک شرط پر مصالحت کی لیکن اس صلح کے بعد انھیں کچھ خوف محسوس ہوا اس لئے انھوں نے غداری کی اور عہد توڑ دیا اور جمع ہو کر مقابلہ پر آ گئے۔ اللہ تعالےٰ عزوجل نے عثمان رضی اللہ عنہ کے تمام قاتلین کو یکجا فرما دیا اور ان سے انتقام لیا ان میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچ سکا اللہ تعالےٰ نے عمیر بن مرثد، مرثد بن قیس، ابو رباب اور ابوانذر کی ایک جماعت کے ساتھ ہماری امداد فرمائی۔ یہ لوگ قاتلین عثمانؓ کے مقابلہ میں ہماری امداد پر تیار ہوئے حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے اہل بصرہ سے عثمانؓ کا قصاص لے لیا۔

اے اہل کوفہ تم خائنین کی جانب سے نہ جھگڑو اور نہ ان قاتلین کی مدد کرو اور نہ ان لوگوں سے کوئی تعلق رکھو جن پر اللہ تعالےٰ کی حد قائم ہے ورنہ تم بھی ظالم بن جاؤ گے۔

حضرت عائشہؓ نے نام بہ نام کوفہ کے بہت سے آدمیوں کے نام خطوط تحریر فرمائے ان میں تحریر فرمایا۔

لوگوں کو ان قاتلین کو پناہ دینے سے روکو اور ان کی کوئی مدد نہ کرو اور اپنے گھروں میں بیٹھے رہو۔ کیونکہ ہماری جماعت ان حرکات سے ہرگز راضی نہیں جو حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خلاف کی گئیں۔ ان لوگوں نے امت میں تفریق پیدا کی اور کتاب اور سنت رسول اللہ کی مخالفت کی انھیں ہم نے جو حکم دیا تھا اس کے خلاف کیا ہم نے انھیں کتاب اللہ پر عمل کرنے اور اسکی حدود شرعی قائم کرنے کا حکم دیا تھا لیکن انھوں نے عثمانؓ کو کافر سمجھا اور ہمیں بھی کتاب اللہ کا منکر قرار دیا۔

صالحین نے ان کے اس طرز عمل کو برا سمجھا اور ان کے قول کو ایک اہم بات قرار دیا اور ان سے کہا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ امیر المومنینؓ کے قتل کرنے کے بعد تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کے مقابلہ میں آؤ اور اگر وہ تمھیں حق پر چلنے کا حکم دیں تو کیا تم انھیں بھی قتل کر دو گے اور کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور مسلمانوں کے اماموں کے خون سے ہاتھ رنگو گے۔ ان لوگوں نے اس برائی کا بھی ارادہ کر لیا اور ان کے ساتھ عثمانؓ بن حنیف بھی شامل ہو گئے اور جاہل اور اوباش جاٹ اور کاشتکار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ ان میں سے ایک جماعت میدان میں ہمارے مد مقابل رہی چھبیس روز تک یہی حالات رہے۔ ہم انھیں حق کی اور اس بات کی دعوت دیتے رہے کہ وہ ہمارے اور حق کے درمیان حائل نہ ہوں لیکن انھوں نے غداری کی اور خیانت سے کام لیا۔ ایسے لوگوں کی ہم نے بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔ یہ لوگ کہتے تھے کہ طلحہؓ و زبیرؓ نے علیؓ کی بیعت کی تھی اس لئے مدینہ ایک قاصد روانہ کیا گیا وہ وہاں سے جو خبر لے کر آیا وہ ان کے خلاف تھی۔ تب بھی انھوں نے حق کو نہ پہچانا اور نہ اسے قبول کیا۔

ان لوگوں نے صبح اندھیرے مجھے اور میرے ساتھیوں کو قتل کرنے کے لئے میرے مکان پر حملہ کیا اور یہ لوگ بڑھ کر میرے دروازے کی چوکھٹ تک پہنچ گئے ان لوگوں کے ساتھ ایک راہبر بھی تھا جو ہمارے پوشیدہ مقامات کی انھیں اطلاع دے رہا تھا۔ جب یہ لوگ میرے دروازے پر پہنچے تو وہاں ایک جماعت موجود تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں عمیر بن مرثد، یزید بن عبداللہ بن مرثد، مرثد بن قیسؓ اور بنو قیس کی ایک جماعت شامل تھی مخالفین نے ان سے جنگ شروع کر دی مسلمانوں نے اسے گھیر کر قتل کر دیا اور اس طرح اللہ عزوجل نے اہل بصرہ کو ایک بات پر متحد فرما دیا یعنی جو زبیرؓ اور طلحہؓ کا مطالبہ تھا جب ہم قاتلین کو قتل کر چکےؓ تو ہم نے عام معافی کا اعلان کر دیا یہ واقعہ ۳۶ھ میں ربیع الآخر کے ختم ہونے سے پانچ روز قبل پیش آیا۔

حکیم کا قاتل

عمرو بن شعبہ نے ابو الحسن کے ذریعہ عامر بن حفص کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ مجھ سے بعض بوڑھے لوگوں نے بیان کیا تھا کہ حکیم بن جبلہ کی گردن بنو حدان کے ایک شخص نے اتاری تھی اس شخص کا نام ضخیم تھا حکیم کا مرنے کے بعد سر جھک گیا تھا اور اس کا چہرہ گردن کی طرف مڑ گیا تھا۔

ابن مثنیٰ کا بیان ہے کہ جس حدانی نے حکیم کو قتل کیا تھا اس کا نام یزید بن الاسحم الحدانی تھا بعد میں حکیم کی لاش یزید بن الاسحم اور کعب بن الاسحم کی لاشوں کے درمیان پڑی ہوئی ملی۔

بیت المال کا بندوبست

عمرو بن شعبہ نے ابو الحسن اور ابوبکر الہذلی کے ذریعہ ابو الملیح کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حکیم بن جبلہ قتل کر دیا گیا تو لوگوں نے عثمانؓ بن حنیف کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا انھوں نے فرمایا ویسے تو تمھیں اختیار ہے لیکن تمھیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ میرا بھائی سہل مدینہ کا گورنر ہے اگر تم مجھے قتل کر دو گے تو وہ ضرور اس کا بدلہ لے گا لوگوں نے عثمانؓ کو چھوڑ دیا۔

اس کے بعد لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا کہ کون نماز پڑھائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ عبداللہؓ بن زبیرؓ نماز پڑھائیں۔ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔

حضرت زبیرؓ نے لوگوں کو ان کی تنخواہیں اور خزانہ تقسیم کرنے کا ارادہ کیا حضرت عبداللہؓ بن الزبیرؓ نے فرمایا اگر آپ خزانہ تقسیم کر دیں گے تو یہ سب لوگ چلے جائیں گے۔ بعد میں لوگوں نے باہمی فیصلے سے بیت المال کا بندوبست عبدالرحمنؓ بن ابی بکرؓ کے سپرد کیا۔

حکیم کا بیت المال پر حملہ

عمرو نے ابو الحسن علی، ابوبکر الہذلی کے ذریعہ جارود بن ابی سبرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب وہ رات آئی جس میں عثمانؓ بن حنیف پکڑے گئے اور مدینۃ الرزق کے مکان میں غلہ جمع تھا جہاں سے لوگ کھانے کے لئے غلہ حاصل کرتے، عبد اللہؓ بن زبیرؓ نے اپنے ساتھیوں کو غلہ تقسیم کرنے کا ارادہ کیا اور حکیم بن جبلہ کو عثمانؓ کی شکست اور گرفتاری کا علم ہوا۔ وہ عثمانؓ کا حال سن کر بولا خدا کی قسم اگر میں اس کی مدد نہ کروں تو پھر میرے دل میں کچھ بھی خوف خداوندی نہیں۔

وہ بنو عبد القیس اور بکر بن وائل کی ایک جماعت سے کر چلا ان میں بنو عبد القیس کی کثرت تھی۔ یہ جماعت اس کے ساتھ مدینۃ الرزق پر ابن الزبیرؓ کے پاس پہنچی حضرت عبد اللہؓ بن الزبیرؓ نے سوال کیا۔ اے حکیم کیا بات ہے؟

حکیم:۔ ہم اس لئے آئے ہیں کہ ہم بھی یہاں سے غلہ حاصل کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ تم عثمانؓ بن حنیف کو چھوڑ دو اور انھیں دار الامارت میں رہنے کی اجازت دیدو۔ جب تک علیؓ نہ آئیں اس وقت تک کے لئے ہمارا اور تمہارا یہی فیصلہ تھا خدا کی قسم اگر میرے ساتھ کچھ بھی مددگار ہوتے تو میں ان لوگوں کے بدلے میں تمھیں اچھی طرح مزہ چکھاتا اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتا جب تک ان مقتولین کے بدلے میں تم لوگوں کو قتل نہ کر دیتا۔ اور ہمارے جن بھائیوں کو تم نے قتل کیا ہے ان کے قصاص میں تمھارے خون ہمارے لئے حلال ہو چکے ہیں۔ کیا تم لوگوں کو اللہ عزوجل کا خوف نہیں کہ تم لوگوں نے خون بہانا حلال سمجھ لیا۔

حضرت عبد اللہؓ بن زبیرؓ:۔ ہاں حضرت عثمانؓ بن عفان کے خون کے بدلے میں تمہارا خون حلال ہے۔

حکیم:۔ جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا انھی لوگوں نے عثمانؓ کو قتل کیا تھا۔ کیا تم اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔

عبد اللہؓ:۔ ہم تمھیں اس کھانے سے ایک ذرہ بھی نہ دیں گے اور نہ عثمانؓ بن حنیف کو اس وقت تک چھوڑیں گے جب تک وہ علیؓ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔

حکیم:۔ اے اللہ آپ ہی فیصلہ کرنے والے اور عادل ہیں آپ گواہ ہو جائیے۔ اس کے بعد حکیم نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ان لوگوں سے جنگ جائز ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جسے اس بات میں شک ہو وہ واپس لوٹ جائے۔

اس کے بعد حکیم نے ان لوگوں پر حملہ کیا اور نہایت سخت جنگ ہوئی۔ ایک شخص نے تلوار مار کر حکیم کی ٹانگ کاٹ ڈالی۔ حکیم نے وہ کٹی ہوئی ٹانگ اس کے کھینچ ماری جو اس کی گردن پر پڑی جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ نیچے گر پڑا حکیم نے جھک کر اسے قتل کر دیا اور اس کی لاش پر تکیہ لگا کر بیٹھ گیا کچھ دیر بعد وہاں سے ایک شخص کا گزر ہوا اس نے دریافت کیا اے حکیم تجھے کس نے قتل کیا ہے۔

حکیم :- میرے اس تکیہ نے۔

اس روز بنو عبدالقیس کے ستّر آدمی مارے گئے۔ ہذلی کا بیان ہے کہ جب حکیم کا پاؤں کٹا تو اس نے یہ اشعار پڑھے ؎

اَقُوْلُ لِمَاجَذَّ بِیْ مَارِعِیْ　　　لِلرِّجْلِ یَارِجْلِیْ لَنْ تُرَاعِیْ

(ترجمہ) جب میری رگ کٹ گئی تو میں نے اپنے پاؤں سے کہا۔ اے میرے پاؤں تو ہرگز نہ ڈر

اِنَّ مَعِیْ مِنْ نَجْدَۃٍ ذِرَاعِیْ

ابھی میرے پاس ایک مضبوط بازو موجود ہے

عامر و مسلمہ کا بیان ہے کہ اس روز حکیم کے ساتھ اس کا بیٹا اشرف اور اس کا بھائی رعل بن جبلہ بھی مارا گیا۔

حضرت زبیرؓ کا جواب

عمرو بن شعبہ نے ابوالحسن، مثنیٰ بن عبداللہ کے حوالے سے عوف الاعرابی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص زبیرؓ و طلحہؓ کے پاس آیا یہ دونوں ابرہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا میں آپ دونوں کو آپ کے اس سفر پر قسم دیتا ہوں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے اس بارے میں کوئی عہد کیا تھا۔ طلحہؓ جواب دیئے بغیر وہاں سے کھڑے ہو گئے۔ اس نے زبیرؓ کو قسم دے کر سوال کیا۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا حضور نے تو ہم سے کوئی عہد نہ کیا تھا۔ لیکن جب ہمیں معلوم ہوا کہ تمہارے پاس بہت درہم جمع ہیں تو ہم یہ سن کر تمہارے پاس چلے آئے تاکہ ہم بھی تمہارے شریک بن جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زبیرؓ کا اعلان

عمرو نے ابوالحسن، سلیمان بن ارقم اور قتادہ کے حوالے سے ابوعمرہ مولی الزبیرؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب اہل بصرہ نے زبیرؓ اور طلحہؓ کی بیعت کر لی تو زبیرؓ نے لوگوں سے کہا۔ کیا ایک ہزار سوار ایسے ہیں جو میرے ساتھ چلیں تاکہ میں رات تک یا صبح تک علیؓ کے سر پر پہنچ جاؤں اور اسے قتل کر دوں تاکہ یہاں پہنچنے سے پہلے ہی اس کا خاتمہ ہو جائے لیکن کسی نے اس کا جواب نہیں دیا۔

اس پر حضرت زبیرؓ نے جواب دیا کہ واقعتاً یہ وہی فتنہ ہے جس کا ہم آپس میں ذکر کیا کرتے تھے۔

خادمہ:۔ آپ اسے فتنہ بھی کہہ رہے ہیں اور خود جنگ بھی کر رہے ہیں۔

زبیرؓ:۔ اسے ہم خود دیکھ رہے ہیں کیونکہ میرے پاؤں کے نیچے اس کام کے علاوہ کوئی اور کام نہیں جسے میں اچھی طرح نہ سمجھتا ہوں لیکن اس کام کے بارے میں میں یہ فیصلہ بھی نہیں کر سکتا کہ مجھے آگے بڑھنا چاہیے یا پیچھے ہٹ جانا چاہیے۔

علقمہ کی طلحہؓ سے گفتگو

احمد بن منصور نے یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف قاضی صنعاء، عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیرؓ اور موسیٰ بن عقبہ کے واسطہ سے علقمہ بن وقاص اللیثی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب طلحہؓ و زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ نے کوچ کیا تو میں نے طلحہؓ کو خلوت میں دیکھا کہ اپنی غلطی کے باعث اپنی داڑھی پر ہاتھ مار رہے تھے میں نے عرض کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کو خلوت بہت محبوب ہو چکی ہے اور آپ اپنی غلطی کے باعث اپنی داڑھی پر اکثر ہاتھ مارتے ہیں اگر آپ اس جنگ وغیرہ کو برا سمجھ رہے ہیں تو اسے چھوڑ کر خاموش بیٹھ جائیے۔

طلحہؓ:۔ ایک وہ زمانہ تھا جب ہم سب ایک دست واحد کی طرح تھے اور درست کرنے والا ہمیں درست کر دیتا تھا اس وقت اگر ہم یہ چاہتے تھے کہ لوہے کے دو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیں تو ہم اس پر قدرت رکھتے تھے۔ اب میری ذات سے عثمانؓ کو تکلیف پہنچی ہے تو اس کی توبہ یہی ہے کہ ان کے خون کے مطالبہ میں لوگ میرا خون بہا دیں۔

علقمہ:۔ تو آپ اپنے صاحبزادے محمد کو کیوں نہیں واپس کر دیتے کیونکہ آپ صاحب عیال ہیں اگر خدانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواستہ آپ شہید کر دیئے گئے تو وہ آپ کی جگہ سنبھال لیں گے۔

طلحہ رضؓ: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص بھی اس کام سے پیچھے رہے۔ لہٰذا تم منع کر دو۔

علقمہ کہتے ہیں کہ میں محمد بن طلحہ رضؓ کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ آپ گھر چلے جائیں کیونکہ اگر آپ کے والد کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آگیا تو آپ ان کی اولاد اور گھر والوں کو سنبھال سکیں گے۔

محمد: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ بعد میں لوگوں سے اپنے باپ کا حال دریافت کرتا پھروں۔

حضرت عائشہ رضؓ کا زید بن صوحان کے نام خط

عمرو بن شبہ نے ابوالحسن اور ابومخنف کے ذریعہ مجالد بن سعید کا یہ بیان ذکر کیا ہے

کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ پہنچیں تو انھوں نے زید بن صوحان کو ایک خط تحریر فرمایا۔

یہ خط عائشہ رضؓ بنت ابی بکر رضؓ ام المومنین محبوبۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس کے مخلص بیٹے زید بن صوحان کے نام ہے۔ اے زید جب تمھارے پاس میرا خط پہنچے تو تم میرے پاس چلے آؤ اور اس کام میں میری مدد کرو اگر تم میری مدد نہ کروگے تو لوگ علی رضؓ کے ہاتھوں ذلیل ہو جائیں گے۔

زید بن صوحان نے اس کا یہ جواب تحریر کیا۔

یہ خط زید بن صوحان کی جانب سے عائشہ رضؓ بنت ابی بکر رضؓ ام المومنین اور محبوبۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہے۔ آپ اس کام کو چھوڑ کر اپنے گھر لوٹ جائیے ورنہ میں آپ سے سب سے پہلے مقابلہ کروں گا۔

زید بن صوحان فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ام المومنین رضؓ پر رحم فرمائے کہ اللہ نے انھیں گھر میں بیٹھنے کا حکم دیا تھا اور ہمیں جنگ کرنے کا۔ لیکن انھوں نے اس حکم کو توڑ دیا جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا اور جو حکم ان کے لئے تھا وہ ہمیں دینا شروع کر دیا اور جو حکم ہمارے لئے تھا اس پر ام المومنین رضؓ نے عمل کرنا شروع کیا۔ اور ہم نے اسے چھوڑ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

حضرت علیؓ کا بصرہ کی جانب کوچ

سری نے شعیب، سیف عبیدۃ بن معتب کے حوالے سے یزید الضخم کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب حضرت علیؓ کو مدینہ میں زبیرؓ و طلحہؓ اور عائشہؓ کے بارے میں خبر ملی اور یہ معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے عراق کی جانب کوچ کر دیا ہے تو انھوں نے نہایت تیزی سے کوچ کیا ان کا مقصد یہ تھا کہ راہ ہی میں انھیں روک لیں اور مکہ واپس کر دیں۔ لیکن جب حضرت علیؓ ربذہ پہنچے تو انھیں یہ اطلاع ملی کہ اس جماعت نے اپنا راستہ بدل دیا ہے۔ اس لئے حضرت علیؓ نے چند روز ربذہ میں قیام کیا لیکن جب انھیں یہ خبر ملی کہ یہ لوگ بصرہ کی جانب بڑھ رہے ہیں تو حضرت علیؓ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا اہل کوفہ مجھے بہت محبوب ہیں کیونکہ وہاں عرب کے سردار اور بڑے لوگ رہتے ہیں حضرت علیؓ نے اہل کوفہ کے نام ایک خط بھی تحریر کیا کہ میں تمام شہروں کے مقابلہ میں تم لوگوں کو ترجیح دیتا اور سب سے زیادہ تمھیں پسند کرتا ہوں۔

حضرت علیؓ کا اہل کوفہ کے نام خط

عمرو نے ابوالحسن، بشیر بن عاصم اور محمد بن عبدالرحمن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ابی لیلیٰ کے حوالے سے عبدالرحمٰن کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے اہل کوفہ کے نام یہ خط تحریر فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

میں تم لوگوں کو سب سے بہتر سمجھتا اور تمھارے درمیان رہنا پسند کرتا ہوں کیونکہ مجھے تمھاری دوستی کا اچھی طرح علم ہے اور مجھے اس کا بھی علم ہے کہ تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت رکھتے ہو۔ جو شخص میرے پاس آئے گا اور میری مدد کرے گا اس نے حق کو قبول کیا اور اس فریضہ کو ادا کیا جو اس کے ذمہ تھا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا فیصلہ

عمرو نے ابوالحسن، حباب بن موسیٰ، طلحۃ بن الاعلم، بشیر بن عاصم اور ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے محمد بن ابی بکرؓ اور محمد بن عون کو کوفہ روانہ کیا۔ جب یہ دونوں وہاں پہنچے تو لوگ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس جمع ہوئے اور ان سے جنگ میں شرکت کے لئے مشورہ طلب کیا۔

حضرت ابو موسیٰ:۔ اگر تم آخرت چاہتے ہو تو اپنی جگہ بیٹھے رہو اور اگر دنیا کے طلبگار ہو تو بے شک اس جنگ میں شریک ہو جاؤ۔

جب محمد بن ابی بکرؓ اور محمد بن عون کو ابو موسیٰ اشعریؓ کا مشورہ معلوم ہوا تو ان دونوں نے انھیں برا بھلا کہا۔ اس پر ابو موسیٰؓ نے فرمایا خدا کی قسم عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت میری گردن میں بھی پڑی ہوئی ہے اور تمھارے اس ساتھی کی گردن میں بھی پڑی ہوئی ہے جس نے تمھیں یہاں روانہ کیا ہے ہم اگر جنگ بھی کریں گے تو اس وقت جنگ کریں گے جب تمام قاتلین عثمانؓ قتل کر دیئے جائیں گے اور ان میں سے ایک شخص بھی زندہ نہ بچے۔

حضرت علیؓ نے مدینہ سے ۳۶ھ میں ماہ ربیع الآخر کے آخر میں کوچ فرمایا۔ جب انھوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پیچ کیا تو علی بن عدی کی بہن نے جو بنو عبد العزی بن عبد شمس سے تھی یہ اشعار کہے ؎

لاھم فاعقر بعلی جملہ　　ولا تبارک فی بعیر حملہ

(ترجمہ) کوئی ایسا شخص نہیں جو علیؓ کے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالے اور خدا کرے اس اونٹ پر کبھی برکت نازل نہ ہو جس پر علیؓ سوار ہے۔

الا علی بن عدی لیس لہ

کیا علی بن عدی اس کام کو انجام نہیں دے سکتا

حضرت علیؓ کا بنو طے سے خطاب

عمرو نے ابوالحسن، ابومخنف اور عمیر بن وعلہ کے ذریعہ شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ نے ربذہ میں قیام کیا تو بنو طے کی ایک جماعت ان کے پاس آئی لوگوں نے حضرت علیؓ سے عرض کیا کہ یہ طے کے وہ لوگ ہیں جو آپ کے ساتھ شامل ہو کر جنگ کرنا چاہتے ہیں اور آپ کی خلافت قبول کرتے ہیں۔

حضرت علیؓ:۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو جزائے خیر دے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کا بیٹھنے والوں کے مقابلہ میں بہت بڑا درجہ رکھا ہے۔

پھر یہ لوگ حضرت علیؓ کے پاس ان کے خیمے میں پہنچے۔ حضرت علیؓ نے ان سے سوال فرمایا۔ تم کس شئے کی گواہی دیتے ہو۔

اہل طے:۔ ہم ہر اس شے کی گواہی دیتے ہیں جو آپ پسند کریں۔

حضرت علیؓ:۔ اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ تم لوگ مطیع ہو کر آئے ہو تم لوگوں نے مرتدین سے بھی جنگ کی تھی اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے جو چیز چلی گئی تھی تم نے اسے پورا کر دکھایا۔

سعید بن عبید الطائی:۔ اے امیر المومنین بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنے مافی الضمیر کو زبان سے بہت اچھی طرح ادا کر دیتے ہیں اور خدا کی قسم میں بھی اپنے مافی الضمیر کو اپنی زبان سے اچھی طرح ادا کر سکتا ہوں میں اعلانیہ اور پوشیدہ طور پر ہر وقت آپ کا خیر خواہ ہوں گا اور ہر مقام پر آپ کے دشمن سے جنگ کروں گا اور آپ کا اپنے اوپر حق سمجھوں گا جو دنیا میں کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کانہ سمجھوں گا۔ یہ صرف آپ کی فضیلت اور قرابت رسولؐ کے باعث ہو گا۔

حضرت علیؓ:۔ اللہ تجھ پر رحمت نازل فرمائے تو نے اپنے دلی خیالات کو زبان سے بہت اچھی طرح ظاہر کیا۔

یہ سعید حضرت علیؓ کی طرف سے جنگ صفین میں لڑتا ہوا مارا گیا۔

محمد بن ابی بکرؓ کی کوفہ کو روانگی

سری نے شعیب و سیف کے ذریعہ محمد اور طلحہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ نے ربذہ پہنچ کر قیام کیا تو محمد بن ابی بکرؓ اور محمد بن جعفرؓ کو کوفہ روانہ کیا۔ اور انھیں تحریر فرمایا

میں تم لوگوں کو تمام شہر والوں سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔ اور جو حالات پیش آئے ہیں ان میں تمہاری امداد کا طالب ہوں۔ تم لوگ اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ اور ہمارا ساتھ دو اور ہمارے ساتھ مل کر لوگوں سے جنگ کرو۔ کیونکہ ہم اصلاح کے طالب ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تمام امت بھائی بھائی بن جائے۔ جس نے اس بات کو پسند کیا اور اسے اپنی جان پر ترجیح دی اس نے حق کو محبوب رکھا اور اس پر جان دی اور جس نے اس بات کو برا سمجھا اس نے حق سے دشمنی کی اور اسے ختم کیا۔

یہ دونوں حضرت علیؓ کا خط لے کر کوفہ روانہ ہو گئے اور حضرت علیؓ ربذہ میں ٹھہر کر جنگی تیاریاں فرماتے رہے اور مدینہ سے سواریاں اور ہتھیار منگوائے۔

حضرت علیؓ کا خطبہ

جب یہ سامان پہنچ گیا تو حضرت علیؓ نے لوگوں کو ایک خطبہ دیا اور فرمایا اللہ عزوجل نے ہمیں اسلام کے ذریعہ عزت عطا فرمائی۔ اس کے ذریعہ ہمارا درجہ بلند فرمایا۔ اور ہم سب کو بھائی بھائی بنا دیا۔ حالانکہ ہم ذلیل تھے ہماری تعداد بھی کم تھی اور ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔ جب تک اللہ نے چاہا لوگ اسی طریقہ کار پر عمل کرتے رہے کہ اسلام ان کا دین تھا۔ حق ان میں عام تھا اور کتاب اللہ کو اپنا امام سمجھتے تھے۔

حتیٰ کہ ایک جماعت نے جسے شیطان نے ورغلا دیا تھا اس شخص کو قتل کر دیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح شیطان نے امت میں پھوٹ ڈال دی۔ خبردار جس طرح پہلی امتوں میں تفریق پیدا ہوئی اسی طرح اس امت میں تفریق پیدا ہو کر رہے گی۔ ہم اس پیدا ہونے والی برائی سے پناہ مانگتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے دوبارہ فرمایا کہ یہ تفریق ضرور پیدا ہو کر رہے گی اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سب سے بدترین فرقہ وہ ہو گا جو مجھے چھوڑ دیگا اور اس چیز پر عمل نہ کرے گا جس پر میں عمل کرتا ہوں۔ اب تم نے سب چیزوں کو دیکھ لیا اور پالیا ہے۔ لہٰذا اپنے دین کو لازم پکڑو اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار پر چلو اور آپ کی سنت کی اتباع کرو اور تمہیں جو مشکل در پیش آئے اس کا فیصلہ قرآن کے مطابق کرو۔ اگر قرآن اس کا حکم دیتا ہے تو اسے لازم سمجھو اور اگر قرآن اس کا انکار کرتا ہے تو اسے رد کر دو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم لوگ اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے اور قرآن کے حکم اور امام ہونے پر راضی رہو۔

رفاعہ کے لڑکے کا فیصلہ

سری نے شعیب اور سیف کے ذریعہ محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس تحریر کر کے روانہ کیا۔ کہ حضرت علیؓ نے ربذہ سے بصرہ کی طرف کوچ کا ارادہ کیا تو رفاعہؓ بن رافع کے ایک بیٹے نے کھڑے ہو کر عرض کیا

اے امیر المومنین آپ کہاں جانا چاہتے ہیں اور ہمیں کس لئے لے جا رہے ہیں۔

حضرت علیؓ:۔ ہم اصلاح کی غرض سے جا رہے ہیں بشرطیکہ یہ لوگ ہماری بات قبول کر لیں۔

ابن رفاعہ:۔ اگر انہوں نے ہماری بات قبول نہ کی؟

حضرت علیؓ:۔ تو ہم ان کا عذر قبول نہیں کریں گے اور ان کے سامنے حق پیش کریں گے اور اس پر صبر کریں گے

ابن رفاعہ:۔ اگر انہوں نے تب بھی ہمیں نہ چھوڑا؟

حضرت علیؓ:۔ تو ہم اپنی مدافعت کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن رفاعہ:۔ تو پھر کوئی حرج نہیں۔

حجاج بن غزیہ کا فیصلہ

حجاج رضی اللہ عنہ بن غزیہ الانصاری نے کھڑے ہو کر عرض کیا میں آپ کو اپنے عمل سے بھی اسی طرح راضی کروں گا جس طرح میں نے اپنی گفتگو سے آپ کو راضی کیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ اشعار پڑھے ؎

دِرَاکِهَا دِرَاکِهَا قَبْلَ الْفَوْتِ　　وَانْفِرْ بِنَا وَاسْمُ بِنَا نَحْوَ الصَّوْتِ

(ترجمہ) مرنے سے قبل یہ چیز حاصل کرے اور ہمارے ساتھ میدان میں نکل اور آواز پر کان لگائے رکھو۔

لَا وَأَلَتْ نَفْسِي إِنْ هِبْتُ الْمَوْتَ

(ترجمہ) میری جان کچھ بھی کام نہ آئے گی اگر میں اسے موت کیلئے ہبہ نہ کردوں

خدا کی قسم ہم اللہ عزوجل کے دین کی اسی طرح مدد کریں گے جیسے اس نے ہمارا نام انصار رکھا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بصرہ کی جانب روانگی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوچ فرمایا۔ مقدمۃ الجیش پر ابو لیلیٰ بن عمر الجراح کو معین کیا جھنڈا محمد بن الحنفیہ کو دیا گیا۔ میمنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد تھا۔ میسرہ پر عمر رضی اللہ عنہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ یا عمرو بن سفیان بن عبدالاسد کو مامور کیا گیا۔ اور اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سات سو ساٹھ سواروں کے ساتھ کوچ فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آگے آگے رجز پڑھنے والا یہ رجز پڑھ رہا تھا ؎

سِيرُوا أَبَابِيلَ وَحُثُّوا السَّيْرَا　　إِذْ عَزَمَ السَّيْرَ وَقُولُوا خَيْرَا

(ترجمہ) ابابیل کو چلاؤ اور تیز چلو جب چلنے کا پختہ ارادہ کر ہی لیا ہے تو تیزی سے چلو۔

حَتَّى يُلَاقُوا وَتُلَاقُوا خَيْرَا　　نَغْزُو بِهَا طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَا

(ترجمہ) تاکہ وہ بھی اور تم بھی دونوں خیر حاصل کرلو۔ ہم طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کے لئے جا رہے ہیں۔

یہ رجز پڑھنے والا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ایک سرخ اونٹنی پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوار تھے جس کے پیچھے ایک کمیت گھوڑا بندھا ہوا تھا۔

مرہ کاہن کا واقعہ

جب حضرت علیؓ کا لشکر فید مقام پر پہنچا تو وہاں بنو سعد بن ثعلبہ بن عامر کے ایک غلام سے ملاقات ہوئی جس کا نام مرہ تھا۔ اس نے لوگوں سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں اور کہاں جا رہے ہیں؟

لوگوں نے جواب دیا یہ امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب ہیں۔

مرہ :۔ یہ ایک فنا ہو جانے والے ایسا دستر خوان ہیں جس پر بہت سے لوگوں کا خون بہتا ہو گا۔

یہ بات حضرت علیؓ نے سن لی اور اسے بلا کر اس کا نام دریافت کیا۔

مرہ :۔ میرا نام مرہ ہے۔

حضرت علیؓ :۔ اللہ تیری زندگی تلخ کرے۔ کیا تو پوری قوم کا کاہن ہے؟

مرہ :۔ میں کاہن نہیں بلکہ فال دیکھنے والا ہوں۔

حضرت علیؓ نے جب فید میں قیام کیا تو ان کے پاس بنو اسد اور بنو طے کے آدمی آئے اور انھوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔

حضرت علیؓ :۔ تم اپنی جگہ پر مہاجرین میں جمے رہو۔ تمہاری طرف سے یہی کافی ہے۔

عامر کوفی کی آمد

ابھی حضرت علیؓ فید ہی میں مقیم تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ آپ نے اس سے اس کا نام دریافت کیا۔

عامر :۔ میرا نام عامر بن مطر ہے۔

حضرت علیؓ :۔ کیا بنو لیث خاندان سے ہو؟

عامر :۔ نہیں بلکہ بنو شیبان سے ہوں۔

حضرت علیؓ :۔ کوفہ کے حالات بیان کرو۔ اس نے کوفہ کے تمام حالات بیان کیے۔ آخر میں حضرت علیؓ نے دریافت کیا کہ ابو موسیٰؓ کے کیا خیالات ہیں؟

عامر :۔ اگر آپ صلح کے خواہاں ہیں تو ابو موسیٰؓ اس میدان کے مرد ہیں۔ اور اگر آپ جنگ کرنا چاہتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو وہ اس کے حامی نہیں۔

حضرت علیؓ :۔ خدا کی قسم میرا ارادہ صرف اصلاح کا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ ہمارے پاس پھر واپس لوٹ آئیں۔

عامر :۔ میں نے تو جو حالات تھے وہ بیان کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد عامر خاموش ہو گیا۔ اور حضرت علیؓ بھی خاموش رہے۔

عثمانؓ بن حنیف کی واپسی

عمر نے ابوالحسن، ابو محمد اور عبداللہ بن عمیر کے حوالہ سے محمد بن الحنفیہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ جب ربذہ میں قیام پذیر تھے تو ان کے پاس عثمانؓ بن حنیف پہنچے ان کے سر، داڑھی اور پلکوں کے بال اکھاڑ دیئے گئے تھے۔ انھوں نے عرض کیا۔ اے امیر المومنینؓ آپ نے مجھے داڑھی والا بھیجا تھا لیکن اب میں آپ کے پاس بغیر داڑھی کے واپس آیا ہوں۔

حضرت علیؓ :۔ تو نے اجر و ثواب حاصل کیا۔ بات یہ ہے کہ مجھ سے قبل دو شخص لوگوں کے والی ہوئے (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ) ان دونوں نے کتاب اللہ پر عمل کیا۔ پھر تیسرا شخص (عثمانؓ) لوگوں کا والی بنا۔ لوگوں نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا اور جو ان کے ساتھ سلوک کیا وہ سامنے ہے پھر لوگوں نے میری بیعت کی اور طلحہؓ و زبیرؓ نے بھی بیعت کی۔ لیکن ان دونوں نے بعد میں بیعت توڑ دی اور لوگوں کو مجھ پر چڑھا لائے۔

مجھے تعجب تو اس بات پر ہے کہ یہ دونوں ابو بکرؓ و عمرؓ کے کیسے مطیع و فرماں بردار تھے لیکن میرے اتنے مخالف ہیں۔ خدا کی قسم یہ دونوں یہ بات خوب جانتے ہیں کہ میں گزشتہ لوگوں سے کم نہیں ہوں۔ اے اللہ انھوں نے میرے لئے جو مشکل پیدا فرمائی ہے اسے حل فرما اور انھوں نے اپنی ذات کے بارے میں جو فیصلہ کیا ہے اس میں انھیں ذلیل نہ کر۔ اور ان کے عمل کی برائی انھیں دکھا دیجئے۔

حکیم کے قتل کی خبر

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھ کر روانہ کیا کہ جب حضرت علیؓ نے ثعلبیہ میں قیام کیا تو ان کے پاس ایک شخص آیا جو عثمانؓ بن حنیف اور ان کے در بانوں کا حال دیکھ کر آیا تھا۔ حضرت علیؓ نے لوگوں کے سامنے تمام حالات بیان کئے اور دعا فرمائی۔ اے اللہ طلحہؓ وزبیرؓ کو جو مسلمانوں کے قتل میں مبتلا ہو چکے ہیں مجھے ان کے قتل سے عافیت میں رکھ اور ہمیں ان سب سے بچائے رکھ۔

جب حضرت علیؓ اساد پہنچے تو انھیں حکیم بن جبلہ اور دیگر قاتلین عثمانؓ کے قتل کی خبر ملی تو حضرت علیؓ نے تکبیر کہی اور فرمایا۔ اب کیا وجہ ہے جو مجھے طلحہؓ وزبیرؓ سے نجات نہیں ملتی۔ جبکہ ان دونوں نے اپنا قصاص لے لیا ہے۔ یا خدا ان دونوں کو مجھ سے نجات دیدے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا۔	زمین میں جو بھی مصیبت آتی ہے یا تمہاری جانوں پر جو مصیبت نازل ہوتی ہے اسے ہم پہلے ہی لوحِ محفوظ میں تحریر کر چکے ہیں۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے یہ شعر پڑھا ؎

دَعَا حَكِیْمٌ دَعْوَةَ الزِّمَاعِ حَلَّ بِهَا مَنْزِلَةَ النِّزَاعِ

(ترجمہ) جب حکیم نے جنگ کی دعوت دی تو اس جنگ سے جھگڑے کی وجہ ہی ختم ہو گئی

قبیلہ ربیعہ اور بنو عبد القیس کی آمد

جب حضرت علیؓ ذی قار پہنچے تو وہاں ان سے عثمانؓ بن حنیف آکر ملے۔ ان کے چہرے پر کوئی بال باقی نہ تھا۔ حضرت علیؓ نے جب انھیں دیکھا تو اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جب یہ ہمارے پاس سے گئے تھے تو بوڑھے تھے اور جب لوٹ کر آئے تو جوان ہو کر آئے۔

حضرت علیؓ ذی قار میں ٹھہرے محمد بن ابی بکرؓ اور محمد بن جعفرؓ کا انتظار کر رہے تھے ہیں انھیں یہ خبر ملی کہ ربیعہ اور بنو عبد القیس طلحہؓ وزبیرؓ سے لوٹ گئے ہیں اور راہ میں ٹھہرے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکر علیؓ کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا قبیلہ ربیعہ میں عبدالقیس سب سے بہتر ہیں دلیسے تو تمام ربیعہ ہی میں بھلائی ہے اور پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے ۔

یَا لَهْفَ نَفْسِي عَلَى رَبِيعَهْ		رَبِيعَةُ السَّامِعَةُ الْمُطِيعَهْ

(ترجمہ) کاش میری جان اس ربیعہ قبیلہ پر فدا ہو جائے جو بات سنتا اور اطاعت کرتا ہے۔

قَدْ سَبَقَتْنِي فِيهِمُ الْوَقِيعَهْ		دَعَا عَلِيٌّ دَعْوَةً سَمِيعَهْ

(ترجمہ) ان لوگوں میں مجھ سے قبل ہی واقعہ گزر چکا ہے اور علیؓ نے انھیں ایسی چیز کی دعوت دی ہے جو قابل قبول ہے۔

حَتَّوْا بِهَا الْمَنْزِلَةَ الرَّفِيعَهْ

(ترجمہ) انھوں نے اس دعوت کے ذریعہ بہت بڑا درجہ حاصل کر لیا ہے

اس کے بعد حضرت علیؓ کے روبرو بکر بن وائل پیش کیے گئے۔ حضرت علیؓ نے ان کے لئے بھی وہی الفاظ کہے جو بنو طے اور اسد کے لئے فرمائے تھے۔

حضرت ابو موسیٰؓ کا قاصدین کو جواب

جب محمد بن ابی بکرؓ اور محمد بن جعفرؓ کوفہ پہنچے تو حضرت ابو موسیٰؓ اشعری کو حضرت علیؓ کا خط دیا۔ اور لوگوں سے حضرت علیؓ کے لئے امداد طلب کی۔ لیکن ان دونوں کی بات کا کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب شام ہوئی تو سمجھدار لوگ حضرت ابو موسیٰؓ کے پاس جمع ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ اس جنگ میں شرکت کے لئے آپ کیا فرماتے ہیں؟

حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا۔ کل گذشتہ جو رائے تھی وہ آج نہیں ہے۔ وہ شخص (علیؓ) جسے تم اس کے معاملات میں کمزور سمجھ رہے ہو اسی نے تمہیں ان حالات میں مبتلا کیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔ اور ابھی تو بہت کچھ حالات اور پیش آنے والے ہیں۔ راستے صرف دو ہیں ایک آخرت کا راستہ اور ایک دنیا کا راستہ تم جس راستہ کو چاہو اختیار کرو۔

حضرت ابو موسیٰؓ کے اس فرمان کا یہ اثر ہوا کہ کوئی شخص حضرت علیؓ کے ساتھ مل کر جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شرکت کے لیے تیار نہیں ہوا۔ یہ بات محمد بن ابی بکرؓ اور محمد بن جعفرؓ کو بہت بری معلوم ہوئی ان دونوں نے حضرت ابوموسیٰؓ کو بہت برا بھلا کہا۔

ان کی باتیں سن کر حضرت ابوموسیٰؓ نے فرمایا۔ خدا کی قسم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت میری گردن میں بھی پڑی ہوئی ہے اور تمہارے اس امیر کی گردن میں بھی پڑی ہوئی ہے اگر جنگ میں ہماری شرکت ضروری بھی ہوئی تو ہم اسوقت تک۔ ہرگز جنگ نہ کریں گے جب تک علیؓ قاتلین عثمانؓ کے قتل سے فارغ نہ ہو جائیں گے۔ خواہ یہ قاتلین دنیا کے کسی کونے پر کیوں نہ ہوں۔

یہ سن کر محمد بن ابی بکرؓ اور محمد بن جعفر کوفہ سے واپس ہوئے اور ذی قار میں حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اور انھیں تمام حالات سے آگاہ کیا۔

حضرت ابوموسیٰؓ کی تقریر

حضرت علیؓ اشتر کے ساتھ کوفہ کی طرف چل چکے تھے اور جلد کوفہ پہنچنا چاہتے تھے یہ حالات سن کر حضرت علیؓ نے اشتر سے فرمایا۔ اے اشتر تم ابوموسیٰؓ کو جواب دینے کے صحیح معنیٰ میں اہل ہو۔ اور تم ہی ان پر اعتراضات کر سکتے ہو اس لیے تم اور عبداللہؓ بن عباسؓ کوفہ جاؤ اور ان خراب حالات کی اصلاح کرو۔

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ اور اشتر کوفہ پہنچے اور حضرت ابوموسیٰؓ سے گفتگو کی اور حضرت علیؓ کی مدد کے لئے کوفہ کے آدمیوں کی مدد طلب کی۔

حضرت ابوموسیٰؓ اشعری نے کوفیین سے فرمایا۔ میں اس روز بھی تمہارا امیر تھا جب لوگ بھوک میں مبتلا تھے اور آج بھی تمہارا امیر ہوں۔ اس کے بعد ابوموسیٰؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے تقریر کی اور فرمایا

اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو مختلف مقامات میں آپ کے ساتھ رہے ہے اللہ عزوجل کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ان لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں جو لوگ آپ کی صحبت میں نہیں رہے تمہارا ہم پر ایک حق ہے جسے میں ادا کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اللہ عزوجل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ان لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں جو ان کی صحبت میں نہیں رہے۔ تمہارا ہم پر ایک حق ہے جسے میں ادا کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ اللہ عزوجل کی قدرت کو معمولی نہ سمجھو اور نہ اللہ عزوجل کے احکامات کا مقابلہ کرو۔

دوسری رائے یہ ہے کہ تمہارے پاس مدینہ سے جو بھی شخص آئے اسے تم مدینہ واپس کر دو تاوقتیکہ تمام اہل مدینہ ایک امر پر متفق نہ ہو جائیں۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ اس بات کو جانتے ہیں کہ تم میں سے کون شخص امامت وخلافت کا لائق ہے۔ اس جنگ میں شامل ہو کر خود کو تکلیف میں مبتلا نہ کرو کیونکہ یہ ایک خاموش فتنہ ہے جس میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہے۔ اور اس میں جاگنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہے اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہے۔ اور کھڑا ہونے والا سوار ہونے والے سے بہتر ہے۔ تم لوگ عرب کے کیڑوں کی طرح بن جاؤ۔ تلواروں کو میان میں کر لو۔ نیزوں کو توڑ دو۔ اور کمانیں توڑ کر پھینک دو۔ مظلوم اور پریشان کی مدد کرو اور اسوقت تک خاموش بیٹھے رہو جب تک اس خلافت کے معاملے پر اتفاق نہ ہو جائے اور یہ فتنہ دور نہ ہو جائے۔

امام مسروق کی حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے گفتگو

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد وطلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا ہے کہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور اشتر ناکام ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور انھیں حالات سے آگاہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور انھیں کوفہ روانہ کیا ان کے ساتھ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم کوفہ جا کر وہاں کے خراب حالات کو درست کرو یہ دونوں کوفہ پہنچے اور مسجد میں گئے۔ سب سے پہلے ان کے پاس امام مسروق بن الاجدع آئے اور انہوں نے ان دونوں کو سلام کیا۔ پھر عمار رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر سوال کیا۔

اے ابوالیقظان تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کس وجہ سے قتل کیا ہے؟

عمار رضی اللہ عنہ :۔ اپنی اعزاض ختم ہونے اور اپنی خوشیاں مٹ جانے کی وجہ سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسروق :۔ خدا کی قسم جس قسم کی تم نے برائی کی ہے اسی قسم کا برا بدلہ تمھیں بھی ملے گا۔ کاش تم صبر کرتے کیونکہ صابرین کے لئے بہترین اجر ہے۔

حضرت حسنؓ اور حضرت ابو موسیٰؓ کا مکالمہ

جب حضرت ابو موسیٰؓ کو ان لوگوں کی آمد کا علم ہوا تو وہ مسجد تشریف لائے اور حضرت حسنؓ کو دیکھ کر سینے سے چمٹا لیا اس کے بعد ابو موسیٰؓ نے عمارؓ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا

اے ابو الیقظانؓ کیا اور لوگوں کی طرح تو نے بھی امیر المومنینؓ کی دشمنی اختیار کر لی تھی۔ اور اس طرح تو نے اپنے آپ کو فاجروں میں شامل کر لیا۔

عمارؓ :۔ میں ایسا کیوں نہ کرتا اور مجھے یہ بات کیوں بری معلوم ہوتی۔

ابھی عمارؓ بات بھی پوری نہ کر پائے تھے کہ حضرت حسنؓ نے درمیان میں بات کاٹ دی اور حضرت ابو موسیٰ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے ابو موسیٰؓ آپ نے لوگوں کو ہماری مدد سے کیوں روک دیا ہے۔ خدا کی قسم ہمارا ارادہ لوگوں کی اصلاح کرنا ہے اور امیر المومنینؓ جیسی ہستی کے بارے میں کسی برائی کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت ابو موسیٰؓ :۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ نے یہ بات سچ فرمائی۔ لیکن جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عنقریب ایک فتنہ پیدا ہو گا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے اور چلنے والا سوار سے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب مسلمانوں کو بھائی بھائی بنایا ہے اور ہمارے اموال اور خون ایک دوسرے پر حرام کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ۔　　اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناجائز طور پر نہ کھاؤ۔

نیز ارشاد فرمایا ہے

وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝　　اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت رحیم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ارشاد ہے

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ	اور جو شخص کسی مومن کو جان کر قتل کرے اس
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ	کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا
عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا	اور اللہ کا غضب اور لعنت اس پر نازل ہوتی
	رہے گی اور اس کے لیے اللہ نے زبردست
	عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اس بات پر عمارؓ غضب ناک ہو گئے۔ انھوں نے ابو موسیٰؓ کو برا بھلا کہا اور لوگوں کو مخاطب کر کے بولے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس کے لئے خاص طور پر دیا ہو گا۔ تو جس چیز سے بیٹھ جانا چاہتا ہے تو اس میں تجھ سے کھڑا ہونے والا بہتر ہے۔

یہ سن کر بنو تمیم کا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عمارؓ سے کہا۔ اے غلام تو کل تک فتنہ بچانے والوں کے ساتھ شامل تھا اور آج ہمارے امیر کے منہ لگ رہا ہے۔

اس پر زید بن صوحان اور ان کی جماعت نے شور مچا دیا اور لوگ بھی چلانے لگے۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے لوگوں کو خاموش کیا پھر آگے بڑھ کر منبر پر جا کر بیٹھے۔ لوگ بھی خاموش ہو گئے تھے۔

زید بن صوحان کی تقریر

زید بن صوحان گدھے پر سوار ہو کر مسجد کے دروازے تک پہنچے ان کے پاس حضرت عائشہؓ کے دو خط تھے۔ ایک خاص ان کے نام تھا اور ایک تمام اہل کوفہ کے نام۔ یہ عام خط انھوں نے لوگوں سے منگوا کر اس مخصوص خط کے ساتھ شامل کر دیا تھا وہ دونوں خط لے کر آئے۔ عام خط میں تحریر تھا۔ اے لوگو! اپنی جگہ قائم رہو۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھے رہو اور قاتلین عثمانؓ سے علاوہ کسی سے جنگ نہ کرو۔

یہ خط سنانے کے بعد زید بن صوحان نے لوگوں سے کہا۔ حضرت عائشہؓ کو بھی ایک حکم دیا گیا تھا اور ہمیں بھی ایک حکم دیا گیا تھا۔ ان کے لئے تو حکم یہ تھا کہ وہ گھر میں بیٹھیں اور ہمارے لئے یہ حکم تھا کہ ہم اس وقت تک جنگ کریں جب تک کوئی فتنہ باقی رہے۔ حضرت عائشہؓ اب ہمیں اس بات کا حکم دے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہیں جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا اور خود اس پر عمل کر رہی ہیں جو ہمارے لئے تھا۔

زید نے ابھی تقریر پوری نہ کی تھی کہ شبث بن ربعی نے انھیں کھڑے ہو کر ٹوک دیا اور کہا۔ اے عمانی (کیونکہ زید بنو عبدالقیس سے تعلق رکھتے تھے اور عمان کے باشندہ تھے۔ یہ بحرین کے رہنے والے نہ تھے)

تو وہی شخص ہے جس نے جنگ جلولاء میں چوری کی تھی اور اس کی سزا میں خلافت نے تیرا ہاتھ کاٹ ڈالا تھا اور اب تو ام المومنین رضی اللہ عنہا کی مخالفت کر رہا ہے۔ اللہ تجھے تباہ کرے ام المومنین رضی اللہ عنہا نے تو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان مصالحت سے رہیں۔ اور میں بھی پروردگار کعبہ کی قسم یہی کہتا ہوں۔

ان تقاریر سے لوگوں میں ایک شور مچ گیا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی دوسری تقریر

اب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ دوبارہ تقریر کرنے کھڑے ہوئے اور لوگوں سے فرمایا

اے لوگو! تم میری اطاعت کرو اور تم ایک کپڑے کی طرح خاکسار بن جاؤ کہ ظالم تمہارے پاس آکر پناہ لے سکے اور خوف زدہ تمہارے پاس آکر مامون ہو جائے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں اور ہم ہی لوگ اس فتنہ سے واقف ہیں جس کی حضورؐ نے خبر دی ہے۔ وہ فتنہ جب سامنے آئے گا تو لوگوں کو شبہات میں مبتلا کر دے گا اور جب ختم ہو گا تب اس کی حقیقت ظاہر ہو گی۔ یہ فتنہ لوگوں کو اسی طرح کھا جائے گا جیسا کہ پھیلنے والی بیماری شمال و جنوب آگے اور پیچھے ہر طرف پھیلتی ہے اس میں کبھی کبھی سکون بھی ہو جاتا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کون شخص اس میں مبتلا ہو گا۔ اور کسے یہ باقی چھوڑے گی تم لوگ اپنی تلواریں توڑ دو۔ نیزوں کو بیکار کر دو۔ تیروں کو توڑ دو اور کمانیں جلا ڈالو اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ اگر قریش جنگ ہی کے طالب ہیں اور مدینہ کو چھوڑنا چاہتے ہیں تو تم ان کا ساتھ چھوڑ دو۔ تلخی کے وقت اہل علم کو چھوڑ دینے سے فتنہ کی بھٹی اور بڑھ جاتی ہے اور اس کی شاخیں پھوٹ آتی ہیں۔ اگر تم میری بات مانو گے تو اپنی جانوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرام دو گے۔ اگر تم انکار کرو گے تو یہ فتنہ تمھیں گھیرے گا اور کھال اتار کر پھینک دے گا تم لوگ میری نصیحت کو قبول کرو۔ میری بات نہ ٹھکراؤ اور میری اطاعت کرو تاکہ تمھارا دین اور دنیا دونوں محفوظ رہیں اور اس فتنہ کی بدبختی میں وہی شخص مبتلا ہو جس نے اس فتنہ کو جنم دیا ہے۔

زید بن صوحان کی جوابی تقریر

حضرت ابوموسیٰؓ کی تقریر کے بعد زید بن صوحان کھڑا ہوا۔ اس کا کٹا ہوا ہاتھ لٹک رہا تھا۔ اس نے کہا۔

اے ابوموسیٰؓ! اگر تو فرات کو اس کے راستے سے لوٹانا چاہتا ہے تو لوٹا دے اور اگر تو اس پر قدرت رکھتا ہے تو ایسا کر دکھا لیکن مجھے اس پر مجبور نہ کر۔ اس کے بعد زید نے یہ آیت تلاوت کی۔

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا	کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ انھیں
اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝	صرف یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے آزمائے
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ	بغیر چھوڑ دیا جائے گا اور ہم نے پہلی قوموں
اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ	کو بھی آزمایا تھا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ان
الْكٰذِبِیْنَ ۝	میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

اے لوگو! تم امیر المومنین اور سید المرسلین کی امداد کے لیے چلو اور سب کے سب عزم کو پکا کرو تاکہ تم حق کو حاصل کر سکو۔

قعقاع بن عمروؓ کی تقریر

اس کے بعد قعقاع بن عمروؓ نے کھڑے ہو کر کہا میں تمہارا ناصح ہوں اور تمہارے لیے یہ بات بطور شفقت کہہ رہا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ہدایت پا جاؤ۔ میں تم سے جو بات کہوں گا وہ حق ہو گی۔ امیر نے جو بات کہی ہے وہ بھی حق ہے بشرطیکہ اس کا کوئی ذریعہ موجود ہو اور زید نے جو کچھ کہا ہے اس میں اتنی بات کا اور اضافہ کر لو کہ تم اس کام میں کسی سے نصیحت طلب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرو۔ کیونکہ کوئی شخص فتنہ میں مبتلا ہونے اور اس کی طرف چلنے کے بعد اس سے بچ نہیں سکتا۔

لیکن بات یہ ہے کہ امارت و خلافت کے بغیر نہ تو لوگوں کا انتظام ہو سکتا ہے نہ ظالم سے انتقام لیا جا سکتا ہے اور نہ مظلوم کی بات سنی جا سکتی ہے۔ یہ علیؓ موجود ہیں جنھیں خلیفہ منتخب کر لیا گیا ہے۔ انھوں نے لوگوں کو دعوت دینے میں انصاف سے کام لیا ہے وہ لوگوں کو اصلاح کی دعوت دیتے ہیں اس لئے تم فوراً کوچ کرو اور اس کام میں ان کے تابعدار بن جاؤ۔

سیحان کی تقریر

اس کے بعد سیحان کھڑے ہوئے۔ انھوں نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اے لوگو! اس کام کے لئے اور لوگوں کے لئے ایک نہ ایک والی ہونا ضروری ہے تاکہ ظالم کی مدافعت اور مظلوم کی مدد کی جائے اور لوگوں کو متحد کیا جا سکے اسی بات کی جانب یہ امیر تمہیں دعوت دے رہا ہے تاکہ اس امیر اور زبیرؓ و طلحہؓ کے درمیان جو اختلافات ہیں ان پر غور کیا جا سکے۔ علیؓ تمام امت کے نزدیک امین اور دین کے فقیہ ہیں جو شخص بھی ان کا ساتھ دینے کے لئے جائے گا ہم اس کے ساتھ جائیں گے۔

حضرت عمارؓ کی تقریر

جب سیحان اپنی تقریر ختم کر چکا تو حضرت عمارؓ اپنی تقریر کرنے کھڑے ہوئے انھوں نے فرمایا

اے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ جو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ اور طلحہؓ و زبیرؓ کے مقابلے پر لے جانا چاہتے ہیں میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں اور آخرت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔ لیکن تم حق کو دیکھو اور علیؓ کے ساتھ مل کر جنگ کرو۔

ایک شخص نے دوران تقریر کھڑے ہو کر کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ جس کے لئے تم جنت کی شہادت دے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہو اس کے مقابلے میں اس شخص کی مدد کر رہے ہو جس کے لئے تم ۔ جنت کی گواہی نہیں دیتے ۔

یہ سن کر حضرت حسنؓ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا ۔ اے عمارؓ تم اپنی تقریر سے ہمیں معاف رکھو ۔ کیونکہ اصلاح کے لئے پہلے اہلیت کی ضرورت ہوتی ہے ۔

حضرت حسنؓ کی تقریر

اس کے بعد خود حضرت حسنؓ نے تقریر فرمائی ۔ انھوں نے فرمایا

اے لوگو! اپنے امیر کی دعوت کو قبول کرو اور اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے چلو ۔ کیونکہ علیؓ اس کے اہل ہیں کہ ان کی مدد کی جائے ۔ خدا کی قسم عقلمند لوگ انہی کے ساتھ شامل ہوں گے اور اسی میں دنیا و آخرت کی بہتری ہے ۔ تم لوگ ہماری دعوت کو قبول کرو اور جس آزمائش میں ہم اور تم مبتلا ہو گئے ہیں اس میں ہماری مدد کرو ۔

لوگوں نے حضرت حسنؓ کی تقریر کو غور سے سنا اور ان کی دعوت کو قبول کیا اور ان کے ساتھ چلنے پر راضی ہو گئے ۔ بنو طے کی ایک جماعت حضرت عدیؓ کے پاس پہنچی اور ان سے پوچھا آپ کی کیا رائے ہے اور ہمارے لئے کیا حکم ہے ۔

حضرت عدیؓ :۔ ہم اس پر غور کر رہے ہیں کہ لوگ کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں ۔ لیکن جب حضرت عدیؓ کو حضرت حسنؓ کی تقریر کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا ہم اس شخص کی بیعت کر چکے ہیں اور اب وہ ہمیں نیک کام کی دعوت دے رہا ہے ۔ اور اس عظیم حادثہ میں ہماری مدد کا طلب گار ہے ۔ اس لئے ہم ان کی مدد کے لئے جائیں گے اور دیکھیں گے کہ کیا معاملات ہیں ۔

ہند بن عمرو کی تقریر

ہند بن عمرو نے کھڑے ہو کر کہا ۔

اے لوگو! امیر المومنینؓ نے ہمیں دعوت دی اور اپنے متعدد پیامبر ہمارے پاس بھیجے ۔ حتی کہ اب ان کے صاحب زادے آئے ہیں ان کی بات سنو اور ان کے حکم کو تسلیم کر کے اپنے امیر کی امداد کے لئے چلو ۔ اس معاملہ میں انہی کے ساتھ شامل ہو کر غور کرو ۔ اور اپنی رائے سے ان کی مدد کرو ۔

حجر بن عدی کی تقریر

اس کے بعد حجر بن عدی نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے لوگو! امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے حکم کو قبول کرو۔ اور سواری اور بغیر سواری ان کی مدد کے لئے چلو۔ میں تم سب سے قبل چلنے کے لئے تیار ہوں۔

مقطع بن ہشیم اور اشتر کا واقعہ

حجر بن عدی کے بعد اشتر نے کھڑے ہو کر زمانہ جاہلیت اور اس کی شدت کا ذکر کیا۔ پھر اسلام کی نرمی کو بیان کیا اور آخر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ ابھی یہ تقریر ہی کر رہا تھا کہ مقطع بن ہشیم بن فجیع العامری البکائی نے کھڑے ہو کر اشتر کو ٹوکا اور غصہ سے کہا۔ اللہ تیری صورت بگاڑے اے پنجوں والے اور بھونکنے والے کتے خاموش ہو جا اس بات پر لوگ کھڑے ہو گئے اور اشتر کو بٹھا دیا۔ مقطع نے کھڑے ہو کر کہا

خدا کی قسم آئندہ ہم کبھی اپنے کسی امام کا ذکر بھی نہ کر سکیں گے اور ہم پر پردہ ڈال دیا جائے گا۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر راضی نہ ہوں گے تو ہماری موجودگی ہی میں لوگوں کی زبانیں کاٹ دی جائیں گی۔ اس لئے علی رضی اللہ عنہ جو بات تمہارے سامنے پیش کر رہے ہیں اسے قبول کرو۔

لشکروں کی روانگی

مقطع کی تقریر پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ اس بوڑھے نے سچی بات کہی ہے۔ میں کل کوچ کرنے والا ہوں۔ جو شخص میرے ساتھ چلنا چاہے وہ سواری پر میرے ساتھ چلے اور جو دریا کی راہ جانا چاہے وہ دریا کی راہ چلا جائے۔ اس پر کچھ لوگوں نے خشکی سے چلنے کا فیصلہ کیا اور کچھ نے دریائی راہ سے۔ چھ ہزار دو سو افراد خشکی کی راہ چلنے کے لئے تیار ہوئے اور دو ہزار آٹھ سو افراد دریائی راہ سے گئے۔

عبد خیر کا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مکالمہ

نصر بن مزاحم العطار نے عمر بن سعید اور اسد بن عبداللہ کے ذریعہ کچھ اہل علم کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ عبد خیر الخیوانی ابوموسیٰ کے پاس گئے اور ان سے سوال کیا

اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کیا ان دونوں شخصوں یعنی طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی تھی؟

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ:- ہاں کی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد خیر :۔ وہ کیا برائیاں پیش آئیں جن کے باعث بیعت توڑنا جائز ہوا ؟

ابو موسیٰؓ :۔ مجھے معلوم نہیں ۔

عبد خیر :۔ جب آپ نہیں جانتے تو میں آپ سے اس سلسلے میں کوئی سوال نہ کروں گا۔ جب تک آپ کو اس کا علم نہ ہو جائے۔ لیکن یہ فرمایئے کہ جب آپ اسے فتنہ قرار دیتے ہیں تو آپ یہ تو جانتے ہوں گے کہ اس فتنہ سے کون شخص محفوظ رہے گا۔ اسوقت لوگ چار جماعتوں میں منقسم ہیں۔ علیؓ کوفہ میں۔ طلحہؓ اور زبیرؓ بصرہ میں، معاویہؓ شام میں اور چوتھی جماعت حجاز میں ہے کہ جو اس جنگ میں کسی قسم کا حصہ نہیں لے رہی ہے اور نہ کوئی دشمن اس سے جنگ کر رہا ہے۔

ابو موسیٰؓ :۔ یہی لوگ سب سے بہتر ہیں۔ بقیہ سب فتنہ میں مبتلا ہیں۔

عبد خیر :۔ آپ پر کینہ پرستی چھائی ہوئی ہے ۔

اشتر کی حضرت علیؓ سے درخواست

اشتر نے حضرت علیؓ سے عرض کیا۔ اے امیر المومنینؓ آپ نے ان دونوں آدمیوں سے قبل ایک اور شخص کو کوفہ روانہ کیا تھا اور یہ دونوں آدمی جو آپ نے بھیجے ہیں واقعتاً اس لائق ہیں کہ آپ کی مرضی کے مطابق لوگوں کو آمادہ کر سکیں ۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ کیا حالات پیش آئیں گے ۔ لیکن اگر امیر المومنین مجھے ان کے پیچھے روانہ کر دیں تو یہ بہتر ہے۔ کیونکہ اہل مصر میرے بہت مطیع ہیں۔ اگر میں وہاں چلا جاؤں گا تو مجھے توقع ہے کہ اہل مصر میں سے کوئی شخص میری مخالفت نہ کرے گا۔

حضرت علیؓ :۔ اچھا تم بھی چلے جاؤ۔

اشتر وہاں سے روانہ ہو کر کوفہ پہنچا۔ لوگ جامع مسجد میں جمع تھے ۔ اشتر کا جس قبیلے یا مسجد پر سے گزر ہوتا اور وہاں اسے کچھ لوگ نظر آتے تو وہ انہیں دعوت دیتا اور کہتا میرے پیچھے قصر چلے آؤ اس طرح وہ لوگوں کی ایک جماعت لے کر قصر پہنچ گیا۔ قصر پہلے ہی بھرا ہوا تھا۔ اشتر یہ جماعت لئے ہوئے اندر داخل ہوا ۔

ابو موسیٰؓ کی تقریر

مسجد میں ابو موسیٰؓ لوگوں کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے اور انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں شمولیت سے منع کر رہے تھے انھوں نے اپنی تقریر میں فرمایا

اے لوگو! یہ اندھا اور بہرا فتنہ ہے جو سب کو روند ڈالے گا۔ اس فتنہ میں سونے والا بیٹھنے والے سے، بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑے ہونے والا چلنے والے سے، چلنے والا دوڑنے والے سے اور دوڑنے والا سوار سے بہتر ہے۔ یہ پیٹ کے کیڑے کی طرح کھا جانے والا فتنہ ہے جو تمھارے پاس تمھاری امن گاہ سے آیا ہے۔ یہ فتنہ بردبار انسان کو بھی یوں حیران بنا دیگا جیسا کہ کوئی کل کا بچہ ہو۔ اے لوگو! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں اور اس فتنہ سے خوب واقف ہیں یہ جب آئے گا تو لوگوں کو شبہات میں مبتلا کر دیگا اور جب ختم ہوگا تو اسکی حقیقت روشن ہوگی۔

عمارؓ ابوموسیٰؓ کو مخاطب کرنا چاہتے تھے حتیٰ کہ حضرت حسنؓ نے ان سے فرمایا ہمارے اس کام سے تم علیحدہ ہو جاؤ اور ہمارے منبر سے اتر جاؤ تمہاری ماں مرے۔

عمارؓ:۔ کیا تم نے یہ حدیث واقعتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟

ابوموسیٰؓ:۔ یہ میرا ہاتھ موجود ہے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں حق کہہ رہا ہوں۔

عمارؓ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمہارے لئے مخصوص طور پر فرمایا ہوگا۔ تجھ جیسے بیٹھنے والے سے اس میں کھڑا ہونے والا بہتر ہے۔ اللہ اس شخص کو ضرور غالب فرمائے گا جو اس فتنہ پر غالب آئے اور اس کا مقابلہ کرے۔

ابوموسیٰؓ کی شان میں اشتر کی گستاخیاں

نصر بن مزاحم نے عمر بن سعید اور نعیم کے ذریعے ابو مریم الثقفی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ خدا کی قسم میں اس روز مسجد میں تھا۔ عمارؓ ابوموسیٰؓ سے تکرار کر رہے تھے اور ابوموسیٰؓ اپنی بات دہرا رہے تھے کہ اتنے میں ابوموسیٰؓ کے کچھ غلام چلاتے اور ابوموسیٰؓ کو آواز دیتے ہوئے آئے۔ کہ اشتر قصر میں داخل ہو گیا ہے اس نے ہمیں مار کر قصر سے نکال دیا۔

ابوموسیٰؓ منبر سے اتر کر قصر گئے تو اشتر نے چلا کر کہا۔ تیری ماں مرے ہمارے قصر سے نکل جا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تیری جان نکالے۔ خدا کی قسم تو تو پرانا منافق ہے۔

ابوموسیٰؓ :۔ مجھے یہاں سے جانے کے لئے شام تک مہلت دو۔

اشتر :۔ ہاں شام تک مہلت ہے لیکن رات گزارنے کی اجازت نہیں۔

یہ حالات دیکھ کر لوگ قصر میں گھس پڑے اور ابوموسیٰؓ کا سامان لوٹنا شروع کر دیا۔ اشتر نے ان لوگوں کو روکا اور انہیں قصر سے باہر نکال کر کہا۔ میں نے ؓ سے باہر نکال دیا ہے۔ اس بات پر لوگ ابوموسیٰؓ پر دست درازی سے رک گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

صلح کی گفت شنید

سری نے شعیب وسیف اور عمرو کے حوالے سے امام شعبی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب اہل کوفہ ذی قار پہنچے تو حضرت علیؓ چند اشخاص کے ساتھ جن میں حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ بھی تھے ان سے ملنے کے لئے آئے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

اے اہل کوفہ تمہیں عجم اور وہاں کے بادشاہوں کی شان و شوکت عطا کی گئی ہے تم نے عجم کی قوتوں کو پاش پاش کیا ہے حتٰی کہ تم ان کے وارث بنے۔ تم نے لوگوں کو اپنی حفاظت سے بے بہرہ بنا دیا اور دوسرے لوگوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں امداد کی میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے تاکہ تم ہمارے ساتھ ہمارے بصرہ والے بھائیوں کے پاس چلو۔ اگر وہ اپنی بات سے رجوع کریں تو ہمارا مقصد بھی یہی ہے اور اگر وہ ہماری بات سے انحراف کریں تو اولاً اس کا نرمی سے علاج کریں اور ان پر اصل حقیقت ظاہر کر دیں ہم اسوقت تک کوئی دست درازی نہ کریں گے جب تک وہ ہم پر ظلم نہ کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اصلاح کے جتنے بھی طریقے ممکن ہوں گے ہم ان سب کو اختیار کریں گے اور انشاء اللہ فساد سے احتراز کریں گے اور ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی میں طاقت و قوت نہیں۔

الغرض ذی قار میں سات ہزار دو سو آدمی جمع ہو گئے اور بنو عبد القیس جو بصرہ اور ذی قار کے درمیان پڑے ہوئے تھے وہ ان کے علاوہ تھے۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کی آمد کا انتظار کر رہے تھے وہ بھی کئی ہزار تھے۔ نیز دریا کی راہ سے دو ہزار چار سو آدمی آ رہے تھے۔

اہل کوفہ کے رؤساء

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا۔ کہ جب حضرت علیؓ نے ذی قار میں قیام فرمایا تو اولاً محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر کو کوفہ روانہ کیا ان کے بعد حضرت عبد اللہؓ بن عباسؓ اور اشتر کو۔ پھر حضرت حسنؓ اور حضرت عمارؓ کو۔ حسنؓ و عمارؓ کے وہاں جانے سے یہ فائدہ ہوا کہ جو شخص جنگ میں شامل ہونا چاہتے تھے وہ جنگ میں شمولیت کے لئے روانہ ہو گئے اور جو سردار خود حاضر نہ ہو سکے تو ان کے متبعین مدد کے لئے آئے یہ تمام لشکر پانچ ہزار پر مشتمل تھا جن میں سے نصف خشکی کے راستے سے آئے اور نصف دریا کے راستے سے اور جو لوگ جنگ کے لئے نہیں آئے یا اس کے لئے کوشش نہیں کی ان کی تعداد بہت قلیل تھی۔

حضرت علیؓ کوچ کرنے کا ارادہ کر رہے تھے۔ انھیں صرف اسی جماعت کی شمولیت کا انتظار تھا اس جماعت کے سردار قعقاعؓ بن عمرو، سعید بن مالک، ہند بن عمرو اور ہشیم بن شہاب تھے اور کوچ کرنے والے لشکر کے سردار زید بن صوحان، اشتر مالک بن الحارث، عدیؓ بن حاتم، مسیب بن نخبہ اور یزید بن قیس تھے ان کے ساتھ ان کے پیروکار تھے۔ ان کے علاوہ کچھ اور بھی ایسے لوگ تھے جو رتبہ میں ان سے کسی طرح کم نہ تھے صرف فرق یہ تھا کہ وہ لوگ امیر نہ تھے۔ مثلاً حجر بن عدی اور ابن محدوج البکری اور ان دونوں کے علاوہ اور بھی ایسے لوگ تھے کہ کوفہ میں ان کے برابر کوئی صاحب الرائے نہ تھا ان میں سے اکثر و بیشتر مدد کے لئے آئے تھے۔

بصرہ کی جانب قاصد کی روانگی

جب یہ تمام لشکر ذی قار پہنچ گیا تو حضرت علیؓ نے قعقاعؓ بن عمرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو طلب فرمایا اور انھیں اہل بصرہ کے پاس قاصد بنا کر روانہ کیا۔ یہ قعقاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے۔ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا۔ تم بصرہ جا کر طلحہؓ وزبیرؓ سے ملو اور انھیں باہمی محبت اور جماعت کے اتحاد کی دعوت دو اور جماعت میں تفریق بندی سے انھیں ڈراؤ۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے ان سے سوال کیا۔

اگر طلحہؓ وزبیرؓ تم سے کوئی ایسی بات کریں جس کے بارے میں میں نے تمھیں کوئی حکم نہ دیا ہو تو تم کیا طریقہ اختیار کرو گے؟

قعقاعؓ:۔ اولاً تو میں ان سے وہ بات کہوں گا جس کا آپ نے مجھے حکم دیا ہے لیکن اگر بالفرض انھوں نے کوئی ایسا سوال پیدا کیا جس کا آپ نے مجھے حکم نہ دیا ہو تو پھر میں اپنی رائے سے جواب دونگا اور حتی الامکان ان کی بات کا صحیح صحیح اور پورا پورا جواب دیا جائے گا اور جو مناسب ہوگا اس پر عمل کیا جائے گا۔

حضرت علیؓ:۔ واقعتاً تم اس کام کے اہل ہو۔

قعقاعؓ کی حضرت عائشہؓ سے گفتگو

قعقاعؓ حضرت علیؓ کے پاس سے چل کر بصرہ پہنچے اور سب سے اول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے انھیں سلام کیا اور عرض کیا۔ اے میری ماں آپ کے یہاں تشریف لانے اور اتنی تکلیف اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟

حضرت عائشہؓ:۔ میں لوگوں کی اصلاح کے لئے یہاں آئی ہوں۔

قعقاعؓ:۔ تو حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کو بھی بلوا لیجئے تاکہ وہ میری بات سن سکیں اور میں ان کے خیالات معلوم کر سکوں۔

قعقاعؓ کی زبیرؓ و طلحہؓ سے گفتگو

حضرت عائشہؓ نے آدمی بھیج کر ان دونوں کو طلب فرمایا۔ جب یہ دونوں آگئے تو قعقاعؓ نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر عرض کیا۔ میں نے ام المومنینؓ سے اس شہر میں تشریف آوری کی غرض دریافت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی. انھوں نے فرمایا میں لوگوں کی اصلاح کے لئے آئی ہوں۔ کیا آپ دونوں حضرات کو اس سے اتفاق ہے یا اختلاف؟

زبیر و طلحہ رضی اللہ عنہما:۔ ہمیں اس سے اتفاق ہے

قعقاع رضی اللہ عنہ:۔ تو پھر اصلاح کی کیا صورت ہے وہ صورت بیان فرمائیے۔ خدا کی قسم اگر ہم اسے بہتر کام سمجھیں گے تو اسے ضرور قبول کریں گے اور اگر غلط سمجھیں گے تو اس سے احتراز کریں گے۔

زبیر و طلحہ رضی اللہ عنہما:۔ جب تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین قتل نہ کئے جائیں گے اسوقت تک معاملات درست نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر اس قصاص کو چھوڑ دیا گیا تو یہ قرآن کا ترک ہوگا اور قصاص لینے میں حکم قرآنی کا احیاء ہے۔

قعقاع رضی اللہ عنہ:۔ تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں میں سے بصرہ کے بہت سے لوگوں کو قتل کیا۔ حالانکہ ان کے قتل سے قبل معاملات زیادہ بہتر طور پر درست ہو سکتے تھے۔ تم نے چھ سو قاتلین کو قتل کیا صرف ایک شخص قتل سے بچ سکا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان لوگوں کے قتل پر چھ ہزار آدمی غضب ناک ہو گئے اور انھوں نے تمھارا ساتھ چھوڑ دیا۔ اگر تم ان لوگوں سے اور اُن لوگوں سے جنھوں نے تمھیں چھوڑ دیا ہے جنگ کرو گے تو یہ تمام قبائل تم پر لوٹ پڑیں گے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس چیز سے تم لوگ ڈر رہے ہو اور جس کے باعث تم نے یہ اختلاف کیا ہے اس سے بھی زیادہ خطرناک حالات پیش آجائیں گے۔ اسی قتل کے باعث نصر و اور ربیعہ کے آدمیوں نے تمھارا ساتھ چھوڑ دیا ہے اور وہ تم سے جنگ کرنے اور تمہیں رسوا کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں اور یہ صرف ان مقتولین کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر آپ لوگ دوسرے شہر والوں کے ساتھ بھی یہی کرتے رہے تو اتنی زبردست تباہی آئے گی کہ پھر آبادی کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا:۔ پھر تمہاری کیا رائے ہے؟

قعقاع رضی اللہ عنہ:۔ اس کام کے لئے سکون و اطمینان کی ضرورت ہے۔ جب فضا سازگار ہو جائے گی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتعال وہیجان ختم ہو جائے گا۔ نظم وسکون پیدا ہو جائے گا۔ لوگوں کے دلوں سے خوف وہراس جاتا رہے گا اور ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائیں گے تو اسوقت اس معاملے پر غور کیا جائے گا اگر تم لوگ ہماری بیعت کر لوگے اور یہ ایک بہتری کی علامت اور رحمت کا سبب ہوگی اور اس طرح ہم حضرت عثمانؓ کا قصاص بھی لے سکیں گے اور امت میں بھی عافیت اور سلامتی پیدا ہو جائے گی اور اگر تم جنگ کے علاوہ کسی اور بات کو قبول نہ کرو گے تو اس سے ایک بہت بڑا شر پیدا ہو گا اور قصاص بھی ہاتھ سے جاتا رہے گا اور اللہ تعالےٰ اس امت پر آفتیں نازل فرما دے گا۔ تم لوگ عافیت کے طلب گار رہو اور پہلے کی طرح خیر کی کوشش کرو۔ ہمیں بلاؤں میں مبتلا نہ کرو۔ اور نہ علیؓ کے لئے پیچیدگیاں پیدا کرو۔ کیونکہ اس سے تم بھی تباہ ہو جاؤ گے اور ہم بھی تباہ ہو جائیں گے۔ خدا کی قسم میں تم کو صرف اسی شے کی دعوت دینے کے لئے آیا ہوں مجھے تو حالات درست ہونے کی کوئی توقع نہیں اب تو اللہ عزوجل جب عثمانؓ کے قتل کا انتقام لے لیں گے تب ہی حالات درست ہوں گے ورنہ روز بروز مصائب بڑھتے جائیں گے اور ان حالات پر کوئی شخص بھی قابو نہ پاسکے گا یہ حالات کوئی عام حالات کی طرح نہیں ہیں۔ یہ حالات ایسے نہیں ہیں جیسے کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو یا ایک جماعت یا ایک قبیلہ ایک آدمی کو قتل کر دے۔

زبیرؓ و طلحہؓ: تم نے جو بات کہی ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے۔ اب تم جا سکتے ہو اگر تمہارے اور علیؓ کے یہی خیالات ہیں تو ہم اس مصالحت پر آمادہ ہیں۔

صلح کی امید

قعقاعؓ بہت خوش خوش حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اور انھیں ان حالات سے مطلع کیا۔ حضرت علیؓ بہت خوش ہوئے اور تمام لوگ صلح کی گفتگو کرنے لگے ان میں سے بعض تو ایسے تھے جو صلح سے بہت خوش تھے اور بعض ایسے تھے جو صلح کو نہایت ناپسند کرتے تھے۔

جب حضرت علیؓ ذی قار میں آکر ٹھہرے تو بصرہ کے لوگ ان کے لشکر میں آنے جانے لگے ابھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قعقاعؓ واپس بھی نہ آئے تھے کہ بنو تمیم اور بنو بکر کے وفد آئے تاکہ یہ معلوم کریں کہ کوفہ سے جو ان کے بھائی آئے ہیں ان کی کیا رائے ہے۔ اور وہ کس ارادے سے یہاں آئے ہیں۔ تاکہ اہل کوفہ کو بتادیا جائے کہ ان کی غرض و غایت اصلاح کی ہے اور وہ علیؓ سے جنگ کے طلبگار نہیں۔

یہ کوفہ اور بصرہ کے قبائل ایک دوسرے کے پاس آنے جانے لگے اور کوئی بھی صلح کے طلبگار بن گئے تو یہ سب لوگ علیؓ کے پاس گئے اور اپنے خیالات ظاہر کئے۔ حضرت علیؓ نے جریر بن شرس سے طلحہؓ وزبیرؓ کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ اس نے بتایا کہ ان دونوں کا معاملہ نہایت معمولی بھی ہے اور نہایت اہم بھی ہے پھر اس نے تمثیل کے طور پر یہ اشعار پڑھے ؎

اَلَا اَبْلِغْ بَنِیْ بَکْرٍ رَسُوْلاً　　فَلَیْسَ اِلٰی بَنِیْ کَعْبٍ سَبِیْلٌ

(ترجمہ) بنو بکر کے پاس آپ کوئی قاصد کیوں روانہ نہیں فرماتے۔ کیونکہ بنی کعب تک پہنچنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔

سَیَرْجِعُ ظُلْمُکُمْ مِنْکُمْ عَلَیْکُمْ　　طَوِیْلُ السَّاعِدَیْنِ لَہٗ فُضُوْلٌ

(ترجمہ) عنقریب تمہارا ظلم تم پر لوٹ جائے گا۔ وہ لمبے بازوؤں والا ہے اور لسے کاٹتا آتا ہے۔

حضرت علیؓ نے بھی تمثیلاً یہ اشعار پڑھے ؎

اَلَمْ تَعْلَمْ اَبَا سِمْعَانَ اِنَّا　　نَرُدُّ الشَّیْخَ مِثْلَکَ ذَا الصُّدَاعِ

(ترجمہ) اے ابو سمعان کیا تو نہیں جانتا کہ ہم تجھ جیسے بوڑھے کو پاگل بنا کر لوٹا دیتے ہیں۔

وَیَذْھَلُ عَقْلُہٗ بِالْحَرْبِ حَتّٰی　　یَقُوْمَ فَیَسْتَجِیْبَ لِغَیْرِ دَاعِ

(ترجمہ) اسکی جنگ کرتے کرتے عقل جاتی رہی ہے حتیٰ کہ کسی کے پکارے بغیر یہ مدد کو کود پڑتا ہے۔

فَدَافَعَ عَنْ خُزَاعَۃَ جَمْعُ بَکْرٍ　　وَمَا بِکَ یَا سُرَاقَۃُ مِنْ دِفَاعِ

(ترجمہ) بکر کی جماعت نے خزاعہ کے حملہ کو روک دیا ورنہ اے سراقہ تجھ سے دفاع کب ممکن تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلیب کا خواب

مصعب بن سلام التیمی نے محمد بن سوقہ اور عاصم کے حوالے سے کلیب الجرمی کا یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حیات میں ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص ہے جسے لوگوں کی حکومت سپرد کر دی گئی ہے اور وہ شخص بستر پر بیمار پڑا ہے اس کے سرہانے ایک عورت کھڑی ہے لوگ اس امیر پر حملہ کر رہے ہیں اور اسے ڈرا رہے ہیں اگر وہ عورت انھیں روک دیتی تو وہ رک جاتے لیکن اس عورت نے انھیں قطعاً منع نہیں کیا لوگوں نے آگے بڑھ کر اس امیر کو پکڑ لیا اور اسے قتل کر دیا۔

میں اپنا یہ خواب سفر و حضر میں لوگوں سے بیان کرتا۔ وہ یہ خواب سن کر بہت تعجب کرتے لیکن اس خواب کی تعبیر کسی کی سمجھ میں نہیں آتی جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور ہمیں ان کی شہادت کی خبر ملی اسوقت ہم جہاد سے واپس آرہے تھے اسوقت ہمارے ساتھی بولے اے کلیب تیرے خواب کی یہ تعبیر ہے۔

حضرت زبیرؓ اور طلحہؓ کے بارے میں لوگوں کی رائے

ہم جہاد سے واپس ہو کر بصرہ پہنچے ابھی کچھ روز ہی گزرے تھے کہ لوگوں میں یہ مشہور ہوا کہ طلحہؓ و زبیرؓ آرہے ہیں اور ان کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اس سے لوگوں کو خوف پیدا ہوا اور تعجب بھی لوگوں کا خیال تھا کہ ان دونوں نے حضرت عثمانؓ سے ناراض ہو کر لوگوں کو حضرت عثمانؓ کے خلاف اکسایا تھا اور اس سے زبیرؓ و طلحہؓ کی جو رسوائی ہوئی ہے اس کا خیال کرتے ہوئے اور بطور توبہ ان کا قصاص لینے نکلے ہیں۔

حضرت عائشہؓ کا فیصلہ

ام المومنینؓ فرمایا کرتی تھیں ہم تم لوگوں کی وجہ سے عثمانؓ کی تین باتوں سے ناراض رہے ایک نوجوان کو امیر بنانے سے اور غمامہ اور لوگوں کو کوڑے مارنے سے۔ لیکن یہ بات بہت ہی ناانصافی کی ہوگی کہ اگر ہم عثمانؓ کی خاطر تمھاری غلطیوں پر ناراض نہ ہوں۔ تم سے ہماری ناراضگی تین باتوں پر ہے اول عثمانؓ کے قتل پر۔ دوم ماہ ذی الحجہ کی بے حرمتی پر سوئم مدینۃ الرسولؐ کی بے حرمتی پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلیب کی عمر بن ابی بکر سے گفتگو

لوگوں نے زبیرؓ و طلحہؓ سے سوال کیا۔ تم نے کیا علیؓ کی بیعت نہ کی تھی؟ انھوں نے جواب دیا۔ ہاں بیعت تو ضرور کی تھی لیکن اسطرح کہ ہماری گردنوں پر تلواریں رکھی ہوئی تھیں۔

کلیب کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ بصرہ کے قریب پہنچ چکے تھے مجھ سے اور دو آدمیوں سے میری قوم نے کہا کہ تم علیؓ اور اس کے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور زبیرؓ و طلحہؓ کی بیعت کا حال معلوم کرو کیونکہ ہم لوگ اس اختلاف سے بہت کشمکش و پیچ میں پڑ گئے تھے۔

ہم بصرہ سے علیؓ کے لشکر کی طرف چلے جب لشکر گاہ کے قریب پہنچے تو سامنے سے ایک نہایت حسین و جمیل شخص خچر پر سوار آتے نظر آیا اسوقت میں اپنے ساتھی سے گفتگو کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ کیا تم نے اس عورت کو دیکھا ہے یہ بعینہ اس عورت کے مشابہ ہے جسے میں نے خواب میں والی کے سرہانے کھڑے دیکھا تھا۔

آنے والے نے یہ تاڑ لیا کہ ہم کچھ گفتگو کر رہے ہیں جب وہ ہمارے قریب پہنچا تو ہم سے بولا ٹھہرو۔ تم مجھے دیکھ کر کیا گفتگو کر رہے تھے۔ ہم نے انکار کیا کہ کوئی گفتگو نہیں کر رہے تھے۔ اس نو وارد نے چلا کر کہا۔

خدا کی قسم تمھیں اسوقت تک نہ چھوڑا جائے گا جب تک تم مجھے بات نہ بتاؤ گے۔

اس کی اس بات سے ہم پر ہیبت طاری ہو گئی۔ ہم نے اسے واقعہ بتایا۔ وہ شخص یہ کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ خدا کی قسم یہ تو نہایت عجیب بات ہے۔

ہم نے لشکر کے ایک آدمی سے دریافت کیا۔ یہ کون شخص تھا؟ اس نے جواب دیا یہ محمد بن ابی بکر ہے۔ اب یہ بات سمجھ چکے تھے کہ وہ عورت جو اس امیر کے سرہانے کھڑی تھی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اس باعث ہماری ان اختلافات سے نفرت اور بڑھ گئی۔

خلافت کے بارے میں حضرت علیؓ کے خیالات

ہم لوگ حضرت علیؓ کے پاس پہنچے انھیں سلام کیا اور ان سے طلحہؓ و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبیرؓ سے بیعت اور ان کے اختلاف کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا

بات یہ ہے کہ لوگوں نے اس شخص یعنی عثمانؓ کے خلاف بغاوت کی۔ میں ان اختلافات سے علیحدہ تھا۔ ان لوگوں نے انھیں شہید کر دیا۔ پھر مجھے امیر بنایا۔ حالانکہ میں اس امارت پر راضی نہ تھا اور اگر مجھے دین کا خوف نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کی بات ہرگز قبول نہ کرتا پھر ان دونوں شخصوں نے بیعت توڑنے کا ارادہ کیا۔ میں نے ان سے اس پر عہد و پیمان لئے اور انھیں عمرہ کے لئے اجازت دیدی یہ دونوں اپنی ماں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کے پاس پہنچے اور انھیں راضی کر لیا۔ اور ان کے سامنے وہ چیز پیش کی جو ان دونوں کے لئے حلال نہ تھی حضرت عائشہؓ اس خیال سے ان دونوں کا ساتھ دیا تاکہ اسلام کا اتفاق ختم نہ ہو جائے اور مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پیدا نہ ہو جائے۔

اس کے بعد حضرت علیؓ کے حامیوں نے ہم سے کہا خدا کی قسم ہم ان لوگوں سے اسوقت تک جنگ کرنا نہیں چاہتے جب تک یہ خود جنگ نہ کریں۔ ہم تو میدان میں اصلاح کی خاطر نکلے ہیں۔

اس کے بعد علیؓ کے ساتھی چلّانے لگے اور ہم سے بولے فوراً بیعت کرو۔ میرے ساتھیوں نے تو بیعت کر لی لیکن میں بیعت سے رکا رہا اور عرض کیا میری قوم نے مجھے معلومات کے لئے بھیجا ہے میں اپنی جانب سے کوئی کام نہیں کر سکتا۔

حضرت علیؓ:۔ اگر وہ بیعت نہ کریں ؟

کلیب :۔ تو میں بھی بیعت نہ کروں گا۔

حضرت علیؓ:۔ لیکن اگر تمہاری قوم نے تمہیں قاصد بنا کر بھیجا ہو

کلیب :۔ تاوقتیکہ میں ان کے پاس لوٹ کر نہ جاؤں اور ان سے گھاس پانی کا حال بیان نہ کروں تاکہ وہ بھی گھاس اور پانی پر پہنچ جائیں اس وقت تک میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

حضرت علیؓ:۔ تیری خود کیا رائے ہے ؟

کلیب :۔ میں تو زبیرؓ و طلحہ کا ساتھ نہیں دے سکتا بلکہ اس معاملے میں ان کا مخالف ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ:۔ تو ہاتھ بڑھاؤ۔

کلیب کہتے ہیں خدا کی قسم میں ان کی بات کا انکار نہ کر سکا اور میں نے ہاتھ پھیلا دیا اور بیعت کر لی۔

اسی نے کلیب کہا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ عرب کے سمجھ دار لوگوں میں سے ہیں۔

حضرت علیؓ:۔ تم نے طلحہؓ و زبیرؓ سے بھی کوئی بات سنی تھی؟

کلیب:۔ زبیرؓ کہتے تھے کہ ان سے زبردستی بیعت لی گئی ہے۔ اور طلحہؓ نے تمثیلاً میرے سامنے یہ اشعار پڑھے تھے۔

اَلَا اَبْلِغْ بَنِیْ بَکْرٍ رَسُوْلاً   فَلَیْسَ اِلٰی بَنِیْ کَعْبٍ سَبِیْلٌ

(ترجمہ) کوئی قاصد بھیج کر بنی بکر کو یہ خبر پہنچا دے کہ بنو کعب کے مقابلے میں کامیابی کی کوئی راہ نہیں۔

سَیَرْجِعُ ظُلْمُکُمْ مِنْکُمْ عَلَیْکُمْ   طَوِیْلُ السَّاعِدَیْنِ لَہٗ فُضُوْلُ

(ترجمہ) عنقریب تمہارا ظلم تم پر لوٹے گا کیونکہ وہ لمبے بازوؤں والا ہے اسے کاٹنا آتا ہے

حضرت علیؓ:۔ نہیں اس طرح نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَبَا سِمْعَانَ اِنَّا   نَصُمُّ الشَّیْخَ مِثْلَکَ ذَا الصُّدَاعِ

(ترجمہ) اے ابو سمعان تو یہ نہیں جانتا ہم تجھ جیسے پاگل انسان کو کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔

وَیَذْھَلُ عَقْلُہٗ بِالْحَرْبِ حَتّٰی   یَقُوْمَ فَیَسْتَجِیْبَ بِغَیْرِ دَاعٍ

(ترجمہ) لڑتے لڑتے اس کی عقل اتنی جاتی رہی کہ مدد کے لئے پکارنے والے کے بغیر مدد کے لئے دوڑ پڑتا ہے۔

ابتدائے جنگ

حضرت علیؓ نے ذی قار سے کوچ کر کے بصرہ کے ایک جانب ڈیرے ڈالے طلحہؓ و زبیرؓ نے خندقیں کھود رکھی تھیں۔ ہمارے بصری ساتھی ایک دوسرے سے کہنے لگے ہم نے تو اپنے کوفہ کے بھائیوں کو یہ کہتے سنا تھا کہ ہم صلح کی غرض سے نکلے ہیں اور ہمارا ارادہ جنگ کا ہرگز نہیں ہے ہم لوگ آپس میں صلح کی باتیں کر ہی رہے تھے کہ دونوں لشکروں کے بچے ایک دوسرے کو گالیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے لگے پھر ان میں تیر اندازی ہوئی ان کی دیکھا دیکھی دونوں لشکروں کے غلام بھی شامل ہو گئے۔ پھر بے وقوف لوگ بھی اس میں کود پڑے اور باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔ لشکر علیؓ نے لشکر زبیرؓ کو خندق میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ خندق پر زبردست جنگ ہوتی رہی حتیٰ کہ طلحہؓ و زبیرؓ بھی میدان جنگ میں نکل آئے اور اب خندق میں علیؓ کے ساتھی گھس گئے تھے اور زبیرؓ و طلحہؓ کے آدمی باہر آچکے تھے۔

حضرت علیؓ کا اعلان

جب جنگ تیزی سے جاری تھی تو حضرت علیؓ نے اعلان فرمایا کہ کوئی شخص بھاگتے ہوئے کا پیچھا نہ کرے نہ زخمی پر حملہ کرے اور نہ کسی کے گھر میں داخل ہو۔

جب جنگ ختم ہو گئی تو حضرت علیؓ نے لوگوں میں بیعت کا اعلان کرایا سب نے اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے بیعت کی۔ بیعت سے فراغت ہو چکی تو حضرت علیؓ نے لشکروں سے مخاطب ہو کر فرمایا جس کی کوئی شے جاتی رہی ہو اور وہ کسی دوسرے کے پاس نظر آئے تو پہچان کر اپنی چیز واپس لے لے۔

اس کے بعد بنو قیس کے چند نوجوانوں کی ایک جماعت حضرت علیؓ کی خدمت میں آئی حضرت علیؓ نے ان سے سوال فرمایا۔ تمہارے امراء کہاں ہیں؟

ان کے خطیب نے جواب دیا اونٹ کے نیچے پہنچ جاؤ۔ یہ کہہ کر وہ خطیب اپنے خطبہ میں مشغول ہو گیا حضرت علیؓ: یہ نہایت ہی برا خطیب ہے۔

جب بیعت کی تکمیل ہو چکی تو حضرت علیؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو بصرہ کا عامل بنایا حضرت علیؓ کا ارادہ تھا کہ جب تک انتظامات درست نہ ہو جائیں اس وقت تک خود بصرہ میں قیام کریں۔

اشتر کی اونٹ کی پیشکش

کلیب کا بیان ہے کہ مجھے اشتر نے حکم دیا کہ بصرہ میں جو سب سے زیادہ قیمتی اونٹ ہو وہ خرید لو۔ میں نے تلاش کر کے ایک نہایت قیمتی اونٹ خریدا۔ اشتر نے مجھے حکم دیا کہ اسے عائشہؓ کے پاس لے جاؤ اور ان سے میرا سلام کہنا اور یہ اونٹ پیش کرنا۔ میں وہ اونٹ لے کر حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گیا انھوں نے اشتر کا نام سن کر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے بد دعا کی اور اونٹ واپس کر دیا۔ میں نے اشتر سے جا کر تمام واقعہ بیان کیا اس پر اشتر نے کہا کہ عائشہؓ مجھے اس لئے برا کہہ رہی ہیں کہ ان کا بھانجا جنگ میں ضائع ہو گیا۔

اشتر کی حضرت علیؓ سے ناراضگی

اشتر کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ نے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کو بصرہ کا عامل بنا دیا ہے تو وہ غصہ میں بھنا کر بولا کیا اسی لئے ہم نے اس بوڑھے (عثمانؓ) کو قتل کیا تھا کہ یمن عبیداللہ بن عباسؓ کو دے دیا جائے حجاز قثم بن عباسؓ کو، بصرہ عبداللہؓ بن عباسؓ کو اور کوفہ خود علیؓ لے لیں۔

یہ کہہ کر اشتر نے اپنی سواری منگائی اور اس پر سوار ہو کر لشکر چھوڑ کر چلا گیا حضرت علیؓ کو جب اسکی اطلاع ملی تو انھوں نے کوچ کا حکم دیا اور نہایت تیزی سے چل کر اشتر کے سر پر پہنچ گئے اور اس کے سامنے یہ ظاہر ہونے نہیں دیا کہ اس گفتگو کی انھیں اطلاع مل چکی ہے اور فرمایا اتنی جلدی کیا ہے کہ ہمیں پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ آئے۔ حضرت علیؓ کو یہ خطرہ پیدا ہوا تھا کہ اگر یہ لشکر چھوڑ کر چلا گیا تو لوگوں کے پاس جا کر ایک نیا فتنہ کھڑا کرے گا۔ اور ایک نئی بغاوت کھڑی ہو جائے گی۔

قاتلین عثمانؓ کا لشکر علیؓ سے اخراج

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب بصرہ والوں کے وفد کوفہ والوں کے پاس پہنچے اور حضرت قعقاعؓ ام المومنینؓ اور زبیرؓ و طلحہؓ سے مل کر واپس آ گئے اور حضرت علیؓ کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بھی صلح کے خواہاں ہیں تو حضرت علیؓ نے سب لوگوں کو جمع فرمایا اور ایک خطبہ دیا۔ حضرت علیؓ نے اللہ کی حمد و ثنا اور حضور پر درود کے بعد زمانہ جاہلیت اور اسکی بدبختی کا ذکر کیا پھر اسلام کی سعادت کا ذکر کیا اور اس کے بعد فرمایا

اس امت پر یہ بھی اللہ کا ایک انعام تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اول کے ذریعہ اس امت کے اتحاد کو برقرار رکھا پھر خلیفہ دوئم اور سوئم کے زمانے میں بھی اسی طرح رہا۔ پھر یہ حادثہ پیش آیا اور مختلف قوموں نے اپنی دنیا طلبی کی خاطر امت میں پھوٹ ڈال دی اور ان لوگوں کو اس بات کا حسد تھا کہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو کیوں فضیلت عطا فرمائی۔ اس لئے یہ لوگ چاہتے تھے کہ زمانے کو پھر دور جاہلیت میں تبدیل کر دیں تاکہ ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت باقی نہ رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور اپنے ارادے کو پورا کر کے رہتا ہے۔

خبردار! میں کل یہاں سے بصرہ کی جانب کوچ کروں گا۔ تم لوگ بھی میرے ساتھ کوچ کرو۔ اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہرگز نہ جائے جس نے حضرت عثمانؓ کی شہادت میں کسی قسم کی معاونت کی ہو یا اس میں کسی قسم کا حصہ لیا ہو۔ یہ بے وقوف لوگ مجھ سے جدا ہو جائیں۔

قاتلین عثمانؓ کا مشورہ

یہ اعلان سن کر وہ لوگ جنھوں نے حضرت عثمانؓ کی شہادت میں حصہ لیا تھا یا قاتلین عثمانؓ سے راضی تھے یکجا جمع ہوئے ان جمع ہونے والوں میں علباء بن الہیثم، عدیؓ بن حاتم، سالم بن ثعلبۃ العبسی، شریح بن اوفی الضبیعہ اور اشتر نخعی شامل تھے۔ اور مصریوں کے ساتھ ابن السوداء اور خالد بن ملجم تھے۔ ان لوگوں میں باہم مشورہ ہوا۔ یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو ایک ظاہر سی بات ہے کہ علیؓ سب سے زیادہ کتاب اللہ سے واقف ہیں اس وجہ سے وہ لازماً ایک نہ ایک روز قرآن پر عمل کرتے ہوئے قاتلین سے قصاص کا مطالبہ کریں گے اور جس وقت وہ یہ مطالبہ کریں گے اس وقت کوئی مخالف نہ ہوگا اور ہماری تعداد دوسروں کے مقابلے میں کم ہو جائے گی اور وہ وقت ہوگا جب کہ علیؓ قوم پر جان دیں گے اور قوم ان پر جان دے گی اور جب ہماری تعداد اتنی بڑی کثرت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی تو خدا کی قسم تمہیں دھکے دیئے جائیں گے اور تمھیں کسی جگہ بھی نجات کی صورت نظر نہیں آئے گی۔

اشتر نخعی:۔ طلحہؓ و زبیرؓ کے ارادوں سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن علیؓ کے ارادوں سے آج تک واقف نہ ہو سکے خدا کی قسم تمام لوگوں کی ہمارے بارے میں ایک ہی رائے ہے اور اگر زبیرؓ طلحہؓ اور علیؓ نے صلح کر لی تو وہ صلح ہمارے خونوں پر ہوگی آؤ کیوں نہ ہم علیؓ پر حملہ کر کے اسے عثمانؓ کے پاس پہنچا دیں اس سے ایک نیا فتنہ پیدا ہوگا جو ہماری مرضی کے عین مطابق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اور ہم اس میں سکون سے زندگی گزار لیں گے۔

عبداللہ بن السوداء:۔ تمہاری رائے نہایت غلط ہے۔ اے قاتلین عثمانؓ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ ذی قار میں کوفہ کا ڈھائی ہزار لشکر موجود ہے اس کے علاوہ ابن حنظلیہ کے ساتھ پانچ ہزار لشکر ہے یہ سب اس شوق میں مر رہے ہیں کہ تم سے جنگ کرنے کی اجازت دیدی جائے یہ لشکر تیری پسلیاں بھی توڑ کر رکھ دے گا۔

علباء بن الہیثم:۔ یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم انھیں چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں اور انھیں آپس میں لڑنے دیں اگر لڑتے لڑتے ان کی تعداد کم ہو جائے گی تب ہم ان کے دشمنوں کی کثرت کے باعث ان پر غالب رہیں گے اور اگر یہ کثرت میں بھی ہوں گے تب بھی یہ تم سے ایک نہ ایک روز صلح کرنے پر مجبور ہوں گے اس لئے تم ان لوگوں کا ساتھ چھوڑ کر اپنے اپنے شہروں کو چلو اور اس وقت تک خاموش بیٹھے رہو جب تک تمہارے شہروں میں کوئی ایسا امیر نہ آجائے جو تمہاری پشت پناہی کر سکے۔ اور تمھیں لوگوں سے بچا سکے۔

ابن السوداء:۔ یہ رائے بھی انتہائی بری ہے تمھیں لوگوں سے محبت ظاہر کرنی چاہیئے اس لئے اسوقت تم لوگوں کے دشمن ہو اور تم لوگوں کے ساتھ رہ کر بچ نہیں سکتے اور اگر تیری رائے پر عمل کیا گیا تو ہمارے منتشر ہو جانے کی وجہ سے لوگ ہمیں ہر طرف سے گھیر لیں گے۔

عدی بن حاتمؓ:۔ خدا کی قسم نہ تو میں کسی بات پر خوش ہوں اور نہ کسی بات پر ناراض۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ عثمانؓ کے قتل کی وجہ سے لوگ زبردست پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جو حالات گزر چکے وہ تو گزر چکے لیکن ہم اب لوگوں کی نظروں میں گر چکے ہیں۔ ہمارے پاس گھوڑے بھی موجود ہیں اور بہترین ہتھیار بھی موجود ہیں اگر تم سب آگے بڑھو گے تو ہم بھی آگے بڑھ جائیں گے اور اگر تم اپنی جگہ رک جاؤ گے تو ہم بھی رک جائیں گے۔

ابن السوداء:۔ تم نے نہایت اچھی بات کہی ہے۔

سالم بن ثعلبہ:۔ تم میں سے اگر کوئی شخص دنیاوی زندگی کا طلبگار ہے تو میں اس کا طلب گار نہیں خدا کی قسم جب تم کل دشمن سے جنگ کرو گے تو میں اپنے گھر واپس نہ لوٹوں گا اور اگر میری زندگی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی بھی رہی تو میں تم سے اس حال میں ملاقات کروں گا کہ اونٹوں کو اچھی طرح ذبح کر کے آؤں گا اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو تم لوگوں کے سروں پر اپنی تلواروں کو اچھی طرح استعمال کرے گا تو معاملات انہی کے قبضہ میں ہوں گے جن کی تلوار ہو گی یعنی جس کی لاٹھی اسکی بھینس۔

ابن السوداء۔ یہ ایک کام کی بات ہے۔

شریح:۔ تم لوگ میدان میں نکلنے سے قبل ایک نہ ایک فیصلہ کر لو اور اس کام کو مؤخر نہ کرو جس کا جلدی کرنا ضروری ہے اور جس کام کی تاخیر بہتر ہے اس میں عجلت سے کام مت لو۔ ہم لوگوں کے نزدیک نہایت ہی برے لوگ ہیں۔ اور یہ معلوم نہیں کہ جب کل یہ دونوں لشکر باہم ملاقات کریں گے تو ان کی ملاقات کا انجام کیا ہو گا۔

آخری فیصلہ

ابن السوداء:۔ اے لوگو! تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ان لوگوں کے ساتھ ملے جلے رہو اور ان کے ساتھ مل کر کام کرو۔ اور جب کل دونوں فریق آپس میں ملیں تو جنگ چھیڑ دو اور انھیں سوچنے تک کا موقعہ نہ دو۔ اور جب تم علیؓ کے ساتھ ہو گے تو انھیں کوئی شخص ایسا نظر نہ آئے گا جس کے ذریعہ جنگ رکوا سکیں اس طرح اللہ علیؓ، طلحہؓ و زبیرؓ اور ان لوگوں کو جو صلح کے خواہاں ہیں اور تمہاری منشاء کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں ایک مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔

اس رائے سے سب نے اتفاق کیا اور اس فیصلہ کے بعد یہ ٹولی منتشر ہو گئی۔ دیگر لوگوں کو ان حالات کی کچھ خبر نہ تھی۔

صبح کے وقت حضرت علیؓ نے کوچ کیا اور وہاں سے کوچ کر کے بنو عبدالقیس کے پاس پہنچے اور ان کے بعد اہل کوفہ سے جا کر ملے جو سب سے آگے تھے لوگ ایک دوسرے سے مل جل رہے تھے۔ اہل بصرہ کو بھی حضرت علیؓ کی رائے کی اطلاع مل چکی تھی حضرت علیؓ نے بصرہ کے قریب قیام فرمایا۔

حضرت زبیرؓ و طلحہؓ کا فیصلہ

جس وقت لشکر علیؓ بصرہ کے سامنے پہنچا تو ابوالجربا نے زبیرؓ بن العوام سے کہا کہ اے زبیرؓ بہترین رائے یہ ہے کہ تم اسی وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہزار سوار روانہ کردو تاکہ علیؓ کے ساتھی پہنچنے سے قبل ہی فیصلہ کر دیا جائے۔

حضرت زبیرؓ:۔ اے ابوالجرباء ہم جنگی تدابیر سے خوب واقف ہیں لیکن ان لوگوں نے صلح کا پیغام دیا ہے اور یہ اختلاف ایسا نیا حادثہ ہے جو اس سے قبل پیش نہ آیا تھا۔ یہ ایک ایسا کام ہے کہ اگر کوئی شخص بلاوجہ اور بلا دلیل قیامت کے روز جب اللہ کے سامنے پیش ہوگا تو اس کا کوئی عذر قبول نہ ہوگا اور جب علیؓ ہم سے جنگ کرنا نہیں چاہتے اور وہ صلح کا پیغام بھیج رہے ہیں تو ان سے جنگ چھیڑنا کیسے درست ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ آج صلح کی تکمیل ہو جائے گی تم لوگوں کو خوشی منانی چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔

اس کے بعد صبرۃ بن شیمان سامنے آیا اور بولا۔ اے طلحہؓ و زبیرؓ یہ موقعہ غنیمت ہے آپ دونوں ہیں بڑھ کر چلئے کیونکہ جنگ میں تدبیر بہادری سے زیادہ کارگر ہوتی ہے۔

حضرت زبیرؓ:۔ اے صبرہ ہم بھی مسلمان ہیں اور وہ بھی مسلمان ہیں اور آج سے قبل ہمارے سامنے جب کوئی معاملہ پیش آتا تو یا تو اس بارے میں قرآن نازل ہو جاتا یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔ یہ ایک نیا معاملہ ہمارے سامنے پیش آیا ہے اور قوم کا یہ خیال ہے کہ آج لڑائی چھیڑنا مناسب نہیں اور یہی علیؓ اور اس کے ساتھیوں کا خیال ہے ورنہ ہم بھی مناسب یہی سمجھتے تھے کہ آج مہلت دینا اور تاخیر کرنا مناسب نہیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں یہی تو وہ چیز ہے جس کی ہم اس برائی سے قبل دعوت دیا کرتے تھے اور یہ قوم کی برائی سے بہتر ہے اگرچہ بظاہر یہ ایسا کام ہے جسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ شاید یہ صلح کھل کر ہمارے سامنے آجائے۔ کیونکہ مسلمانوں کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپس میں اشیاء سے کام لیں۔

کعب بن سور کو اسکی قوم کا جواب

کعب بن سور نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا جب اس لشکر کا اگلا حصہ یہاں پہنچ گیا ہے تو اب تمہیں کس شئے کا انتظار ہے۔ ان کی گردنیں اتار دو۔

اس کی قوم نے جواب دیا۔ اے کعب یہ ایسا معاملہ ہے جس کا تعلق ہمارے بھائیوں سے ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابھی تک اس کی حالت ہم پر مشتبہ ہے۔ خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا ہے اس وقت سے آپ کے صحابہ نے کوئی ایسی راہ اختیار نہیں کی تھی جس کے بارے میں ہم یہ نہ جانتے ہوں کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ لیکن یہ معاملہ ایسا ہے اگر ہم ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے یا پیچھے ہٹ جانا چاہیئے۔ آج کے دن کیا طریقہ بہتر ہے اور کون سا طریقہ ہمارے بھائیوں کو برا معلوم ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ کل یہ کام ہمارے نزدیک برا ہو اور ہمارے بھائی اسے بہتر سمجھیں۔ ہم ان کے سامنے ایک حجت پیش کرنا چاہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ اسے حجت نہ سمجھیں اور ہمارے دوسرے ہم خیال لوگوں کے مقابلے پر حجت میں پیش کریں۔ ہم تو صلح کے خواستگار ہیں بشرطیکہ یہ لوگ بھی اسے قبول کر لیں اور اسے پورا کر دکھائیں۔ ورنہ آخری علاج تو داغ لگانا ہی ہے۔

طلحہؓ وزبیرؓ کے بارے میں حضرت علیؓ کے خیالات

اہل کوفہ کے کچھ لوگوں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ اس قوم سے جنگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ ان سوال کرنے والوں میں اعور بن بنان المنقری بھی داخل تھے۔

حضرت علیؓ:۔ لوگوں کی اصلاح کرنا اور دہکتی آگ کو بجھانا بہتر ہے شاید اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے اس امت کو متحد فرما دے اور یہ باہمی اختلافات ختم ہو جائیں اور مجھے امید ہے کہ یہ لوگ میری بات قبول کر لیں گے۔

اعور:۔ اگر انھوں نے ہماری بات قبول نہ کی؟

حضرت علیؓ:۔ تو اس وقت تک ہم ان سے جنگ نہ کریں گے جب تک یہ ہم سے جنگ نہ کریں۔

اعور:۔ اگر ان لوگوں نے ہم سے جنگ کی؟

حضرت علیؓ:۔ ہم اپنی جانوں کی مدافعت کریں گے۔

اعور:۔ کیا انھیں بھی اسی طرح اجر ملے گا جس طرح ہمیں اجر ملے گا۔

حضرت علیؓ:۔ ہاں ضرور ملے گا۔

ابو سلامۃ الدالانی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کیا ان لوگوں کے لئے شرعی طور پر یہ دلیل کافی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ خون عثمانؓ کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ان کی نیت اس سے اللہ عزوجل کی رضامندی ہو۔

حضرت علیؓ:۔ ہاں

ابوسلامہ:۔ آپ نے جو قصاص عثمانؓ میں تاخیر فرمائی ہے کیا آپ کے لیے یہ جواز کی دلیل بن سکتی ہے۔

حضرت علیؓ:۔ ہاں۔ کیونکہ جب کسی شے کی اصل حقیقت کا علم نہ ہو تو اس میں حکم یہ ہے کہ ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جس میں احتیاط پائی جاتی ہو اور جس کا نفع عام ہو۔

ابوسلامہ:۔ اگر کل ہماری اور انکی جنگ ہو گئی تو اس کا آخرت میں انجام کیا ہو گا۔

حضرت علیؓ:۔ مجھے امید ہے کہ ہمارا یا ان کا جو شخص مارا جائے گا بشرطیکہ اس کی غرض رضائے خداوندی ہو تو اللہ تعالےٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

مالک بن حبیب نے کھڑے ہو کر سوال کیا۔ آپ کی جب ان لوگوں سے ملاقات ہو گی تو آپ کیا طریقہ کار اختیار کریں گے۔

حضرت علیؓ:۔ ہم پر بھی اور ان پر بھی یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو چکی ہے کہ اصلاح اسی میں ہے کہ اس جنگ سے باز آجانا چاہیے۔ اگر وہ میری بیعت کر لیتے ہیں تو بہت ہی بہتر ہو گا اور اگر وہ جنگ کے علاوہ کسی چیز پر تیار نہ ہوں گے تو یہ ایک ایسا زخم ہو گا جو کبھی بھر نہیں سکتا۔

مالک:۔ جنگ ہوئی تو ہمارے مقتولوں کا کیا حشر ہو گا۔

حضرت علیؓ:۔ جس کی غرض و غایت اللہ عزوجل کی رضا ہے تو اسے اس کا فائدہ ضرور پہنچے گا اور یہ اس کی نجات کا سبب ہو گا۔

حضرت علیؓ کا خطبہ

اس کے بعد حضرت علیؓ نے ایک مقام خطبہ دیا اور اللہ عزوجل کی حمد وثنا کے بعد فرمایا

اے لوگو! اپنی جانوں کو اپنے قابو میں رکھو، اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور ان لوگوں کو کچھ کہنے سے اپنی زبانیں بند رکھو کیونکہ وہ بھی تمہارے بھائی ہیں۔ اگر تمھارے ساتھ وہ کچھ زیادتی کریں تو تم صبر کرو اور ہم سے آگے بڑھنے سے احتراز کرو کیونکہ جو آج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنی برتے گا وہ کل بھی دشمن ہی سمجھا جائے گا۔

اس خطبہ کے بعد حضرت علیؓ نے کوچ کا حکم دیا اور آگے بڑھ کر پہلے مقدمۃ الجیش کو آگے جانے کا حکم دیا جب حضرت علیؓ اس قوم کے پاس پہنچے جن کے پاس حکیم بن سلامہ اور مالک بن حبیب کو روانہ کیا تھا۔ تو ان سے فرمایا اگر تم اسی فیصلہ پر قائم ہو جو قعقاعؓ فیصلہ کر کے آئے تھے تو تم اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور ہمارے لشکر کو نیچے اترنے دو اور ہمیں اس کا موقعہ دو کہ ہم اس معاملے پر غور کر سکیں۔

بنو قیس کی جنگ سے علیحدگی

جب حضرت علیؓ اس مقام پر پہنچے جہاں بنو قیس ٹھہرے ہوئے تھے تو ان کے لشکر کو دیکھ کر بنو سعد آستینیں چڑھائے ہوئے لشکر علیؓ کی طرف بڑھے ان کے ساتھ احنفؓ بن قیس بھی تھے یہ بنو سعد وہ قبیلہ تھا جس نے حرقوص بن زہیر کو اپنی پناہ میں لے لیا تھا اور قبیلہ حضرت علیؓ سے جنگ کا خواہاں نہ تھا۔

احنفؓ نے آگے بڑھ کر حضرت علیؓ سے عرض کیا بصرہ میں جو ہماری قوم کے لوگ ہیں ان کا خیال ہے کہ اگر آپ کل ان پر غالب آگئے تو آپ ان سب کو قتل کر دیں گے اور ان کی عورتوں کو باندیاں بنا لیں گے

حضرت علیؓ:۔ کیا مجھ جیسے سے یہ توقع بھی کی جا سکتی ہے اور کیا یہ صورت کفار کے علاوہ کسی اور کے لئے حلال ہے؟ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا

لَسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝

آپ ان کے داروغہ نہیں ہیں۔ سوائے اس شخص کے جس نے روگردانی کی اور کفر اختیار کیا۔

اور یہ سب لوگ مسلمان ہیں کیا تو اپنی قوم کو مجھ سے بچا لے گا۔

احنفؓ:۔ ہاں میں اپنی قوم کو بچا سکتا ہوں۔ آپ میری دو باتوں میں سے ایک قبول فرما لیں اگر آپ پسند فرمائیں تو میں تن تنہا آپ کے ساتھ جنگ میں شامل ہو جاتا ہوں اور اگر آپ چاہیں تو میں دس ہزار ننگی تلواریں آپ سے روک لوں گا۔

حضرت علیؓ:۔ مجھے تمہاری دوسری رائے پسند ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احنفؓ اپنی قوم کے پاس واپس گیا اور چلا چلا کر آواز دی۔ اے آل خندف۔ جب بنو خندف آگئے تو بنو تمیم کو آواز دی۔ جب وہ بھی آگئے تو بنو سعد کو پکارا اور انھیں حکم دیا کہ سب لوگ جنگ سے علیحدہ رہیں احنفؓ ان لوگوں کو لے کر علیحدہ ہو گیا اور یہ دیکھتا رہا کہ اس اختلاف کا کیا انجام ہوتا ہے۔ جب جنگ کے بعد حضرت علیؓ کامیاب ہو گئے تو ان لوگوں نے بھی آکر حضرت علیؓ کی بیعت کر لی۔

حضرت عثمانؓ کا صحابہ سے سوال

احنفؓ کا یہ واقعہ مؤرخین نے نقل کیا ہے لیکن محدثین کرام نے احنفؓ سے جو واقعہ نقل کیا ہے وہ اس کے خلاف ہے احنفؓ کہتے ہیں کہ ہم نے بصرہ سے حج کے ارادہ سے کوچ کیا تھا اور امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شمولیت کی غرض سے ہم پہلے مدینہ گئے۔

ہنوز ہم اپنی منزل پر کجاوے اتارنے میں مشغول تھے کہ ایک شخص گھبرایا ہوا آیا اور بولا لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں اور مسجد میں جمع ہیں۔ ہم مسجد پہنچے وہاں لوگ جمع تھے اور درمیان میں علیؓ، زبیرؓ طلحہؓ اور سعد بن ابی وقاص بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت عثمانؓ تشریف لائے اور لوگوں نے ہمیں بتایا کہ یہ عثمانؓ ہیں۔ حضرت عثمانؓ بیمار تھے اور سر سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ انھوں نے مسجد پہنچ کر سوال کیا کیا علیؓ یہاں موجود ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا۔ جی ہاں موجود ہیں۔ پھر انھوں نے طلحہؓ اور زبیرؓ کے بارے میں دریافت کیا۔ لوگوں نے کہا جی ہاں وہ بھی موجود ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے ان سب سے مخاطب ہو کر فرمایا

میں تمھیں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ کون شخص ہے جو فلاں کا باغ خریدے اللہ تعالٰے اسکی مغفرت فرمائے گا۔ میں نے وہ باغ بیس یا پچیس ہزار میں خریدا اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے وہ باغ خرید لیا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا اسے مسجد میں شامل کر دو تمھیں اس کا اجر ملے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ نے عرض کیا آپ سچ فرماتے ہیں۔ احنف کہتے ہیں اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے اور بھی کئی امور ذکر فرمائے۔

خلافت علیؓ پر طلحہؓ و زبیرؓ کی رضامندی

احنفؓ کہتے ہیں اس واقعہ کے بعد میں طلحہؓ و زبیرؓ کی خدمت میں گیا اور ان سے عرض کیا میری ناقص رائے تو یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے جائیں گے۔ آپ یہ فرمائیے کہ میں ان کے بعد کس کی بیعت کروں۔ حضرت طلحہؓ و زبیرؓ نے جواب دیا علیؓ کی۔

احنفؓ :۔ کیا آپ دونوں حضرات خلافت علیؓ پر راضی ہیں۔ اور کیا فی الواقع آپ دونوں مجھے ان کی بیعت کا حکم دے رہے ہیں؟

طلحہؓ و زبیرؓ :۔ ہاں۔

خلافت علیؓ پر حضرت عائشہؓ کی رضامندی

احنفؓ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں مکہ چلا گیا ابھی میں مکہ ہی میں مقیم تھا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر ملی۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ بھی مکہ میں تشریف فرما تھیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ مجھے کس شخص کی بیعت کا حکم دیتی ہیں۔

حضرت عائشہؓ :۔ علیؓ کی بیعت کر لو۔

احنفؓ :۔ کیا آپ علیؓ کی خلافت پر راضی ہیں؟

حضرت عائشہؓ :۔ ہاں۔

حضرت عائشہؓ کا یہ حکم ملنے کے بعد میں مدینہ واپس آیا اور وہاں پہنچ کر میں نے حضرت علیؓ کی بیعت کر لی۔ اس کے بعد میں اپنے گھر والوں کے پاس بصرہ چلا آیا اور مجھے یہ یقین ہو چکا تھا کہ اب خلافت کا معاملہ سنبھل گیا ہے اور اب اس میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی۔

احنف کی پریشانی

احنف کہتے ہیں میں ہنوز بصرہ ہی میں مقیم تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ اور طلحہؓ و زبیرؓ لشکر لئے ہوئے خریبہ کے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنارے پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے اس مخبر سے سوال کیا کہ آخر یہ لوگ یہاں کس ارادے سے آئے ہیں۔

مخبر:۔ ان لوگوں نے تمہیں بلایا ہے اور حضرت عثمانؓ کے قصاص کے لیے تم سے مدد کے طلبگار ہیں۔

احنف کہتے ہیں یہ سن کر میں عجیب پریشانی میں مبتلا ہو گیا۔ کیونکہ یہ ہرگز ممکن نہ تھا کہ میں ان لوگوں کی رسوائی کا سبب بنتا جن کے ساتھ ام المومنینؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری موجود ہوں۔ میرا دل ہرگز یہ گوارا کرنے کے لیے تیار نہ تھا کہ میں ان لوگوں کے مقابلے پر جاؤں۔

دوسری جانب یہ بھی ایک ناممکن مسئلہ تھا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو کر حضورؐ کے چچا زاد بھائی حضرت علیؓ کے مقابلے پر جاؤں حالانکہ انہی لوگوں نے مجھے علیؓ کی بیعت کا حکم دیا تھا۔

احنف کی حضرت عائشہؓ سے گفتگو

آخر کار میں ان لوگوں کے پاس گیا۔ ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت عثمانؓ مظلوم شہید کیے گئے ہیں تم ان کا قصاص لینے کے لیے ہماری مدد کرو۔

احنف:۔ میں نے عرض کیا اے ام المومنینؓ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ میں نے جب آپ سے یہ دریافت کیا تھا کہ میں کس کی بیعت کروں تو آپ نے فرمایا تھا علیؓ کی۔

حضرت عائشہؓ:۔ تم سچ کہتے ہو لیکن حالات بھی تو بدل گئے ہیں۔

اس کے بعد میں نے طلحہؓ و زبیرؓ سے سوال کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کیا میں نے آپ سے یہ سوال نہ کیا تھا کہ میں کس کی بیعت کروں تو آپ دونوں حضرات نے مجھے علیؓ کی بیعت کا حکم دیا۔

احنف کی جنگ سے علیحدگی

احنف کہتے ہیں میں نے ام المومنینؓ اور طلحہؓ و زبیرؓ کے سامنے تین صورتیں پیش کیں کہ یا تو وہ مجھے جسر کی طرف جانے دیں تاکہ سرزمین عجم میں پہنچ کر میں اس وقت تک علیحدہ بیٹھا رہوں جب تک اللہ تعالیٰ اس اختلاف کا فیصلہ نہ فرما دیں یا ام المومنینؓ مجھے مکہ جانے کی اجازت دیدیں تاکہ میں وہاں جا کر خاموش بیٹھ جاؤں اور فیصلہ کا انتظار کرتا رہوں یا قریب ہی کسی مقام پر مجھے علیحدہ بیٹھ جانے کی اجازت دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین وغیرہ :۔ ہم اس معاملہ پر غور کر کے تمھیں اپنے فیصلہ سے مطلع کر دیں گے۔ لیکن کچھ دیر بعد ان لوگوں نے فرمایا تم جس جا سکتے ہو اور اپنے حالات سے باخبر کرتے رہنا۔ لیکن تم جیسے عقلمند انسان کا اتنے دور چلے جانا مناسب نہیں۔ لہٰذا تم قریب ہی رہو۔ تاکہ تمھیں تمام حالات معلوم رہیں اور علیؓ کے طریقۂ کار کو بھی تم دیکھ سکو۔

اس فیصلے کے بعد احنف نے جلحاء مقام میں گوشہ نشینی اختیار کر لی یہ مقام بصرہ سے چھ میل تھا احنف کے ساتھ چھ ہزار آدمی جنگ سے علیحدہ ہو گئے۔

احنف کہتے ہیں کہ میری علیحدگی کے بعد دونوں فوجوں میں جنگ ہوئی اور سب سے اول حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ شہید ہوئے۔ کعب بن سور قرآن اٹھائے ہوئے دونوں لشکروں کو حکم قرآنی قبول کرنے کی دعوت دے رہے تھے لیکن کسی نے قبول نہ کیا حتیٰ کہ دونوں طرف کے بہت سے آدمی ختم ہو گئے۔

شہادت زبیرؓ کا واقعہ

حضرت زبیرؓ جنگ سے علیحدگی اختیار کر کے صفوان چلے گئے۔ یہ مقام بصرہ سے اتنے ہی فاصلے پر واقعہ ہے جتنا کہ قادسیہ۔ بنو مجاشع کا ایک شخص نعر نامی راہ میں ملا۔ اس نے ان سے عرض کیا اے حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہاں جا رہے ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ میرے ساتھ چلئے میں آپ کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں آپ کی جانب کوئی نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ حضرت زبیرؓ اس کے ساتھ احنف کے پاس چلے گئے اور اس شخص کی امان کو منظور کر لیا۔ احنف نے عرض کیا۔ اب آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔

حضرت زبیرؓ :۔ مسلمانوں نے ایک دوسرے کو تلواروں سے کاٹ کر رکھ دیا ہے اس لئے اب سب سے بڑی چیز مسلمانوں کا اتحاد ہے اس کے بعد حضرت زبیرؓ نعر کے ساتھ اس کے گھر چلے گئے۔

یہ تمام باتیں عمیر بن جرموز، فضالہ بن حابس اور نفیع بھی سن رہے تھے یہ تینوں زبیرؓ اور نعر کے پیچھے لگ گئے اس وقت حضرت زبیرؓ ایک کمزور سے گھوڑے پر سوار تھے۔ عمیر بن جرموز نے ان کے پیچھے سے نیزے کا وار کیا لیکن وار اوچھا پڑا حضرت زبیرؓ نے پلٹ کر حملہ کیا ان کا حملہ اتنا سخت تھا کہ عمیر کو اپنی موت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یقین ہو گیا۔ اس نے نافع اور فضالہ کو آواز دی یہ دونوں اس کی مدد کے لئے پہنچ گئے اور تینوں نے مل کر حضرت زبیرؓ کو شہید کر دیا۔

احنف کا یہ تمام واقعہ یعقوب بن ابراہیم نے عمر بن جاوان سے بھی نقل کیا ہے۔

ہاشمؓ بن عتبہ کی کوفہ روانگی

عمرو بن شعبہ نے ابوالحسن بشیر بن عاصم اور ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ ربذہ میں مقیم تھے تو ان کی خدمت میں کوفہ سے ہاشمؓ بن عتبہ حاضر ہوئے اور انھوں نے محمد بن ابی بکر کو وہاں جو حالات پیش آئے تھے اور ابوموسیٰؓ نے جو مدد دینے سے انکار کیا تھا یہ تمام واقعات بیان کئے۔ حضرت علیؓ نے یہ تمام واقعات سن کر فرمایا۔ میں نے ابوموسیٰؓ کو معزول کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اور مجھ سے اشتر نے کوفہ کی امارت کی درخواست بھی کی ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے ہاشمؓ بن عتبہ کو کوفہ واپس بھیجا اور ان کے ہاتھ حضرت ابوموسیٰؓ کے نام ایک خط لکھ کر روانہ کیا

میں ہاشمؓ بن عتبہ کو تمہارے پاس روانہ کر رہا ہوں تم ان کے ساتھ کوفہ سے میری مدد کے لئے آدمی روانہ کرو میں نے تمھیں کوفہ کا والی اسی لئے بنایا تھا کہ تم حق پر میری اعانت کرو

یہ خط پہنچنے کے بعد حضرت ابوموسیٰؓ نے سائبؓ بن مالک اشعری کو طلب فرمایا اور انھیں خط پڑھ کر سنایا اور ان سے رائے طلب کی۔ انھوں نے فرمایا۔ خط آپ کے نام ہے اگر آپ اس پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن میں اپنی ذات کے لئے اس جنگ میں شرکت ہرگز جائز نہیں سمجھتا۔

ہاشمؓ بن عتبہ نے یہاں کے حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد حضرت علیؓ کو خط تحریر کیا۔ اس میں لکھا کہ یہاں میرا واسطہ ایک ایسے شخص سے پیش آ رہا ہے جس میں انتہائی غلو پایا جاتا ہے یہ شخص انتہائی منافق ہے کینہ اور عداوت اس کے لب و لہجہ سے ظاہر ہے۔ ہاشمؓ نے یہ خط محل بن خلیفۃ الطائیؒ کے ذریعہ حضرت علیؓ کی خدمت میں روانہ کیا۔

حضرت ابوموسیٰؓ کی معزولی

ہاشمؓ کا خط پہنچنے کے بعد حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ اور عمارؓ بن یاسرؓ کو کوفہ روانہ کیا۔ تاکہ یہ لوگ اہل کوفہ کو حضرت علیؓ کی حمایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر آمادہ کریں۔ اور ان ہی کے ساتھ قرظہؓ بن کعب الانصاری کو کوفہ کا امیر بنا کر بھیجا اور حضرت ابوموسیٰؓ کو ایک خط تحریر کیا۔ اس میں لکھا

مجھے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمھیں تمھارے عہدے سے سبکدوش کر دیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس نیک کام میں تمھارا کوئی حصہ نہیں لکھا ہے میں حسنؓ بن علیؓ اور عمارؓ بن یاسر کو اس لئے روانہ کر رہا ہوں تاکہ وہ لوگوں کو میری امداد پر آمادہ کریں اور قرظہؓ بن کعب کو شہر کا والی بنا کر بھیج رہا ہوں۔ تم ذلیلانہ اور عاجزانہ طور پر ہماری حکومت ان کے سپرد کر دو اگر تم نے حکومت ان کے سپرد نہ کی تو میں نے حکم دیا ہے کہ قرظہ تم سے زبردستی حکومت چھین لیں۔ اگر تم نے حکومت دینے میں اس سے مقابلہ کیا اور پھر وہ کامیاب ہو گیا تو وہ تمہاری جڑیں کاٹ کر پھینک دیگا۔

یہ خط جب حضرت ابوموسیٰؓ کے پاس پہنچا تو وہ فوراً حکومت سے علیحدہ ہو گئے۔

حضرت حسنؓ کی تقریر

حضرت حسنؓ اور حضرت عمارؓ کوفہ کی مسجد میں تشریف لے گئے ان دونوں حضرات نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا

اے لوگو! امیر المومنین فرماتے ہیں میں نے جو اتنا طویل سفر اختیار کیا ہے تو اب وہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو اس میں میری حیثیت ایک ظالم کی ہوگی یا ایک مظلوم کی میں ہر اس شخص کو جو حقوق خداوندی کا پاس کرتا ہے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ فوراً میری مدد کے لئے روانہ ہو جائے۔ کیونکہ اگر میں مظلوم ہوں تو اسے میری اعانت کرنی چاہیئے اور اگر میں ظالم ہوں تو اسے مجھ سے مطالبہ کرنا چاہیئے۔ خدا کی قسم طلحہؓ و زبیرؓ وہ اشخاص ہیں جنھوں نے سب سے اول میری بیعت کی تھی اور ان دونوں ہی نے سب سے پہلے غداری کی ہے تو کیا میں مال قربان کر کے یا حکم تبدیل کر کے ان کی خوشی پوری کر سکتا ہوں تم سب لوگ فوراً یہاں سے کوچ کرو اور لوگوں کو بھلائی کا حکم دو۔ اور برائی سے روکو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کی کرامت

عمرؒ نے ابوالحسن، ابو مخنف، جابر اور شعبی کے حوالے سے ابوالطفیل کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہارے پاس کوفہ سے بارہ ہزار لشکر آ رہا ہے۔ جب یہ لشکر آیا تو ذی قار کے ایک کونہ پر ایک شخص نے بیٹھ کر اس لشکر کو شمار کیا تو اس میں ایک آدمی کم تھا نہ زیادہ۔

کوفی لشکر

عمرؒ نے ابوالحسن، بشیر بن عاصم، محمد بن ابی لیلیٰ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ کی امداد کے لئے کوفہ سے بارہ ہزار کا لشکر آیا تھا اور یہ سات حصوں پر منقسم تھا۔ ایک حصہ میں قریش، کنانہ، اسد، تمیم، رباب اور مزینہ شامل تھے۔ ایک حصہ میں بنو بکر بن وائل اور بنو تغلب تھے ان کے امیر وعلۃ بن مخدوج الذہلی تھے ایک حصہ مذحج اور اشعریین پر مشتمل تھا ان کے امیر حجر بن عدی تھے ایک حصہ میں بجیلہ، انمار، خثعم اور ازد شامل تھے ان کے امیر مخنف بن سلیم الازدی تھے۔

حضرت علیؓ کی بصرہ آمد

عمرو بن شبہ نے ابوالحسن اور مسلمۃ بن محارب کے ذریعہ قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے ذی قار سے کوچ فرما کر بصرہ کے سامنے زاویہ میں قیام کیا احنف بن قیس نے حضرت علیؓ کے پاس کہلا کر بھیجا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور اگر آپ فرمائیں تو چار ہزار تلواریں آپ کے مقابلے سے روک دوں۔ حضرت علیؓ نے احنف کے پاس کہلا کر بھیجا۔ تم نے اپنے ساتھیوں کے لئے علیحدگی کس لئے بہتر سمجھی ہے: احنف نے جواباً کہلایا اس لئے تاکہ ان کی جنگ صرف اللہ عزوجل کی خاطر ہو۔ حضرت علیؓ نے اس کے پاس کہلا کر بھیجا کہ بہتر یہ ہے کہ تم ان لوگوں کو جنگ سے روکے رکھو۔

شقیق بن ثور کی آمد

حضرت علیؓ کا لشکر زاویہ سے چل کر عبداللہ بن زیاد کے قصر کے سامنے جا کر ٹھہرا۔ حضرت عائشہؓ بھی فرضہ سے اپنا لشکر لے کر یہیں آگئیں اور دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کے روبرو پڑاؤ ڈالا۔

اسی دوران شقیق بن ثور نے عمرو بن مرحوم العبدی کے پاس آدمی روانہ کیا کہ تم بھی لشکر لے کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آؤ اور راہ میں مجھے ساتھ لیتے جانا۔ میرا ارادہ لشکر علیؓ میں شمولیت کا ہے یہ دونوں شخص بنو عبد القیس اور بنو بکر بن وائل کو ساتھ لے کر آئے اور امیر المومنین کے لشکر میں شامل ہو گئے لوگوں کا ان قبیلوں کے بارے میں یہ خیال تھا کہ یہ قبیلے جس کے ساتھ جنگ میں شامل ہو جائیں وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے۔

شقیق بن ثور نے ان قبیلوں کا جھنڈا اپنے غلام اشراشہ نامی کو دیدیا اس پر وعلۃ بن محدوج الذہلی نے اس کے پاس کہلا کر بھیجا کہ تم نے حسب و نسب کا کچھ بھی خیال نہ کیا اور اپنی قوم کی عزت اشراشہ کے ہاتھ میں دیدی۔ شقیق نے اسے جواب میں کہلا کر بھیجا کہ جس طرح آج ہم نے اپنی بڑائی کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اسی طرح تم بھی اپنی بڑائی کا خیال ترک کر دو۔

یہ دونوں لشکر آمنے سامنے تین روز تک ٹھہرے رہے اس دوران میں ان لشکروں میں کسی قسم کی جنگ نہیں ہوئی حضرت علیؓ کے پیغامبر لشکر عائشہؓ میں آ جا رہے تھے اور آپس میں پیغام رسانی کا سلسلہ جاری تھا۔

حضرت علیؓ کی طلحہؓ و زبیرؓ سے گفتگو

عمرو نے ابوبکر الہذلی کے ذریعہ قتادہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے زاویہ سے طلحہؓ و زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ کے لشکر کی جانب کوچ کیا ادھر لشکر عائشہؓ بھی فرضہ سے لشکر علیؓ کی جانب بڑھ رہا تھا یہ دونوں لشکر نصف جمادی الآخر میں عبید اللہ بن زیاد کے قصر کے سامنے ٹھہرے۔ یہ جمعرات کا روز تھا۔

جب دونوں لشکر آمنے سامنے ٹھہر گئے تو حضرت زبیرؓ ہتھیار پہن کر اور گھوڑے پر سوار ہو کر میدان میں نکلے۔ لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ یہ زبیرؓ جا رہے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ زبیرؓ اور طلحہؓ میں زبیرؓ اس لائق ہیں کہ اگر انھیں اللہ یاد دلایا جائے تو وہ طلحہؓ کی بہ نسبت زیادہ خدا کا خوف کر سکتے ہیں

تھوڑی دیر بعد سامنے حضرت طلحہؓ جاتے ہوئے نظر آئے۔ حضرت علیؓ ان دونوں کے پاس تشریف لے گئے حتیٰ کہ ان تینوں حضرات کے گھوڑوں کی گردنیں آپس میں ملی ہوئی تھیں۔ حضرت علیؓ نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

تم دونوں نے بہت سا لشکر، سامان حرب اور گھوڑے جمع کر لئے ہیں لیکن یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بتاؤ کہ اللہ کے سامنے پیش کرنے کے لئے کون سا عذر تیار کیا ہے۔ تم دونوں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ سے ڈرو اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو سوت کاتنے کے بعد اسے ریزہ ریزہ کر دیا کرتی تھی۔ کیا میں تمھارا دینی بھائی نہیں ہوں کیا تم پر میرا خون اور مجھ پر تمھارا خون حرام نہیں۔ وہ کون سی وجہ ہے جس کے باعث تمھارے نزدیک میرا خون حلال ہو گیا ہے؟

حضرت طلحہؓ:۔ آپ نے لوگوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر ابھارا تھا۔

حضرت علیؓ:۔ جس روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو پورا پورا بدلہ دیں گے اس روز لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اصل حق کیا ہے۔ اے طلحہؓ تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کر رہے ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے قاتلین پر لعنت فرمائے۔

اے زبیرؓ! کیا تمھیں وہ دن یاد نہیں جس روز تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنو غنم کے محلہ سے گزر رہے تھے تو حضورؐ میری جانب دیکھ کر ہنسے اور تم حضورؐ کی جانب دیکھ کر ہنسنے لگے اور تم نے اسوقت یہ بھی کہا کہ یہ ابو طالب کا بیٹا اپنی برائی سے باز نہیں آتا تمھاری اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ ابو طالب کے بیٹے میں تو کوئی برائی نہیں ہے۔ اور اس کے بعد حضورؐ نے تم سے مخاطب ہو کر فرمایا اے زبیرؓ تم ایک روز اس سے جنگ کرو گے حالانکہ تمھاری زیادتی ہو گی۔

حضرت زبیرؓ:۔ تم نے سچ کہا ہے اور خدا کی قسم اگر مجھے حضور کا یہ فرمان پہلے سے یاد ہوتا تو میں ہرگز یہ سفر نہ کرتا اور خدا کی قسم اب میں تم سے ہرگز کبھی جنگ نہ کروں گا۔

اس گفتگو کے بعد حضرت علیؓ واپس چلے آئے۔

حضرت زبیرؓ کی جنگ سے علیحدگی

حضرت زبیرؓ چونکہ یہ عہد فرما چکے تھے کہ وہ حضرت علیؓ سے جنگ نہ کریں گے اس لئے وہ اس عہد کا پاس کرتے ہوئے میدان سے واپس لوٹے اور حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا اے ام المومنینؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا جو فیصلہ ہے تو غور و فکر کے بعد میں آپ کے فیصلہ سے متفق نہیں۔

حضرت عائشہؓ :- آخر تمھارا کیا ارادہ ہے؟

حضرت زبیرؓ :- میرا ارادہ ہے کہ میں لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر خود کہیں چلا جاؤں۔

عبداللہ بن زبیرؓ :- پہلے تو تم نے یہ دو غار کھود دیے اور جب لوگ ان غاروں میں گرنے لگے تو تم انھیں چھوڑ کر جانا چاہتے ہو دراصل علیؓ بن ابی طالب کے جھنڈے دیکھ کر تمھیں یقین ہو گیا ہے کہ ان کے نیچے تمھاری موت ہے اس لیے تم میدان چھوڑ رہے ہو۔

حضرت زبیرؓ :- میں قسم کھا چکا ہوں کہ اب علیؓ سے جنگ نہ کروں گا اور مجھے وہ بات بھی یاد ہے جو مجھے اس نے یاد دلائی تھی۔

عبداللہؓ :- تو آپ اپنی قسم کا کفارہ دیجیے اور جنگ کیجیے۔

اس گفتگو کے بعد عبداللہؓ نے حضرت زبیرؓ کے غلام مکحول کو بلایا اور اسے آزاد کر دیا اس واقعہ کو عبدالرحمٰن بن سلیمان التمیمی نے ان اشعار میں ذکر کیا ہے ؎

لَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ اَخَا اِخْوَانٍ　　اَعْجَبَ مِنْ مُکَفِّرِ الْاَیْمَانِ

(ترجمہ) میں نے آج سے زیادہ بھائی چارہ کا دن نہیں دیکھا۔ مجھے تو قسم کا کفارہ دینے والے پر تعجب ہے

بِالْعِتْقِ فِیْ مَعْصِیَةِ الرَّحْمٰنِ

کہ وہ خدا کی نافرمانی میں غلام آزاد کر رہا ہے

یَعْتِقُ مَکْحُوْلَ لِصَوْنِ دِیْنِهٖ　　کَفَّارَةً لِلّٰهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ

(ترجمہ) اس نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے مکحول کو آزاد کیا اور اس طرح قسم کا کفارہ ادا کیا

وَالنَّکْثُ قَدْ لَاحَ عَلٰی جَبِیْنِهٖ

اس کے بیٹے کی نظر میں قسم توڑ دینا زیادہ بہتر تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرانؓ بن حصین اور بنو عدی کا فیصلہ

حضرت عمرانؓ بن حصین نے اپنے قبیلہ والوں کے پاس کہلا بھیجا کہ تم احنف کی طرح دونوں فریق سے علیحدہ رہو اس کے بعد حضرت عمرانؓ نے عدی کے پاس قاصد بھیجا۔ قاصد جب وہاں پہنچا تو اس نے بنو عدی کو مسجد کے دروازے پر جمع کیا اور کہا کہ ابو نجید عمرانؓ بن حصین نے تم لوگوں کو سلام کہا ہے اور یہ کہلا کر بھیجا ہے کہ خدا کی قسم اگر میں حصین پہاڑ پر بکریاں اور بھیڑیں لے کر چلا جاؤں اور وہاں میں ان کا دودھ پیا کروں اور ان کے بال کاٹا کروں تو مجھے یہ اس سے زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں ان دونوں جماعتوں میں سے کسی جماعت میں شامل ہو کر دوسرے فریق پر ایک تیر چلاؤں۔

اس پر بنو عدی نے ایک آواز ہو کر جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔

عمرو بن علی نے یزید بن زریع اور ابو نعامۃ العدوی کے ذریعہ حجیر بن الربیع کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عمرانؓ بن حصین نے مجھے بلایا اور فرمایا تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سب کو جمع کر کے ان سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عمرانؓ بن حصین نے مجھے تمہارے پاس روانہ کیا ہے۔ وہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور اس اللہ کی قسم کھا کر فرماتے ہیں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں ایک حبشی غلام ہو جاتا جس کے ناک کان کٹے ہوتے اور پہاڑ کی چوٹی پر مرتے دم تک بکریاں چراتا رہتا۔ لیکن یہ پسند نہیں کہ ان دونوں جماعتوں میں سے کسی کے ساتھ شریک ہو کر دوسرے پر تیر چلاؤں۔

جب قاصد وہاں پہنچا اور اس نے بنو عدی کو جمع کر کے حضرت عمرانؓ بن حصین کا یہ پیغام پہنچایا تو تمام رؤسائے قبیلہ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کو نہیں چھوڑ سکتے اس طرح اہل بصرہ کئی فرقوں میں منقسم تھے۔ ایک جماعت تو طلحہؓ و زبیرؓ کے ساتھ تھی دوسری جماعت علیؓ کے ساتھ اور تیسری جماعت کسی کے ساتھ بھی جنگ میں شامل نہ ہونا چاہتی تھی۔

کعب بن سور کی کوشش

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جس مکان میں تشریف فرما تھیں اسے چھوڑ کر قبیلہ ازد میں تشریف لے آئی تھیں اور مسجد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدان میں قیام فرمایا۔ آئندہ جنگ انہی ازدیوں کے میدان میں ہوئی تھیں۔ ان ازدیوں کا سردار صبرۃ بن شیمان تھا اس سے کعب بن سور نے کہا۔ کہ لشکر جب آپس میں مل جاتے ہیں تو پھر ان کا رکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تم میری بات مانو اور جنگ میں ذرا سا بھی حصہ نہ لو اور اپنی قوم کو لے کر علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ صلح نہ ہو سکے گی۔ اس لئے تم قبیلہ مضر اور ربیعہ کو آپس میں لڑنے دو۔ اگر یہ صلح کر لیتے ہیں تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر یہ دونوں آپس میں لڑتے ہیں تو کل فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہو گا یہ کعب زمانۂ جاہلیت میں عیسائی تھے۔

صبرہ نے جواب دیا مجھے تو ایسا نظر آتا ہے کہ تجھ میں ابھی تک نصرانیت باقی ہے۔ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں لوگوں کی اصلاح سے علیحدہ رہوں؟ اور کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اگر صلح نہ ہو تو میں ام المومنین رضی اللہ عنہا اور طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ کو رسوا کر دوں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ ترک کر دوں۔ خدا کی قسم میں تو ایسا ہرگز نہ کروں گا الغرض اہل یمن نے جنگ میں شرکت کا فیصلہ کر لیا۔

بنو حنظلہ کا فیصلہ

سہری نے شعیب، سیف اور حزلیس البجلی کے حوالے سے ابن لیمر کا یہ بیان میرے پاس تحریر کر کے روانہ کیا۔ کہ جب احنف بن قیس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس لوٹا تو اس کی ملاقات ہلال بن وکیع بن مالک بن عمرو سے ہوئی ہلال نے اس سے دریافت کیا کیا ارادہ ہے؟

احنف :- علیحدہ رہنے کا۔ لیکن تمہارا کیا ارادہ ہے؟

ہلال :- ام المومنین رضی اللہ عنہا کی حمایت کرنے کا۔ کیا تم ہمارے سردار ہوتے ہوئے ہمارا ساتھ چھوڑ دو گے؟

احنف :- میں تو آئندہ اس وقت بھی سردار رہوں گا جب تو قتل کر دیا جائے گا اور میں زندہ بچ جاؤں گا۔

ہلال :- یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ تو تو بوڑھا آدمی ہے۔

بنو سعد نے احنف کا ساتھ دیا اور ان لوگوں نے جنگ سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے وادی السباع میں جا کر قیام کیا اور بنو حنظلہ نے ہلال کا ساتھ دیا اسی طرح بنو عمرو نے ابو الجرباء کا۔ ان دونوں قبیلوں نے جنگ میں حصہ لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو ضبہ کا فیصلہ

سری نے شعیب، سیف اور محمد کے حوالے سے ابو عثمان کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا۔ کہ جب احنف حضرت علیؓ کے پاس سے واپس آئے تو انھوں نے آکر قبیلہ زید کو آواز دی اور اس سے کہا کہ تم لوگ اس جنگ سے علیحدہ رہو اور ان دونوں فریقوں کا ساتھ چھوڑ دو خواہ یہ کامیاب ہوں یا ناکام۔

منجاب بن راشد نے چلا کر کہا اے بنو رباب تم ہرگز اس جنگ سے علیحدہ نہ رہنا۔ بلکہ اس میں شریک ہو کر اس کی کامیابی سے فیض یاب ہونا۔

اس طرح اس قبیلہ میں پھوٹ پڑ گئی۔ احنف نے بنو تمیم کو آواز دی اور اس سے کہا کہ تم لوگ اس جنگ سے علیحدہ رہنا۔ اور کسی کا ہرگز ساتھ نہ دینا خواہ وہ کامیاب ہو یا ناکام۔

یہ سن کر ابو الجرباء کھڑا ہوا۔ یہ بنو تمیم کی شاخ بنو عثمان بن مالک بن عمرو سے تھا۔ اس نے کہا اے بنو عمرو بن تمیم تم اس جنگ میں ضرور شریک ہونا تاکہ اس کی کامیابی سے تم فائدہ اٹھاسکو یہ ابو الجرباء بنو عمرو بن تمیم کا سردار تھا۔ اور بنو ضبہ کا رئیس منجاب بن راشد تھا۔

جب احنف نے زید مناۃ کو آواز دی اور ان سے یہ کہا کہ تم اس جنگ سے علیحدہ رہنا اور دونوں فریقوں میں سے کسی کا ساتھ نہ دینا۔ تو ہلال بن وکیع نے جواب میں کہا اے زید مناۃ تم ہرگز علیحدہ نہ رہنا اور اس کے بعد ہلال نے بنو حنظلہ کو آواز دی اور اس سے کہا تم لوگ جنگ میں ضرور شریک ہونا یہ ہلال بنو حنظلہ کا رئیس تھا۔ صرف بنو سعد نے احنف کی بات کو قبول کیا۔ اور ان لوگوں نے وادی السباع جا کر گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

سرداران لشکر

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ بنو ہوازن، بنو سلیم اور اعجاز کا امیر مجاشع بن مسعود السلمی تھا۔ عامر کا سردار زفر بن الحارث، غطفان کا اعصر بن النعمان الباہلی اور بکر بن وائل کا مالک بن مسمع تھا اور قبیلہ بنو عبد القیس اگرچہ حضرت علیؓ کا حامی تھا لیکن اس میں سے صرف ایک شخص جنگ میں شریک ہوا۔ باقی علیحدہ رہے۔ بکر بن وائل میں سے کچھ جنگ میں شریک ہوئے اور کچھ جدا رہے اور جو علیحدہ بیٹھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ان کا سردار سنان تھا۔

قبیلہ ازد تین سرداروں پر منقسم تھا۔ صبرۃ بن شیمان۔ مسعود اور زیاد بن عمرو۔ مضر کا رئیس، خریت بن راشد اور قضاعہ اور ان کے حلفاء رعبی الجرمی کے ماتحت تھے۔ یہ اس سردار کا لقب ہے اور اسی سے وہ مشہور ہے۔ بقیہ تمام اہل یمن پر ذوالآجرۃ الحمیری رئیس تھا۔

صلح کی توقعات

طلحہؓ وزبیرؓ نے زالوقہ سے آگے بڑھ کر ارزاق نامی گاؤں کے قریب ڈیرے ڈالے ان کے ساتھ تمام مضر بھی یہیں ٹھہرے۔ ان لوگوں میں صلح میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ تھا۔ بقیہ اہل یمن ان لوگوں کے نشیب میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ انھیں بھی یقین تھا کہ صلح ضرور ہو جائے گی۔ حضرت عائشہؓ مسجد حدان میں مقیم تھیں اور بقیہ لشکر زالوقہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ یہ تمام لشکر مذکورہ امراء کے ماتحت تھا اس لشکر کی مجموعی تعداد تیس ہزار تھی۔

ان لوگوں نے حکیم اور مالک کو حضرت علیؓ کے پاس روانہ کیا کہ ہم اس فیصلہ پر قائم ہیں جو قعقاع کر کے گئے تھے۔ آپ سامنے تشریف لے آئیے اس کے بعد طلحہؓ وزبیرؓ لشکر علیؓ کی جانب بڑھے اور ادھر سے حضرت علیؓ آگے بڑھ کر آئے حتیٰ کہ دونوں لشکر ایک دوسرے کے مدمقابل ٹھہر گئے۔ ہر قبیلہ اپنے اہل قبیلہ کے مدمقابل تھا۔ مضر مضر کے مقابلے پر، ربعیہ ربعیہ کے مقابلے پر اور اہل یمن یمنیوں کے مقابلے پر۔ ان میں سے کسی کو صلح کے بارے میں کوئی شبہ نہ تھا۔ یہ تمام قبائل ایک دوسرے کے لشکر میں آتے جاتے اور باہم ملتے جلتے۔ ان سب میں ہر وقت صلح ہی کا تذکرہ تھا۔

حضرت علیؓ کے ساتھ بیس ہزار لشکر تھا اور اہل کوفہ کے سردار وہی لوگ تھے جو کوفہ سے آتے وقت تھے۔ قبیلہ عبدالقیس تین سرداروں کے ماتحت تھا۔ جذیمہ اور بکر ابن الجارود کے ماتحت تھے۔ ہجری عبداللہ بن السوداء کے اور ہجر والے ابن الاشبح کی ماتحتی میں تھے بصرہ کے وہ باشندے جو قبیلہ بکر بن وائل سے تعلق رکھتے تھے ابن الحارث کی ماتحتی میں تھے۔ جاٹ اور کاشتکاروں کا رئیس دلو بن علی تھا۔ حضرت علیؓ جب ذوقار پہنچے تھے تو ان کے ساتھ دس ہزار لشکر تھا اور دس ہزار لشکر کوفہ سے آیا تھا اس طرح اسکی تعداد بیس ہزار ہو گئی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن الحنفیہ کی روایت

عمر بن شبہ نے ابوالحسن، بشیر بن عاصم، فطر بن خلیفہ اور منذر الثوری کے حوالے سے محمد بن الحنفیہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب ہم مدینہ سے چلے تو ہماری تعداد صرف سات سو تھی سات ہزار لشکر کوفہ سے مدد کے لئے آیا اور ادھر ادھر سے دو ہزار افراد اور آکر شامل ہو گئے۔ ان میں اکثریت بنو بکر بن وائل کی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اطراف سے آنے والوں کی تعداد چھ ہزار تھی۔

صلح کا فیصلہ

محمد اور طلحہ کا بیان ہے کہ جب یہ دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے ٹھہر گئے اور سب کو اطمینان ہو گیا تو حضرت علیؓ اپنے لشکر سے آگے بڑھے۔ ادھر سے حضرت زبیرؓ اور طلحہؓ بھی بڑھے دونوں لشکروں کے درمیان ان تینوں کی ملاقات ہوئی اور اختلافی امور پر گفت وشنید کے بعد تینوں اس نتیجہ پر پہنچے کہ صلح سے بہتر کوئی شے نہیں اس لئے آپس میں ہرگز نہ لڑنا چاہیئے ورنہ اختلافات بڑھتے چلے جائیں گے الغرض اس فیصلہ کے بعد حضرت علیؓ اپنے لشکر واپس آگئے اور طلحہؓ و زبیر اپنے لشکر میں واپس چلے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب

جنگ جمل

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے شام کے وقت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ کے پاس روانہ فرمایا ادھر طلحہؓ و زبیرؓ نے محمد بن طلحہؓ کو گفتگو کے لیے حضرت علیؓ کے پاس بھیجا ان دونوں قاصدوں نے دونوں لشکروں میں پہنچ کر صلح کی گفتگو کی اور تمام شرائط صلح آپس میں طے پا گئیں۔ یہ واقعہ جمادی الآخر میں پیش آیا جب شام ہوئی تو حضرت طلحہؓ و زبیرؓ نے اپنے لشکر کے سرداروں کے پاس کہلا کر بھیجا کہ ہماری غرض و غایت قاتلین عثمانؓ سے قصاص لینا تھا تو وہ معاملات آپس میں طے پا گئے ہیں اور باہم صلح ہو گئی ہے۔ یہی حکم حضرت علیؓ نے اپنے سرداران لشکر کے پاس کہلا کر بھیجا۔

لوگوں نے اعلان صلح کی وجہ سے نہایت بے فکری کے ساتھ رات گزاری تھی کہ جب سے یہ اختلافات رونما ہوئے تھے اس وقت سے لے کر آج تک اطمینان کی کوئی اس جیسی رات نہ گزری تھی۔

قاتلین عثمانؓ کی شیطنت

وہ لوگ جنہوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا اور ان کے قتل میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک کار تھے پوری رات جاگتے رہے۔ ان سب میں مجلس مشاورت گرم تھی حتیٰ کہ ان سب نے یہ فیصلہ کیا کہ خاموشی کے ساتھ جنگ چھیڑ دینی چاہئے۔ ان کے یہ تمام مشورے انتہائی پوشیدہ طور پر طے پائے کیونکہ ان لوگوں کو یہ خوف پیدا ہو گیا تھا کہ صلح سے انھیں نقصان پہنچے گا۔

یہ شیاطین صبح اندھیرے لشکر سے نکلے اور ان کی آمد کی ان کے پڑوسیوں تک کو خبر نہ ہوئی۔ یہ تاریکی ہی میں فیصلہ کر کے باہر نکل آئے تھے ان قاتلین میں سے مضری مضر قبیلہ کی طرف گئے اور ربیعہ قبیلے کے آدمی قبیلہ ربیعہ کی طرف اور یمنی یمنیوں کی جانب بڑھے اور ان پر حملہ کر دیا۔ اس پر ایک شور مچ گیا۔ اور اہل بصرہ اور دیگر قبائل نے اپنے حامیوں کو پکارنا شروع کر دیا حضرت طلحہؓ و زبیرؓ مضری سرداروں کے ساتھ معلومات کے لئے باہر نکلے ان دونوں نے میمنہ کی جانب جو قبیلہ ربیعہ پر مشتمل تھا عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام کو معلومات کے لئے روانہ کیا اور میسرہ کی طرف عبدالرحمٰنؓ بن عتاب بن اسید کو بھیجا اور خود دونوں قلب میں ٹھہر گئے اور لوگوں سے معلوم کیا تو لوگوں نے بتایا کہ اہل کوفہ نے رات کو حملہ کر دیا ہے۔

حضرت زبیرؓ و طلحہؓ: ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے کہ علیؓ اسوقت تک باز نہ آئیں گے جب تک لوگوں کا خون نہ بہا لیں گے۔ اور اس طرح ایک حرام کام کو حلال نہ بنا لیں گے اس کے بعد یہ دونوں اہل بصرہ کو واپس لے کر لوٹے ان کی صف بندی کی حتیٰ کہ پورا لشکر محاذ پر صفیں درست کر کے کھڑا ہو گیا۔

جب حضرت علیؓ اور اہل کوفہ کے کانوں میں　　یہ شور پہنچا اور اہل کوفہ نے حضرت علیؓ کے قریب ایک آدمی اس لئے چھوڑ رکھا تھا کہ اگر کوئی حملہ وغیرہ ہو تو وہ اطلاع دے سکے جب یہ شور مچا تو اس شخص نے بتایا کہ ویسے تو رات خیریت سے گذری لیکن ابھی کچھ دیر قبل کچھ آدمی ادھر بڑھے۔ ہم نے انھیں واپس لوٹا دیا۔ جب وہ پیچھے ہٹ گئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس جمع ہیں ہم ان کی طرف بڑھے لیکن اتنے میں جنگ چھڑ چکی تھی۔

یہ حالات دیکھ کر حضرت علیؓ نے میمنہ اور میسرہ کے روساء کو حکم دیا کہ تم لوگ اپنے اپنے مقام پر جاؤ۔ اور یہ بات تو میں پہلے سے جانتا تھا کہ طلحہؓ و زبیرؓ اسوقت تک ہرگز باز نہ آئیں گے جب تک لوگوں کا خون نہ بہا لیں گے اور اس طرح ایک حرام کام کو حلال کر لیں گے۔ میں یہ خوب جانتا تھا کہ یہ دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرگز کبھی میری اطاعت نہ کریں گے۔

سبائی برابر جنگ بھڑکا رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے لوگوں سے چلا کر فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ روک لو اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں کی رائے یہ تھی کہ اس وقت تک جنگ نہ کی جائے جب تک فریق ثانی پر حجت قائم نہ کر دی جائے۔ یہ لوگ نہ تو بھاگنے والے کو قتل کر رہے تھے اور نہ زخمی پر ہاتھ اٹھا رہے تھے اور دونوں لشکر اسی پر عمل پیرا تھے۔ اور دونوں طرف یہی اعلانات ہو رہے تھے۔

حضرت عائشہؓ کی میدان میں آمد

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ اور ابو عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ کعب بن ثور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور ان سے عرض کیا کہ اب آپ میدان میں چلیے کیونکہ اب لوگ جنگ کے علاوہ کسی چیز پر تیار نہیں شاید اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ صلح کرا دے۔ حضرت عائشہؓ ہودج میں سوار ہوئیں اس ہودج پر زرہیں چڑھا دی گئی تھیں۔ وہ اپنے عسکر نامی اونٹ پر سوار تھیں جو یعلیٰؓ بن امیہ نے دو سو دینار میں خرید کر دیا تھا۔ جب وہ شہر کے مکانات سے باہر نکلیں تو شور کی آواز آنے لگی۔ وہ ٹھہر گئیں۔ راہ میں جب بھی شور کی آواز آتی وہ ٹھہر جاتیں ایک جگہ وہ ٹھہری ہوئی تھیں کہ انہوں نے زبردست شور کی آواز سنی انہوں نے سوال کیا یہ کیسا شور ہے؟

لوگوں نے جواب دیا دونوں لشکروں کے ملنے کا۔

حضرت عائشہؓ:۔ کیا یہ صلح کے ساتھ باہم مل رہے ہیں یا کوئی برائی پیدا ہو گئی ہے؟

لوگ　:۔ جنگ شروع ہو گئی ہے۔

حضرت عائشہؓ:۔ تو یہ دونوں فریقوں میں سے اس فریق کی آواز ہو گی جس نے شکست کھائی ہو گی۔

ابھی حضرت عائشہؓ کھڑی ہوئی تھیں کہ شکست کی خبر پہنچی۔ اور زبیرؓ سامنے آتے نظر آئے۔ وہ میدان چھوڑ کر وادی السباع چلے گئے۔

حضرت طلحہؓ کی شہادت

حضرت طلحہؓ جنگ میں مشغول تھے کہ ایک بے نشانہ تیر آ کر ان کے گھٹنے لگا لیکن وہ لڑائی میں برابر مشغول رہے جب ان کا موزہ خون سے بھر گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے لئے کھڑا ہونا دشوار ہو گیا تو انھوں نے اپنے غلام سے فرمایا مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر کسی ایسی جگہ لے چلو جہاں میں دم لے سکوں۔ وہ غلام انھیں شہر بصرہ میں لے آیا حضرت طلحہؓ نے اسوقت اپنے اور حضرت زبیرؓ کے واقعہ کے بارے میں تمثیلاً یہ اشعار پڑھے ؎

فَاِنْ تَكُنِ الْحَوَادِثُ اَقْصَدَتْنِيْ　　وَاَخْطَاهُنَّ سَهْمِيْ حِيْنَ اَرْمِيْ

(ترجمہ) کیا حوادثات نے مجھی کو چھانٹ لیا ہے کہ جب میں تیر مارتا ہوں تو وہ خطا جاتا ہے

فَقَدْ ضُيِّعَتْ حِيْنَ تَبِعْتُ سَهْمًا　　سِفَاهًا مَا سَفِهْتُ وَضَلَّ حِلْمِيْ

(ترجمہ) جب میں نے تیر کا پیچھا کیا تو میں اپنی بے وقوفی سے خود ہی ہلاک ہو گیا اور میں کچھ بھی نہ سمجھ سکا اور میری عقل جاتی رہی۔

نَدِمْتُ نَدَامَةَ الْكُسَعِيِّ لَمَّا　　شَرَيْتُ رِضَى بَنِيْ سَهْمٍ بِرَغْمِيْ

(ترجمہ) میں اسوقت کسعی کی طرح نادم ہوا جب میں نے تیر اندازوں کی رضامندی مجبوراً خرید لی

اَطَعْتُهُمْ بِفُرْقَةِ آلِ لَاْيٍ　　فَاَلْقَوْا لِلسِّبَاعِ دَمِيْ وَلَحْمِيْ

(ترجمہ) میں نے ان لوگوں کی اطاعت کی اور آل لوی میں تفرقہ اندازی پیدا کر دی تو اب میرا خون اور گوشت درندوں کو ڈال دو۔

جنگ جمل کی دوسری روایت

امام طبری فرماتے ہیں کہ گزشتہ واقعہ سیف کا بیان کردہ ہے۔ لیکن دوسرے راویوں نے اس واقعہ کو اور طرح نقل کیا ہے۔ انھوں نے امام زہری سے اس واقعہ کی کیفیت یہ نقل کی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان ستر آدمیوں کے قتل ہونے کی خبر پہنچی جو بصرہ میں حکیم بن جبلۃ العبدی کے ساتھ مارے گئے تھے تو حضرت علیؓ بارہ ہزار لشکر لے کر آگے بڑھے اور بصرہ پہنچے اسوقت حضرت علیؓ یہ اشعار پڑھ رہے تھے ؎

يَا لَهْفَ نَفْسِيْ عَلٰى رَبِيْعَهْ　　رَبِيْعَةَ السَّامِعَةِ الْمُطِيْعَهْ

(ترجمہ) کاش میری جان ربیعہ پر قربان ہو جائے جو بات سنتے اور اطاعت کرتے ہیں۔

قَدْ سَبَقَتْهَا كَانَتْ بِهَا الْوَقِيْعَهْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) تمام جنگوں میں ان کی عادت یہی رہی ہے

حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کا مکالمہ

جب دونوں لشکر آمنے سامنے پہنچ گئے تو حضرت علیؓ گھوڑے پر سوار ہو کر لشکر سے نکلے اور حضرت زبیرؓ کو آواز دی۔ جب حضرت زبیرؓ قریب آ گئے تو حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا۔ یہ لشکر لے کر تم کیوں آئے ہو؟

حضرت زبیرؓ۔ اس لئے کہ میں آپ کو اس خلافت کا اہل اور اپنے سے زیادہ مستحق نہیں سمجھتا۔

حضرت علیؓ۔ حضرت عثمانؓ کے بعد تم بھی خلافت کے اہل نہ تھے اور ہم تمھیں بنو عبدالمطلب ہی میں شمار کیا کرتے تھے لیکن تمھارے اس برے بیٹے نے تمھیں اس مقام پر پہنچا دیا اور ہمارے اور تمھارے درمیان تفریق پیدا کر دی اس کے بعد حضرت علیؓ نے چند اور باتیں ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں کے پاس سے گزرے اور مجھ سے فرمایا یہ تیرا پھوپی زاد بھائی کیا کہہ رہا ہے۔ حالانکہ یہ ایک روز تجھ سے جنگ کرے گا اور یہ اس کا تجھ پر ظلم ہوگا۔

یہ سن کر حضرت زبیرؓ میدان سے یہ جواب دیتے ہوئے واپس لوٹے۔ خدا کی قسم میں اب تم سے کبھی جنگ نہ کروں گا۔ حضرت زبیرؓ جب اپنے بیٹے عبداللہؓ کے پاس پہنچے اور ان سے فرمایا مجھے تو اس جنگ میں کوئی بھلائی نظر نہیں آتی۔

عبداللہؓ۔ آپ جب میدان میں نکلے تھے تو بھلائی سوچ کر نکلے تھے لیکن جب آپ نے علیؓ کے جھنڈے دیکھے تو آپ کو ان کے نیچے اپنی موت نظر آنے لگی۔ اس لئے آپ نے جنگ سے جی چرانا شروع کر دیا عبداللہ باپ کو غصہ دلانے کے لئے اسی طرح طعنے دیتے رہے۔

حضرت زبیرؓ۔ لیکن میں علیؓ کے سامنے قسم کھا چکا ہوں کہ میں اس سے جنگ نہ کروں گا۔

عبداللہؓ۔ اپنے غلام سرجس کو آزاد کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیجئے۔ حضرت زبیرؓ نے اسے آزاد کر دیا اور صف میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ سے یہ بھی فرمایا کہ تم مجھ سے عثمانؓ کا قصاص طلب کر رہے ہو حالانکہ تم ہی نے انھیں قتل کیا تھا جس کے باعث اللہ تعالٰے نے ہمیں یہ روز بد دکھایا جس کا دیکھنا ہم ہرگز بھی پسند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کرتے تھے۔

نیز حضرت علیؓ نے حضرت طلحہؓ سے فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کو اس لئے لے کر آئے تاکہ ان کی پشت پناہی میں تم جنگ کر سکو حالانکہ تم نے اپنی بیوی کو اپنے گھر میں چھپا کر بٹھا دیا ہے۔ کیا تم نے میری بیعت نہ کی تھی؟

حضرت طلحہؓ نے بیعت تو ضرور کی تھی لیکن اس صورت میں کہ تلوار میری گردن پر رکھی ہوئی تھی۔

قرآن اٹھانے کا حکم

حضرت علیؓ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کر سکتا ہے کہ وہ قرآن اٹھا کر فریقین کے درمیان کھڑا ہو جائے اور انھیں قرآن پر چلنے کی دعوت دے۔ اگر اس کا وہ ہاتھ کاٹ دیا جائے تو دوسرے ہاتھ میں قرآن لے لے اور اگر دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائے تو قرآن دانتوں سے تھام لے۔ ایک نوجوان نے اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ حضرت علیؓ کی خواہش تھی کہ کوئی اور شخص اس کام کو انجام دے اس لئے آپ تمام لشکر میں گھومے اور ہر ایک کے سامنے یہ بات پیش کی۔ لیکن اس نوجوان کے علاوہ کوئی بھی اپنے آپ کو موت کے منہ میں دینے کے لئے تیار نہیں ہوا۔

حضرت علیؓ نے اس نوجوان سے فرمایا۔ یہ قرآن ان کے سامنے پیش کرو اور ان سے کہو کہ یہ قرآن اول سے آخر تک ہمارے اور تمھارے خونوں کا فیصلہ کرے گا۔ لیکن مخالفین کے لشکر نے اس نوجوان پر حملہ کر دیا۔ قرآن اس کے ہاتھ میں تھا انھوں نے اس کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے تو اس نے قرآن دانتوں سے تھام لیا حتیٰ کہ یہ نوجوان شہید کر دیا گیا۔

ابتدائے جنگ

اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا اب تمھارے لئے جنگ حلال ہو گئی ہے تم ان سے جنگ کرو۔ اس روز ستر آدمی اونٹ کی مہار تھامے ہوئے مارے گئے۔ جب اونٹ کی کونچیں کٹ گئیں اور لوگوں کو شکست ہوئی تو حضرت طلحہؓ کے ایک تیر آ کر لگا جس سے وہ شہید ہو گئے زہری کہتے ہیں لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ تیر مارنے والا مروان بن الحکم تھا۔

عبداللہ بن الزبیرؓ کا زخمی ہونا

حضرت عبداللہؓ بن الزبیرؓ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کی مہار تھامے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے ہودج میں سے سوال کیا کہ یہ کس نے مہار تھام رکھی ہے لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن الزبیرؓ ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ ہائے رے اسماء کی بے اولادگی۔ جب عبداللہ بن الزبیرؓ لڑتے لڑتے زخمی ہو گئے تو انھوں نے اپنے آپ کو زخمیوں میں ڈال دیا تاکہ لوگ انھیں مردہ سمجھیں۔ جنگ ختم ہو جانے کے بعد وہ خاموشی سے میدان جنگ سے نکل آئے اور زخموں کی مرہم پٹی کی جس سے وہ اچھے ہو گئے۔

حضرت عائشہؓ کی واپسی

محمد بن ابی بکر نے حضرت عائشہؓ کا ہودج اٹھا کر نیچے رکھ دیا اور اس پر ایک خیمہ لگا دیا۔ حضرت علیؓ نے خیمہ کے باہر کھڑے ہو کر کہا آپ نے لوگوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کی اور وہ کامیاب بھی ہو گئے۔ آپ نے ان کے درمیان اپنی قوم کو بڑی آزمائش میں ڈالا ہے۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے انھیں روانہ فرمایا اور کچھ مرد اور عورتیں ان کے ساتھ کر دیں ان کا سامان سفر تیار کرایا اور بارہ ہزار درہم خدمت میں پیش کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے اس مال کو بہت کم سمجھا اور خزانہ سے بہت سا مال نکال کر حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پیش کیا اور فرمایا اگر امیر المومنینؓ نے اس مال کو لینے کی اجازت نہ دی تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔

قاتل زبیرؓ کے لئے جہنم کی بشارت

حضرت زبیرؓ بھی شہید کر دیئے گئے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ انھیں ابن جرموز نے شہید کیا تھا۔ حضرت زبیرؓ کو شہید کرنے کے بعد یہ ابن جرموز حضرت علیؓ کے دروازے پر پہنچا اور دربان سے کہا کہ اندر جا کر قاتل زبیرؓ کے لئے اجازت طلب کرو۔

حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہاں اجازت دید و اور اسے جہنم کی بشارت سنا دو۔

حضرت زبیرؓ کی شہادت میں احنف کا ہاتھ

محمد بن عمارہ نے عبیداللہ بن موسیٰ، فضیل، سفیان بن عقبہ کے حوالے سے قرۃ بن الحارث کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں اس جنگ کے وقت احنف بن قیس کے ساتھ تھا اور میرا چچا زاد بھائی جون بن قتادہ حضرت زبیرؓ بن العوام کے ساتھ تھا۔ ان کے پاس سے کچھ سوار گزرے انھوں نے یا امیر کہہ کر آپ کو سلام کیا۔ حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبیرؓ نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد ان سواروں نے عرض کیا۔ مخالفین کا لشکر فلاں مقام پر آکر ٹھہرا ہے ہم نے آج تک ایسا ہتھیار بند اور کم تعداد لشکر کوئی نہیں دیکھا جس میں اس سے زیادہ رعب پایا جاتا ہو۔ اس کے بعد یہ سوار آگے بڑھ گئے اس کے بعد ایک اور سوار آیا اس نے بھی حضرت زبیرؓ کو یا امیر کہہ کر سلام کیا حضرت زبیرؓ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس سوار نے آکر بتایا کہ مخالفین کا لشکر فلاں فلاں مقام پر پہنچ گیا ہے اور جب انھوں نے آپ کے لشکر کی تعداد وغیرہ کا حال سنا تو اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں میں آپ کا رعب ڈال دیا ہے تو وہ پشت پھیرنے لگے ہیں۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا اب تو تو یہی خبر بیان کرے گا خدا کی قسم ابن ابی طالب کے لئے ہمارے بغیر چارۂ کار نہیں۔ اس کے بعد وہ سوار بھی چلا گیا۔ اس کے بعد ایک اور سوار آیا اس وقت گھوڑے میدان سے بھاگ رہے تھے۔ اس سوار نے بھی اے امیر کہہ کر حضرت زبیرؓ کو سلام کیا حضرت زبیرؓ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس سوار نے عرض کیا یہ لوگ جو آپ کے مدمقابل آئے ہیں اس میں عمارؓ بھی شامل ہیں۔ میں ان سے ملا ہوں۔ میری اور ان کی گفتگو بھی ہوئی ہے۔

حضرت زبیرؓ:۔ عمارؓ تو اس لشکر میں شامل نہیں۔

سوار:۔ خدا کی قسم وہ ساتھ ہیں۔

حضرت زبیرؓ:۔ خدا کی قسم وہ ہرگز ان کے ساتھ شامل نہیں۔

سوار:۔ خدا کی قسم وہ ساتھ میں شامل ہیں۔

جب حضرت زبیرؓ نے یہ دیکھا کہ سوار ان کی بات کی برابر تردید کر رہا ہے تو انھوں نے اپنے کسی رشتہ دار سے کہا تم اس کے ساتھ جاؤ اور دیکھو کہ کیا واقعتاً عمارؓ اس لشکر میں شامل ہیں۔ وہ دونوں مخالفین کے لشکر کی طرف گئے۔ جون بن قتادہ کہتے ہیں میں انھیں دور سے دیکھ رہا تھا وہ دونوں لشکر کے ایک کنارے پر کچھ دیر کھڑے رہے پھر واپس حضرت زبیرؓ کے پاس آئے۔ حضرت زبیرؓ نے دریافت کیا کیا خبر لائے ہو ان کے رشتہ دار نے جواب دیا اس سوار نے سچ کہا تھا۔ عمارؓ اسی لشکر کے ساتھ ہیں۔

حضرت زبیرؓ:۔ اس کی ناک کٹ جائے اور اس کی کمر ٹوٹ جائے۔ اسے آنے کی کیا ضرورت تھی اس کے بعد حضرت زبیرؓ نے ہتھیار اتار دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جون بن قتادہ کا بیان ہے کہ مجھے میری ماں کے گھر سے یہ کہہ کر روانہ کیا تھا کہ زندگی اور موت میں تو زبیرؓ کا ساتھ دینا۔ جب حضرت زبیرؓ نے ہتھیار اتارے تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ لازماً زبیرؓ نے عمارؓ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ارشاد سنا ہوگا۔ یا حضورؐ نے عمارؓ کو کوئی حکم دیا ہوگا جو اس وقت زبیرؓ کو یاد آ گیا ہے۔

جب جنگ شروع ہوئی تو حضرت زبیرؓ اپنی سواری پر سوار ہو کر میدان سے لوٹ گئے۔ جون بھی میدان سے واپس چلا آیا اور احنف کے ساتھ جا کر شامل ہو گیا۔

جون کا بیان ہے کہ دو شخص احنف کے پاس آئے اور اس سے کچھ کانا پھوسی کی کچھ دیر آہستہ آہستہ باتیں ہوتی رہیں پھر یہ دونوں سوار واپس چلے گئے اس کے بعد عمرو بن جرموز احنف کے پاس آیا اور اس نے آ کر کہا کہ میں نے اسے وادی السباع میں پایا تھا اور میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ جون کہتا ہے کہ میں یہ خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ حضرت زبیرؓ کا اصل قاتل احنف ہے۔

قرآن اٹھانے کا حکم

عمرو بن شعبہ نے ابو الحسن، بشیر بن عاصم اور حجاج بن ارطاۃ کے واسطہ سے عمار بن معاویہ الدہنی کا یہ بیان ذکر کیا ہے۔ یہ عمار قبیلہ بجیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ نے جمل کے روز اپنے ہاتھ میں قرآن لیا اور تمام لشکر میں قرآن لے کر گھومے اور فرمایا۔ کون شخص ہے جو یہ قرآن اٹھا کر مخالفین کو اسے قبول کرنے کی دعوت دے اور اٹھانے والا یہ بھی سمجھ لے کہ وہ مقتول ہو کر رہے گا۔ کوفہ کے ایک نوجوان نے یہ بات قبول کی۔ یہ نوجوان سپید قبا پہنے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا۔ یہ کام میں انجام دوں گا۔

حضرت علیؓ کو اس کی نوجوانی پر ترس آیا اور انھوں نے فرمایا کوئی اور شخص ہے جو یہ کام انجام دے۔ اور وہ یہ سمجھ لے کہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔

اس بار بھی لشکر میں سے اس نوجوان کے علاوہ کوئی نہ نکلا۔ حضرت علیؓ نے قرآن اس کے سپرد کر دیا۔ اس نے مخالفین کو قرآن کی دعوت دی۔ لیکن لوگوں نے اس کا داہنا ہاتھ کاٹ ڈالا اس نے قرآن بائیں ہاتھ میں تھام لیا۔ لوگوں نے وہ ہاتھ بھی قطع کر دیا تو اس نے قرآن سینے سے چمٹا لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تمام قبا خون سے تر ہو چکی تھی۔ نتیجتہً اس نوجوان کو قتل کر دیا گیا۔ جب یہ قتل ہو گیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا اب ان لوگوں سے جنگ حلال ہو گئی ہے۔

اس نوجوان کی ماں نے اس کا مرثیہ کہا ؎

لَا هُمَّ اِنَّ مُسْلِمًا دَعَاهُمْ   يَتْلُوْ كِتَابَ اللهِ لَا يَخْشَاهُمْ

(ترجمہ) ایک مسلمان نے ان لوگوں کو دعوت دی اور وہ برابر تلاوت قرآن میں مشغول تھا اسے مخالفوں کا کوئی ڈر نہ تھا۔

وَاُمُّهُمْ قَائِمَةٌ تَرَاهُمْ   يَأْتَمِرُوْنَ الْغَيَّ لَا تَنْهَاهُمْ

(ترجمہ) ان لوگوں کی ماں کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھیں۔ یہ لوگ سرکشی پر اترے ہوئے تھے اور ان کی ماں انھیں نہ روکتی تھی۔

قَدْ خُضِبَتْ مِنْ عَلَقٍ لِحَاهُمْ

ان لوگوں کی داڑھیاں خون سے تر ہو چکی تھیں

قبیلہ ازد کی وفاداری

عمر نے ابوالحسن، ابو مخنف اور جابر کے حوالے سے شعبی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے میمنہ نے اہل بصرہ کے میسرہ پر حملہ کیا ان دونوں دستوں میں انتہائی سخت جنگ ہوئی۔ لوگوں نے حضرت عائشہؓ کے قریب پناہ لی۔ ان میں اکثر بنو ضبہ اور ازدی شامل تھے یہ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے ارد گرد سورج چڑھنے کے وقت سے عصر تک جنگ کرتے رہے پھر یہ لوگ پیچھے ہٹنے لگے یہ دیکھ کر ایک ازدی نے پکار کر کہا کہاں جا رہے ہو واپس لوٹو۔ محمد بن حنفیہ نے اس شخص پر حملہ کر کے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور چلا کر کہا اے ازدیو جانیں بچا کر بھاگ جاؤ۔ محمد بن حنفیہ نے ازدیوں پر خوب سخت حملے کیے محمد کے ساتھی چلا چلا کر کہہ رہے تھے کہ ہم علیؓ بن ابی طالب کے دین پر ہیں۔

بنو لیث کے ایک شاعر نے اس جنگ کی کیفیت اس طرح بیان کی ہے ؎

سَائِلْ بِنَا يَوْمَ لَقِيْنَا الْاَزْدَا   وَالْخَيْلُ تَعْدُوْا اَشْقَرًا وَوَرْدًا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) جس روز ہم نے ازدیوں سے جنگ کی تھی تو اس روز کا حال ہم سے معلوم کرو۔

رنگ برنگی گھوڑے ازدیوں پر چڑھ رہے تھے۔

لما قطعنا کبدھم والسّنّدا　　سحقاً لھم فی رأیھم ولعدا

(ترجمہ) ہم نے ان کے جگر چیر کر پھینک دیے اور کھوپڑیاں اتار لیں۔ ان کی رائے پر تباہی اور بربادی نازل ہوئی۔

حضرت عمارؓ کا حضرت زبیرؓ پر حملہ

عمرو بن شعبہ نے ابوالحسن، جعفر بن سلیمان کے حوالے سے مالک بن دینار کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت عمارؓ نے حضرت زبیرؓ پر حملہ کیا اور ان کے نیزوں سے چوکے مار کر فرمایا۔ اے زبیرؓ کیا تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو حضرت زبیرؓ نے فرمایا نہیں میں واپس جا رہا ہوں۔

عامر بن حفص کا بیان ہے کہ جمل کے روز عمارؓ زبیرؓ کے سامنے آئے اور نیزہ تان لیا حضرت زبیرؓ نے فرمایا اے ابوالیقظانؓ کیا تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟

عمارؓ :۔ اے ابوعبداللہؓ ہرگز نہیں۔

لشکر زبیرؓ کی شکست

محمد و طلحہ کا بیان ہے کہ جب شروع دن میں لوگ شکست کھانے لگے تو حضرت زبیرؓ نے انھیں آواز دی میں زبیرؓ ہوں میرے پاس آؤ۔ بھاگ کر کہاں جاتے ہو ایک حضرت زبیرؓ کے قریب کھڑا ہوا تھا وہ پکار کر کہہ رہا تھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہو۔

اس کے بعد زبیرؓ میدان سے لوٹ گئے اور وادی السباع کی طرف چلے دو آدمیوں نے ان کا پیچھا کیا باقی لوگ ایک دوسرے سے جنگ میں مصروف تھے جب حضرت زبیرؓ نے دیکھا کہ دو سوار ان کا پیچھا کر رہے ہیں تو وہ میدان کو واپس لوٹ آئے اور آکر سخت حملہ کیا اور دشمنوں کی صفیں تتر بتر کر دیں جب دشمن واپس لوٹے تو انھیں معلوم ہوا کہ یہ حملہ کرنے والے زبیرؓ تھے۔ ساتھیوں نے زبیرؓ کو پکارا۔ یہ علباء بن الہیثم اور ایک جماعت کو لے کر آگے بڑھے۔ دوسری جانب سے قعقاعؓ ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جماعت لئے ہوئے آرہے تھے۔ جب وہ طلحہؓ کے سامنے پہنچے تو طلحہؓ لوگوں سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔ اے لوگو! میرے پاس آؤ اور ثابت قدمی دکھاؤ۔ قعقاعؓ نے ان سے کہا آپ زخمی ہو چکے ہیں اور جو چیز آپ لے کر کھڑے ہوئے تھے وہ بھی جہاں بلب ہے لہٰذا تم کسی گھر میں جاکر آرام کرلو۔

حضرت طلحہؓ نے اپنے غلام سے فرمایا مجھے کسی گھر میں لے چلو اس غلام نے اور اس کے ساتھ دو اور آدمیوں نے انھیں سہارا دیا اور انھیں بصرہ لے کر آئے۔

اس کے بعد بھی جنگ ہوتی رہی پھر لشکر طلحہؓ شکست کھانے لگا یہ لوگ شکست کھاکر بصرہ بھاگ جانا چاہتے تھے لیکن جب انھوں نے یہ دیکھا کہ مضر نے حضرت عائشہؓ کے اونٹ کو گھیر لیا ہے تو یہ سب پلٹ پڑے اور قلب لشکر میں پہنچ کر میدان میں ڈٹ گئے اور اب نئے سرے سے جنگ شروع ہوگئی تھی ربیعہ قبیلہ کے آدمی بصرہ ہی ٹھہر گئے تھے وہ واپس نہیں لوٹے۔

سبائیوں کا قرآن قبول کرنے سے انکار

یہ حال دیکھ کر حضرت عائشہؓ نے کعب کو حکم دیا کہ سواری سے نیچے اترو اور قرآن اٹھالو اور انھیں کتاب اللہ کی دعوت دو۔ حضرت عائشہؓ نے اپنا قرآن کعب بن سور کو دیدیا کعب قرآن لے کر آگے بڑھے اور مخالفین کے سامنے گئے لیکن لشکر علیؓ میں آگے آگے سبائی تھے انھیں برابر یہ خطرہ لاحق تھا کہ کہیں صلح نہ ہوجائے۔ کعب جب قرآن لے کر آگے بڑھے تو یہ کعب کے سامنے آگئے حضرت علیؓ پیچھے لشکر میں تھے وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ مخالف جنگ کے علاوہ کسی اور چیز پر تیار نہیں جب کعب نے ان کے سامنے قرآن پیش کیا تو ان لوگوں نے انھیں نیزے مار مار کر ختم کردیا اور حضرت عائشہؓ کے ہودج کو تیروں کا نشانہ بنالیا۔

سبائیوں کا حضرت عائشہؓ پر حملہ

حضرت عائشہؓ نے آواز دی اے میرے بیٹو ادھر آؤ۔ حضرت عائشہؓ نہایت چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں اللہ، اللہ اللہ کو یاد کرو اور روزِ حساب کا خیال کرو۔ لیکن یہ سبائی کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔ وہ برابر آگے بڑھ رہے تھے جب یہ برابر آگے بڑھ بڑھ کر حضرت عائشہؓ کے اونٹ پر حملہ کرتے رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے لوگو قاتلین عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں پر لعنت بھیجو۔ اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے ان پر لعنت بھیجی اور اہل بصرہ بھی لعنت بھیجنے لگے۔

حضرت علیؓ کے کان میں یہ لعنت کے الفاظ پڑے تو انھوں نے سوال کیا یہ شور و ہنگامہ کیسا ہے لوگوں نے جواب دیا کہ عائشہؓ اور ان کے حامی قاتلین عثمانؓ اور ان کا ساتھ دینے والوں پر لعنت بھیج رہے ہیں یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ قاتلین عثمانؓ اور ان کا ساتھ دینے والوں پر لعنت بھیجے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ آگے بڑھے اور عبدالرحمٰنؓ بن عتاب اور عبدالرحمٰن بن الحارث کے پاس کہلا کر بھیجا کہ تم دونوں اپنی اپنی جگہ ڈٹے رہو۔

جب اہل بصرہ نے یہ دیکھا کہ سبائیوں کا اصل رخ حضرت عائشہؓ کی جانب ہے وہ اس کے علاوہ کہیں اور حملہ نہیں کر رہے ہیں اور جنگ سے باز نہیں آتے تو بصرہ کے مضریوں نے اونٹ کو گھیر لیا اور اس کے بعد کوفہ کے مضریوں پر حملہ کیا اس ازدحام میں حضرت علیؓ بھی پھنس گئے حضرت علیؓ نے پیچھے سے اپنے بیٹے محمد کی گردن پکڑی اور محمد سے فرمایا کہ حملہ کرو۔ انھوں نے کچھ پس و پیش کی حضرت علیؓ نے جھنڈا لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ یہ دیکھ کر محمد نے حملہ کیا حضرت علیؓ نے جھنڈا ان کے پاس چھوڑ دیا۔

کوفہ کے مضریوں نے بصرہ کے مضریوں پر حملہ کیا اور اونٹ کے آگے لڑائی شروع ہو گئی۔ جنگ زوروں پر جاری تھی اور کسی کی کامیابی کی صورت نظر نہ آتی تھی حضرت علیؓ کے ساتھ مضریوں کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی تھے ان میں زید بن صوحان بھی تھا۔ اس سے اس کی قوم کے ایک شخص نے کہا تو اپنی قوم کے پاس واپس آجا تیرا اس جگہ کیا کام ہے کیونکہ مضری تیرے سامنے ہے اور اونٹ بھی تیرے سامنے موجود ہے اور چاروں طرف موت کا بازار گرم ہے۔

زید :۔ موت زندگی سے بہتر ہے اور میں موت ہی کا طلب گار ہوں۔

الغرض زید اور اس کا بھائی سیحان دونوں لڑتے لڑتے مارے گئے صعصعہ نے ان دونوں کا مرتبہ پڑھا۔ ان کے مرنے کے بعد جنگ اور شدت اختیار کر گئی جب حضرت علیؓ نے یہ صورت دیکھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفیوں اور ربعیوں کے پاس کہلا کر بھیجا کہ تم لپنے اپنے قریب والوں کی مدد کے لئے پہنچ جاؤ۔

بنو عبدالقیس کے ایک شخص نے حضرت عائشہ کے ساتھیوں سے کہا ہم تمہیں کتاب اللہ قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

حامیان عائشہ رضؓ:۔ تم کیا کتاب اللہ کی دعوت دو گے جبکہ تم اللہ کی نافذ کردہ حد کو بھی قائم نہ کر سکے اور جبکہ اللہ کی جانب دعوت دینے والے کعب بن سور کو تم نے قتل کر دیا یہ جواب جس شخص نے دیا تھا اسے قبیلہ ربیعہ نے نیزے مار کر قتل کر دیا اس کے قتل ہونے کے بعد اونٹ کی حفاظت کے لئے مسلم بن عبداللہ العجلی اس کی جگہ کھڑا ہوا لوگوں نے اسے بھی ختم کر دیا۔ کوفہ کا میمنہ بصرہ کے میمنہ پر حملہ کر رہا تھا اس حملہ میں کوفیوں نے بہت سے بصریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

کوفیوں کا حضرت عائشہ رضؓ پر حملہ

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ پہلی جنگ دوپہر تک شدت سے جاری رہی اس جنگ میں حضرت طلحہ رضؓ شہید ہوئے اور زبیر رضؓ بھی اسی جنگ کے دوران چلے گئے۔ لوگوں نے حضرت عائشہ رضؓ کے پاس پناہ لی اور اہل کوفہ جنگ کے علاوہ کوئی دوسرا فیصلہ قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے ان لوگوں کا تمام تر حملہ حضرت عائشہ رضؓ پر تھا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے حامیوں کو اپنے پاس بلا لیا تھا۔ حضرت عائشہ رضؓ کے قریب فریقین میں نہایت سخت جنگ ہوئی اور بے انتہا شور اٹھا۔ ظہر کے وقت جنگ بند ہو گئی لیکن ظہر کے بعد پھر دوبارہ جنگ شروع ہوئی یہ جنگ آخری جمادی الآخر میں بروز جمعرات ہوئی۔ شروع روز میں حضرت زبیر رضؓ اور حضرت طلحہ رضؓ کی ماتحتی میں جنگ جاری رہی دوپہر کے وقت لشکر کی کمان حضرت عائشہ رضؓ کر رہی تھیں اسوقت نہایت شدید جنگ ہوئی اور ظہر کے وقت علی رضؓ کے میمنہ نے عائشہ رضؓ کے میسرہ کو شکست دیدی لیکن حضرت عائشہ رضؓ کا میمنہ حضرت علی رضؓ کے میسرہ پر غالب رہا اور بصرہ کے قبیلہ ربیعہ نے کوفہ کے ربعیوں کو شکست دی حضرت علی رضؓ نے مجبور ہو کر بصرہ کے مضریوں کے مقابلہ میں کوفیوں کے مضریوں کو بھیجا اور فرمایا موت سے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں نہ وہ بھاگنے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چھوڑتی ہے اور نہ کھڑے ہونے والے کو۔

جھنڈے کی واپسی

عمر نے ابوالحسن، ابو عبداللہ القرشی، یونس بن ارقم، علی بن عمرو الکندی اور زید بن حساس کے واسطہ سے محمد بن الحنفیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ کہ جمل کے روز میرے والد نے لشکر کا جھنڈا مجھے عنایت کیا اور فرمایا آگے بڑھو۔ میں برابر آگے بڑھتا رہا لیکن جب میرے آگے نیزے اور سنانیں آڑے آگئیں تو میں رک گیا کسی نے میرے پیچھے سے کہا تیری ماں مرے آگے کیوں نہیں بڑھتا۔ میں نے جواب دیا آگے کوئی جگہ نظر نہیں آتی چاروں طرف نیزے اور سنانیں ہیں کہنے والے نے ہاتھ بڑھا کر میرے ہاتھ سے جھنڈا لے لیا۔ میں نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ میرے والد تھے۔ وہ فرما رہے تھے ؎

يَا عَيْشُ اَنَّ الْقَوْمَ قَوْمٌ اَعْدَا　　اَنْتِ الَّتِیْ غَرَّتِ مِنِّی الْحُسْنٰی

(ترجمہ) اے عائشہؓ آپ نے اپنے آپ کو دھوکہ میں ڈال لیا اور قوم کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا۔

اَلْخَفْضُ خَيْرٌ مِّنْ قِتَالِ الْاَبْنَا

(ترجمہ) بیٹوں کے قتل ہونے سے تو یہ بہتر تھا کہ آپ جھک جانا قبول فرما لیتیں

جھنڈے کے نیچے قتل عام

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ دونوں لشکروں میں اتنی سخت جنگ ہوئی کہ ہر جگہ پر قلب لشکر کا گمان ہوتا تھا اہل یمن نے نہایت جوانمردی دکھائی اور حضرت علیؓ کا جھنڈا سنبھالتے ہوئے کوفہ کے دس آدمی مارے گئے ان میں سے پانچ ہمدانی تھے اور بقیہ یمنی جب ایک آدمی مارا جاتا تو دوسرا جھنڈا سنبھال لیتا آخر میں یزید بن قیس نے جھنڈا سنبھالا۔ آخر وقت تک یہ جھنڈا اسی کے پاس رہا یزید جنگ کے وقت یہ رجز پڑھ رہا تھا ؎

قَدْ عِشْتِ يَا نَفْسُ وَقَدْ غَنِيْتِ　　دَهْرًا فَقَطْكِ الْيَوْمَ مَا بَقِيْتِ

(ترجمہ) اے نفس تو نے بہت زندگی گزاری اور زمانے سے بے پرواہ ہو چکا ہے۔ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ابھی تک زندہ ہے تو اور کب تک زندہ رہے گا۔

اَطْلُبُ طُوْلَ الْعُمُرِ مَا حَيِيْتُ

تو جب تک زندہ رہے ہیں تو زندگی کا طلبگار رہوں گا

یہ اشعار یزید نے لطور تمثیل پڑھے تھے۔ ورنہ یہ اشعار اس سے قبل کے کسی اور شخص کے ہیں نمران بن ابی نمران الہمدانی نے اس جنگ کے وقت یہ اشعار پڑھے ۔

جَرَّدْتُ سَيْفِيْ فِيْ رِجَالِ الْأَزْدِ　　أَضْرِبُ فِيْ كُهُوْلِهِمْ وَالْمُرْدِ

(ترجمہ) میں ازدیوں کے درمیان اپنی تلوار چلا رہا تھا اور ان کے بوڑھوں اور نوجوانوں کو قتل کر رہا تھا۔

كُلَّ طَوِيْلِ السَّاعِدَيْنِ نَهْدِ

اور ہر لمبے بازو والے چیتے کو میدان میں گرا رہا تھا

ربیعہ میدان میں آگے بڑھے اسوقت اہل کوفہ کے میسرہ کے جھنڈے کے نیچے لڑتے لڑتے زید، صعصعہ، سلیمان اور عبداللہ بن رقبہ المغیرہ مارے گئے ان کے بعد ابو عبیدۃ بن راشد بن سلمٰی یہ دعا کرتا ہوا آگے بڑھا۔ اے اللہ آپ ہی نے ہمیں گمراہی سے ہدایت عطا فرمائی ہے اور ہمیں جہالت سے محفوظ رکھا اور ہمیں ایسی آزمائش میں مبتلا کیا جس کے بارے میں ہم آج تک شک وشبہ میں مبتلا تھے اس کے بعد یہ قتل کر دیا گیا پھر حصین بن معبد بن النعمان قتل ہوا۔ قتل ہوتے وقت اس نے جھنڈا اپنے بیٹے معبد کو دیدیا اور اس سے کہا اے معبد اس جھنڈے کو قریب ہی رکھنا اور زیادہ آگے نہ بڑھنا اس کے بعد یہ جھنڈا آخر وقت تک اسی کے ہاتھ میں رہا۔

تاریخ کا عجیب وغریب واقعہ

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد وطلحہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب کوفہ اور بصرہ کے مفرلیوں میں جنگ ختم ہو گئی تو حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کے لشکر میں یہ اعلان کیا گیا کہ اب جنگ ختم ہو چکی ہے اب اپنے ہاتھ پاؤں تلاش کرو۔ لوگ اپنے ہاتھوں اور پیروں کی تلاش میں مصروف ہو گئے اس سے قبل اور نہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد کوئی ایسی جنگ ہوئی ہے اور نہ آج تک کوئی ایسا واقعہ سننے میں آیا ہے جس میں لوگوں کے اتنے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں جیسا کہ اس جنگ میں کٹے تھے یہ نہ معلوم ہو سکا تھا کہ یہ کس کا ہاتھ ہے اور یہ کس کا پاؤں ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عتاب کا شہادت سے قبل ہاتھ کٹ چکا تھا ان دونوں لشکروں میں سے جس کا بھی ہاتھ پاؤں کٹ جاتا تھا وہ اس بات کی کوشش کرتا تھا کہ وہ قتل ہو جائے اسلئے وہ برابر میدان جنگ میں جما رہتا تھا۔

قبیلہ غسان کی شجاعت

طبری نے سعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا ہے کہ جب جنگ زوروں پر ہونے لگی تو اہل کوفہ کا میمنہ اہل بصرہ کے قلب میں گھس گیا اسی طرح اہل بصرہ کا میسرہ اہل کوفہ کے قلب میں گھس گیا لیکن اہل کوفہ کے میمنہ اور میسرہ نے مخالفین کو اپنے دستوں میں قطعاً گھسنے نہیں دیا۔ اسی طرح بصرہ کے میسرہ نے بھی مخالف کو اس کا قطعاً موقعہ نہیں دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں سے سوال کیا جو ان کے بائیں جانب تھے کہ یہ کون سا قبیلہ ہے۔ صبرۃ بن شیمان نے جواب دیا آپ کے لڑکے ازد ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے آل غسان تمہاری شجاعت عام طور میں آتی ہے آج اپنی شجاعت و بہادری کو قائم رکھتے ہوئے اپنی عزت کی حفاظت کرو۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمثیلاً یہ شعر پڑھا۔

وَجَالَدَ مِنْ غَسَّانَ اَهْلُ حِفَاظِهَا　　وَهِنْبٌ وَاَوْسٌ جَالَدَتْ وَشَبِيْبُ

(ترجمہ) غسانی جو حفاظت کرنا جانتے ہیں انھوں نے جنگ کی اسی طرح ہنب اوس اور شبیب نے بھی جنگ کی۔

اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے داہنی جانب والوں سے سوال کیا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ انھوں نے عرض کیا بکر بن وائل۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمھارے بارے میں شاعر یہ کہتا ہے ۔

وَجَاءُ وْا اِلَيْنَا فِى الْحَدِيْدِ كَاَنَّهُمْ　　مِنَ الْعِزَّةِ الْقَعْسَاءِ بَكْرُ بْنُ وَائِلِ

(ترجمہ) بکر بن وائل اپنی عزت کی خاطر ہم پر اس طرح چڑھ کر آئے کہ وہ سر سے پیر تک لوہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں غرق تھے۔

اے بکر بن وائل تمہارے مقابلے میں بنو عبدالقیس ہیں تم آج　　ان سے بڑھ کر جنگ کرو۔

اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے اس دستہ سے سوال کیا جو ان کے آگے تھا۔ تم کون لوگ ہو۔ انھوں نے جواب دیا ہم بوناجیہ ہیں۔

حضرت عائشہؓ:۔ خوب چہ خوب۔ آج الطحی اور قریشی تلواریں باہم ٹکرا رہی ہیں ہیں آج تم لوگ ایسی جنگ کرو جس سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

بنو ضبہ کی شجاعت

کچھ دیر بعد حضرت عائشہؓ کے اردگرد بنو ضبہ آگئے۔ حضرت عائشہؓ نے انھیں دیکھ کر فرمایا اب چنگاریاں اچھی طرح بھڑک اٹھی ہیں۔ جب بنو ضبہ نرم پڑ گئے تو ان کے ساتھ بنو عدی شامل ہو گئے حتی کہ اکثریت بنو عدی کی ہو گئی۔ حضرت عائشہؓ نے سوال کیا تم کون لوگ ہو۔ انھوں نے جواب دیا ہم لوگ مخلوط ہیں کوئی متعینہ قبیلہ نہیں۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب تک بنو ضبہ میرے اردگرد لڑتے رہے اس وقت تک اونٹ کا سر جھکنے نہیں پایا۔ انھوں نے آخر وقت تک اونٹ کے سر کو سیدھا رکھا۔ انھوں نے ایسی جنگ کی کہ ان پر کوئی الزام قائم نہیں کر سکتا اور جتنے ان کے ہاتھ پاؤں کٹے ہیں اتنے کسی قبیلہ کے نہیں کٹے اور وہ دونوں لشکروں میں سے سب سے زیادہ غالب رہے کہ مخالفین اونٹ پر تیر اندازی کر رہے تھے اور بنو ضبہ برابر کٹ کٹ کر گر رہے تھے اور مجھے بچا رہے تھے۔

پھر دونوں قلب لشکر مل گئے اور قوم نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ علیحدہ علیحدہ رہیں اس لئے وہ ایک دوسرے سے مل گئے۔

ابن یثربی کی جوانمردی

اس کے بعد ابن یثربی نے اونٹ کی مہار پکڑ لی یہ ابن یثربی وہ ہے جس نے علباء بن الہیثم، زید بن صوحان اور ہند بن عمرو کے قتل کا دعویٰ کیا تھا یہ جنگ کے دوران یہ رجز پڑھ رہا تھا؎

اَنَا لِمَنْ یُنْکِرُنِیْ ابْنُ یَثْرِبِیْ　　قَاتِلُ عَلْبَاءَ وَهِنْدِ الْجَمَلِیْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) میں ابن یثربی ہوں جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا اور میں علباء اور ہند الجملی کا قاتل ہوں

وَابْنِ لِصُوحَانَ عَلٰی دِیْنِ عَلِیٍّ

(ترجمہ) میں زید بن صوحان کا بھی قاتل ہوں جو علیؓ کے دین پر تھا

حضرت عمارؓ کی شجاعت

حضرت عمارؓ نے ابن یثربی کو اپنے مقابلے کے لئے للکارا اور کہا کہ میں دنیا کا بہت مزا چکھ چکا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ مجھ میں تیرے مقابلے کی طاقت نہیں۔ اگر تو سچا ہے تو اپنے دستے سے آگے نکل کر میرے مقابلے پر آ۔ ابن یثربی نے اونٹ کی لگام بنو عدی کے ایک شخص کو دیدی اور دستہ سے نکل کر دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہو گیا لوگوں نے عمارؓ کی حفاظت کے لئے انھیں چاروں طرف سے گھیر لیا جب ابن یثربی عمارؓ کے قریب آیا تو عمارؓ نے اپنی ڈھال اس کے کھینچ ماری جو اس کی تلوار پر پڑی۔ تلوار اچٹ کر اسکی ٹانگوں پر گئی اور اس کے دونوں پیر کٹ گئے۔ عمارؓ کو یہ دیکھ کر افسوس ہوا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ کے لشکری ابن یثربی کو اٹھا کر حضرت علیؓ کے پاس لے گئے حضرت علیؓ نے اس کی گردن کاٹنے کا حکم دیا۔

عمرو بن یجرہ اور ربیعۃ العقیلی کا قتل

جب ابن یثربی قتل ہو گیا تو اس عدّی نے لگام کسی اور کو دیدی اور خود میدان میں آکر مبارز طلب کیا عمارؓ اس کے مقابلے پر آنا ہی چاہتے تھے کہ ربیعۃ العقیلی اس کے مقابلے پر نکلا عدوی کا نام عمرو بن یجرہ تھا۔ اس کی آواز بہت بلند تھی اس وقت عقیلی یہ رجز پڑھ رہا تھا۔

یَا اُمَّنَا اَعَقَّ اُمٍّ نَعْلَمُ　　وَالْاُمُّ تَغْذُو وَلَدَہَا وَتَرْحَمُ

(ترجمہ) اے ماں ہم آپ کو بہت ہی نامہربان دیکھ رہے ہیں حالانکہ مائیں تو بچوں کو غذا دیتی اور ان پر رحم کرتی ہیں۔

اَلَا تَرَیْنَ کَمْ شُجَاعٍ یُکْلَمُ　　وَتَخْتَلِیْ مِنْہُ یَدٌ وَّمِعْصَمُ

(ترجمہ) کیا آپ نہیں دیکھتیں کہ کتنے بہادر زخمی ہو رہے ہیں اور ان کے ہاتھ اور کلائیاں کاٹی جارہی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد یہ دونوں آپس میں گتھ گئے اور دونوں نے ایک دوسرے کو سخت زخمی کر دیا اور دونوں مارے گئے۔

حارث بن ضبہ کا رجز

عطیہ بن بلال کا بیان ہے کہ بنو ضبہ کے ایک شخص نے عدی کی جگہ مہار تھامی اس کا نام حارث تھا ہم نے اس سے سخت کوئی آدمی نہیں دیکھا وہ برابر یہ رجز پڑھ رہا تھا ؎

نَحْنُ بَنُوْ ضَبَّةَ اَصْحَابُ الْجَمَلِ　　نَنْعِي ابْنَ عَفَّانَ بِاَطْرَافِ الْاَسَلِ

(ترجمہ) ہم ضبہ کی اولاد ہیں اور اونٹ والے ہیں۔ ہم عثمانؓ بن عفان کا نیزوں کی نوکوں سے بدلہ لینے آئے ہیں۔

اَلْمَوْتُ اَحْلٰی عِنْدَنَا مِنَ الْعَسَلِ　　رُدُّوْا عَلَيْنَا شَيْخَنَا ثُمَّ بَجَلِ

(ترجمہ) ہمارے نزدیک، موت شہد سے بھی زیادہ میٹھی چیز ہے۔ ہمارے امیر کو ہمیں واپس کر دو اور ہمیں کچھ نہیں چاہیئے۔

بنو ضبہ کی جاں نثاری

عمرو بن شعبہ نے حسن، مفضل بن محمد اور عدی بن ابی عدی کے ذریعہ ابو رجاء العطاردی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں جنگ جمل کے دن ایک شخص کو دیکھ رہا تھا یہ اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور تلوار ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں اس پھرتی کے ساتھ تبدیل کرتا تھا جیسے آگ کی چنگاری ہو اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا ؎

نَحْنُ بَنُوْ ضَبَّةَ اَصْحَابُ الْجَمَلِ　　نُنَازِلُ الْمَوْتَ اِذَا الْمَوْتُ نَزَلِ

(ترجمہ) ہم بنو ضبہ ہیں۔ اونٹ والے ہیں۔ جب موت نازل ہوتی ہے تو ہم موت میں گھس جاتے ہیں۔

وَالْمَوْتُ اَشْهٰی عِنْدَنَا مِنَ الْعَسَلِ　　نَنْعِي ابْنَ عَفَّانَ بِاَطْرَافِ الْاَسَلِ

(ترجمہ) موت ہمیں شہد سے بھی زیادہ مرغوب ہے۔ ہم عثمانؓ بن عفان کا بدلہ نیزوں کی نوکوں سے لینے آئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُدُّوا عَلَيْنَا شَيْخَنَا ثُمَّ بَجَلٌ

ہمارے امیر کو ہمیں واپس کر دو پھر ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں

عمرؒ نے ابوالحسن کے ذریعہ مفضل الضبی سے نقل کیا ہے کہ یہ اشعار پڑھنے والا وسیم بن عمرو بن ضرار الضبی تھا۔

حضرت عائشہؓ کے لئے جانوں کی قربانی

عمرؒ نے ابوالحسن کے ذریعہ ہذلی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جمل کے روز عمرو بن یثربی اپنی قوم کو جوش دلا رہا تھا لوگ حضرت عائشہؓ کے اونٹ کی مہار پکڑ پکڑ کر رجز پڑھ رہے تھے ۔

نَحْنُ بَنُو ضَبَّةَ لَا نَفِرُّ　　حَتّٰى نَرٰى جَمَاجِمًا تَخِرُّ

(ترجمہ) ہم بنو ضبہ ہیں۔ بھاگنے والے نہیں تاوقتیکہ کھوپڑیاں گرتی نہ دیکھ لیں۔

يَخِرُّ مِنْهَا الْعَلَقُ الْمُحْمَرُّ

اور جب تک خون کی سرخ دھاریں نہ چلنے لگیں

يَا أُمَّنَا يَا عَيْشُ لَنْ تُرَاعِيْ　　كُلُّ بَنِيْكِ بَطَلٌ شُجَاعٌ

(ترجمہ) اے ہماری ماں۔ اے عائشہؓ آپ ہرگز خوف نہ کیجئے۔ آپ کے تمام بیٹے بہادر مرد میدان ہیں۔

يَا أُمَّنَا يَا زَوْجَةَ النَّبِيِّ　　يَا زَوْجَةَ الْمُبَارَكِ الْمَهْدِيِّ

(ترجمہ) اے ہماری ماں۔ اے نبی کی زوجہ اور مبارک ذات اور ہدایت کرنے والے کی زوجہ

اس وقت مہار پر چالیس آدمی قتل ہوئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب تک بنو ضبہ کی آوازیں ختم نہ ہوئیں اسوقت تک اونٹ کا سر بالکل سیدھا رہا۔

ابن یثربی کا قتل

اس روز عمرو بن یثربی نے علباء بن الہیثم الدوسی، ہند بن عمرو الجملی اور زید بن صوحان کو قتل کیا۔ عمرو جنگ کے وقت یہ رجز پڑھ رہا تھا۔

أَضْرِبُهُمْ وَلَوْ أَرٰى أَبَا حَسَنٍ　　كَفٰى بِهَا حُزْنًا مِنَ الْحَزَنِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) میرے لئے یہ غم کیا کم ہے کہ میں لوگوں کو قتل کر رہا ہوں لیکن مجھے علیؓ کہیں نظر نہیں آتا۔

إِنَّا نَمُرُّ الْأُمُورَ مَرَّ الْأَرْسَنِ

ہم تو کاموں کو پھانسیوں پر کر گزرتے ہیں۔

ہذلی کا بیان ہے کہ صفین کے روز بھی یہ شعر تمثیلاً پڑھا گیا تھا۔ ابن عمرو بن یثربی کے مقابلے پر حضرت عمارؓ آئے اسوقت انکی عمر نوے سال تھی یہ اون کی ایک کملی پہنے ہوئے تھے جو درمیان سے کھجور کے پتوں سے باندھ رکھی تھی عمرو بن یثربی انکی للکار پر انکی جانب لپکا حضرت عمارؓ نے اپنی ڈھال اس کے آگے کر دی عمرو نے اپنی تلوار ڈھال کے نیچے سے بھونی چاہی تو لوگوں نے چاروں طرف سے اس پر تیروں کی بارش کر کے اسے گرا دیا وہ اسوقت یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

إِنْ تَقْتُلُونِي فَأَنَا ابْنُ يَثْرِبِي ۔۔۔ قَاتِلُ عِلْبَاءَ وَهِنْدِ الْجَمَلِي

(ترجمہ) اگر تم مجھے قتل کر دوگے تو میں ابن یثربی ہوں۔ میں نے ہی علباء اور ہند الجملی کو قتل کیا ہے۔

ثُمَّ ابْنِ صُوحَانَ عَلَى دِينِ عَلِي

میں ہی ابن صوحان کا قاتل ہوں جو علیؓ کے دین پر تھا

جب یہ زخمی ہو کر گر گیا تو لوگ اسے حضرت علیؓ کے پاس پکڑ کر لے گئے۔ اس نے حضرت علیؓ سے کہا۔ تو نے اپنے آپ کو آج مجھ سے بچا لیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا دور ہو جا تو وہی شخص ہے کہ جب میرے تین آدمی تیرے مقابل گئے تو تو نے ان کے چہروں پر تلواریں مار مار کر ختم کر دیا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

اونٹ کا قتل

عمرو نے ابوالحسن، ابو مخنف، اسحاق بن راشد اور عباد کے ذریعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن الزبیرؓ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جنگ جمل میں میں زخمی ہو گیا تھا اور تلواروں اور نیزوں کے میرے سینتیس ۳۷ زخم آئے تھے اور میں نے اس روز جیسی جنگ کبھی نہ دیکھی تھی کہ نہ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ہی شکست کھاتے تھے اور نہ مخالفین ہی کو شکست ہو رہی تھی اور ہم میں سے ہر شخص سیاہ پہاڑ کی طرح ڈٹا ہوا تھا اور جو شخص بھی مہار پکڑتا تھا وہ قتل ضرور ہو جاتا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عتاب نے اونٹ کی مہار پکڑی وہ بھی شہید ہو گئے اس کے بعد اسود بن ابی البختری نے مہار تھامی وہ بھی ختم ہو گئے پھر میں نے آگے بڑھ کر مہار تھام لی۔ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا۔ یہ کون ہے میں نے جواب دیا آپ کا بھانجا۔ عبداللہؓ بن الزبیرؓ ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہائے اسماءؓ کا غم۔ اتنے میں میرے سامنے سے اشتر نکلا۔ میں اسے چپٹ گیا۔ ہم دونوں کشتی لڑتے لڑتے نیچے گر گئے۔ میں نے چلانا شروع کیا اے لوگو! مجھے بھی قتل کر دو اور مالک کو بھی قتل کر دو (یعنی اشتر کو)

الغرض ہمارے اور مخالفین کے آدمی برابر جنگ میں مصروف رہے حتیٰ کہ ہم مغلوب ہونے لگے اور مہار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور علیؓ نے چلا کر کہا اونٹ ذبح کر دو۔ اگر اونٹ ذبح ہو گیا تو یہ لوگ منتشر ہو جائیں گے۔ ایک آدمی نے اونٹ کو زخمی کر کے گرا دیا اونٹ کے زخمی ہوتے ہی اس کے منہ سے ایسی بری آواز نکلی کہ میں نے آج تک کبھی نہ سنی تھی۔ حضرت علیؓ نے محمد بن ابی بکر کو حکم دیا کہ ہودج اٹھالو اور اس پر ایک خیمہ لگا دو اور دیکھو کہ عائشہؓ کو کوئی زخم تو نہیں پہنچا۔ محمد بن ابی بکر نے خیمہ کے اندر اپنا سر داخل کیا۔

حضرت عائشہؓ نے غصہ سے کہا تو تباہ و برباد ہو جائے کون ہے؟

محمد :۔ آپ کا وہ رشتہ دار جس سے آپ انتہائی ناراض ہیں۔

حضرت عائشہؓ :۔ کیا خثعمیہ کا بیٹا۔

محمد :۔ جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو عافیت سے رکھا۔

اشتر اور ابن الزبیرؓ کا مقابلہ

اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن الشہید نے ابوبکر بن عیاش سے علقمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے اشتر سے سوال کیا. تو نے لوگوں کو حضرت عثمانؓ کے قتل پر مجبور کیا تھا لیکن تیرے بصرہ جانے کی کیا ضرورت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش آئی تھی۔

اشتر :۔ ان لوگوں نے بیعت کرنے کے بعد بیعت توڑ دی اور عبداللہ ابن الزبیرؓ نے عائشہؓ کو بغاوت پر مجبور کیا۔ میں دل میں اللہ سے یہ دعا کرتا تھا کہ ابن الزبیرؓ سے میری ملاقات ہو جائے اور اس سے میری ملاقات بھی ہوئی لیکن کچھ دیر کے لئے افسوس میرے بازو میرا ساتھ نہ دے سکے کہ میں تلوار سے اسکی گردن اتار لیتا اس نے تو مجھے گھوڑے پر سوار تک بھی نہ رہنے دیا اور نیچے گرا دیا۔

اشتر اور عتابؓ بن اسید کا مقابلہ

علقمہ کہتے ہیں میں نے اشتر سے دریافت کیا کہ یہ جملہ کہ "مجھے اور مالک کو قتل کر دو" کیا عبداللہ بن الزبیرؓ نے کہا تھا۔

اشتر :۔ نہیں بلکہ یہ جملہ عبدالرحمٰنؓ بن عتابؓ بن اسید نے کہا تھا۔ عبدالرحمٰنؓ میرے مقابلے پر آئے ہم دونوں میں دو دو ہاتھ ہوئے اس کے بعد انھوں نے مجھے پچھاڑا اور میں نے انھیں پچھاڑا جب ہم دونوں آپس میں گتھم گتھا ہو رہے تھے تو انھوں نے چلا کر کہا اے لوگو مجھے بھی قتل کر دو اور مالک کو بھی قتل کر دو لوگ میرا نام نہ جانتے تھے اس لئے میں بچ گیا ورنہ مجھے ضرور قتل کر دیتے۔

ابن الزبیرؓ کی شجاعت

عبداللہ بن احمد نے احمد، سلیمان، عبداللہ، طلحہ بن النضر اور عثمان بن سلیمان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ کہ ہمارے سامنے ایک جوان آیا اور اس نے کہا اے لوگو دو شخصوں سے بچتے رہنا ان دونوں میں ایک اشتر ہے اور اس کی پہچان یہ ہے کہ اسکی ایک ٹانگ زخم کے باعث کھلی ہوئی ہے۔ اشتر کا بیان ہے کہ جب میرا ابن الزبیرؓ سے مقابلہ ہوا تو انھوں نے اپنا نیزہ میرے پاؤں کی طرف بڑھایا۔ میں نے دل میں یہ کہا کہ یہ کتنا احمق آدمی ہے اگر یہ میرا پاؤں کاٹ بھی دیگا تو کیا میں اسے چھوڑ دوں گا لیکن جب ابن الزبیرؓ نے ایک دم سے نیزہ دونوں ہاتھوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھام کر میرے منہ پر وار کرنا چاہا تو میں نے دل میں خیال کیا کہ واقعتاً یہ بھی کوئی یکتا بہادر ہے۔

عمرو بن الاشرف کا قتل

عمرو بن شعبہ نے ابوالحسن، ابومخنف، ابن عبدالرحمن اور عبدالرحمن کے حوالے سے جندب سے نقل کیا ہے۔ کہ عمرو بن اشرف نے اونٹ کی مہار تھامی یہ اتنا بہادر تھا کہ جو شخص بھی اس کے سامنے آتا وہ اسے اپنی تلوار پر رکھ لیتا اتنے میں حارث بن زہیر ازدی اسکے مدمقابل آیا وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا ۔

يَا أُمَّنَا يَا خَيْرَ أُمٍّ نَعْلَمُ　　أَمَا تَرَيْنَ كَمْ شُجَاعٍ يُكْلَمُ

(ترجمہ) اے ہماری ماں ہم جانتے ہیں کہ آپ بہترین ماں ہیں لیکن کیا آپ یہ نہیں دیکھ رہی ہیں کہ کتنے بہادر زخمی ہو رہے ہیں ۔

وَتُخْتَلَى هَامَتُهُ وَالْمِعْصَمُ

اور کتنی کھوپڑیاں اور بازو کٹ کٹ کر گر رہے ہیں

ان دونوں میں دو دو ہاتھ ہوئے اور کچھ دیر بعد دونوں زمین پر اپنے پاؤں رگڑ رہے تھے کچھ دیر کی تکلیف کے بعد دونوں مر گئے۔

جندب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں مدینہ پہنچا۔ حضرت عائشہ رضی نے سوال کیا۔ تم کون ہو ؟

جندب :۔ میں قبیلہ ازد کا ایک آدمی ہوں اور کوفہ میں رہتا ہوں

حضرت عائشہ رض :۔ کیا تم جنگ جمل میں موجود تھے ؟

جندب :۔ جی ہاں۔

حضرت عائشہ رض :۔ کیا ہمارے ساتھ شریک تھے یا ہماری مخالفت میں تھے۔

جندب :۔ میں آپ کا مخالف تھا۔

حضرت عائشہ رض :۔ کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جس نے یہ شعر پڑھا تھا۔ یَا أُمَّنَا یَا خَیْرَ أُمٍّ نَعْلَمُ

جندب :۔ جی ہاں۔ وہ میرا چچازاد بھائی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر حضرت عائشہؓ بے انتہا روئیں حتیٰ کہ ان کے چپ ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔

عبداللہ بن حکیمؓ کا قتل

عمرو نے ابوالحسن، ابن ابی لیلیٰ اور دینار بن العیزار کے حوالے سے اشتر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن حکیمؓ بن حزام اور عدی بن حاتمؓ کو دو چیتیوں کی طرح لڑتے دیکھا قریش کا جھنڈا انھی عبداللہ بن حکیم کے پاس تھا ہم نے عبداللہ کو چاروں طرف سے گھیر کر قتل کر دیا لیکن عبداللہ نے مرتے مرتے عدیؓ کے نیزہ کھینچ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی۔

عتابؓ بن اسید کی شجاعت

عمرو نے ابوالحسن، ابن ابی لیلیٰ اور دینار بن العیزار کے ذریعہ اشتر نخعی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میں نے عبدالرحمٰنؓ بن عتاب بن اسید سے مقابلہ کیا میں نے اس سے زیادہ بہادر اور خوفناک کوئی شخص نہیں دیکھا۔ میں اسے چمٹ گیا اور ہم دونوں زمین پر گر پڑے۔ اس نے چلا چلا کر کہا اے لوگو مجھے اور مالک دونوں کو قتل کر دو۔

علم برداروں کا قتل عام

عمرو نے ابوالحسن اور ابو مخنف کے حوالے سے محمد بن مخنف کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ مجھ سے قبیلے کے ان بوڑھوں نے بیان کیا جو جنگ جمل میں موجود تھے کہ اس روز کوفہ کے ازدیوں کا جھنڈا مخنف بن سلیم کے پاس تھا یہ شخص اسی روز مقتول ہوا اس کے قتل ہونے کے بعد اس کے گھر والوں میں سے صعب نے جھنڈا سنبھالا۔ لیکن وہ بھی قتل ہوا اس کے بعد اس کے بھائی عبداللہ بن سلیم نے جھنڈا اٹھایا وہ بھی قتل ہوا آخر میں علاء بن عروہ نے جھنڈا سنبھالا اور فتح کے وقت تک جھنڈا اسی کے ہاتھ میں رہا۔

کوفی قیسیوں کا جھنڈا قاسم بن مسلم کے پاس تھا۔ وہ بھی قتل ہوا اس کے بعد زید بن صوحان نے جھنڈا اٹھایا وہ بھی قتل ہوا پھر سیحان بن صوحان نے جھنڈا اٹھایا وہ بھی قتل ہوا ان کے بعد متعدد اشخاص جھنڈا سنبھالتے رہے اور قتل ہوتے رہے ان میں عبداللہ بن رقیہ اور راشد بھی قتل ہوئے پھر منقذ بن نعمان نے جھنڈا سنبھالا لیکن اس نے یہ جھنڈا اپنے بیٹے منقذ کو دیدیا جو آخر وقت تک اسی کے پاس رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفیوں میں سے بکر بن وائل کا جھنڈا بنو ذہل میں سے حارث بن حسان بن خوط الذہلی کے پاس تھا۔ ابو العرفاء الرقاشی نے اس سے کہا آج اپنی اور اپنی قوم کی عزت بچا۔ اس نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا اے بکر بن وائل تمہارے امیر کے برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں میں کسی کا درجہ نہ تھا۔ تم ان کی مدد کرو اس کے بعد حارث آگے بڑھا اور قتل کر دیا گیا جھنڈا سنبھالتے ہوئے اس کا بیٹا اور پانچ بھائی قتل ہوئے اس روز بشیر بن حسان بن خوط جنگ کرتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہا تھا

أَنَا ابْنُ حَسَّانِ ابْنِ خُوْطٍ وَّ أَبِي		رَسُوْلُ بَكْرٍ كُلِّهَا إِلَى النَّبِي

(ترجمہ) میں حسان بن خوط کا بیٹا ہوں اور میرے باپ تمام بکر بن وائل کی جانب سے حضورؐ کے پاس قاصد بن کر گئے تھے۔

اس کا بیٹا لڑتے وقت یہ شعر پڑھ رہا تھا

أَنْعَى الرَّئِيْسَ الْحَارِثَ بْنِ حَسَّانِ		لِآلِ ذُهْلٍ وَّلِآلِ شَيْبَانِ

(ترجمہ) میں بنو ذہل اور بنو شیبان کے رئیس حارث بن حسان کا بدلہ لینے آیا ہوں۔

بنو ذہل کا ایک شخص یہ رجز پڑھ رہا تھا

تَنْعَى لَنَا خَيْرَ امْرِئٍ مِّنْ عَدْنَانِ		عِنْدَ الطِّعَانِ وَنِزَالِ الْأَقْرَانِ

(ترجمہ) تو ہم سے بنو عدنان کے ایک بہترین شخص کا بدلہ طلب کر رہا ہے جو نیزوں کے چلنے اور بہادروں کے ٹکرانے کے وقت آگے آگے رہتا تھا۔

اہل کوفہ کے بنو محدوج میں سے بھی بہت سے آدمی قتل ہوئے اور بنو ذہل کے ۳۵ پینتیس آدمی مارے گئے ان میں سے ایک شخص نے اپنے بھائی سے جو لڑ رہا تھا کہا۔ اگر واقعتاً ہم حق پر ہیں تو آج ہم نے جنگ بھی عمدہ کی۔ اس نے جواب دیا ہم حق پر کیوں نہ ہوں گے کیونکہ لوگ تو دائیں بائیں بھاگتے ہیں اور ہم نے اپنے نبی کے اہل بیت کا دامن تھام رکھا ہے۔ یہ دونوں بھی لڑتے لڑتے قتل ہو گئے۔

اہل بصرہ کے قیسیوں کا جھنڈا عمرو بن مرحوم کے پاس تھا۔ قبیلہ قیس حضرت علیؓ کے ساتھ تھا بکر بن وائل کا سردار شقیق بن ثور تھا اور اس قبیلہ کا جھنڈا شقیق کے غلام رشراشہ کے پاس تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بصرہ کے ازدیوں کی ریاست عبدالرحمن بن جشم بن ابی حنین الحامی کے پاس تھی یہ لوگ حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے اور جھنڈا عمرو بن الاشرف العتکی کے پاس تھا۔ اس کے گھر والوں میں سے تیرہ آدمی قتل ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ازدیوں کی ریاست صبرۃ بن شیمان الحدانی کے پاس تھی۔

اونٹ کا قتل

عمرؒ نے ابوالحسن، ابولیلیٰ، ابوعکاشۃ الہمدانی اور رفاعۃ البجلی کے حوالے سے ابوالبختری الطائیؒ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جنگ جمل کے روز بنوضبہ اور ازدیوں نے حضرت عائشہؓ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ یہ لوگ اونٹ کی مینگنیاں اٹھاتے انھیں سونگھتے اور ان پر اپنی جان قربان کرتے اور کہتے یہ ہماری ماں کے اونٹ کی مینگنیاں ہیں جن کی خوشبو مشک سے بڑھ کر ہے۔ حضرت علیؓ کا کوئی آدمی ان پر حملہ کرتا تو یہ شعر پڑھتا ہے

جَرَّدْتُ سَيْفِيْ فِيْ رِجَالِ الْاَزْدِ　　اَضْرِبُ فِيْ كُهُوْلِهِمْ وَالْمُرْدِ

(ترجمہ) میں ازدیوں میں اپنی تلوار چلا رہا تھا اور ان کے بوڑھوں اور جوانوں کو قتل کر رہا تھا۔

كُلَّ طَوِيْلِ السَّاعِدَيْنِ نَهْدِ

میں نے ہر لمبے بازو والے چیتے کو قتل کیا

لوگ ایک دوسرے سے گتھ گئے۔ ایک چلانے والے نے چلا کر کہا کہ اونٹ کو ذبح کر دو کوفیوں میں سے بجیر بن دلجۃ الضبی نے اونٹ کو ذبح کر دیا۔ کسی نے اس سے سوال کیا تو نے اونٹ کو کس لئے ذبح کیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ جب میں نے یہ دیکھا کہ میری قوم قتل ہو رہی ہے تو مجھے یہ ڈر پیدا ہوا کہ کہیں میری قوم فنا نہ ہو جائے اور مجھے امید تھی کہ اگر میں اونٹ کو ذبح کر دوں گا تو کچھ لوگ تو باقی رہ جائیں گے۔

کعب بن سور کی لاش کے ساتھ بے حرمتی

عمرؒ نے ابوالحسن کے حوالے سے صلت بن دینار کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ لشکر علیؓ میں سے بنو عقیل کا ایک شخص کعب بن سور رحمہ اللہ کی لاش کے پاس سے گزرا۔ یہ مقتول پڑے ہوئے تھے اس نے اپنا نیزہ ان کی آنکھوں میں داخل کر کے اسے خوب ہلایا اور بولا میں نے تجھ سے زیادہ بہتر فیصلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا نقد مال نہیں دیکھا۔

اونٹ کی خاطر قتل عام

عمر نے ابو الحسن کے حوالے سے عوانہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جنگ جمل میں لوگوں نے صبح سے رات تک جنگ کی۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں نے یہ اشعار پڑھے ؎

شَفَی السَّیْفُ مِنْ زَیْدٍ وَّھِنْدٍ نُفُوْسَنَا + شِفَاءً وَّمِنْ عَیْنَیْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ

(ترجمہ) ہماری تلواروں نے ہماری جانوں کا بدلہ زید اور ہند سے اور عدیؓ بن حاتم کی آنکھوں سے لیا ہے

صَبَرْنَا لَھُمْ یَوْمًا اِلَی اللَّیْلِ کُلِّہٖ　　بِصُمِّ الْقَنَا وَالْمُرْھِفَاتِ الصَّوَارِمِ

(ترجمہ) ہم نے رات تک پورے دن نیزوں اور کاٹنے والی تلواروں سے مقابلہ کیا۔

ابن صامت کے اشعار ہیں ؎

یَا ضَبَّ سِیْرِیْ فَاِنَّ الْاَرْضَ وَاسِعَۃٌ　　عَلٰی اِشْمَالِکِ اَدْنَی الْمَوْتِ بِالْقَاعِ

(ترجمہ) اے ضبہ آگے بڑھ۔ کیونکہ زمین وسیع ہے۔ اپنے بائیں ہاتھ چل کیونکہ میدان میں موت چھائی ہوئی ہے۔

کَتِیْبَۃٌ کَشُعَاعِ الشَّمْسِ اِذْ طَلَعَتْ　　لَمَّا اَتٰی اِذَا مَا سَالَ دِفَاعٖ

(ترجمہ) یہ ایک ایسا دستہ ہے جیسے طلوع ہونے والے سورج کی کرنیں ہوتی ہیں جب بھی دفاع کرنے والے کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے تو بنو ضبہ کا نام پیش کیا جاتا ہے

اِذًا نُقِیْمُ لَکُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَکٍ　　بِالْمَشْرِفِیَّۃِ ضَرْبًا غَیْرَ اِبْدَاعٖ

(ترجمہ) ہم تمہاری لیے ہر میدان میں ڈٹ کر ایسی تلواروں سے مقابلہ کریں گے جو کاٹنے والی ہونگی اور واپس لوٹنے والی نہ ہوں گی۔

عمیر بن ہلب کا واقعہ

عباس بن محمد نے روح بن عبادہ اور روح کے حوالے سے ابو رجاء کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میں جنگ جمل کے بعد مقتولوں کے درمیان پھر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا جو تکلیف سے اپنے پاؤں زمین پر رگڑ رہا ہے اور یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعار پڑھ رہا ہے

لَقَدْ اَوْرَدْتِنَا حَوْمَةَ الْمَوْتِ اُمَّنَا　　فَلَمْ نَنْصَرِفْ اِلَّا وَنَحْنُ رِوَاءٌ

(ترجمہ) جب ہماری ماں آپ ہمیں موت کی وادی میں لے آئی ہیں اب ہم ہرگز واپس نہ جائیں گے بلکہ موت ہی سے سیراب ہوں گے

اَطَعْنَا قُرَيْشًا ضَلَّةً مِنْ حُلُوْمِنَا　　وَنُصْرَتُنَا اَهْلَ الْحِجَازِ عَنَاءٌ

(ترجمہ) ہم نے اپنے عقلمندوں کی غلطی سے قریش کی اطاعت کرلی اور اہل حجاز کی امداد سے بے پروائی برتی۔

میں نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے کلمہ پڑھ۔

زخمی :۔ میرے قریب آکر مجھے کلمہ کی تلقین کرو۔ کیونکہ میں اونچا سنتا ہوں۔ میں اس کے قریب گیا۔

زخمی :۔ تم کون ہو؟

ابورجا :۔ میں کوفہ کا باشندہ ہوں۔

یہ سنتے ہی اس زخمی نے مجھے پکڑ لیا اور میرے دونوں کان اکھاڑ لیے جیسا کہ تمھیں نظر آرہے ہیں پھر مجھ سے بولا کہ جب تو اپنی ماں کے پاس جائے تو اس سے کہنا کہ عمیر بن الضبی نے میرے کان اکھاڑ لئے ہیں۔

عمرؒ نے ابوالحسن کے حوالے سے مفضل الراویہ، عامر بن حفص اور عبدالمجید الاسدی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جنگ جمل میں عمیر بن الاہلب الضبی زخمی ہوگیا جنگ کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص اس کے پاس سے گزرا یہ زخمیوں میں پڑا ہوا تھا عمیر نے اس گزرنے والے سے کہا ذرا میرے قریب آؤ۔ جب یہ قریب گیا تو عمیر نے اس کے کان کاٹ لئے۔ یہ عمیر اس وقت یہ اشعار پڑھ رہا تھا

لَقَدْ اَوْرَدْتِنَا حَوْمَةَ الْمَوْتِ اُمَّنَا　　فَلَمْ نَنْصَرِفْ اِلَّا وَنَحْنُ رِوَاءٌ

(ترجمہ) اے ہماری ماں آپ ہمیں موت کی وادی میں لے آئی ہیں تو ہم اب واپس نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹیں گے بلکہ موت ہی سے سیراب ہوں گے۔

لَقَدْ کَانَ مِنْ نَصْرِ بْنِ ضَبَّةَ اُمَّهُ　　وَ شِيْعَتُهَا مَنْدُوْحَةٌ وَ غَنَاءٌ

(ترجمہ) وہ نصر بن ضبہ کی ماں تھیں اور ان کے ساتھی بہادر اور موت سے بے پرواہ تھے۔

اَطَعْنَا بَنِيْ تَيْمِ ابْنِ مُرَّةَ شِقْوَةً　　وَ هَلْ تَيْمٌ اِلَّا اَعْبُدٌ وَ اِمَاءٌ

(ترجمہ) ہماری بدبختی یہ ہے کہ ہم نے تیم بن مرہ کی اولاد کی اطاعت کی اور تیمی سب کے سب غلام اور باندیاں ہیں۔

ہانی بن خطاب کے اشعار

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے مقدام الحارثی کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ ہم میں ایک شخص تھا جس کا نام ہانی بن خطاب تھا۔ اس نے حضرت عثمانؓ کی شہادت میں حصہ لیا تھا لیکن جنگ جمل میں یہ حاضر نہ تھا جب اس نے بنو ضبہ کا یہ رجز سنا ؎

نَحْنُ بَنُوْ ضَبَّةَ اَصْحَابُ الْجَمَلْ

تو اسے یہ رجز ناگوار گزرا۔ اس نے اس کے جواب میں یہ اشعار کہے ؎

اَبَتْ شُيُوْخُ مَذْحِجٍ وَ هَمْدَانَ　　اَنْ لَا يَرُدُّوْا نَعْثَلًا كَمَا كَانَ

(ترجمہ) مذحج و ہمدان کے شیوخ نے اس سے انکار کیا کہ وہ نعثل (عثمانؓ) کو ان کی پرانی حالت پر لوٹا دیں۔

خَلْقًا جَدِيْدًا بَعْدَ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

اور خدا کی تخلیق کے بعد نئی تخلیق سے بھی انھوں نے انکار کیا

ابوالجرباء کا رجز

سری نے شعیب، سیف اور صعب کے حوالے سے عطیہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ ابوالجرباء جنگ جمل کے دن یہ رجز پڑھ رہا تھا۔

اَسَامِعٌ اَنْتَ مُطِيْعٌ لِعَلِيٍّ　　مِنْ قَبْلِ اَنْ تَذُوْقَ حَدَّ الْمَشْرَفِيِّ

(ترجمہ) کیا تو علیؓ کا حکم ایسے ہی سن لے گا اور ایسے ہی اس کی اطاعت کرے گا۔ تلوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دھار کا مزہ چکھنے سے قبل یہ ہرگز نہ ہو سکے گا۔

وَخَاذِلٌ فِي الْحَقِّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ　　اَعْرِفُ قَوْمًا لَسْتُ فِيهِمْ بِعُنِيٍّ

(ترجمہ) کیا تو ازواج النبی کے حق کی اس طرح توہین کر سکتا ہے۔ میں اس قوم کو خوب جانتا ہوں۔ صد شکر ہے کہ میں اس قوم میں داخل نہیں۔

عدیؓ بن حاتم کا حشر

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ اس روز ام المومنینؓ بڑے بڑے بہادروں اور مضر کے سمجھدار لوگوں کے حلقے میں تھیں جو شخص بھی لگام تھامتا تھا وہی جھنڈا سنبھالتا تھا اور ام المومنینؓ کا ساتھ چھوڑنا کوئی سہل کام نہ تھا اور مہار صرف وہی شخص تھامتا تھا جو اونٹ کے ادھر ادھر جنگ کر رہا ہو اور لوگ اس کی وفاداری سے واقف ہوں ان میں سے جب کوئی شخص مہار تھامتا تو کہتا میں فلاں بن فلاں ہوں تاکہ ام المومنینؓ کو معلوم ہو جائے۔

خدا کی قسم علیؓ کے ساتھی اس پر پے در پے حملہ آور ہوتے لیکن یہ شخص بڑی کوششوں اور محنت کے بعد ہی قتل ہوتا۔ کیونکہ جو بھی علیؓ کا ساتھی آگے بڑھتا وہ قتل کر دیا جاتا یا اس کے ہاتھ پاؤں بے کار ہو جاتے اور وہ اس وقت تک پیچھے نہ لوٹتا جب تک وہ علیؓ کے لشکریوں کو پیچھے قلب تک نہ دھکیل دیتا۔

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح عدیؓ بن حاتم نے ایک مہار پکڑنے والے پر حملہ کیا اس نے عدیؓ کی آنکھ پھوڑ دی اور اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا اتنے میں اشتر آگے بڑھا عبدالرحمٰنؓ بن عتاب نے اس پر حملہ کیا حالانکہ عبدالرحمٰنؓ کا پاؤں کٹ چکا تھا اور زخموں سے چور تھے لیکن کچھ دیر مقابلے کے بعد دونوں کے ہتھیار بے کار ہو گئے اور دونوں ایک دوسرے سے گتھ گئے۔ عبدالرحمٰنؓ نے اشتر کو زمین پر پھینک دیا اور اس پر چڑھ بیٹھے وہ تکلیف سے چیخنے لگا۔

ابن الزبیرؓ کا اشتر سے مقابلہ

سری نے شعیب، سیف اور ہشام کے حوالے سے عروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جو شخص بھی آگے بڑھ کر مہار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکڑتا تھا تو وہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کو آگاہ کرنے کے لئے یہ کہتا تھا کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں جب عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے مہار پکڑی تو وہ خاموش رہے اور زبان سے کچھ نہ بولے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:۔ تو کون ہے جو کچھ بھی نہیں بولتا۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ:۔ میں آپ کا بھانجا ہوں

حضرت عائشہ:۔ ہائے رے اسماء رضی اللہ عنہا کا غم۔ اسماء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن تھیں۔

اسی دوران میں عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم اور اشتر اونٹ تک پہنچ گئے عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ بن حزام اشتر کے مقابلہ پر بڑھے ان دونوں میں دو دو ہاتھ ہوئے اور اشتر نے عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا اس کے بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے پر گئے اشتر نے ان کے سر پر وار کیا جس سے ان کے سر پر کافی گہرا زخم آیا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر وار کیا لیکن وہ اوچھا پڑا اس کے بعد دونوں ایک دوسرے سے لپٹ گئے کبھی عبداللہ رضی اللہ عنہ اشتر کو نیچے پھینک دیتے اور کبھی وہ انھیں جب یہ آپس میں گتھم گتھا ہو رہے تھے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے مجھے اور مالک کو قتل کر دو۔

مالک یعنی اشتر کا بیان ہے۔ میں یہ پسند نہ کرتا تھا کہ وہ میرا اشتر کہہ کر ذکر کریں خواہ مجھے اس کے بدلے سرخ اونٹ کیوں نہ ملیں اس لئے کہ وہ لوگوں میں اشتر ہی سے مشہور تھا۔ اگر عبداللہ رضی اللہ عنہ الزبیر اس کے نام کے بجائے اشتر کہہ کر اس کا ذکر کرتے تو وہ ضرور قتل کر دیا جاتا۔

محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ کا قتل

سری نے شعیب سیف اور مصعب کے حوالے سے عطیہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے جب آگے بڑھ کر اونٹ کی مہار تھامی تو عرض کیا اے ام المومنین رضی اللہ عنہا آپ مجھے کچھ حکم دیجئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حکم یہ ہے کہ اگر تو میدان چھوڑے تو تو آدم کے بہترین بیٹے کی مثل بن جا۔

راوی کا بیان ہے کہ جب تک محمد پہ کوئی حملہ آور نہ ہوتا تھا یہ اس پر حملہ نہ کرتے تھے اور جنگ کے وقت یہ کلمہ ان کی زبان پر تھا۔ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ

انھیں کئی آدمیوں نے گھیر کر قتل کر دیا ان میں سے ہر شخص اس کا مدعی تھا کہ میں محمد کا قاتل ہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے قتل کے مدعی یہ لوگ تھے۔ مکعبر الاسدی، مکعبر الضبی، معاویہ بن شداد العبسی اور عفان بن الاشقر النصری ان میں سے کسی نے ان کے جسم سے نیزہ پار کر دیا تھا۔ انھیں کے بارے میں ان قاتلین میں سے ایک شخص کہتا ہے۔

وَاَشْعَثَ قَوَّامٍ بِاٰیَاتِ رَبِّہٖ　قَلِیْلِ الْاَذٰی فِیْمَا تَرَی الْعَیْنُ مُسْلِمٖ

(ترجمہ) جس کے بال پراگندہ تھے۔ جو شخص نفلوں میں کھڑے ہو کر اپنے پروردگار کی آیات خوب تلاوت کیا کرتا۔ جو کبھی کسی کو تکلیف نہ پہنچاتا تھا جس جیسی ہستی کسی مسلمان کی آنکھ نے نہ دیکھی تھی۔

ھَتَکْتُ لَہٗ بِالرُّمْحِ جَیْبَ قَمِیْصِہٖ　فَخَرَّ صَرِیْعًا لِلْیَدَیْنِ وَلِلْفَمِ

(ترجمہ) میں نے نیزے سے اس کی قمیص کا گریبان چاک کر ڈالا اور وہ اوندھے منہ زمین پر گرا۔

یُذَکِّرُنِیْ حٰمٓ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ　فَھَلَّا تَلَا حٰمٓ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

(ترجمہ) وہ مجھے حٰم یاد دلا رہا تھا اور نیزہ اس کا سینہ پھاڑ رہا تھا کیوں نہ تو نے یہاں آنے سے پہلے حٰم پڑھی۔

عَلٰی غَیْرِ شَیْئٍ غَیْرَ اَنْ لَّیْسَ تَابِعًا　عَلِیًّا وَّمَنْ لَّا یَتْبَعِ الْحَقَّ یَنْدَمِ

(ترجمہ) کوئی خاص بات نہ تھی میں نے اسے صرف اس لئے قتل کیا کہ اس نے علی رضی اللہ عنہ کی اتباع نہ کی تھی اور جو شخص حق کی اتباع نہ کرے وہ نادم ہوتا ہے۔

قعقاع رضی اللہ عنہ کا حملہ سری نے شعیب سیف اور صعب کے حوالے سے عطیہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ قعقاع رضی اللہ عنہ بن عمرو نے اس روز اشتر سے کہا کہ ہم آپس کی لڑائی کو تم سے زیادہ جانتے ہیں بہتر یہ ہے کہ تم میدان سے لوٹ جاؤ اور اس وقت مہار زفر بن الحارث کے ہاتھ میں تھی اور یہ سب سے آخر میں مہار تھامنے آیا تھا اور خدا کی قسم بنو عامر کا کوئی بزرگ ایسا نہ تھا جو مہار تھامتے ہوئے ختم نہ ہو گیا ہو۔ اس روز جو لوگ قتل ہوئے ان میں اسحاق بن مسلم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دادا ربیعہ بھی تھے

زفر مہار تھامے ہوئے یہ رجز پڑھ رہا تھا ۔

یَا اُمَّنَا یَا عَیْشُ لَنْ تُرَاعِیْ　　کُلُّ بَنِیْکِ بَطَلٌ شُجَاعٌ

(ترجمہ) اے ہماری ماں۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ہرگز نہ گھبرائیے آپ کے تمام بیٹے خوفناک مرد میدان ہیں۔

لَیْسَ بِوَھَّامٍ وَلَا بِرَاعِیْ

(ترجمہ) نہ تو وہ وہم میں مبتلا ہونے والے ہیں نہ ڈرنے والے ہیں

قعقاع رضی اللہ عنہ اس کے جواب میں یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

اِذَا وَرَدْنَا آجِنًا جَهَرْنَاهُ　　وَلَا يُطَاقُ وِرْدُ مَا مَنَعْنَاهُ

(ترجمہ) جب ہم گناہ میں مبتلا ہو گئے ہیں تو اب ہم اسے برملا کریں گے اور جس چیز سے ہم منع کرتے تھے اب اسے ایسے ہی نہ چھوڑ دیا جائے گا۔

قعقاع رضی اللہ عنہ نے یہ شعر تمثیلاً پڑھا تھا۔

قعقاع رضی اللہ عنہ کی تدبیر

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ اس روز اونٹ کی حفاظت کے لئے سب سے آخر میں زفر بن الحارث نے جنگ کی قعقاع رضی اللہ عنہ اس کی طرف حملہ کے لئے بڑھے اور اس وقت حالت یہ ہو چکی تھی کہ بنو عامر کا تیس سال سے زیادہ عمر والا کوئی آدمی زندہ نہ بچا تھا اور یہ لوگ نہایت تیزی کے ساتھ موت کے منہ میں جا رہے تھے۔

قعقاع رضی اللہ عنہ نے بجیر بن دلجہ سے کہا اپنی قوم کو بچائے اور اونٹ فوراً ذبح کر دے ورنہ یہ سب ختم ہو جائیں گے اور ام المومنین رضی اللہ عنہا بھی ختم ہو جائیں گی اے آل ضبہ۔ اے عمرو بن دلجہ میرے پاس آ اور میری بات مان لے۔

عمرو بن دلجہ:۔ کیا میرے لئے اس وقت تک امان ہے جب تک میں یہ کام کر کے نہ لوٹوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قعقاعؓ: ہاں

عمرو بن دلجہ نے آگے بڑھ کر اونٹ کی پنڈلی کاٹ ڈالی اور اونٹ ایک بازو پر گر پڑا اور دھر دھری لینے لگا۔

قعقاعؓ نے ان لوگوں سے جو اونٹ کے قریب تھے کہا۔ تم لوگوں کے لئے امان ہے اس کے بعد زفر اور بقیہ بنو عامر نے اونٹ کو گھیر لیا اور زفر و قعقاعؓ نے ہودج اٹھا کر زمین پر رکھا اور لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا۔

حضرت علیؓ کی پشیمانی

سری نے شعیب، سیف اور صعب کے حوالے سے عطیہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب شام ہو گئی اور علیؓ آگے بڑھے اور اونٹ اور اس کے ارد گرد جو لوگ تھے انھیں گھیر لیا گیا اور بجیر بن دلجہ نے اونٹ کو ذبح کر دیا حضرت علیؓ نے ان لوگوں سے فرمایا تمھیں امان ہے لوگوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ روک لئے۔ جب جنگ ختم ہو گئی تو حضرت علیؓ نے بطور افسوس یہ اشعار پڑھے ؎

إِلَيْكَ أَشْكُو عُجَرِي وَبُجَرِي　　وَمَعْشَرًا أَغْشَوْا عَلَيَّ بَصَرِي

(ترجمہ) اپنے غموں اور کمزوری کی اے خدا تجھ سے فریاد ہے دراصل ایک جماعت نے میری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تھا۔

قَتَلْتُ مِنْهُمْ مُضَرًا بِمُضَرِي　　شَفَيْتُ نَفْسِي وَقَتَلْتُ مَعْشَرِي

(ترجمہ) میں نے ان کے مضریوں کو مضریوں کے ذریعہ قتل کیا اور اس طرح میں نے اپنے دل کی پیاس بجھائی لیکن اپنی قوم ہی کو قتل کر ڈالا۔

حضرت طلحہؓ کی تدفین

سری نے شعیب اور سیف اور اسماعیل بن ابی خالد کے حوالے سے حکیم بن جابر کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ طلحہؓ جنگ جمل کے روز کہہ رہے تھے "اے اللہ میری جان کا عثمانؓ کو بدلہ دید یجئے تاکہ وہ راضی ہو جائیں" ابھی وہ میدان میں کھڑے ہی تھے کہ ایک تیر آیا اور ان کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا۔ طلحہؓ اپنی جگہ ڈٹے رہے حتیٰ کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا موزہ خون سے بھر گیا۔ جب کھڑا ہونا دشوار ہو گیا تو اپنے غلام سے فرمایا مجھے اپنے پیچھے بٹھا لو اور مجھے ایسی جگہ لے چلو جہاں مجھے کوئی پہچاننے والا نہ ہو میں نے آج کی طرح کوئی بوڑھا ایسا نہیں دیکھا جس کا خون اس طرح ضائع ہوا ہو۔

غلام نے انھیں اپنے پیچھے سوار کیا اور انھیں لے کر بصرہ کے ایک ٹوٹے ہوئے مکان میں پہنچا اور اس مکان کے صحن میں طلحہؓ کو لٹا دیا۔ اسی مکان میں طلحہؓ کا انتقال ہوا اور بنو سعد کے علاقے میں دفن کئے گئے۔

زید بن صوحان کا قتل

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے بختری العبدی کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ جمل میں جو اہل کوفہ شریک تھے ان میں سے تہائی قبیلہ ربیعہ کے افراد تھے۔ حضرت علیؓ نے جو دستے معین فرمائے تھے تو مضر کو مضر کے مقابلہ پر ربیعہ کو ربیعہ اور یمن کو یمن کے مقابلے پر رکھا۔

بنو صوحان نے عرض کیا　اے امیر المومنینؓ ہمیں مضر کے مقابلے کی اجازت دیجئے۔ حضرت علیؓ نے اسے منظور کر لیا۔ کسی نے زید بن صوحان سے کہا تو نے آخر یہ بات کیوں پسند کی کہ تو مضر سے مقابلہ کرے اور اونٹ کی طرف حملہ آور ہو۔ کیا تجھے وہاں تیری موت کھینچے لئے جا رہی ہے تم ہماری طرف چلے آؤ۔

زید　:۔ میں تو خود موت کا متمنی ہوں۔ الغرض زید اسی وقت مارے گئے اور صعصعہ بھی مارا گیا۔

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے صعب بن عطیہ کا یہ بیان مجھے لکھ کر بھیجا کہ ہم میں سے ایک شخص کا نام حارث تھا۔ اس نے مضریوں سے کہا آخر تم کیوں ایک دوسرے کو قتل کرتے ہو۔ ہمیں تو یہ نظر آ رہا ہے کہ ہم موت کے منہ میں جا رہے ہیں اور پھر اس قتل کا آخر تم کیا بدلہ چکاؤ گے۔

کعب بن سور کے بارے میں حضرت علیؓ کی رائے

عبداللہ بن احمد نے۔ احمد۔ سلیمان۔ ابن المبارک اور جریر کے حوالے سے زبیر بن الخریث کا یہ بیان ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھ سے حرمین کے ایک شیخ ابو جبیر نامی نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ذکر کیا کہ میں کعب بن سور کے پاس سے گزرا اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اس نے مجھ سے کہا اے ابو جبیر خدا کی قسم میری مثال وہی ہے جو ایک کہنے والے نے کہی ہے

یَا بُنَیَّ لَا تَبُنْ وَ لَا تُقَاتِلْ

اے میرے بیٹے نہ تو تو پہل کر اور نہ جنگ کر

زبیر بن حریث کہتا ہے کہ اس کے قتل ہونے کے بعد حضرت علیؓ اس کی لاش کے پاس سے گزرے اور فرمایا خدا کی قسم جہاں تک میں جانتا ہوں تو حق پر قائم تھا۔ انصاف کی دعوت دیتا تھا اور ایسا اور ایسا تھا۔ الغرض حضرت علیؓ نے اسکی خوب تعریف کی۔

حضرت عائشہؓ جنگ کی طلبگار نہ تھیں

سری نے شعیب ابن صعصعہ، عمرو بن جاوان کے حوالے سے جریر بن اشرس کا یہ بیان مجھے تحریر کرکے بھیجا کہ اس روز شروع دن میں طلحہؓ اور زبیرؓ کی وجہ سے جنگ چلتی رہی اس کے بعد طلحہؓ و زبیرؓ کے لشکر کو شکست ہوگئی حضرت عائشہؓ صلح کی طلبگار تھیں لیکن لوگوں نے انھیں گھبراہٹ میں ڈال دیا مضر نے انھیں دیکھ کر گھیر لیا اور بھاگتے ہوئے لوگ پھر جنگ کے لئے بھڑ گئے بقیہ دن حضرت عائشہؓ اور علیؓ میں جنگ جاری رہی۔

کعب بن سور کا قتل

کعب بن سور نے حضرت عائشہؓ سے قرآن لیا اور دونوں لشکروں کے درمیان کھڑے ہو کر لوگوں کو اللہ کی قسم دی کہ وہ آپس میں خون نہ بہائیں اس کے بعد اپنی زرہ اتار کر پیچھے پھینک دی اور ڈھال توڑ دی۔ لیکن علیؓ کے ساتھیوں نے اس پر تیروں کی بوچھار کر دی اور اسے قتل کر دیا اور خود کچھ مہلت دیئے بغیر لشکر عائشہؓ پر حملہ کر دیا اور جنگ شروع ہوگئی اس طرح حضرت عائشہؓ کے سامنے سب سے پہلے کعب بن سور شہید ہوا۔

مسلم بن عبداللہ کا قتل

سری نے شعیب، سیف اور مخلد کے حوالے سے کثیر کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ ہم نے مسلم بن عبداللہ کو بنو اہین کو بلانے کے لئے روانہ کیا لیکن لشکر عائشہؓ نے اسے تیروں پر رکھ لیا جیسا کہ قلب علیؓ نے کعب کے ساتھ کیا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح دونوں لشکروں کے درمیان سب سے پہلے مسلم بن عبداللہ شہید ہوا۔ مسلم کی ماں نے اسکا مرثیہ کہا ہے

لَاهُمَّ إِنَّ مُسْلِماً أَتَاهُمْ　　مُسْتَسْلِماً لِلْمَوْتِ إِذْ دَعَاهُمْ

(ترجمہ) جب مسلم لشکر عائشہؓ کو صلح کی دعوت دینے آیا تھا تو دراصل وہ صلح کے لئے نہ آیا تھا بلکہ موت کے لئے آیا تھا۔

إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَخْشَاهُمْ　　فَرَمَّلُوهُ مِنْ دَمٍ إِذْ جَاهُمْ

(ترجمہ) وہ کتاب اللہ کی دعوت دینے آیا تھا اس لئے اسے ان سے کوئی خوف نہ تھا لیکن جب وہ ان کے پاس آیا تو انھوں نے اسے خاک وخون میں ملا دیا۔

وَأُمُّهُمْ قَائِمَةٌ تَرَاهُمْ　　يَأْتَمِرُونَ الْغَيَّ لَا تَنْهَاهُمْ

(ترجمہ) ان کی ماں انھیں کھڑی دیکھ رہی تھیں۔ لوگوں کو سرکشی کا حکم دے رہی تھیں اور برائی سے نہ روکتی تھیں۔

ابن یثربی کی جوانمردی

سری نے شعیب، سیف، صعب اور حکیم کے حوالے سے تحریک کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جنگ جمل کے دن جب تمام کے وقت کوفہ کے دونوں بازو شکست کھا گئے تو وہ سب قلب میں جمع ہو گئے۔

کعب بن سور سے قبل ابن یثربی بصرہ کے قاضی رہ چکے تھے وہ خود مع اپنے بھائیوں کے لشکر عائشہؓ میں شامل ہو گئے ان کے بھائیوں کا نام عبداللہ اور عمرو تھا۔ یہ ابن یثربی گھوڑے پر سوار تھے۔ لشکر میں شامل ہو کر حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے آگے حفاظت کے لئے کھڑے ہو گئے۔

حضرت علیؓ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کون ہے ایسا جواں مرد جو اونٹ پر حملہ کرے ان کے اس کہنے پر ہند بن عمرو المرادی اونٹ کی جانب بڑھا ابن یثربی نے اسے روکا دونوں میں تلواروں کے دو دو ہاتھ چلے اور ابن یثربی نے ہند کو زمین پر ڈھیر کر دیا۔ اس کے قتل کے بعد سیحان بن صوحان اس کے مقابلے پر آیا ابن یثربی اس کے مدمقابل ہوا ابھی دو دو ہاتھ نہ ہونے پائے تھے کہ ابن یثربی نے اسے بھی ختم کر دیا اس کے بعد صعصعہ مقابلے پر آیا ابن یثربی نے اسے بھی قتل کر دیا اس طرح انھوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جنگ کے دوران تین شخص قتل کئے۔ علیباء۔ ہند اور سیحان اور صعصعہ اور زید کو بھی ان کے پاس پہنچا دیا۔

عبداللہ بن الزبیرؓ کی غلطی

سری نے شعیب سیف اور عمرو بن محمد کے حوالے سے شعبی کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جنگ جمل میں زیادہ تر قریشیوں نے اونٹ کی مہار پکڑی اور یہ سب کے سب قتل ہوئے جب اشتر حملہ کے لئے آگے بڑھا تو عبداللہ بن الزبیرؓ مقابلے کے لئے آگے آئے پہلے دونوں میں دو دو وار ہوئے اشتر نے عبداللہ بن الزبیرؓ کے سر پر وار کیا عبداللہؓ نے اسے خالی دیا اور اسے چپٹ گئے اور اسے گھوڑے سے نیچے پھینکدیا دونوں گتھم گتھا ہونے لگے اسوقت عبداللہ بن الزبیرؓ پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ مجھے اور مالک دونوں کو قتل کردو لیکن لوگ اشتر کو مالک کے نام سے پہچانتے نہ تھے اگر وہ اشتر کہتے تو اس وقت عبداللہ بن الزبیرؓ کے دس ہزار حامی موجود تھے وہ ان سے بچ کر نہ جا سکتا تھا۔ اشتر عبداللہؓ کے ہاتھوں میں تڑپ رہا تھا وہ بڑی مشکل سے ان سے جان بچا کر بھاگا۔ اور علیؓ کے حامیوں میں سے جب کوئی شخص اونٹ پر حملہ کرتا اور پھر اتفاق سے وہ بچ جاتا تو پھر وہ اونٹ کا رخ نہ کرتا اس دن مروان اور عبداللہ بن الزبیرؓ زخمی ہو گئے تھے۔

ابن یثربی کے اشعار

عبداللہ بن احمد نے سلیمان، عبداللہ، جریر بن حازم، محمد بن ابی یعقوب اور ابن عون کے حوالے سے ابو رجاء کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اس روز عمرو بن یثربی الضبی جو عمیرۃ القاضی کا بھائی تھا یہ رجز پڑھ رہا تھا ؎

نَحْنُ بَنُو ضَبَّةَ اَصْحَابُ الْجَمَلْ　　نَنْزِلُ بِالْمَوْتِ اِذَا الْمَوْتُ نَزَلْ

(ترجمہ) ہم بنو ضبہ ہیں اور اونٹوں والے ہیں، جب موت نازل ہوتی ہے تو ہم موت کے منہ میں کود پڑتے ہیں۔

ابن عون نے آگے یہ اشعار نقل کئے ہیں۔

اَلْقَتْلُ اَحْلٰی عِنْدَنَا مِنَ الْعَسَلْ　　نَنْعٰی ابْنَ عَفَّانَ بِاَطْرَافِ الْاَسَلْ

(ترجمہ) ہمارے نزدیک قتل شہد سے بھی زیادہ میٹھی شے ہے۔ ہم عثمانؓ بن عفان کا نیزوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی لوگوں سے بدلہ لینے آئے ہیں۔

رُدُّوا علینا شیخنا ثُمَّ بَجَل

ہمارے شیخ کو ہمیں واپس کر دو پھر تمہارے لئے راستہ کھلا ہے

ابن یثربی کا قتل

سری نے شعیب، سیف کے حوالے سے داؤد بن ابی ہند کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ابن یثربی اس روز یہ رجز پڑھ رہا تھا۔

اَنَا لِمَنْ اَنْکَرَنِی ابْنُ یَثْرِبِیْ　　قَاتِلُ عِلْبَاءَ وَھِنْدِ الْجَمَلِیْ

(ترجمہ) اس کا کون انکار کر سکتا ہے کہ میں ابن یثربی ہوں اور علباء اور ہند الجملی

وَابْنٍ لِصُوحَانَ عَلٰی دِیْنِ عَلِیّ

اور صوحان کے بیٹے کا قاتل ہوں جو دین علیؓ پر قائم تھا

اس کے بعد ابن یثربی نے اپنے مقابلے کے لیے لوگوں کو للکارا ایک آدمی اس کے مقابلے پر آیا اس نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد پھر دوسرا مقابل طلب کیا ایک اور شخص مقابلے پر آیا ابن یثربی نے اسے بھی قتل کر دیا۔

آخر میں عمارؓ بن یاسرؓ اس کے مقابلے کے لئے نکلے عمرو بن یثربی کے مقابلے پر جتنے بھی آدمی گئے تھے ان میں یہ سب سے زیادہ کمزور تھے۔ جب یہ میدان میں نکلے تو لوگوں نے انا للہ پڑھی اور میں اپنے دل میں یہ کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم یہ بھی اوروں کے پاس پہنچ جائیں گے۔ عمارؓ کوتاہ قد تھے ان کی ٹانگیں پتلی پتلی تھیں بغل میں تلوار لٹکائے ہوئے تھے ابن یثربی ان کے مقابلے پر آیا اور ان کو تلوار مارنے لگا انھوں نے ڈھال بڑھائی۔ عمارؓ نے بھی وار کیا لیکن ابھی ابن یثربی ان کے وار کا جواب دینے نہ پایا تھا کہ علیؓ کے ساتھیوں نے اس پر پتھروں کی بارش کر دی اور پتھر مار مار کر اسے نیچے گرا دیا۔

عمیر بن ابی الحارث کا جواب

سری نے شعیب سیف اور حماد البرجمی کے حوالے سے خارجۃ بن الصلت کا یہ بیان مجھے تحریر کر کے بھیجا کہ جب جمل کے روز ایک ضبی نے یہ اشعار پڑھے ؎

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَحْنُ بَنُوْ ضَبَّةَ اَصْحَابُ الْجَمَلْ　　نَنْعِي ابْنَ عَفَّانَ بِاَطْرَافِ الْاَسَلْ

(ترجمہ) ہم بنو ضبہ ہیں۔ اونٹوں والے ہیں۔ ہم نیزوں کی نوکوں سے ابن عفان کا بدلہ لینے آئے ہیں۔

رُدُّوْا عَلَيْنَا شَيْخَنَا ثُمَّ بَجَلْ

(ترجمہ) ہمارے شیخ کو ہمیں واپس کردو پھر تمہارے لئے راستہ کھلا ہے

عمیر بن ابی حارث نے اس کے جواب میں یہ شعر کہا ہے

كَيْفَ نَرُدُّ شَيْخَكُمْ وَقَدْ قَحَلْ　　نَحْنُ ضَرَبْنَا صَدْرَهٗ حَتّٰى انْجَفَلْ

(ترجمہ) ہم تمہارے شیخ کو کیسے واپس کردیں وہ تو ختم بھی ہو چکا ہے۔ ہم نے اس کے سینے پر ایسا وار کیا کہ آنتیں تک باہر نکل آئیں۔

حارث بن قیس کے اشعار

سری نے شعیب سیف اور صعب کے حوالے سے حکیم کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جنگ جمل میں بنو ضبہ کے ایک آدمی نے جس کا نام عمرو بن دلجہ یا بجیر بن دلجہ تھا اونٹ کو ذبح کیا اس کے بارے میں حارث بن قیس کے یہ اشعار ہیں۔ یہ حارث حضرت عائشہ کے ساتھیوں میں سے تھا۔

نَحْنُ ضَرَبْنَا سَاقَهٗ فَانْجَدَلَا　　مِنْ ضَرْبَةٍ بِالنَّفْرِ كَانَتْ فَيْصَلَا

(ترجمہ) ہم نے اس کی پنڈلی پر وار کیا جس سے اونٹنی گر پڑی اور ہمارا یہ وار فیصلہ کن ثابت ہوا۔

لَوْ لَمْ تَكُوْنَ لِلرَّسُوْلِ ثَقَلَا　　وَحُرْمَةً لَا قَتَسَمْنَا عَجَلَا

(ترجمہ) اگر ہمیں رسول ﷺ کی زوجہ اور عزت کا خیال نہ ہوتا تو ہم بہت جلد ہی فیصلہ کر لیتے۔

شدید جنگ

سری نے شعیب، سیف، محمد بن نویرہ کے حوالے سے ابو عثمان کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ قعقاع ؓ کا بیان ہے کہ جیسی جنگ جمل کے روز دونوں لشکروں کے قلب نے جنگ کی ہے ایسی جنگ میں نے کبھی نہ دیکھی تھی کہ ہم لوگ اپنے پہلوؤں پر ٹیک لگا کر نیزوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ان کی مدافعت کر رہے تھے اور لشکر عائشہؓ کا بھی یہی عالم تھا حتیٰ کہ اگر آدمی لاشوں پر چلنا چاہتے تو چل سکتے تھے۔

عیسی بن عبدالرحمٰن المروزی نے حسن بن الحسین العرنی یحییٰ بن لیلی الاسلمی، سلیمان بن قرم اور اعمش کے حوالے سے عبداللہ بن سنان الکاہلی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جمل کے روز پہلے ہم نے تیروں سے جنگ کی جب وہ ختم ہو گئے تو نیزے سنبھال لئے حتیٰ کہ نیزے بھی ہمارے اور ان کے سینوں سے پار ہوتے ہوتے کند ہو گئے اور ان کا یہ عالم ہو گیا کہ اگر ان پر گھوڑے چلنا چاہتے تو چل سکتے تھے حضرت علیؓ نے اس وقت للکار کر کہا اے مہاجرین کی اولاد تلواریں سنبھالو۔

شیخ کا بیان ہے کہ جب بھی میں ولید کے گھر جاتا تو اس جنگ کا ضرور ذکر کرتا۔

جنگ جمل کا چرچا

عبدالاعلی بن واصل نے ابو نعیم اور قطر کے حوالے سے ابو بشیر کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میں جنگ جمل میں اپنے مالک کے ساتھ شریک تھا اس وقت جب بھی میں ولید کے مکان کے سامنے سے گزرتا تو وہاں سے لوہاروں کے لوہا کوٹنے کی آوازیں آتیں اور وہ آپس میں اس جنگ کا چرچا کرتے ہوتے۔

حضرت عائشہؓ کے اونٹ پر تیروں کی بوچھاڑ

عیسیٰ بن عبدالرحمٰن المروزی نے حسن بن حسین، یحییٰ بن یعلی اور عبدالملک بن مسلم نے عیسیٰ بن حطان کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ پہلے تو لوگ آپس میں گتھ گئے۔ جب ہم میدان سے لوٹے تو حضرت عائشہؓ ایک سرخ اونٹ پر سوار تھیں اس اونٹ پر سرخ ہودج رکھا ہوا تھا جو تیروں کی بوچھاڑ سے تیروں کا ایک تھیلا معلوم ہو رہا تھا۔

عبداللہ بن احمد نے، احمد، سلیمان، عبداللہ اور ابن عون کے حوالے سے ابو رجاء کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ ہم لوگ آپس میں جنگ جمل کا ذکر کر رہے تھے تو میں نے کہا میں اس وقت بھی گویا یہ دیکھ رہا ہوں کہ حضرت عائشہؓ کا ہودج تیروں کی بوچھاڑ سے ایسا محسوس ہو رہا ہے گویا وہ تیروں کا ایک تھیلا ہے۔ ابن عون کہتا ہے کہ میں نے ابو رجاء سے سوال کیا کہ کیا حضرت عائشہؓ نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روز خود بھی لڑائی میں حصہ لیا تھا ابو رجاء نے جواب دیا مجھے تو صرف یہ معلوم ہے کہ ان پر تیروں کی بوچھاڑ کی گئی تھی۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے کیا کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جنگ کے بعد بصرہ میں قیام

سری نے شعیب سیف اور محمد بن راشد السلمی کے حوالے سے میسرہ ابو جمیلہ کا یہ بیان مجھے تحریر کر کے بھیجا کہ محمد بن ابی بکر اور عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر اونٹ کے ذبح ہونے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور ان کے ہودج کے بندھن کاٹے اور ان کا ہودج اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بصرہ لے جاؤ یہ دونوں انھیں بصرہ لے گئے اور عبداللہ بن خلف الخزاعی کے مکان میں انھیں ٹھہرایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عمار رضی اللہ عنہ کی گفتگو

سری نے شعیب اور سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر بھیجا کہ جنگ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو حکم دیا کہ مقتولین کے درمیان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہودج اٹھا لیا جائے قعقاع اور زفر بن الحارث نے پہلے ہی ہودج اونٹ پر سے اتار کر اونٹ کے ایک طرف رکھ دیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس حکم کے بعد محمد بن ابی بکر ایک جماعت کے ساتھ ہودج کے قریب پہنچا اور ہودج کے اندر اپنا ہاتھ ڈالا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:۔ یہ کون ہے؟

محمد :۔ آپ کا نیک بھائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:۔ نہیں بلکہ نافرمان بھائی۔

عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے کہا اے میری ماں آج آپ نے اپنے بیٹوں کی جنگ کیسی پائی؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:۔ تو کون ہے؟

عمار رضی اللہ عنہ :۔ آپ کا نیک بیٹا عمار رضی اللہ عنہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:۔ میں تیری ماں نہیں ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمارؓ :۔ کیوں نہیں خواہ آپ برا کیوں نہ مانیں۔

حضرت عائشہؓ :۔ اگر تم کامیاب ہو گئے تو اس پر فخر کر رہے ہو۔ حالانکہ جیسا تم نے دوسروں کو نقصان پہنچایا ہے ویسا ہی تمہیں بھی پہنچا ہے۔ افسوس۔ خدا کی قسم جن کی عادات اس قسم کی ہوتی ہیں وہ تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

اس گفتگو کے بعد لوگوں نے ہودج اٹھا کر ایسی جگہ رکھ دیا جہاں قریب میں کوئی آدمی نہ تھا۔ حضرت عائشہؓ کا ہودج ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ایک پرندہ ہے جس کے پر نکل آئے ہوں۔

اعین بن ضبیعہ کی بدتمیزی

جب ہودج علیحدہ رکھ دیا گیا تو اعین بن ضبیعۃ المجاشعی خاموشی کے ساتھ ہودج کے قریب پہنچا اور ہودج کے اندر جھانکا۔

حضرت عائشہؓ :۔ کون ہے۔ اللہ تجھ پر لعنت کرے۔

اعین نے چلا کر کہا خدا کی قسم آج میں نے حمیرا کو دیکھ لیا ہے۔

حضرت عائشہؓ :۔ اللہ تعالیٰ تیرا پردہ چاک کرے تیرے ہاتھ کاٹے اور تجھے ننگا کرے۔

اس واقعہ کے کچھ روز بعد اعین کو بصرہ میں قتل کر دیا گیا اور اسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا اس کے ہاتھ بھی کاٹے گئے اور بنو ازد کے ایک ٹوٹے ہوئے مکان میں لوگوں نے اسے ننگا کر کے اس پر تیر اندازی کی۔

آخر میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حضرت علیؓ حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے میری ماں اللہ ہماری اور آپ کی مغفرت فرمائے۔

حضرت عائشہؓ :۔ ہاں اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حضرت علیؓ کی حاضری

سری نے شعیب، سیف، صعب اور حکیم کے حوالے سے شریک کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب محمد بن ابی بکر اور عمارؓ نے ہودج کی رسیاں کاٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اور اسے اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا تو محمد نے ہودج کے اندر اپنا ہاتھ ڈالا اور کہا آپ کا بھائی محمد ہے۔

حضرت عائشہؓ :۔ یعنی قابل مذمت بھائی۔

محمد :۔ اے میری بہن آپ کو کوئی زخم تو نہیں پہنچا۔

حضرت عائشہؓ :۔ تمھیں میرے زخم سے کیا واسطہ۔

محمد :۔ پھر تو میں بالکل ہی گمراہ ہو جاؤں گا۔

حضرت عائشہؓ :۔ نہیں بلکہ ہدایت یافتہ۔

اس کے بعد حضرت علیؓ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا اے میری ماں آپ کا کیا حال ہے۔

حضرت عائشہؓ :۔ الحمد للہ بخیریت ہوں۔

حضرت علیؓ :۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔

حضرت عائشہؓ :۔ خدا تمھاری بھی مغفرت کرے۔

حضرت عائشہؓ کا عبداللہ بن خلف کے گھر میں قیام

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب جنگ جمل کے بعد محمد حضرت عائشہؓ کو لے کر چلا۔ اس وقت رات کا آخری حصہ تھا وہ انھیں لے کر بصرہ میں داخل ہوا اور عبداللہ بن خلف الخزاعی کے مکان میں صفیہ بنت الحارث بن طلحۃ بن ابی طلحۃ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار کے پاس ٹھہرا دیا یہ صفیہ ام طلحۃ الطلحات بن عبداللہ بن خلف کی ماں تھیں۔ یہ واقعہ بقول واقدی ۱۵ جمادی الآخر ۳۶ھ کو پیش آیا۔

نماز کی حالت میں حضرت زبیرؓ کی شہادت

سری نے شعیب سیف اور ولید بن عبداللہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب جنگ جمل میں لوگ زبیرؓ اور طلحہؓ کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے تو حضرت زبیرؓ بھی جنگ چھوڑ کر احنف کی لشکر گاہ کی طرف چلے جب احنف نے انھیں دیکھا اور انھوں نے واقعہ بیان کیا تو احنف بولا خدا کی قسم یہ شکست ممکن نہیں اور لوگوں سے بولا کہ میدان جنگ کی خبر کون لے کر آئے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن جرموز نے کہا کہ میں لے کر آتا ہوں۔ اس نے حضرت زبیرؓ کا پیچھا کیا جب وہ قریب آ گیا تو حضرت زبیرؓ کی اس پر نظر پڑی۔ حضرت زبیرؓ کی طبیعت میں غصہ بے پناہ تھا۔ اس لئے غصہ سے بولے تم میرے پیچھے پیچھے کیوں آ رہے ہو۔

ابن جرموز:۔ آپ سے حال دریافت کرنے۔

حضرت زبیرؓ کے ساتھ ان کا ایک غلام عطیہ نامی تھا جو ان کی خدمت کے لئے ساتھ رہتا۔ اس نے عرض کیا کہ آپ ایک راہ چلتے ہوئے انسان کی طرف بیکار توجہ نہ کیجئے۔ نماز کا وقت ہو چکا ہے۔

ابن جرموز:۔ ہاں نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

حضرت زبیرؓ نماز کے لئے سواری سے اترے اور آگے بڑھ کر نماز پڑھانی شروع کی پیچھے سے ابن جرموز نے نماز کی حالت میں زبیرؓ کے اس جگہ سے نیزہ مارا جہاں سے زرہ پھٹی ہوئی تھی اور انھیں شہید کر کے ان کا گھوڑا ان کی زرہ اور انکی انگوٹھی اتار لی اور غلام کو چھوڑ دیا اور حضرت زبیرؓ کو وادی السباع میں دفن کرنے کے بعد اپنی قوم کے پاس واپس آیا اور حضرت زبیرؓ کے قتل کا واقعہ سنایا۔

ان کی شہادت کا حال سن کر احنف نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ تو نے یہ کام اچھا کیا ہے یا برا۔ پھر وہ ابن جرموز کو اپنے ساتھ لے کر حضرت علیؓ کی خدمت میں پہنچا اور ان سے تمام حال بیان کیا حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ کی تلوار منگوائی۔ جب تلوار آ گئی تو اسے دیکھ کر فرمایا یہ وہی تلوار ہے جس کے ذریعہ زبیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بہت سی تکالیف دور کیں۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے یہ تلوار حضرت عائشہؓ کے پاس بھیج دی پھر حضرت علیؓ نے احنف سے فرمایا تو نے بہت برا کام کیا۔

احنف:۔ میں نے تو یہ کام اچھا ہی سمجھ کر کیا تھا اور یہ جو کچھ بھی ہوا ہے آپ ہی کے حکم سے ہوا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ نرمی اختیار کریں کیونکہ آپ کے قدم اس راہ پر چل رہے ہیں جس راہ سے منزل تک پہنچنا بہت دشوار ہے آپ کو کل گزشتہ اتنی ضرورت نہ تھی جتنی کہ آئندہ آپ کو میری ضرورت پیش آئے گی۔ آپ میرا احسان نہ بھولئے اور میری دوستی کو اپنی ہی آئندہ بہتری کے لئے بنا ہے کی کوشش کیجئے اور آپ آئندہ مجھ سے اس قسم کا کوئی تذکرہ نہ کریں تو میں آپ کا خیر خواہ رہوں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست خوردہ لوگوں کا حشر

سری نے شعیب اور سیف کے حوالہ سے محمد طلحہ کا یہ بیان سری کے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ حضرت زبیرؓ تو شروع دن ہی میں سوار ہو کر مدینہ کی طرف چلے گئے تھے لیکن راہ میں انھیں ابن جرموز نے شہید کر دیا۔

محمد و طلحہ کا بیان ہے کہ حکم کے دونوں بیٹے عبدالرحمٰن اور یحییٰ اور عتبہ بن ابی سفیان ہزیمت کے بعد بصرہ سے بھاگ کر نکلے اور مختلف شہروں میں چھپتے پھرتے تھے آخر کار یہ تینوں عصمۃ بن ابیر التیمی کے پاس پہنچے اور اس سے دریافت کیا تم کون ہو۔

عصمہ :۔ میں عصمۃ بن ابیر التیمی ہوں۔ کیا تمھیں پناہ کی ضرورت ہے ؟

مفرورین :۔ ہاں۔

عصمہ :۔ پھر تم ایک سال تک میری امان میں رہ سکتے ہو۔ وہ انھیں اپنے ساتھ لے گیا اور انھیں اپنی حفاظت میں رکھا اور ان کی حفاظت کے لئے آدمی متعین کر دیئے۔ جب ایک سال گزر گیا تو عصمہ نے ان سے کہا جس شہر میں تم جانا چاہو میں تمھیں وہاں پہنچا دوں گا۔ انھوں نے شام کا نام لیا وہ انھیں تیم الرباب کے چار سو سواروں کی حفاظت میں لے کر چلا۔ جب قبیلہ کلب کے شہروں میں دومۃ الجندل کی حدود پر پہنچا تو ان لوگوں نے اس سے کہا۔ اب تم جا سکتے ہو واقعتاً تم نے اپنی ذمہ داری کو خوب نبا ہا ہے اسی عصمہ کے بارے میں شاعر کہتا ہے ؎

وَفٰی ابْنُ اُبَیْرٍ وَالرِّمَاحُ شَوَارِعٌ　　بِآلِ اَبِی الْعَاصِ وَفَاءً مُّصَدَّ کَّرًا

(ترجمہ) ابن ابیر نے ابو العاص کی اولاد کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا حالانکہ نیزے چاروں طرف تنے ہوئے تھے۔

ابن عامر کا واقعہ

ابن عامر بھی زخمی تھا وہ بھی بصرہ سے بھاگا راہ میں بنو حرقوص کا ایک شخص مری نامی اسے ملا اس نے اس سے امان کی درخواست کی اس نے اسے امان دی اور کچھ روز اپنے پاس رکھا اس کے بعد مری نے اس سے کہا۔ تم کون سے شہر جانا چاہتے ہو۔

ابن عامر :۔ دمشق۔

مری بنو حرقوص کے کچھ سواروں کے ساتھ اسے لے کر دمشق چلا اور دمشق تک اس کا ساتھ دیا حارثہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن بدر کا بیان ہے کہ میری جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھا اور اس جنگ میں اس کا ایک بیٹا اور ایک بھائی قتل ہوئے۔

اَتَانِیْ مِنَ الْاَنْبَاءِ اَنَّ ابْنَ عَامِرٍ　　اَنَاخَ وَاَلْقٰی فِیْ دِمَشْقَ الْمَرَاسِیَا

(ترجمہ میرے پاس یہ خبر آئی کہ ابن عامر یہاں سے کوچ کر کے دمشق گیا۔

مروان کی جائے پناہ

مروان بن الحکم شکست کے بعد بنو عنزہ ایک مکان پر پہنچا اور مکان کے مکینوں سے کہا کہ تم مالک بن مسمع کے پاس جاؤ اور اسے جا کر بتا دو کہ مروان آیا ہے۔ یہ لوگ مالک کے پاس گئے اور اسے مطلع کیا۔ مالک نے اپنے بھائی مقاتل سے سوال کیا کہ اس شخص نے خود کو ہم پر ظاہر کر دیا ہے اور اپنا پتہ بتا دیا ہے اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ مقاتل نے آپ اپنے بھتیجے کو بھیج دیجئے کہ وہ اسے اپنی امان میں لے لے پھر ایک آدمی امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب کے پاس بھیجئے کہ وہ امیر المومنینؓ سے مروان کے لئے امان طلب کرے اگر وہ امان دیدیں تو ہمارا منشا بھی یہی ہے اور اگر وہ امان نہ دیں تو اسے یہاں سے نکال دینا چاہئے لیکن اس طرح کہ اسے اپنی تلواروں کی حفاظت میں لے کر کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیا جائے اور اس دوران میں اگر کوئی اس پر حملہ آور ہو تو ہم اپنی تلواروں سے اس کی حفاظت کریں اس صورت میں اگر ہم محفوظ رہے اور ہمیں کسی مقابلے کی ضرورت پیش نہ آئی تو فبہا۔ اور اگر ہم اس کی حفاظت میں مارے جائیں گے تو عزت و شرافت کی موت مریں گے۔

مالک نے اپنے رشتہ داروں سے بھی مشورہ کیا تھا لیکن اوروں کے مشورے کو اس نے قبول نہ کیا اور مقاتل کی رائے کو پسند کرتے ہوئے مروان کے پاس ایک آدمی روانہ کیا کہ اسے میرے گھر میں لا کر ٹھہرا دو۔ مالک نے اس کا پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ اگر مروان کی حفاظت میں کوئی سد راہ ہوا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا اس نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا۔ امان کی خاطر جان دینا ہی وفاداری ہے۔ بنو مروان نے آگے چل کر اس قبیلہ کی وفاداری کا نہایت عمدہ صلہ دیا اور انھیں بہت سے فوائد پہنچائے اور انھیں بڑے بڑے رتبوں پر فائز کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن الزبیرؓ اور محمد بن ابی بکرؓ

حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ نے وزیر نامی ایک ازدی شخص کے مکان میں پناہ لی اور اس سے کہا کہ ام المومنینؓ کے پاس جاؤ اور انھیں میری جائے پناہ بتا دو اور یہ بھی کہہ دو کہ محمد بن ابی بکر کو اس کی اطلاع نہ ہونے پائے۔ وہ شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا اور ان سے تمام واقعہ عرض کیا۔

ام المومنینؓ:۔ جاؤ محمد کو میرے پاس بلا لاؤ۔

وزیر:۔ عبداللہ بن الزبیرؓ نے مجھے اس سے منع کیا ہے کہ محمد کو اس کی اطلاع نہ ہونے پائے۔

حضرت عائشہؓ نے ایک دوسرا شخص بھیج کر محمد کو طلب کیا۔ جب محمد آیا تو اس سے فرمایا اس شخص کے ساتھ جاؤ اور میرے بھانجے کو میرے پاس لے آؤ۔ محمد بن ابی بکر اس ازدی کے ساتھ گیا اور عبداللہ بن الزبیرؓ کے پاس پہنچا اور ان سے کہا خدا کی قسم میں تیرے پاس مجبور ہو کر آیا ہوں اور ام المومنینؓ نے مجھے اس پر مجبور کیا۔

الغرض عبداللہؓ اور محمد دونوں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں روانہ ہوئے اور تمام راستے دونوں ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے رہے اور وجہ یہ پیش آئی کہ محمد نے حضرت عثمانؓ کو برا کہا اس پر عبداللہؓ نے محمد کو برا بھلا کہا حتی کہ یہ دونوں حضرت عائشہؓ کے پاس عبداللہ بن خلف کے مکان میں پہنچ گئے عبداللہ بن خلف جنگ جمل سے قبل حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھے اور عبداللہ کے بھائی عثمانؓ علیؓ کی حمایت میں لڑتے ہوئے قتل ہوئے۔ حضرت عائشہؓ نے زخمیوں کی تلاش کے لئے کچھ آدمی روانہ کئے جتنے بھی زخمی تھے سب کو اس مکان میں بلا لیا اور اپنی پناہ میں لے لیا۔ مروان کو اپنی پناہ میں لینے کا اعلان فرمایا۔

حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کا افسوس

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جنگ کے بعد حضرت عائشہؓ کے لئے پردہ کر دیا گیا۔ جب حضرت عائشہؓ پردے میں بیٹھ گئیں تو سب سے پہلے قعقاعؓ بن عمرو ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام المومنینؓ کو سلام کیا۔ ام المومنینؓ نے فرمایا کہ میں نے کل دو شخصوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھا تھا جو تلواریں لئے ہوئے میرے سامنے حملہ آور ہوئے تھے اور فلاں فلاں رجز پڑھ رہے تھے کیا تم انھیں پہچانتے ہو؟

قعقاعؓ :۔ جی ہاں وہ شخص جو یہ کہہ رہا تھا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ بہت نامہربان ماں ہیں، خدا کی قسم اس شخص نے جھوٹ بولا۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ بہت ہی نیک ماں ہیں لیکن کوئی آپ کی اطاعت نہیں کرتا۔

حضرت عائشہؓ :۔ کاش میں آج سے بیس سال قبل مرگئی ہوتی۔

قعقاعؓ حضرت عائشہؓ کے پاس سے نکل کر حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اور انھیں بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے یہ سوال کیا تھا۔

حضرت علیؓ :۔ آخر وہ دو شخص کون تھے؟

قعقاعؓ :۔ اس میں سے ایک تو ابو ہالہ تھا جو آپ کا ساتھی ہے۔

حضرت علیؓ :۔ کاش میں اس واقعہ سے بیس سال قبل مرگیا ہوتا۔ الغرض حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ دونوں نے ایک ہی بات کہی۔

جنگ جمل کے مقتولین جنتی ہیں

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس تحریر کرکے بھیجا کہ رات کی تاریکی میں جو زخمی چل سکتے تھے اٹھ اٹھ کر بصرہ پہنچ گئے۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں سے معلوم کیا کہ ان کے ساتھ اور علیؓ کے ساتھ کل کتنے آدمی تھے اور ان میں سے کتنے قتل ہوئے اور کتنے بچے تاکہ انھیں یہ معلوم ہو جائے کہ کتنے آدمی لاپتہ ہیں۔

جب وہ عبداللہ بن خلف کے مکان میں تھیں تو لوگوں نے انھیں گھیر لیا۔ جب ان سے کسی کی موت کا ذکر کیا جاتا تو وہ فرماتیں اللہ ان پر رحم کرے ان کے کسی ساتھی نے سوال کیا کہ ایسے لوگوں پر اللہ کیسے رحم فرمائے گا۔

حضرت عائشہؓ :۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ فلاں جنت میں جائے گا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں جنت میں جائے گا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ جس شخص کا دل ان لوگوں کی طرف سے صاف ہوگا اللہ تعالےٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

گناہوں کی مغفرت

سری نے شعیب، سیف، عطیہ اور ابوایوب کے حوالے سے حضرت علیؓ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنی آیات نازل ہوئیں ان تمام آیات سے زیادہ آپ اللہ تعالےٰ کے اس حکم کے نازل ہونے پر خوش ہوئے۔

وَمَآ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ۔

اور تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے۔ وہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور بہت سی چیزیں تو اللہ تعالےٰ معاف کر دیتا ہے۔

اس آیت کے نازل ہونے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جان پر دنیا میں جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اس کے گناہوں کی بدولت آتی ہے اور ان میں سے بہت سے گناہ تو اللہ تعالےٰ معاف فرما دیتا ہے اور دنیا میں اسے جو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لئے کفارہ اور مغفرت کا سبب ہوتی ہے جبکہ قیامت کے روز کوئی سزا نہ ملے گی اور جو کچھ اللہ عز وجل نے دنیا میں معاف فرما دیا ہے وہ معاف ہو چکا کیونکہ اللہ تعالےٰ کسی شے کو معاف کرنے کے بعد اس پر سزا نہیں دیتا۔

مقتولین کی تدفین

سری نے شعیب اور سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر بھیجا کہ حضرت علیؓ تین روز تک لشکر گاہ میں مقیم رہے اور بصرہ میں قیام نہیں کیا کیونکہ لوگ اپنے مقتولین کو تلاش کرکے دفن کر رہے تھے حضرت علیؓ نے بھی تمام مقتولین کا چکر لگایا جب کعب بن سور کی لاش پر سے ان کا گزر ہوا تو اپنی جماعت سے مخاطب ہو کر فرمایا تم لوگ یہ کہتے تھے کہ ان کے ساتھ بے وقوف لوگ آئے ہیں حالانکہ یہ تو ایک عالم کی لاش ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت علیؓ حضرت عبدالرحمنؓ بن عتاب کی لاش پر سے گزرے تو فرمایا یہ تو قریش کے سردار ہیں لوگ ان پر جان دیتے تھے اور سب ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے متحد تھے۔

حضرت علی جس لاش پر سے بھی گزرتے اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور فرماتے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا جو لوگ یہ کہتے تھے کہ عائشہؓ کے ساتھ صرف فتنہ گر لوگ ہیں وہ غلط کہتے ہیں یہ مرنے والا شخص تو انتہائی عابد اور مجتہد آدمی تھا۔ اس کے بعد اس کے بعد علیؓ نے تمام مقتولین کوفہ اور مقتولین بصرہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور دونوں طرف کے قریشی لوگوں کی بھی یہ قریشی مدینہ اور مکہ کے رہنے والے تھے اور اطراف میں ایک بڑی قبر میں سب کو دفن کر دیا گیا۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ میدان میں جتنی چیزیں ملیں سب جمع کر کے لے آؤ جب سب چیزیں جمع ہو گئیں تو مسجد بصرہ میں بھیج کر اعلان کرایا کہ ہر شخص اپنی چیز پہچان کر لے لے لیکن ہتھیار خزانہ میں داخل کئے جائیں گے اور جس چیز کا کوئی پہچاننے والا موجود نہ ہو تو وہ تم لے سکتے ہو کیونکہ وہ اللہ عزوجل نے تمہیں عطا کیا ہے۔ ایک مسلمان کے لئے دوسرے مرنے والے مسلمان کا مال حلال نہیں اور یہ ہتھیار چونکہ ان کے ہاتھوں میں تھے اس لئے حکومت کے دیئے بغیر ملکیت میں نہیں آسکتے۔

مقتولین کی تعداد

سری نے شعیب اور سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جنگ جمل میں اونٹ کے ارد گرد لڑتے ہوئے دس ہزار آدمی مارے گئے۔ ان میں سے آدھے حضرت عائشہؓ کے ساتھی تھے اور آدھے حضرت علیؓ کے قبیلہ ازد کے دو ہزار، یمن کے پانچ سو، مضر کے دو ہزار، بنو قیس کے پانچ سو، بنو تیم کے پانچ سو، بنو ضبہ کے ایک ہزار اور بنو بکر بن وائل کے پانچ سو آدمی مارے گئے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی جنگ میں بصرہ کے پانچ ہزار آدمی مارے گئے اور اس کے بعد دوسری جنگ میں پانچ ہزار آدمی مارے گئے اسطرح بصرہ کے مقتولین کی تعداد دس ہزار رہی۔ اور پانچ ہزار کوفی مارے گئے۔ بنو عدی کے ستر قاری قرآن قتل ہوئے بنو عدی کے نوجوان اور وہ لوگ اس کے علاوہ ہیں جو قاری نہ تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب تک بنو عدی کی آوازیں آتی رہیں مجھے کامیابی کی امید رہی۔

حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حضرت علیؓ کی حاضری

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ حضرت علیؓ دوشنبہ کے روز بصرہ میں داخل ہوئے پہلے مسجد پہنچے اور نماز پڑھی لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر حضرت علیؓ اپنے خچر پر سوار ہو کر حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گئے اور عبداللہ بن خلف کے مکان پر پہنچے یہ بصرہ کا سب سے بڑا مکان تھا۔

جب حضرت علیؓ یہاں پہنچے تو عورتوں کو روتے ہوئے دیکھا یہ خلف کے بیٹے عبداللہؓ اور عثمان پر رو رہی تھیں اور صفیہ بنت الحارث بھی منہ ڈھانپے رو رہی تھیں۔ جب صفیہ نے علیؓ کو دیکھا تو ان سے بولی۔ اے علیؓ۔ اے دوستوں کے قاتل۔ اے جماعت میں تفریق پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ تیرے بیٹوں کو بھی اسی طرح یتیم کرے جس طرح تو نے عبداللہؓ بن خلف کے بیٹوں کو یتیم بنایا ہے۔

حضرت علیؓ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور آگے بڑھتے چلے گئے اور حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پہنچے اور انہیں سلام کیا اور بیٹھنے کے بعد فرمایا۔ مجھے صفیہ نے برا بھلا کہا ہے میں نے اسے بچپن کے بعد آج دیکھا ہے۔

جب حضرت علیؓ باہر نکلنے لگے تو حضرت عائشہؓ نے صفیہ سے حضرت علیؓ کا قول نقل کیا حضرت علیؓ نے اپنا خچر روک کر دروازوں کی جانب اشارہ کر کے فرمایا۔ میری طبیعت یہ چاہتی ہے کہ ان بند کمروں کے دروازوں کو کھول کر جو لوگ ان میں چھپے ہیں انہیں قتل کر دوں۔ ہاں میری طبیعت یہی چاہتی ہے کہ میں انہیں قتل کر دوں۔

ان کمروں میں زخمی پوشیدہ تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ کی پناہ لی تھی۔ اس جملے سے حضرت علیؓ کا مقصد یہ تھا کہ صفیہ کو یہ بتا دیں کہ مجھے تمہاری اس حرکت کا علم ہے لیکن تب بھی میں نے ان سے تغافل اختیار کر رکھا ہے یہ سن کر صفیہ خاموش ہو گئی اور حضرت علیؓ باہر تشریف لے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت علی باہر نکلے تو ایک ازدی بولا خدا کی قسم ہم اس عورت کو ضرور قتل کر دیں گے۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا۔

خبردار نہ تو کسی کی پردہ دری کرو۔ نہ کسی مکان میں داخل ہو۔ نہ کسی عورت کو ایذا پہنچائی جائے اگرچہ وہ تمہاری توہین کرے۔ تمہارے امراء اور نیک لوگوں کو برا کہے کیونکہ عورت کمزور ہوتی ہے۔ ہمیں تو مشرکہ عورتوں پر بھی ہاتھ اٹھانے سے روکا گیا تھا اور جو شخص عورت پر ہاتھ اٹھاتا یا اسے مارتا تو لوگ اس کی اولاد کو طعنہ دیا کرتے تھے کہ تیرے باپ نے فلاں عورت کو مارا تھا.......... خبردار اگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے کسی عورت کو اس لئے تکلیف پہنچائی ہے کہ اس نے تمہیں کچھ کہا تھا اور تمہاری آبروریزی کی تھی تو میں تمہیں انتہائی بدترین سزا دوں گا۔

توہین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سزا

ابھی کچھ دیر گزری تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا اے امیر المومنین دو شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر گئے اور صفیہ نے آپ کو جو برا بھلا کہا تھا اس کے عوض میں انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ:۔ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں؟

شخص مذکور:۔ جی ہاں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ:۔ انھوں نے کیا کہا؟

شخص مذکور:۔ ان میں سے ایک شخص نے تو یہ مصرعہ پڑھا ؏

جُزِيتِ عَنَّا اُمَّنَا عَقُوْقًا

ہماری ماں کو نامہربان ہونے کی سزا ملی

دوسرے نے یہ مصرعہ پڑھا ؏

يَا اُمَّنَا تُوْبِيْ فَقَدْ خَطِئْتِ

اے ہماری ماں آپ توبہ کریجیے۔ آپ نے غلطی کی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے قعقاعؓ بن عمرو کو بھیج کر ان دونوں کو اور ان کے ساتھیوں کو طلب کیا اور فرمایا میں انھیں قتل کروں گا لیکن کچھ دیر بعد فرمایا میں نے سزا میں کچھ تخفیف کر دی ہے پھر حضرت علیؓ نے ان کے کپڑے اترواکر ان کے سو سو کوڑے لگوائے۔

سری نے شعیب سیف اور حارث بن حصیرہ کے حوالے سے ابو الکنود کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ یہ دونوں شخص کوفہ کے قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے تھے اور یہ دونوں بھائی تھے ان کا نام عجل اور سعد تھا ان کے باپ کا نام عبداللہ تھا۔

اہل بصرہ کی بیعت

سری نے شعیب اور سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر بھیجا کہ احنفؓ نے شام ہی کے وقت بیعت کر لی تھی کیونکہ وہ اور بنو سعد بصرہ سے باہر تھے پھر حضرت علیؓ ان سب کے ساتھ بصرہ میں داخل ہوئے تو اہل بصرہ نے اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے حضرت علیؓ کی بیعت کی اور ان لوگوں نے بھی بیعت کی جو زخمی تھے یا کسی کی امان میں تھے۔ جب مروان واپس لوٹا تو امیر معاویہؓ کے پاس چلا گیا۔

تقسیم مال

جب حضرت علیؓ اہل بصرہ کی بیعت سے فارغ ہو گئے تو بیت المال کا جائزہ لیا اس میں چھ لاکھ سے زیادہ کا مال تھا۔ حضرت علیؓ نے اسے ان لوگوں میں تقسیم کر دیا جو ان کے ساتھ شریک جنگ تھے ان سب کے حصہ میں پانچ پانچ سو درہم آئے اور فرمایا کہ اگر اللہ نے تمھیں شام پر کامیابی دی تو اتنے ہی عطیات تمھیں اور دیئے جائیں گے۔ سبائیہ کو یہ تقسیم ناگوار گزری اور انھوں نے حضرت علیؓ پر مختلف قسم کے اعتراضات کئے۔

حضرت علیؓ کا اصول

سری نے شعیب سیف اور محمد بن راشد کے حوالے سے راشد کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ حضرت علیؓ کا یہ اصول تھا کہ وہ کسی بھاگتے ہوئے اور زخمی کو قتل نہ کرتے تھے اور نہ کسی کا پردہ فاش کرتے تھے اور نہ کسی کا مال لیتے تھے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ان لوگوں کا خون تو ہمارے لئے حلال ہے اور ان کے مال حرام ہیں۔ حضرت علیؓ نے یہ سن کر فرمایا یہ تمھارے بھائی ہیں۔ جس نے ہم سے درگزر کیا وہ ہم میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہے اور ہم ان میں داخل ہیں اور جو شخص ہمارے مقابلے میں قتل ہوا وہ میری جانب سے ابتداء کے باعث ہوا اس لئے ان کے مال کا خمس نہیں لیا جا سکتا اسی وقت سے وہ لوگ جو بعد میں خارجی ہو گئے تھے حضرت علیؓ کے خلاف اندرونی سازشیں کرنے لگے۔

اشتر کا مذاق

ابو کریب محمد بن العلاء نے یحییٰ بن آدم، ابو بکر بن عیاش اور عاصم بن کلیب کے واسطہ سے کلیب کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب لوگوں نے جنگ سے فراغت حاصل کر لی تو مجھے اشتر نے ایک اونٹ خریدنے کا حکم دیا میں نے مہرہ کے ایک شخص سے سات سو میں ایک اونٹ خریدا اشتر نے مجھ سے کہا یہ اونٹ عائشہؓ کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ یہ اونٹ تیرے اونٹ کے بدلے میں اشتر مالک بن الحارث نے بھیجا ہے۔

میں وہ اونٹ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں لے کر پہنچا۔ اور عرض کیا مالک اشتر نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ اونٹ بھیجا ہے اور کہا ہے کہ یہ اونٹ آپ کے اونٹ کے بدلے میں ہے۔

حضرت عائشہؓ:۔ اللہ اس پر کبھی سلامتی نہ بھیجے۔ اس نے عرب کے سردار محمد بن طلحہؓ کو قتل کیا اور میرے بھانجے کے ساتھ جو کچھ کیا وہ بھی معلوم ہے۔

کلیب کہتا ہے کہ میں واپس اشتر کے پاس آیا اور اس سے حضرت عائشہؓ کا قول بیان کیا۔ اشتر نے اپنے زخمی بازو کھول کر دکھائے اور بولا کہ محمد نے بھی تو میرے قتل کا ارادہ کیا تھا میں اسے کیوں نہ قتل کرتا۔

حضرت عائشہؓ کی مکہ کو روانگی

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر بھیجا کہ حضرت عائشہؓ نے بصرہ سے مکہ جانے کا ارادہ کیا۔ مروان اور اسود بن ابی البختری راستہ میں حضرت عائشہؓ کا ساتھ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے اور حضرت عائشہؓ حج کے زمانے تک مکہ ہی میں مقیم رہیں اور حج سے فراغت کے بعد مدینہ واپس ہوئیں۔

اہل کوفہ کے نام فتح کا مراسلہ

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے مجھے طلحہ کا یہ بیان تحریر کیا کہ حضرت علیؓ نے کوفہ کے عامل کو فتح کی خوشخبری لکھ کر روانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اس میں تحریر فرمایا

یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی جانب سے ہے ہم نے نصف جمادی الآخر میں خریبہ کے مقام پر جو بصرہ کا ایک میدان ہے دشمن سے مقابلہ کیا اللہ عزوجل نے انہیں وہ چیز عطا کی جو وہ مسلمانوں کو ہمیشہ عطا کرتا رہتا ہے۔ ہمارے اور ان کے بکثرت لوگ مارے گئے۔ ہماری جانب سے جو لوگ مارے گئے ہیں ان میں ثمامۃ بن المثنیٰ، ہند بن عمرو، علباء بن الہیثم۔ سیحان بن صوحان، زید بن صوحان اور محدوج داخل ہیں۔

عبداللہ بن رافع کو بھی اسی مضمون کا ایک خط تحریر فرمایا۔ اور کوفہ جو شخص فتح کی خوشخبری لے کر گیا تھا وہ زفر بن قیس تھا۔ جو جمادی الآخر کے آخر میں کوفہ پہنچا۔

زیاد اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کی عدم شرکت

بیعت کے الفاظ یہ تھے۔ تیرے ذمہ اللہ کا عہد و پیمان ہے جسے پورا کرنا لازم ہے۔ جس سے ہم صلح کریں گے اس سے تم صلح کرو گے اور جس سے ہم جنگ کریں گے اس سے تم جنگ کرو گے اور اپنی زبان اور ہاتھ ہمارے خلاف استعمال نہ کرو گے۔

زیاد بن ابی سفیان ان لوگوں میں سے تھے جو علیحدہ رہے اور جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ یہ نافع بن الحارث کے مکان میں مقیم تھے۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بیعت سے فارغ ہو گئے تو عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ امان طلب کرنے اور بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرے چچا مجھ سے علیحدہ رہے اور جنگ میں میرا ساتھ نہیں دیا۔

عبدالرحمٰن :۔ اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ خدا کی قسم وہ آپ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں وہ تو دل و جان سے آپ کے ساتھ شریک ہونا چاہتے تھے۔ لیکن مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ بیمار رہے ہیں میں ان کی خدمت میں جاؤں گا اور واپس آ کر امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو ان کے حال سے مطلع کروں گا۔

لیکن عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی جائے پناہ نہیں بتائی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کو زیاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جائے پناہ بنانے کا حکم دیا۔ عبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ کو اس مقام سے آگاہ کر دیا۔

حضرت علیؓ :۔ اچھا تو تم آگے آگے چلو اور مجھے وہ جگہ بتاؤ۔

عبدالرحمٰن حضرت علیؓ کو ساتھ لے کر گئے۔ جب حضرت علیؓ زیاد کے پاس پہنچے تو اس سے فرمایا۔

تم علیحدہ بیٹھے رہے اور میرے ساتھ جنگ میں شرکت نہیں کی۔

زیاد نے حضرت علیؓ کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر اپنی تکلیف دکھائی کہ میرے یہ تکلیف ہے اور عدم حاضری کا عذر کیا۔ حضرت علیؓ نے ان کا یہ عذر قبول کیا۔ حضرت علیؓ نے ان سے مشورہ کیا اور انھیں بصرہ کا امیر بنانا چاہا۔

زیاد :۔ اس کام کے لئے آپ کے گھر والوں میں سے ایسا شخص زیادہ بہتر ہوگا جس پر لوگ مطمئن ہوں کیونکہ ایسے ہی شخص پر لوگ اطمینان کر سکتے ہیں اور اس کی اطاعت کر سکتے ہیں میں اسے مشورہ دیتا رہوں گا۔

الغرض دونوں کا اس پر اتفاق ہوگیا کہ عبداللہؓ بن عباسؓ کو بصرہ کا امیر بنایا جائے اس فیصلہ کے بعد حضرت علیؓ اپنی جائے قیام پر واپس لوٹ آئے۔

ابن عباسؓ کا بصرہ کی امارت پر تقرر

حضرت علیؓ نے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کو بصرہ کا والی بنایا اور خراج اور بیت المال زیاد کے سپرد کیا اور ابن عباسؓ کو حکم دیا کہ زیاد کے مشورہ کو ہمیشہ غور سے سننا (ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب کبھی لوگوں میں کوئی شورش برپا ہوتی ہمیشہ زیاد سے مشورہ کرتا)

ابن عباسؓ :۔ یہ آپ جانتے ہی ہیں کہ آپ حق پر ہیں۔ اور آپ کے مخالفین باطل پر ہیں۔ آپ کے لئے جو امور مناسب تھے میں نے ان کے بارے میں آپ کو مشورہ دیا تھا اور آپ یہی سمجھتے رہے کہ میں نے آپ کو صحیح مشورہ نہیں دیا۔ جس طرح میں اس کا قائل ہوں کہ میں راہ حق پر ہوں اور وہ لوگ باطل پر ہیں میں ہر اس شخص کی گردن ماردوں گا جو آپ کے متبعین کی خلاف ورزی کرے اور آپ کے حکم کی نافرمانی کرے کیونکہ اسلام کی عزت اور لوگوں کی اصلاح اسی میں ہے کہ ایسے شخص کی گردن ماری جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اس لئے میں ایسے شخص کی گردن مار دوں گا۔

جب حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ واپس چلے گئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا میں سمجھ گیا ہوں کہ وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس نے مجھے ہمیشہ بہترین رائے دی ہے

سبائیہ فرقہ حضرت علیؓ کے کوچ کرنے سے پہلے ہی بلا اجازت بصرہ سے چلدیا۔ حضرت علیؓ نے فوراً ان کے پیچھے کوچ کیا تاکہ آگے جا کر وہ لوگوں میں فتنہ نہ پھیلائیں حالانکہ حضرت علیؓ ابھی بصرہ ہی میں قیام کرنا چاہتے تھے۔

مدینہ میں جنگ کی اطلاع

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان مجھے تحریر کیا کہ اہل مدینہ کو جنگ جمل کی اطلاع جمعرات ہی کے روز مل گئی تھی جس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ ایک گدھ مغرب سے قبل مدینے کے اوپر سے گزرا جس کے پنجوں میں گوشت کے لوتھڑے لٹکے ہوئے تھے لوگوں نے اس کا پیچھا کیا اور اس کے پتھر مارے جس کی وجہ سے گدھ کے پنجے سے ایک ٹکڑا نیچے گر پڑا لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ ایک انسانی ہاتھ تھا اور انگلی میں ایک انگوٹھی تھی جس پر عبدالرحمٰنؓ بن عتاب کا نام کندہ تھا۔

یہ گدھ مدینہ اور مکہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقے میں پھیل گئے اور جہاں جہاں یہ گدھ گئے وہاں انسانوں کے ہاتھ اور پیر بھی اٹھا کر لے گئے جس سے دور دراز کے لوگوں کو اس جنگ کی اطلاع مل گئی۔

حضرت عائشہؓ کی روانگی کی تیاری

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ کی روانگی کے لئے جن چیزوں کی ضرورت تھی مہیا کیں۔ سواری، سامان اور زاد راہ وغیرہ اور جو لوگ مکہ سے حضرت عائشہؓ کے ساتھ آئے تھے ان میں سے جو بچ گئے تھے وہ بھی حضرت عائشہؓ کے ساتھ کئے ان میں سے صرف وہ لوگ باقی رہ گئے جنھوں نے بصرہ میں قیام پسند کیا اور بصرہ کی مشہور و معروف چالیس عورتوں کو ساتھ کیا اور محمد سے فرمایا اپنی بہن کے لئے کوچ کی تیاری کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ کو بھی اطلاع مل گئی تھی جب کوچ کا دن آیا تو حضرت علیؓ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں رخصت کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہؓ باہر تشریف لائیں اور لوگوں کو رخصت کیا۔ کوچ کے وقت حضرت عائشہؓ نے لوگوں سے فرمایا

اے میرے بیٹو ہم جلد بازی (میں ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہو گئے آئندہ ہمارے ان اختلافات کے باعث کوئی شخص ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرے خدا کی قسم میرا اور علیؓ کا شروع ہی سے اختلاف تھا لیکن یہ اختلاف اسی قسم کا تھا جیسے ساس اور داماد میں ہوتا ہے۔ فی الحقیقت علیؓ میرے نزدیک نیک آدمی ہیں۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا

اے لوگو خدا کی قسم ام المومنینؓ نے سچ فرمایا اور نیک بات کہی ہے۔ میرا اور ان کا اختلاف واقعتاً اسی قسم کا تھا اور عائشہؓ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے شروع رجب ۳۶ھ میں ہفتہ کے روز بصرہ سے کوچ کیا اور کئی میل تک حضرت علیؓ انھیں پیدل چھوڑنے آئے اور اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ ایک دن تک ام المومنین کا ساتھ دینے کے بعد واپس آئیں۔

مقتولین کی کثرت

عمر بن شبہ نے ابوالحسن اور محمد بن الفضل الخراسانی کے حوالے سے سعید القطعی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہم مقتولین جمل کے بارے میں آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اس جنگ میں چھ ہزار سے زیادہ آدمی مارے گئے۔

عبداللہ بن احمد بن شبویہ نے احمد، سلیمان بن صالح، عبداللہ، جریر بن حازم اور زبیر بن الخریت کے حوالے سے ابوعبیدہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میں نے لمازہ بن زبار سے سوال کیا کہ آخر تو علیؓ کو کیوں برا کہتا ہے؟

لمازہ :۔ میں اس شخص کو کیسے برا نہ کہوں جس نے میری قوم کے ڈھائی ہزار افراد کو قتل کر دیا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جریر بن حازم کہتے ہیں ابن ابی یعقوب کا بیان ہے کہ علیؓ بن ابی طالب نے جمل کے روز دو ہزار پانچ سو آدمی قتل کیے جن میں سے ایک ہزار تین سو پچاس ازدی تھے، آٹھ سو بنو ضبہ کے افراد تھے اور تین سو پچاس دوسرے قبائل کے آدمی تھے۔

مجھ سے میرے والد نے سلیمان اور عبد اللہ کے حوالے سے جریر کا یہ بیان ذکر کیا کہ جمل کے دن معرض بن علاط بھی قتل کیا گیا اس کے بھائی حجاج نے اس کے قتل پر یہ شعر کہا

لَمْ اَرَ يَوْمًا كَانَ اَكْثَرَ سَاعِيًا　　بِكَفِّ شِمَالٍ فَارَقَتْهَا يَمِيْنُهَا

(ترجمہ) میں نے اس روز سے زیادہ معرض کو جنگ کرتے نہیں دیکھا۔ اس کا داہنا ہاتھ کٹ چکا تھا اور وہ بائیں ہاتھ سے لڑ رہا تھا۔

حضرت عائشہؓ اور عمارؓ کی گفتگو

عبد اللہ نے احمد، سلیمان، عبد اللہ اور جریر بن حازم کے واسطے سے ابو یزید المدینی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جنگ سے فراغت کے بعد حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا۔ آپ سے جو پردہ نشینی کا عہد لیا گیا تھا آپ کا یہ سفر اس عہد کے کتنا متضاد ہے۔

حضرت عائشہؓ :- کیا یہ ابو الیقظانؓ ہیں؟

عمارؓ :- جی ہاں

حضرت عائشہؓ :- خدا کی قسم میں یہ جانتی ہوں کہ تو خوب حق کہنے والا ہے۔

عمارؓ :- ہر قسم کی تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے آپ کی زبان سے میرے لئے اس فیصلہ کا اظہار کرایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۹

امارت مصر

محمد بن ابی حذیفہ کا قتل

اسی برس ۳۶ھ میں محمد بن ابی حذیفہ قتل کیا گیا اور اس کے قتل کی وجہ یہ پیش آئی کہ جب مصری محمد بن ابی بکر کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے قتل کے لیے گئے تو محمد بن ابی حذیفہ مصر ہی میں مقیم رہا اس نے عبداللہؓ بن سعد بن ابی سرح کو وہاں سے نکال کر خود وہاں کا انتظام سنبھال لیا۔ محمد بن ابی حذیفہ مصر ہی میں مقیم رہا اور حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے اس کے بعد حضرت علیؓ کی بیعت ہوئی اور امیر معاویہؓ نے حضرت علیؓ سے اختلاف کیا اور عمروؓ بن العاص نے اس اختلاف پر معاویہؓ کی بیعت کر لی۔

اس کے بعد معاویہؓ اور عمروؓ بن العاص نے محمد بن ابی حذیفہ کے مقابلہ کے لئے کوچ کیا اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ قیسؓ بن سعدؓ الانصاری مصر نہ آئے تھے۔ معاویہؓ اور عمروؓ بن العاص نے مصر میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے تو ان دونوں نے محمد بن ابی حذیفہ کو دھوکا دینا شروع کیا حتیٰ کہ اسے کھینچتے کھینچتے عریش لے آئے اور وہاں کے قلعہ میں اس کا محاصرہ کر لیا اس وقت اس کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے۔ عمروؓ بن العاص نے منجنیق کے ذریعہ قلعہ پر سنگ باری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حتیٰ کہ یہ اپنے تیس آدمیوں کے ساتھ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آیا۔ عمروؓ بن العاص کے لشکر نے انھیں پکڑ کر قتل کر دیا۔

محمد بن ابی حذیفہ کی احسان فراموشی

ہشام بن محمد نے ابو مخنف لوط بن یحییٰ بن سعید بن مخنف بن سلیم اور محمد بن یوسف الانصاری کے واسطہ سے عباس بن سہل الساعدی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ محمد بن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہی وہ شخص ہے جس نے مصریوں کو حضرت عثمانؓ کے خلاف اکسا کر بھیجا جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو انھوں نے عثمانؓ کا محاصرہ کر لیا اور انھیں شہید کر دیا۔ محمد بن ابی حذیفہ خود مصر میں مقیم رہا اس وقت حضرت عثمانؓ کی جانب سے مصر کا والی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھا جو قریش میں بنو عامر بن لوی سے تھا۔ محمد بن ابی حذیفہ اسے مصر سے نکال کر خود مصر پر قابض ہو گیا۔

عبداللہؓ بن سعد مصر کے علاقہ تخوم میں آ گئے اس کی حدود فلسطین سے ملتی تھیں اور وہاں ٹھہر کر حضرت عثمانؓ کے حالات کا انتظار کرنے لگے ایک دن ادھر سے ایک سوار کا گزر ہوا۔ عبداللہؓ نے اس سے دریافت کیا کہ تم اپنے پیچھے لوگوں کے کیا حالات چھوڑ کر آئے ہو۔

سوار:۔ مسلمانوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔

عبداللہؓ:۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اے اللہ کے بندے ان کی شہادت کے بعد لوگوں نے کیا کیا۔

سوار:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی علیؓ بن ابی طالب کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے:

عبداللہؓ:۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سوار:۔ تم نے حضرت علیؓ کی خلافت کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کے برابر سمجھ لیا ہے؟

عبداللہؓ:۔ ہاں حقیقت بھی یہی ہے

اس شخص نے عبداللہؓ کو غور سے دیکھا اور کچھ پہچان کر بولا کیا تم عبداللہؓ بن ابی سرح امیر مصر ہو

عبداللہؓ:۔ ہاں

سوار:۔ اگر تم زندگی چاہتے ہو تو بہت جلد اپنی جان بچاؤ۔ اس لئے کہ امیر المومنینؓ کی تمہارے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے ساتھیوں کے بارے میں ابھی رائے نہیں ہے اگر انھیں تم پر قدرت حاصل ہو گئی تو یا تو تم لوگوں کو قتل کر دیں گے یا تمھیں مسلمانوں کے شہروں سے نکال دیں گے اور امیر میرے پیچھے پیچھے تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔

عبداللہؓ:۔ امیر کون متعین ہوا ہے؟

سوار:۔ قیسؓ بن سعد بن عبادۃ الانصاری۔

عبداللہؓ:۔ اللہ تعالیٰ محمد بن ابی حذیفہ کو تباہ و برباد کرے جس نے اپنے چچا زاد بھائی کے خلاف بغاوت کی اور لوگوں کو ان کے قتل پر اکسایا۔ حالانکہ عثمانؓ نے اس کی تربیت و کفالت کی اور ہر قسم کے اخراجات کی تمام ذمہ داری اپنے سر لی اور سیکڑوں اس پر احسانات کئے۔ اس نے احسان فراموشی کر کے ان کی نیکیوں کا یہ بدلہ دیا کہ ان کے گورنروں پر حملے کئے اور لوگوں کو ان کے قتل پر اکسایا اور مدینہ بھیجا حتیٰ کہ وہ شہید کر دیئے گئے اور اس طرح محمد نے ایسے شخص کو خلیفہ بنانا منظور کر لیا جس سے اس کی رشتہ داری بہت دور کی ہے۔ حالانکہ اپنے اس طرز عمل سے وہ عثمانؓ کے زمانہ میں کسی شہر کی ایک ماہ کے لئے بھی حکومت حاصل نہ کر سکا اور نہ عثمانؓ نے اسے اس کا اہل سمجھا

سوار:۔ تم اپنی جان جلد بچاؤ۔ کہیں تم قتل نہ کر دیئے جاؤ۔

عبداللہؓ بن سعدؓ وہاں سے بھاگ کر دمشق حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کے پاس پہنچ گیا۔

امام ابن جریر طبری فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیسؓ بن سعدؓ جب والی مصر بنائے گئے تو محمد بن ابی حذیفہ زندہ تھا۔

مصر کی امارت پر قیسؓ بن سعدؓ کا تقرر

اسی سنہ میں حضرت علیؓ نے قیسؓ بن سعدؓ بن عبادۃ الانصاری کو مصر کا والی بنا کر بھیجا۔

ہشام بن محمد الکلبی نے ابو مخنف اور محمد بن یوسف بن ثابت کے حوالے سے حضرت سہلؓ بن سعد کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے اور حضرت علیؓ ابن ابی طالب خلیفہ منتخب ہوئے تو انھوں نے قیسؓ بن سعد الانصاری کو طلب فرمایا اور ان سے فرمایا تم مصر جاؤ۔ میں نے تمھیں وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا والی متعین کیا ہے اپنے گھر جا کر تیاری کرو اور اپنے ساتھ ان لوگوں کو لیتے جاؤ جن پر تمہیں بھروسہ ہو اور جنہیں تم اپنے ساتھ لے جانا پسند کرو اور ایک لشکر بھی ساتھ لے جاؤ تاکہ دشمنوں پر تمہارا رعب طاری ہو سکے اور جس کی حمایت سے تم حکومت چلا سکو۔ جب تم وہاں پہنچ جاؤ تو محسن پر احسان کرنا اور جو شخص اختلاف کرے اس پر سختی کرنا عام اور خاص لوگوں کے ساتھ نرمی برتنا کیونکہ نرمی میں برکت ہے۔

قیس رضی اللہ عنہ :۔ اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے میں نے آپ کا مقصد سمجھ لیا ہے آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ لشکر ساتھ لے کر جاؤں تو خدا کی قسم اگر مدینہ سے لشکر لے کر گیا تو کبھی بھی مصر میں داخل نہ ہو سکوں گا یہ لشکر تو میں آپ ہی کے لیے چھوڑے جاتا ہوں کیونکہ آپ کو اس لشکر کی زیادہ حاجت ہے اور ہر صورت میں ان کا آپ کے قریب ہی رہنا بہتر ہے تاکہ کسی مقام پر بھی آپ کوئی لشکر بھیجنا چاہیں تو آپ کے پاس فوج کی ایک خاصی تعداد موجود ہو میں تو اپنے ساتھ صرف اپنے گھر والوں اور آپ کی نصیحتوں کو لے کر جاؤں گا اور اللہ عزوجل ہی اس کام میں امداد فرمائے گا۔

قیس رضی اللہ عنہ بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے دوستوں میں سے سات آدمی اپنے ساتھ لے کر گئے اور مصر پہنچے۔ جامع مسجد مصر میں پہنچ کر منبر پر بیٹھے اور امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا خط پڑھ کر سنانے کا حکم دیا۔

مصریوں کے نام حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط

یہ خط مصریوں کو پڑھ کر سنایا گیا اس میں تحریر تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے بندے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب کی جانب سے ہر اس مومن و مسلم کے نام جسے میرا خط پہنچے۔ میں اولاً اس اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں۔ اللہ عزوجل نے اپنی حکمت اور حسن تدبیر سے اسلام کو منتخب فرمایا۔ اس کو اپنے لئے پسند کیا اور اسی کو اپنے فرشتوں اور رسولوں کے لیئے۔ اور اپنے بندوں کے پاس رسول بھیجے۔ پھر اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگوں کو منتخب فرمایا۔ اللہ عزوجل کا اس امت پر بہت بڑا کرم ہے اور یہ اس امت کی فضیلت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امت میں مبعوث فرمایا۔ آپ نے لوگوں کو کتاب اللہ اور حکمت کی تعلیم فرمائی اور فرائض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے احکام سکھائے اور سنت کی تعلیم دی تاکہ لوگ ہدایت پا جائیں آپ نے لوگوں کو ایک دین پر جمع فرمایا تاکہ وہ آئندہ متفرق نہ ہو سکیں ان کا تزکیہ نفس فرمایا تاکہ وہ پاک ہو جائیں انھیں نرمی کی تعلیم دی تاکہ وہ کسی پر ظلم نہ کریں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام امور تعلیم فرما چکے تو اللہ عز وجل نے آپ کو وفات دی۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

پھر آپ کے بعد مسلمانوں نے یکے بعد دیگرے دو نیک آدمیوں کو خلیفہ بنایا جنھوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول پر عمل کیا اور نہایت عمدہ طور پر خلافت کے امور انجام دیئے اور سنت رسول سے سر مو انحراف نہ کیا پھر اللہ عز وجل نے ان دونوں کو بھی وفات دی ان دونوں کے بعد ایک اور شخص خلیفہ بنایا گیا۔ اس نے نئی نئی باتیں ایجاد کیں جس کی وجہ سے لوگوں کو اس کے خلاف بولنے کا موقعہ ملا پہلے تو لوگوں نے باہم چہ میگوئیاں کیں پھر عیب جوئی کی پھر انھیں قتل کر دیا۔

اس کے بعد لوگ میرے پاس آئے اور میری بیعت کی میں اللہ عز وجل سے ہدایت و تقوے کا طلبگار رہوں۔

خبردار ہم پر تمھارا جو حق ہے وہ یہ ہے کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کریں اور اس کے احکام تم پر نافذ کریں اور سنت رسول اللہ کا اجراء کریں اور تمھاری غیر موجودگی میں تمھارے خیر خواہ رہیں۔ اصل میں اللہ ہی مدد کرنے والا ہے اور وہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

میں نے تمھارے پاس قیسؓ بن سعدؓ بن عبادہ کو امیر بنا کر بھیجا ہے۔ تم اس کا ساتھ دو اور حق کے معاملے میں اس کی معاونت کرو۔ میں نے اسے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم میں جو بھلے لوگ ہوں ان کے ساتھ وہ نیک سلوک کرے شریروں کے ساتھ سختی کرے اور خواص اور عوام ہر ایک کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔ میں اس کے طریقۂ کار سے خوش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اس کی اصلاح و ہدایت کی امید رکھتا ہوں میں اللہ عز وجل سے اپنے اور تمھارے لئے نیک اور خالص عمل اور بہترین ثواب، اور وسیع رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

قیس رضی اللہ عنہ بن سعد کا خطبہ

خط ختم ہو جانے کے بعد قیس رضی اللہ عنہ بن سعد خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ انھوں نے اللہ کی حمد وثنا اور حضور پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیئے ہیں جس نے حق ظاہر فرمایا اور باطل کو مٹایا اور ظالموں کو ذلیل وخوار کیا۔ اے لوگو! ہم نے اس شخص کی بیعت کی ہے جسے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر سمجھتے تھے تو اے لوگو تم فوراً کھڑے ہو اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فوراً بیعت کرو اگر ہم کتاب وسنت کے مطابق عمل نہ کریں تو ہماری بیعت تم پر لازم نہیں۔

یہ خط اور تقریر سن کر لوگ فوراً کھڑے ہوئے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اس طرح مصر پر قیس رضی اللہ عنہ کا تسلط قائم ہو گیا اور قیس رضی اللہ عنہ نے ہر جگہ اپنے والی مقرر کر دیئے۔

اہل خربتا

صرف ایک گاؤں خربتا نامی پر قیس رضی اللہ عنہ کا تسلط نہ ہو سکا انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کو بہت زیادہ اہم سمجھا۔ یہاں بنو مدلج کا ایک شخص جس کا نام یزید بن الحارث تھا اس گاؤں کا امیر تھا۔ ان لوگوں نے قیس رضی اللہ عنہ کے پاس کہلا کر بھیجا۔ ہم تم لوگوں سے جنگ کرنا نہیں چاہتے آپ تمام مصر میں جہاں چاہیں اپنے افسران بھیج دیجئے۔ لیکن ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیجئے تاکہ ہم اس پر غور کر سکیں کہ لوگ کیا فیصلہ کرتے ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ مسلمۃ رضی اللہ عنہ بن مخلد الانصاری الساعدی نے قیس رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا اور انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کیا۔ قیس رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس کہلا کر بھیجا کہ تم میرے خلاف بغاوت کر رہے ہو اگر پورا ملک شام اور ملک مصر میری حکومت میں ہو تو میں ان دونوں ملکوں کی حکومت پسند نہیں کروں گا اور ان سے زیادہ تیرے قتل کو بہتر سمجھوں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمہ نے اس کے جواب میں کہلا کر بھیجا کہ جب تک تم مصر کے گورنر ہو میں تمھارے خلاف کوئی بغاوت نہ کروں گا۔

قیس بن سعدؓ نہایت سمجھ دار اور ایک مدبر انسان تھے انھوں نے اہل خرتبا کے پاس کہلا کر بھیجا کہ میں تمھیں بیعت پر مجبور نہیں کرتا۔ میں تمھیں تمھارے حال پر چھوڑے دیتا ہوں اور تم سے کوئی تعرض نہ کرونگا لیکن تم مسلمہؓ بن مخلد اور دوسرے لوگوں سے واجب الادا اخراج وصول کر کے روانہ کرو۔ کیونکہ خراج کے معاملہ میں تو کسی کا بھی اختلاف نہیں۔

راوی کہتا ہے کہ جب حضرت علیؓ جنگ جمل کے لئے تشریف لے گئے اس وقت مصر کے والی قیسؓ ہی تھے اور جب حضرت علیؓ بصرہ سے کوفہ تشریف لائے تب بھی یہی امیر مصر تھے۔

امیر معاویہؓ کا قیسؓ کے نام خط

امیر معاویہؓ تمام مخلوق میں قیسؓ کو اپنے لیئے سب سے زیادہ خطرناک سمجھتے تھے کیونکہ مصر کی سرحدات شام سے ملحق تھیں امیر معاویہؓ کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک جانب سے علیؓ شام پر حملہ آور ہوں اور دوسری جانب سے قیسؓ حملہ کر بیٹھیں اس طرح میں دونوں جانب سے گھیرے میں آجاؤں گا۔

اس خطرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے امیر معاویہؓ نے ایک خط تحریر کیا۔ جس وقت یہ خط تحریر کیا گیا اس وقت حضرت علیؓ کوفہ میں مقیم تھے اور ابھی صفین کی جانب کوچ نہ کیا تھا۔ امیر معاویہؓ نے خط میں تحریر فرمایا

یہ خط معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کی طرف سے قیسؓ بن سعدؓ کے نام ہے۔ تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کئے انھوں نے جو کام کیئے یا کسی کو سزا دی یا کسی کو کچھ کہا یا کسی کو کسی کی جگہ افسر بنایا یا نوجوانوں کو حکومت دی۔ تم نے ان کے ہر کام پر اعتراضات کیئے۔ لیکن تم خود جانتے ہو کہ ان میں سے ایک کام بھی ایسا نہیں ہے جس کی وجہ سے ان کا خون تمھارے لئے حلال ہو جاتا۔ تم نے ایک بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے اور ایک گناہ عظیم اپنے سر لیا ہے۔ اے قیسؓ اللہ عزوجل سے توبہ کر کیونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بھی ان لوگوں میں داخل ہے جنھوں نے عوام کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خلاف ابھارا تھا شاید تو یہ ایک مومن کے قتل کے بدلے میں کچھ تھوڑی بہت کام آجائے جہاں تک تمھارے خلیفہ علیؓ کا معاملہ ہے تو تو وہ شخص ہے جس نے لوگوں کو دھوکے میں ڈالا اور حضرت عثمانؓ کے قتل پر ابھارا۔ حتیٰ کہ لوگوں نے انھیں شہید کر دیا۔ تیری قوم کا بڑا حصہ ان کے خون سے محفوظ نہیں ہے۔ اے قیسؓ اگر تجھ سے یہ ہو سکے کہ تو حضرت عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کرے تو اس معاملے میں ہمارا ساتھ دے میں جب غالب آجاؤں گا تو تجھے عراق، عرب اور عراق فارس کا حاکم بنا دوں گا اور اپنے گھر والوں میں سے جس کے لئے بھی تو پسند کرے گا اسے حجاز کی حکومت دے دوں گا اور جب تک میری حکومت قائم رہے گی اس وقت تک تم اس عہدے پر برقرار رہو گے اور اس کے علاوہ وہ بھی جو تم مانگنا چاہو میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ تم اپنی رائے سے مجھے مطلع کرو۔ والسلام

جب قیسؓ کے پاس امیر معاویہؓ کا یہ خط پہنچا تو انھوں نے یہ تدبیر سوچی کہ معاویہؓ کو ٹال دینا چاہئے اور اپنے دلی خیالات ظاہر نہ کیے جائیں اور نہ اس سے جنگ میں عجلت سے کام لیا جائے۔

قیسؓ کا جواب

ان تمام امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے قیسؓ نے یہ جواب تحریر کیا۔

میرے پاس تمھارا خط پہنچا۔ میں اس کا تمام مفہوم سمجھ گیا ہوں۔

تم نے جو یہ تحریر کیا ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک رہا ہوں تو یہ صحیح نہیں نہ میں نے ان کی مخالفت کی اور نہ انکی خدمت میں حاضریاں دیں بلکہ میں ہر طرح علیحدہ رہا۔

تم نے جو یہ تحریر کیا ہے کہ علیؓ نے لوگوں کو ان کے خلاف اکسایا اور لوگوں کو ان کے قتل پر آمادہ کیا حتیٰ کہ لوگوں نے انھیں قتل کر دیا تو مجھے تو ان کے اس طریقہ کار کی اطلاع نہیں۔

تمھارا یہ کہنا کہ میرے قبیلے کا اکثر حصہ ان کے خون سے پاک نہیں تو حضرت عثمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سب سے پہلے میرے ہی خاندان میں قیام فرمایا تھا۔

تم نے اپنی مطالبت اور اس کے صلہ کے بدلے میں جو کچھ تحریر کیا ہے وہ قابل غور و فکر ہے۔ اور یہ ایسا معمولی کام بھی نہیں جس میں عجلت سے کام لیا جاسکے بہر صورت میں تم پر حملہ کرنے سے رکا رہوں گا اور میری جانب سے کوئی ایسی بات پیش نہیں آئے گی جو تمھیں ناگوار ہو حتیٰ کہ تم بھی دیکھ لوگے اور ہم بھی دیکھ لیں گے اصل پناہ دینے والا اللہ عزوجل ہے۔ والسلام۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دوسرا خط

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قیس رضی اللہ عنہ کا یہ خط پڑھا تو انھیں یہ بہت متضاد نظر آیا ایک جانب قرب کا دعویٰ بھی اور دوسری جانب بے رخی بھی اس سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ قیس رضی اللہ عنہ میرے ساتھ کوئی چال چلنا چاہتا ہے اس لیئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے ایک اور خط تحریر کیا۔

میں نے تمھارا خط پڑھا جس سے تم مجھے قریب بھی نظر آتے ہو کہ میں تم سے صلح کا وعدہ کرلوں اور دور بھی نظر نہ آئے کہ جنگ کی تیاری کرلوں۔ اس معاملہ میں تمھاری مثال اونٹ کی گردن کی طرح ہے کہ جدھر چاہا موڑ دیا۔ یاد رکھو مجھ جیسے شخص کو دھوکا نہیں دیا جاسکتا۔ اور نہ مجھ سے کوئی چالاکی کھیلی جاسکتی ہے۔ میرے پاس بے پناہ لشکر ہے اور میرے قبضہ میں بے پناہ گھوڑوں کی لگامیں ہیں۔ والسلام۔

قیس رضی اللہ عنہ کا جواب

قیس رضی اللہ عنہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب تحریر کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تم جو اس دھوکے میں مبتلا ہو اور یہ طمع رکھتے ہو کہ میں اس شخص کی اطاعت ترک کردوں گا جو خلافت کا سب سے زیادہ مستحق ہے، سب سے زیادہ حق گو، سب سے زیادہ ہدایت یافتہ اور سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی رشتہ دار ہے۔ تم نے مجھے اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے تو کیا میں اس شخص کی اطاعت کرلوں جس کی بلحاظ فضیلت کوئی حیثیت نہیں جو خوب جھوٹ بولنے والا اور گمراہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو اللہ عز وجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت دور ہے جو گمراہ اور گمراہ کنندوں کی اولاد ہے اور ابلیس کے حامیوں میں سے ایک حامی ہے۔

تم نے جو یہ تحریر کیا ہے کہ تم مصر کو سواروں اور پیدلوں سے بھر دو گے تو خدا کی قسم میں تجھے کسی کام میں مشغول نہ کروں گا تاوقتیکہ تو اپنی جان کی قدر نہ کرنے لگے۔ اور واقعتاً تجھ میں خوب کوشش کا مادہ پایا جاتا ہے۔

جب امیر معاویہؓ نے قیسؓ کا یہ خط پڑھا تو وہ اسکی جانب سے قطعاً مایوس ہو گئے اور اب ان کو قیسؓ کا وجود اور زیادہ کھٹکنے لگا۔

قیسؓ بن سعدؓ کی ذہانت

عبداللہ بن احمد المروزی نے سلیمان، عبداللہ، یونس کے واسطے سے زہری کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ کی جانب سے مصر پر قیسؓ بن سعدؓ بن عبادہ مامور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں انصار کا جھنڈا انہی کے پاس رہتا۔ یہ نہایت بہادر اور صاحب الرائے انسان تھے۔

امیر معاویہؓ اور عمروؓ بن العاص ہر وقت اس کوشش میں مصروف رہتے کہ کسی طرح قیسؓ کو مصر سے نکال دیا جائے۔ تاکہ یہ مصر پر قبضہ کر سکیں لیکن قیسؓ اپنی ذہانت اور چالاکی سے ان کی کوئی تدبیر نہ چلنے دیتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو معاویہؓ مصر فتح کر سکے اور نہ قیسؓ کو اپنے قابو میں لے سکے حتیٰ کہ امیر معاویہؓ نے قیسؓ کے خلاف حضرت علیؓ کے نام سے دھوکہ دہی شروع کی امیر معاویہؓ قریش کے سمجھ دار لوگوں سے قیسؓ کے معاملے میں مشورہ کرتے اور کہتے میرے نزدیک اس سے بڑھ کر آج تک کوئی چالاکی نہیں کھیلی گئی جیسی علیؓ نے کھیلی ہے کہ قیسؓ کو امیر مصر بنا کر مجھ سے مصر کو چالیا اور خود عراق میں بیٹھا ہوا ہے۔ میں تو قریش سے یہی کہتا ہوں کہ تم قیسؓ کو ہرگز برا نہ کہو اس لئے کہ فی الحقیقت وہ ہمارا دوست ہے وہ ظاہر میں تو ہم سے دشمنی برتتا ہے اور اندرون خانہ ہمارا ساتھ دیتا ہے اور اس کا ثبوت خرتبا کے باشندے ہیں کہ قیسؓ انھیں عطیات بھی دیتا ہے ان کے ساتھ سلوک بھی کرتا ہے اور انھیں پناہ بھی دیتا ہے اور ان میں سے ہر ایک آنے جانے والے کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر معاویہؓ کی تدبیر اور قیسؓ کی معزولی

میرا ارادہ تو یہ تھا کہ عراق میں جو میرے حامی موجود ہیں انھیں میں اصل حقیقت تحریر کر دوں لیکن یہاں اور عراق میں جو علیؓ کے جاسوس موجود ہیں وہ یہ بات علیؓ تک پہنچا دیں گے اس لئے خاموش ہوں۔

یہ بات حضرت علیؓ تک پہنچی اور محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر نے علیؓ سے قیسؓ کو معزول کرنے کے لئے کہا۔ حضرت علیؓ نے قیسؓ کو تحریر کیا کہ اہل خربتا سے جنگ کرو اہل خربتا کی تعداد اسوقت دس ہزار تھی قیسؓ نے ان کے ساتھ جنگ کرنے سے انکار کیا اور حضرت علیؓ کو تحریر کیا کہ

یہ سب لوگ مصر کے سرکردہ اور شریف لوگ ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر حافظ قرآن ہیں میرا اور ان کا یہ فیصلہ ہوا ہے کہ میں ان کی جائے پناہ پر حملہ نہ کروں گا اور نہ ان کے وظیفے اور عطیات بند کروں گا اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ ان کا میلان معاویہؓ کی جانب ہے میرے لئے اور آپ کے لیۓ اس سے بہترین کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور انھیں چھیڑنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اگر میں ان سے جنگ چھیڑوں گا تو وہ میرے مدمقابل بن کر کھڑے ہو جائیں گے اور یہ سب لوگ عرب کے سردار ہیں ان میں حضرت بسرؓ بن ارطات، حضرت مسلمہؓ بن مخلد اور حضرت معاویہؓ بن خدیج بھی شامل ہیں۔ اس لئے آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیجئے میں خود ہی بہتر سمجھ سکتا ہوں کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔

حضرت علیؓ نے بجز جنگ کے کسی بات کو تسلیم نہ کیا اور قیسؓ نے جنگ کرنے سے انکار کر دیا اور حضرت علیؓ کو تحریر کیا کہ

اگر آپ کا خیال ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ در پردہ ملا ہوا ہوں تو آپ مجھے معزول فرما دیں اور میری جگہ کسی اور شخص کو عامل بنا دیں۔

اشتر کی موت

حضرت علیؓ نے انھیں معزول کر کے اشتر کو امیر مصر متعین کیا۔ جب اشتر دریائے قلزم پر پہنچا تو اس نے وہاں شربت پیا جس میں شہد کی مکھی بھی تھی اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پینے سے اشتر کی موت واقع ہو گئی۔ اس واقعہ کی خبر امیر معاویہؓ اور عمرو بن العاص کو بھی پہنچی اس پر عمروؓ بن العاص نے کہا اللہ تعالیٰ نے شہد میں اپنے لشکر رکھے ہیں۔

جب حضرت علیؓ کو اشتر کی موت کا علم ہوا تو انھوں نے اس کی جگہ محمد بن ابی بکر کو امیر مصر متعین کیا زہری کا بیان تو یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اشتر کے مرنے کے بعد محمد بن ابی بکر کو مصر کا امیر بنایا تھا۔ لیکن ہشام بن محمد یہ کہتا ہے کہ اشتر کو محمد بن ابی بکر کے قتل کے بعد امیر مصر بنایا گیا۔

امیر معاویہؓ کی ایک نئی تدبیر

آمدم بر سر مطلب۔ جب امیر معاویہؓ اس بات سے مایوس ہو گئے کہ قیسؓ ان کا ساتھ نہیں دے سکتے تو انھیں یہ امر بہت شاق گزرا کیونکہ وہ قیسؓ کی شجاعت اور سیاست و تدبر سے واقف تھے۔ اس سے قبل امیر معاویہؓ لوگوں میں یہ مشہور کر چکے تھے کہ قیسؓ نے ان کا ساتھ دینے کا وعدہ کر لیا ہے اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے ساتھ رہیں۔ امیر معاویہؓ نے لوگوں کو قیسؓ کا وہ پہلا خط بھی پڑھ کر سنایا تھا جس میں انھوں نے امیر معاویہؓ کے ساتھ نرمی اور قرب کا اظہار کیا تھا۔

دوسری تدبیر امیر معاویہؓ نے یہ کی کہ قیسؓ کی جانب سے خود ایک خط تحریر کیا اور وہ اہل شام کو پڑھ کر سنایا۔ اس میں یہ تحریر کیا گیا تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیسؓ بن سعدؓ کی جانب سے امیر معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے نام۔ سلام علیک۔ میں آپ کے سامنے اس اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں نے جب تمام امور پر غور و فکر کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ میرے لیے ایسی جماعت کا ساتھ دینا کسی صورت میں جائز نہیں جس نے اپنے امام کو قتل کر دیا ہو اور امام بھی کیسا جو خدا کا فرماں بردار۔ محرمات سے بچنے والا انتہائی متقی اور پرہیزگار انسان ہو۔ ہم اللہ عزوجل سے اپنے گناہوں کی مغفرت کے طلبگار رہیں اور اس سے اپنے دین کی حفاظت کا سوال کرتے ہیں میں آپ سے دوستی کا خواہش مند ہوں اور میں آپ کے ساتھ شامل ہو کر امام مظلوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو قتل کروں گا آپ مجھ سے جتنا مال اور جتنے افراد طلب کریں گے میں وہ آپ کی خدمت میں لے کر فوراً پہنچوں گا۔ والسلام

اس خط کے سنانے سے تمام ملک شام میں یہ شہرت پھیل گئی کہ قیسؓ بن سعدؓ نے معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کی بیعت کرلی ہے۔ حضرت علیؓ کے جاسوسوں نے یہ خبر حضرت علیؓ تک پہنچائی۔ جب انھیں یہ خبر معلوم ہوئی تو انھیں ایک زبردست فکر لاحق ہوگئی اور وہ انتہائی پریشان بھی ہوئے اور اس خبر پر بہت متعجب بھی ہوئے انھوں نے اپنے بیٹوں اور عبداللہ بن جعفرؓ کو بلایا اور انھیں تمام صورت حال سے مطلع کر کے ان سے مشورہ طلب کیا۔

عبداللہؓ بن جعفر:۔ اے امیر المومنینؓ ہمیشہ مشکوک کام کو ترک کر کے وہ کام اختیار کرنا چاہیے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو۔ اس لئے آپ قیسؓ کو مصر سے معزول کر دیجئے۔

حضرت علیؓ:۔ خدا کی قسم میں قیسؓ کے معاملے میں اس خبر کو ہرگز بھی صحیح نہیں کہہ سکتا۔

عبداللہؓ بن جعفرؓ:۔ اے امیر المومنینؓ آپ انھیں ضرور معزول کر دیں کیونکہ خدا کی قسم اگر قیسؓ حق پر قائم ہے تو وہ آپ کے معزول کر دینے سے آپ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔

قیسؓ کا حضرت علیؓ کے نام خط

ابھی کوئی فیصلہ طے نہ ہونے پایا تھا کہ قیسؓ بن سعدؓ کا خط پہنچا اس میں تحریر تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ تعالیٰ امیر المومنینؓ کو عزت وشرف بخشے میں آپ کو یہ مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ میرے مصر پہنچنے سے قبل ہی مصر میں کچھ ایسے افراد تھے جو تمام فتنوں سے علیحدہ تھے انھوں نے مجھ سے سوال کیا کہ میں انھیں ان کے حال پر چھوڑ دوں اور ان سے اس وقت تک کسی قسم کا کوئی تعرض نہ کروں جب تک لوگوں کا ایک خلیفہ پر اتفاق رائے نہ ہو جائے۔ تاکہ یہ لوگ اپنی کوئی رائے قائم نہ کرسکیں۔ میں یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ انھیں قطعاً نہ چھیڑا جائے اور نہ ان سے جنگ مول لی جائے۔ بلکہ ان کے ساتھ سلوک کر کے انھیں اپنی جانب مائل کیا جائے شاید اللہ عزوجل ان کے دلوں میں حق ڈال دے اور انھیں گمراہی سے نکال لے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہؓ بن جعفرؓ نے عرض کیا اے امیر المومنین مجھے تو یہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ قیسؓ خود ان لوگوں کی جانب مائل ہے۔ اس لئے آپ قیسؓ کو جنگ کرنے کا حکم دیجئے۔

حضرت علیؓ کا قیسؓ کو حکم

اس مشورہ کے بعد حضرت علیؓ نے قیسؓ کو ایک خط تحریر کیا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تم نے جس جماعت کا ذکر کیا ہے تم اس جماعت کے مقابلے پر فوراً لشکر لے کر جاؤ اگر وہ اور مسلمانوں کی طرح بیعت کر لیتے ہیں تو فبہا ورنہ ان سے جنگ کرو۔

قیسؓ کا جواب

جب قیسؓ کو یہ خط ملا تو انھوں نے فوراً اس کا جواب تحریر کیا
اے امیر المومنینؓ مجھے آپ کے حکم پر بہت ہی تعجب ہوا ہے کیا آپ مجھے ایسی جماعت سے جنگ کرنے کا حکم دیتے ہیں جو آپ کی حفاظت کر رہے ہیں اور آپ کے دشمنوں کو روکے ہوئے ہیں۔ اگر آپ ان سے جنگ کریں گے تو آپ کے دشمن ان کی حمایت کریں گے اور ان پر چڑھ دوڑیں گے۔ اے امیر المومنینؓ آپ میری یہ بات تسلیم کیجئے اور ان سے جنگ نہ کیجئے کیونکہ ان سے جنگ نہ کرنا بہتر ہے۔ والسلام۔

حضرت علیؓ کے پاس جب یہ خط پہنچا تو حضرت عبداللہؓ بن جعفرؓ نے مشورہ دیا کہ اے امیر المومنینؓ آپ قیسؓ کو معزول کر کے ان کی جگہ محمد بن ابی بکر کو مصر بھیج دیجئے۔ وہ خود ان لوگوں سے نبٹ لے گا۔ خدا کی قسم مجھے قیسؓ کا یہ قول معلوم ہو چکا ہے کہ مصر پر پورے طور پر اس وقت حکومت قائم نہیں ہو سکتی جب تک مسلمہؓ بن مخلد کو قتل نہ کر دیا جائے۔ قیسؓ نے تو یہ بھی کہا تھا کہ خدا کی قسم مجھے مسلمہؓ کا قتل پورے ملک شام اور ملک مصر کی حکومت سے زیادہ پسند ہے۔ میرا جس وقت بھی بس چلے گا میں مسلمہؓ کو قتل کر دوں گا۔

عبداللہؓ بن جعفرؓ نے محمد بن ابی بکر کی امارت کا اس لئے مشورہ دیا تھا کہ وہ ماں کی جانب سے ان کا بھائی تھا۔ حضرت علیؓ نے قیسؓ کو معزول کر کے محمد بن ابی بکر کو مصر کی امارت پر بھیج دیا۔

محمد بن ابی بکر کی امارت مصر

ہشام نے ابن مخنف اور حارث کے حوالے سے کعب الوالبی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک خط تحریر کر کے محمد بن ابی بکر کے ساتھ روانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ جب محمد بن ابی بکر مصر پہنچا تو قیسؓ نے اس سے کہا۔ آخر یہ امیر المومنین کو کیا ہو گیا ہے کہ انھوں نے میرے اور اپنے درمیان ایک اور شخص حائل کر دیا آخر اس تغیر کی کیا ضرورت تھی۔

محمد بن ابی بکر :۔ نہیں یہاں کی حکومت آپ ہی کے قبضہ میں رہے گی۔

قیسؓ :۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ میں تیرے ساتھ ایک لمحہ بھی یہاں مقیم رہوں۔

قیسؓ نے اپنی معزولی سے غضب ناک ہو کر مصر چھوڑ دیا اور مدینہ کا رخ کیا۔

قیسؓ اور حسانؓ کا مکالمہ

جب قیسؓ مدینہ پہنچا تو حضرت حسانؓ بن ثابت اس کے پاس آئے اور قیسؓ کو برا بھلا کہا۔ حضرت حسان حضرت عثمانؓ کے حامی تھے انھوں نے قیسؓ سے فرمایا۔ علیؓ بن ابی طالب نے تجھے مصر کی حکومت سے معزول کر دیا۔ اور عثمانؓ کے قتل کا گناہ تیرے سر علی حالہ باقی رہا۔ علیؓ نے عثمانؓ کے قتل کا تجھے اچھا بدلہ دیا۔

قیس :۔ اے دل اور آنکھ کے اندھے۔ خدا کی قسم اگر میری اور تیری جماعت کی جنگ ہوتی تو میں تیری گردن مار دیتا۔ تم میرے پاس سے چلے جاؤ۔

اس واقعہ کے بعد قیسؓ اور سہلؓ بن حنیف حضرت علیؓ کے پاس کوفہ پہنچے۔ قیسؓ نے حضرت علیؓ سے حسانؓ کی گفتگو نقل کی حضرت علیؓ نے حضرت حسانؓ کی تصدیق کی۔ پھر قیسؓ اور سہلؓ دونوں حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک رہے۔

مروان کی بے وقوفی

عبداللہ بن احمد المروزی نے اپنے باپ سلیمان، عبداللہ اور یونس کے حوالے سے زہری کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب محمد بن ابی بکر مصر پہنچا تو قیسؓ مصر چھوڑ کر مدینہ آ گئے مدینہ میں مروان اور اسود بن ابی البختری نے اسے ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا۔ یہ اس خوف سے کہ کہیں کوئی مجھے قتل نہ کر دے مدینہ سے بھاگ کر حضرت علیؓ کے پاس چلا گیا۔

امیر معاویہؓ کو جب یہ اطلاع ملی تو انھوں نے مروان اور اسود بن ابی البختری کو ڈانٹ کا خط تحریر کیا کہ تم نے قیسؓ کو مدینہ سے نکال کر علیؓ کی نہایت زبردست مدد کی ہے۔ اگر تم ایک لاکھ کے لشکر سے علیؓ کی مدد کرتے تو وہ بھی مجھے اتنا گراں نہ گزرتا جیسا کہ مدینہ سے قیسؓ کا نکل کر علیؓ کے پاس پہنچ جانا گراں گزرا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض حضرت قیسؓ حضرت علیؓ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ جب حضرت علیؓ کو تمام حالات معلوم ہوئے اور محمد بن ابی بکر قتل ہوا تو اس وقت حضرت علیؓ کو یہ معلوم ہوا کہ قیسؓ نہایت سمجھ دار اور مدبر انسان ہیں جس نے بھی ان کی معزولی کا مجھے مشورہ دیا تھا اس نے اچھا نہیں کیا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ تمام کام قیسؓ کے مشورہ سے انجام دیتے۔

حضرت علیؓ کا عہد نامہ

ہشام نے ابو مخنف اور حارث کے حوالے سے کعب الوالبی کا بیان ذکر کیا ہے کہ جب محمد بن ابی بکر مصر گیا تو میں بھی اس کے ساتھ تھا اس نے مصر پہنچنے کے بعد لوگوں کو حضرت علیؓ کا عہد نامہ پڑھ کر سنایا۔ عہد نامہ کے الفاظ یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ وہ عہد ہے جو اللہ کے بندے امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب نے محمد بن ابی بکر سے اسے مصر کی ولایت سونپتے وقت لیا ہے۔ امیر المومنین نے اسے خلوت وجلوت میں تقویٰ اختیار کرنے اور تنہائی اور حضور میں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا ہے اسے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔ بدکاروں پر سختی کرے۔ ذمیوں کے ساتھ انصاف کرے مظلوم کی مدد کرے۔ ظالم کے ساتھ شدت اختیار کرے۔ لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرے اور جہاں تک ممکن ہو لوگوں پر احسان کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ محسنین کو نیک جزا عطا فرماتا ہے۔ اور مجرمین کو سخت سزا دے۔

میں نے اسے یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو اطاعت اور جماعت کے ساتھ اتحاد کی دعوت دے کیونکہ اسی پر لوگوں کی آخرت کا دارومدار ہے اور اسی پر تمام اجر مرتب ہوتے ہیں جس کی قدر کو یہ لوگ نہیں پہچان سکتے اور نہ اسکی حقیقت کو پہنچ سکتے ہیں۔

میں نے اسے یہ بھی حکم دیا ہے کہ جس طرح خراج پہلے وصول کیا جاتا تھا اسی طرح اب بھی وصول کیا جائے اس میں نہ تو کوئی کمی کیجائے اور نہ کوئی جدت اختیار کی جائے خراج کی وصولیابی کے بعد اس خراج کو لوگوں پر اسی طرح تقسیم کیا جائے جیسے پہلے کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا تھا۔ میں نے اسے حکم دیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش آئے اور اپنی مجلس اور مجلس کے علاوہ ہر صورت میں ان کے ساتھ مساوات برتے۔ اس کی نظر میں حق کے معاملے میں قریب و بعید سب یکساں ہوں میں نے اسے حکم دیا ہے کہ لوگوں کا فیصلہ حق و انصاف کے ساتھ کرے اس میں اپنی یا کسی کی خواہشات کی پیروی نہ کرے اور حکم خداوندی پر عمل کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرے کیونکہ اللہ عزوجل اسی کی نصرت فرماتا ہے جو متقی اور پرہیزگار ہو اور اس کے احکامات کی بجا آوری کرتا ہو۔ ان کے علاوہ میں نے محمد کو اور بھی کچھ احکامات دیئے ہیں۔ یہ عہد نامہ ابورافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے عبداللہ نے شروع رمضان میں تحریر کیا۔

محمد بن ابی بکر کا خطبہ

یہ عہد نامہ سنائے جانے کے بعد محمد بن ابی بکر نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور اس میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا

خدا کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ آج لوگ جن اختلافات میں مبتلا ہیں اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اور تمہیں راہ حق دکھائی اور ہمیں اس راہ پر چلایا جس سے اکثر لوگ آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ امیر المومنین نے تمہارے کام میرے سپرد کئے ہیں اور مجھ سے وہ عہد لیا ہے جو تم سن چکے ہو۔ ان کے علاوہ اور بھی کچھ وصیتیں مجھے فرمائی ہیں۔ جہاں تک بھی میری طاقت ہوگی میں ان پر عمل کروں گا۔ عمل کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے میرا اسی پر بھروسہ ہے۔ اور میں اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں۔ اگر تم مجھے اور میرے افراد کو اللہ عزوجل کی اطاعت کرتے اور تقویٰ اختیار کرتے دیکھو تو اس پر اللہ عزوجل کا شکر کرو اور اگر میرے کسی افسر کو خلاف حق کام کرتے دیکھو تو مجھ سے اس کی شکایت کرو اور مجھ سے اسکی باز پرس بھی کرو۔ کیونکہ میں اور تم اس سعادت کے زیادہ لائق ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں اپنی رحمت سے نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد بن ابی بکر کی اہل خربتا کو دھمکی

ہشام نے ابومخنف کے حوالے سے یزید بن ظبیان الہمدانی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ محمد بن ابی بکر نے والی مصر بننے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد امیر معاویہؓ بن ابی سفیان کو متعدد خطوط لکھے اور کافی عرصہ تک دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ کیونکہ عام لوگ ان خطوط کا سننا برداشت نہیں کر سکتے اس لئے میں نے انھیں نظرانداز کر دیا ہے۔

ایک ماہ کامل گزر جانے کے بعد محمد بن ابی بکر نے اس جماعت کے پاس پیغام بھیجا جس نے ابھی تک حضرت علیؓ کی بیعت نہ کی تھی اور تمام اختلافات سے علیحدہ تھی اور قیسؓ نے انھیں ان کے حال پر چھوڑ رکھا تھا کہ یا تو تم لوگ ہماری اطاعت میں داخل ہو جاؤ یا ہمارے شہروں سے نکل جاؤ۔ اس جماعت نے کہلوایا کہ آپ ہمیں اسوقت تک ہمارے حال پر چھوڑ دیں جب تک یہ اختلافات طے نہیں پا جاتے اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہو جاتا کہ فی الحقیقت ہمارا خلیفہ کون ہے آپ ہم سے جنگ میں عجلت سے کام نہ لیجئے لیکن محمد نے ان کی بات قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر ان لوگوں نے بھی اپنی حفاظت کا سامان جمع کر لیا اور اس سے جنگ کی تیاریاں کر لیں۔

جنگ صفین کے موقع پر ان لوگوں نے محمد کو نہایت خوف میں مبتلا رکھا۔ جس وقت ان کے پاس یہ خبر پہنچی کہ معاویہؓ اور اہل شام کی علیؓ سے جنگ بند ہو گئی ہے اور علیؓ اور عراقی معاویہؓ اور اہل شام کو چھوڑ کر عراق واپس چلے گئے اور فیصلہ تحکیم پر موقوف ہو گیا تو ان لوگوں نے محمد بن ابی بکر سے جنگ چھیڑ دی اور اس کے مقابلہ پر آ گئے۔ محمد نے ان کے مقابلے کے لئے حارث بن جمہان الجعفی کو روانہ کیا۔ ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا محمد نے اس کے بعد بنو کلب کے ایک شخص ابن مضاہم کو لشکر دے کر ان کے مقابلے پر روانہ کیا ان لوگوں نے اسے بھی موت کی نیند سلا دیا۔

طبری کہتے ہیں کہ اسی سنہ میں مرد کا مرزبان آیا اور اس نے ابن عامر سے حضرت علیؓ کی خلافت پر صلح کر لی۔

مرزبان سے صلح

علی بن محمد المدائنی نے ابوزکریا العجلانی کے واسطہ سے محمد بن اسحاق کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ مرد کا مرزبان ماہویہ ابراز جنگ جمل کے بعد صلح کی غرض سے حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت علیؓ نے اسے مرد، اسادرہ اور جند سلارین کے دہقانوں کے لئے ایک عہد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامہ لکھ کر دیا۔ اس میں تحریر تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہدایت کے پیروکاروں پر سلام ہو۔ مرو کا مرزبان ماہویہ ابراز میرے پاس آیا۔ میں اس سے راضی ہوں۔

یہ تحریر ۳۶ھ میں لکھی گئی۔ لیکن اس کے بعد یہ سب لوگ کافر ہو گئے۔ اور ابر شہر کے دروازے بند کر لئے

خلید بن طریف کی خراسان روانگی

علی بن محمد المدائنی نے ابو مخنف، حنظلہ بن الاعلم اور ماہان الحنفی کے حوالے سے اصبغ بن نباتہ المجاشعی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ اسی سال حضرت علیؓ نے خلید بن قرۃ الیربوعی کو خراسان کا عامل بنا کر روانہ فرمایا۔ انھیں خلید بن طریف بھی کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۰

جنگ صفین کی تیاریاں

عمروؓ بن العاص کی امیر معاویہؓ سے بیعت

اسی سنہ میں حضرت عمروؓ بن العاص حضرت علیؓ کے مقابلے کے لئے امیر معاویہؓ کے ساتھ شامل ہوئے اور ان کی بیعت کی۔

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد، طلحہ، ابوحارثہ اور ابوعثمان کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کر لیا تو عمروؓ بن العاص مدینہ چھوڑ کر شام کی طرف چلے گئے اور فرمایا۔ اے اہل مدینہ خدا کی قسم جو شخص یہاں مقیم رہے گا اور پھر اس کی موجودگی میں عثمانؓ شہید کر دیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور ذلت مسلط فرمائیں گے۔ جس شخص میں اتنی قوت نہ ہو کہ وہ عثمانؓ کی مدد کر سکے تو اسے مدینہ چھوڑ کر چلے جانا چاہیے۔

الغرض عمروؓ بن العاص اور ان کے بیٹے عبداللہؓ اور محمد مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔ ان کے بعد حسانؓ بن ثابت نے بھی مدینہ چھوڑ دیا اور دیگر بہت سے صحابہ نے بھی اسی خطرہ سے مدینہ سے کوچ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوحارثہ اور ابوعثمان کا بیان ہے کہ عمرو بن العاص مدینہ سے چل کر عجلان پہنچے ان کے دونوں بیٹے ان کے ساتھ تھے۔ ابھی وہ عجلان ہی میں مقیم تھے کہ ادھر سے ایک سوار کا گزر ہوا۔ عمرؓ بن العاص نے اس سے سوال کیا۔ تمھارا نام کیا ہے؟

سوار :۔ حصیرہ

عمروؓ :۔ عثمان محصور ہو گئے ہیں۔ عمروؓ نے یہ اس نام سے فال لی تھی۔ یہ جملہ کہنے کے بعد اس سوار سے سوال کیا کہ مدینہ کا کچھ حال بتاؤ۔

سوار :۔ عثمانؓ محصور ہو گئے ہیں۔

عمروؓ :۔ لوگ انھیں شہید بھی کر دیں گے۔

ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ ایک سوار کا ادھر سے گزر ہوا۔ عمروؓ نے اس سے سوال کیا کہ کہاں سے آئے۔

سوار :۔ مدینہ سے۔

عمروؓ :۔ تمھارا نام کیا ہے؟

سوار :۔ قتال۔

عمروؓ :۔ عثمانؓ شہید کر دیئے گئے۔ پھر اس سے عمروؓ نے مدینہ کا حال پوچھا۔

سوار :۔ عثمانؓ شہید کر دیئے گئے ہیں۔

اس کے چند روز بعد ایک اور سوار کا ادھر سے گزر ہوا۔ عمروؓ نے سوال کیا تم کہاں سے آرہے ہو؟

سوار :۔ مدینہ سے۔

عمروؓ :۔ تمھارا نام کیا ہے؟

سوار :۔ حرب

عمروؓ :۔ اب جنگ ہوگی۔ مدینہ کا کیا حال ہے۔

سوار :۔ حضرت عثمانؓ بن عفان شہید کر دیئے گئے ہیں اور علیؓ ابن ابی طالب کی بیعت کر لی گئی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمروؓ :۔ میں ابو عبداللہؓ ہوں۔ اب اس شخص سے جنگ ہو گی جس نے حضرت عثمانؓ بن عفان کے سوئی بھی چبھوئی ہو گی۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ اور ان پر اپنی رحمت نازل کرے۔

اس پر سلامۃ بن زنباع الجذامی نے لوگوں سے کہا اے قریشیو خدا کی قسم تمھارے اور عرب کے درمیان ایک دروازہ تھا اگر وہ ٹوٹ گیا ہے تو دوسرا اور دروازہ بنالو۔

عمروؓ :۔ یہی تو ہم چاہتے ہیں۔ اور دروازہ بننے کی صلاحیت تو وہی شخص رکھ سکتا ہے جو تکلیف کے وقت بھی حق پر قائم رہے۔ اور لوگوں میں برابر انصاف کرے پھر عمروؓ بن العاص نے تمثیلاً یہ شعر پڑھا ؎

یَا لَہفَ نَفسِی عَلَی مَالِکٍ وَ ھَل یَصرِفُ اللَّہفُ حِفظَ القَدَرِ

(ترجمہ) میری جان مالک پر قربان ہو لیکن اس جان قربان کرنے سے تقدیر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

اَنزِعُ مِنَ الحَرِّ اَودَی بِہِم فَاعذِرُھُم اَم بِقَومِی سَکَر

(ترجمہ) کیا اس طرح میں انھیں گرمی سے بچا سکتا ہوں۔ میں تو صرف ایک عذر پیش کر رہا ہوں یا اپنی قوم کا ماتم کر رہا ہوں۔

اس کے بعد عمروؓ نے یہاں سے روتے ہوئے کوچ کیا وہ بالکل عورتوں کی طرح رو رہے تھے۔ ہائے عثمانؓ آج میں حیاء اور دین دونوں کا ماتم کر رہا ہوں۔ عمروؓ اسی طرح روتے ہوئے دمشق پہنچے انھیں اپنے تن و تن کا کچھ بھی ہوش نہ تھا کہ وہ کچھ سوچ سکتے۔

ایک پادری کی خلافت کے بارے میں پیشین گوئی

سری نے شعیب، سیف اور محمد بن عبداللہ کے حوالے سے ابو عثمان کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمروؓ بن العاص کو عمان بھیجا تو انھوں نے وہاں ایک پادری سے کچھ باتیں سنیں۔ جب انھوں نے یہ دیکھا کہ واقعتاً وہ باتیں اسی طرح ظہور میں آئیں تو عمروؓ نے اس سے سوال کر کے بھیجا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کب ہو گی اور آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد کون آپ کا جانشین ہوگا۔

پادری :۔جو شخص درجہ میں آپ کے بعد ہوگا۔لیکن اس کی مدت خلافت بہت کم ہوگی۔

عمرؓ :۔اس کے بعد کون ہوگا؟

پادری :۔انھی کی قوم میں سے ایک شخص ہوگا جو رتبہ میں پہلے کے مثل ہوگا۔

عمرؓ :۔اس کی خلافت کتنی مدت رہے گی؟

پادری :۔اس کی خلافت ایک طویل مدت رہے گی لیکن وہ قتل کر دیا جائے گا۔

عمرؓ :۔آیا دھوکہ سے قتل ہوگا یا اس کی جماعت اسے قتل کرے گی۔

پادری :۔دھوکہ سے قتل ہوگا۔

عمرؓ :۔اس کے بعد کون ہوگا؟

پادری :۔اسی کی قوم میں سے ایک شخص ہوگا جو درجہ میں اس کے قریب ہوگا۔

عمرؓ :۔اس کی مدت خلافت کیا ہوگی۔

پادری :۔یہ بھی ایک طویل مدت تک خلیفہ رہے گا اور اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔

عمرؓ :۔یہ کیسے قتل ہوگا؟

پادری :۔اس کی جماعت اس کے خلاف بغاوت کرکے اسے قتل کرے گی۔

عمرؓ :۔یہ تو انتہائی سخت معاملہ ہے۔لیکن اس کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟

پادری :۔اسی کی قوم میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا۔لوگ اس سے اختلاف کریں گے۔اس کے زمانے میں باہم بہت سخت لڑائیاں ہوں گی اور ابھی اس کی خلافت پر اتفاق بھی نہ ہونے پائے گا کہ اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔

عمرؓ :۔یہ کیسے قتل کیا جائے گا؟

پادری :۔دھوکہ سے۔

عمرؓ :۔اس کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پادری :- جو شخص ارض مقدس کا امیر ہوگا ۔ اس کی حکومت بہت زبردست ہوگی اور بہت دن تک قائم رہے گی اس کے زمانے میں تمام فرقے جمع ہو جائیں گے اور ہر قسم کا انتشار ختم ہو جائے گا ۔ یہ خلیفہ اپنی موت مرے گا

عمروؓ بن العاص کا امیر معاویہؓ کی جانب میلان

واقدی نے موسیٰ بن یعقوب کے حوالے سے اس کے چچا کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب عمروؓ بن العاص کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو انھوں نے فرمایا میں یہاں وادی السباع میں آرام سے بیٹھا ہوں تو گویا میں نے ہی انھیں قتل کیا ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کے بعد یہ خلافت کسے ملتی ہے ۔ اگر طلحہؓ خلیفہ ہوتے ہیں تو وہ عرب کے ایک نوجوان ہیں اور خلافت کے اہل ہیں ۔ اور اگر علیؓ خلیفہ ہوتے ہیں تو وہ حق کو نچوڑ کر رکھ دیں گے ۔ لیکن مجھے ان کی خلافت پسند نہیں ۔ جب عمروؓ کو یہ معلوم ہوا کہ علیؓ کی بیعت کر لی گئی ہے تو انھیں یہ بہت ناگوار گزرا وہ کچھ دن تک اسی انتظار میں رہے کہ دیکھئے کیا حالات پیش آتے ہیں ۔ جب انھیں طلحہؓ وزبیرؓ اور حضرت عائشہؓ کی بصرہ کی جانب کوچ کی اطلاع ملی تو انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مجھے اس وقت تک خاموش رہنا چاہیئے ۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں ۔

جب انھیں یہ معلوم ہوا کہ طلحہؓ وزبیرؓ شہید کر دیئے گئے ہیں تو انھیں اس کا انتہائی غم ہوا ۔ کسی نے ان سے کہا کہ معاویہؓ علیؓ کی بیعت کرنا نہیں چاہتے ۔ اگر آپ معاویہؓ کے پاس چلے جائیں تو وہ آپ کے لئے علیؓ بن ابی طالب سے زیادہ بہتر ثابت ہوں گے اور ویسے بھی معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور وہ ان کے قصاص کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔

عمروؓ بن العاص کا بیٹوں سے مشورہ

یہ معلوم ہونے کے بعد عمروؓ بن العاص نے اپنے بیٹوں کو مشورہ کے لئے طلب کیا ۔ جب دونوں بیٹے آگئے تو ان سے فرمایا ۔ تمھیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں ۔ لوگوں نے علیؓ کی بیعت کر لی ۔ لیکن معاویہؓ علیؓ کی مخالفت پر تیار ہیں ۔ تمھاری کیا رائے ہے ۔ جہاں تک میری رائے کا تعلق ہے تو علیؓ کے ساتھ ملنے میں کوئی بھلائی نہیں وہ تو پرانے راستے ہی پر چلے گا اور اپنے کام میں کسی کو شریک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرے گا۔

عبداللہؓ بن عمروؓ:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو وہ آپ سے راضی تھے۔ اسی طرح، ابوبکرؓ بھی وفات کے وقت تک آپ سے خوش رہے۔ پھر عمرؓ بھی تا زندگی آپ سے راضی رہے۔ میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اپنے ہاتھ روکے رکھیں اور اپنے گھر میں بیٹھ جائیں اور جب لوگ کسی ایک امام پر متفق ہو جائیں تو آپ اسکی بیعت کر لیں۔

محمد بن عمروؓ:۔ آپ کی عرب میں وہی حیثیت ہے جو دانتوں میں کچلی کی ہوتی ہے۔ مجھے کسی ایک امام پر اتفاق ہوتے نظر نہیں آتا۔ اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ آپ کا لوگوں میں کوئی ذکر ہو اور نہ شہرہ۔

عمروؓ :۔ اے عبداللہؓ تم نے جو رائے دی ہے وہ واقعتاً میری آخرت کے لئے بہت بہتر ہے اور اس رائے پر عمل کرنے سے دین بھی سالم رہے گا۔ اور محمد نے جو رائے دی ہے وہ دنیاوی لحاظ بہت بہتر ہے لیکن آخرت کے لحاظ سے بہت بری ہے۔

عمروؓ بن العاص کی شام کو روانگی

عمروؓ بن العاص نے اس گفتگو کے بعد اپنے بیٹوں کے ساتھ یہاں سے کوچ کیا اور شام پہنچے۔ شام کے باشندے امیر معاویہؓ کو قصاص پر آمادہ کر رہے تھے۔ حضرت عمروؓ بن العاص نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم واقعتاً حق پر ہو اس لئے خلیفۂ مظلوم کے قصاص کا مطالبہ کرو لیکن امیر معاویہؓ نے عمروؓ بن العاص کے اس قول پر کوئی توجہ نہ دی۔

عمروؓ بن العاص کے بیٹوں نے ان سے کہا معاویہؓ نے تمھاری بات کی جانب کوئی توجہ نہیں دی اس لئے آپ کسی اور کے پاس چلئے۔

لیکن عمروؓ بن العاص نے اس مشورہ پر کوئی توجہ نہ دی اور تنہائی میں امیر معاویہؓ کے پاس پہنچے اور ان سے کہا۔ مجھے تجھ پر بہت تعجب ہے کہ میں تو تیری حمایت پر آمادہ ہوں اور تو مجھ سے منہ پھیر رہا ہے خدا کی قسم اگر ہم تیرے ساتھ خلیفہ کے قصاص کا مطالبہ کریں تو ہمیں اس شخص سے جنگ کرنی ہو گی جسکی سبقت اسلام، قرابت رسول اور فضیلت سے تو بھی واقف ہے۔ لیکن ہم نے دنیا کو اختیار کر لیا ہے۔ یہ سن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر معاویہؓ نے ان سے صلح کر لی اور ان کی جانب مائل ہو گئے۔

جریرؓ بن عبداللہ کی پیغام بری

جب حضرت علیؓ جنگ جمل سے فارغ ہو گئے اور بصرہ سے کوفہ کی جانب کوچ کیا تو جریرؓ بن عبداللہ البجلی کو معاویہؓ کے پاس قاصد بنا کر بھیجا کہ انھیں اطاعت کی دعوت دو۔

حضرت علیؓ جب جنگ کے لئے بصرہ تشریف لے گئے تھے تو جریرؓ بن عبداللہ ہمدان کے گورنر تھے انھیں وہاں حضرت عثمانؓ نے گورنر متعین کیا تھا اور اشعث بن قیس حضرت عثمانؓ کی جانب سے آذربائیجان کے عامل تھے۔ جب حضرت علیؓ بصرہ سے کوفہ کی طرف چلے تو ان دونوں کو لوگوں نے بیعت لینے اور اپنے پاس چلے آنے کا حکم بھیجا۔ ان دونوں نے لوگوں سے بیعت لی اور حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

عمر بن شبہ نے ابوالحسن کے حوالے سے ابو عوانہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ نے امیر معاویہؓ کے پاس قاصد بھیجنے کا ارادہ کیا تو جریرؓ بن عبداللہ نے عرض کیا کہ آپ مجھے قاصد بنا کر بھیج دیجئے کیونکہ میری اس سے دوستی ہے۔ میں معاویہؓ کو آپ کی اطاعت کی دعوت دونگا اور انھیں اس پر مجبور کرونگا

اشتر :- آپ اسے ہرگز معاویہؓ کے پاس نہ بھیجئے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ دل سے معاویہؓ کے ساتھ ہے

علیؓ :- انھیں جانے دو تاکہ ہمیں یہ معلوم ہو کر یہ وہاں سے کیا خبر لاتے ہیں۔

حضرت علیؓ نے معاویہؓ کے نام ایک خط بھی تحریر کیا جس میں لکھا کہ تمام مہاجرین و انصار نے ان کی بیعت پر اتفاق کر لیا ہے۔ اس میں طلحہؓ و زبیرؓ کے بیعت توڑنے اور ان سے جنگ کا بھی ذکر کیا اس خط میں معاویہؓ کو حضرت علیؓ نے اپنی اطاعت کی دعوت　　دی تھی کہ جیسے مہاجرین و انصار نے میری اطاعت قبول کر لی ہے اسی طرح تم بھی میری بیعت کر لو۔

جب حضرت جریرؓ بن عبداللہ شام پہنچے تو امیر معاویہؓ نے انھیں ٹالنا شروع کیا تاکہ وہ یہاں کا ماحول دیکھ لیں اور عمروؓ بن العاص کو بلا کر مشورہ طلب کیا۔

عمروؓ بن العاص نے جواب دیا کہ آپ شام کے رؤساء کو مدد کے لئے لکھئے اور خون عثمانؓ کا تمام الزام اس کے سر تھوپ کر اس سے جنگ شروع کر دیجئے۔ معاویہؓ نے اسی رائے پر عمل کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قمیض عثمانؓ

سری نے شعیب و سیف کے حوالے سے محمد و طلحہ کا بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت نعمانؓ بن بشیرؓ مدینہ سے حضرت عثمانؓ کا وہ قمیض لے کر شام پہنچے جس میں حضرت عثمانؓ شہید کیے گئے تھے اور جو خون میں تر تھا۔ نعمانؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کی زوجہ نائلہ کی انگلیاں بھی تھیں جن میں سے دو انگلیاں تو پوروں سے کٹی ہوئی تھیں ایک ہتھیلی سے اور دو جڑ سے کٹی ہوئی تھیں اور آدھا انگوٹھا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے یہ قمیض ممبر پر رکھ دیا اور تمام مقامات کے لشکروں کو اس قمیض کے حال سے مطلع کیا۔ لوگ اس قمیض پر ٹوٹ پڑے۔ یہ قمیض ایک سال تک منبر پر رکھا رہا اور انگلیاں ٹنگی رہیں لوگ اس اس قمیض وغیرہ کو دیکھ کر زار و قطار روتے تھے۔ لوگوں نے قسمیں کھائی تھیں کہ وہ نہ تو اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے اور نہ احتلام کے بغیر غسل کریں گے اور نہ بستروں پر سوئیں گے تاوقتیکہ قاتلین عثمانؓ کو قتل نہ کر دیں اور جو شخص بھی ان کی راہ میں حائل ہوگا اسے فنا کے گھاٹ اتار دیں گے یا خود ختم ہو جائیں گے لوگ اسی طرح قمیص عثمانؓ پر لوٹے پڑے رہے یہ قمیض روزانہ منبر پر رکھا جاتا۔ کبھی کبھی امیر معاویہؓ اس قمیض کو خود پہنتے اور اپنے گلے میں نائلہ کی انگلیاں ڈال لیتے۔

عمر بن شعبہ نے ابوالحسن کے حوالے سے عوانہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جریرؓ بن عبداللہ نے شام میں یہ تمام منظر دیکھا جب وہ حضرت علیؓ کے پاس واپس آئے تو انھوں نے بتایا کہ تمام اہل شام آپ سے جنگ کرنے پر متفق ہیں۔ یہ سب کے سب عثمانؓ کے قمیض کو دیکھ کر روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علیؓ نے عثمانؓ کو قتل کیا اور ان کے قاتلین کو پناہ دی اور وہ اس وقت تک باز نہ آئیں گے جب تک ان قاتلین کو قتل نہ کر دیں گے

اشتر کی کینہ پروری

یہ سن کر اشتر نے حضرت علیؓ سے کہا۔ میں نے تو آپ کو پہلے ہی منع کیا تھا کہ جریرؓ کو قاصد بنا کر نہ بھیجیں۔ میں تو پہلے ہی کہتا تھا کہ اس کے دل میں آپ کی جانب سے عداوت و کینہ بھرا ہوا ہے۔ اس کے بھیجنے سے تو یہ بہتر تھا کہ آپ مجھے قاصد بنا کر روانہ کر دیتے۔ یہ مزے سے معاویہؓ کے پاس ٹھہرا رہا اور جو دروازہ اپنے لئے کھلوانا چاہتا ہوگا اسے کھلوایا ہوگا اور جسے بند کرانا چاہتا ہوگا اسے بند کرایا ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جریرؓ نے کہا۔ اگر تو شام جاتا تو وہ ضرور تجھے قتل کر دیتے۔ کیونکہ ان کا یہ کہنا بھی ہے کہ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین میں سے ہے۔

اشتر :۔ خدا کی قسم اگر اے جریرؓ میں وہاں جاتا تو ان کے جواب کا انتظار نہ کرتا اور معاویہؓ پر ایسا حملہ کرتا کہ انھیں ہر فکر سے نجات دیتا۔ اور اگر امیر المومنین میری بات تسلیم کریں تو میں تجھے اور تجھ جیسے آدمی کو ایسے قید خانے میں بند کروں جہاں سے تم کبھی بھی نہ نکل سکو تاوقتیکہ یہ تمام معاملات طے نہ ہو جائیں۔

اس بات پر جریرؓ بگڑ کر قرقیسیا چلے گئے اور امیر معاویہؓ کو خط تحریر کیا کہ تم فوراً علیؓ پر حملہ کر دو ادھر حضرت علیؓ لشکر لے کر آگے بڑھے اور نخیلہ میں قیام کیا۔ یہیں عبداللہؓ بن عباسؓ بصرہ کا لشکر لے کر حضرت علیؓ کی خدمت میں پہنچے۔

حضرت علیؓ کی صفین کو روانگی

عبداللہ بن احمد المروزی نے احمد، سلیمان، عبداللہ اور معاویہ بن عبدالرحمن کے حوالے سے ابوبکر الہذلی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے بصرہ پر حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کو امیر بنایا اور خود کوفہ روانہ ہوئے۔ یہاں پہنچ کر صفین جانے کا ارادہ کیا اور لوگوں سے مشورہ کیا۔ بعض کی رائے یہ تھی کہ آپ خود کوفہ میں مقیم رہیں اور یہاں سے لشکر روانہ کرتے رہیں۔ بعض لوگوں کی رائے یہ تھی کہ آپ کو خود ہمارے ساتھ چلنا چاہئے۔ الغرض اسی رائے پر اتفاق ہوا اور لوگوں نے جنگی تیاریاں شروع کر دیں۔

امیر معاویہؓ کی جنگی تیاریاں

جب امیر معاویہؓ کو حضرت علیؓ کے ارادوں کی خبر ملی تو انھوں نے عمروؓ بن العاص کو طلب کیا اور ان سے مشورہ لیا۔

عمروؓ :۔ جب تمھیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ علیؓ خود جنگ کرنے کے لئے آ رہے ہیں تو تم بھی خود ہی لشکر لے کر جاؤ اور اپنی تدابیر کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دو۔

معاویہؓ :۔ اے ابو عبداللہؓ اب تو یہی کرنا ہے۔

لوگ جنگ کی تیاریاں کرنے لگے۔ عمروؓ بن العاص ان کے پاس جاتے اور ان سے کہتے علیؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے ساتھیوں میں کیا دم رکھا ہے عراق مختلف ٹولیوں میں بٹے ہوئے ہیں ان کی شوکت تو ختم ہو چکی۔ ان کی دھاریں اب کند ہو گئیں ہیں۔ تم یہ بھی جانتے ہو کہ بصرہ والے علیؓ کے مخالف ہیں انھوں نے علیؓ کے ساتھیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں ان کی اکثر تعداد اور بڑے بڑے سردار جمل کے روز موت کے گھاٹ اتار دیئے ہیں اب علیؓ ایک چھوٹی اور بدترین قسم کی جماعت لے کر میدان میں آ رہے ہیں ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے تمھارے خلیفہ کو قتل کیا ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ نہ تو حق ضائع کرو اور نہ اپنا خون رائیگاں جانے دو۔

امیر معاویہؓ نے شام کے تمام لشکروں کو تیاری کا حکم دیا اور اس تمام لشکر کا جھنڈا عمرو بن العاصؓ کے سپرد کیا۔ عمروؓ نے یہ جھنڈا اپنے غلام وردان کو دیا۔ ایک جھنڈا اپنے بیٹے عبداللہؓ اور دوسرا جھنڈا محمد کو دیا۔ حضرت علیؓ نے اپنا جھنڈا اپنے غلام قنبر کو دیا۔ اسی پر عمروؓ بن العاص نے یہ شعر کہا ؎

هَلْ يُغْنِيَنَّ وَرْدَانُ عَنِّي قَنْبَرَا　　وَتُغْنِي السَّكُونُ عَنِّي حِمْيَرَا

(ترجمہ) کیا میری طرف سے وردان قنبر کے لئے کافی نہیں ہے۔ کہ وہ مجھے حمیر کی جانب سے سکون عطا کئے ہوئے ہے۔

إِذَا الْكُمَاةُ بِسُوا السَّنَوَّرَا

اگر کسی چوہے کو بلی کی کھال پہنا دیں تو وہ بلی نہ جائے گا

جب حضرت علیؓ کو اس شعر کی خبر پہنچی تو انھوں نے فرمایا ؎

لَأُصْبِحَنَّ الْعَاصِيَ ابْنَ الْعَاصِي　　سَبْعِيْنَ أَلْفًا عَاقِدِي النَّوَاصِي

(ترجمہ) میں عنقریب نافرمان بن نافرمان کے سر پر ستر ہزار کا لشکر لے کر پہنچوں گا جن کے ہاتھوں میں گھوڑوں کی لگامیں ہوں گی۔

مُجَنِّبِيْنَ الْخَيْلَ بِالْقِلَاصِ　　مُسْتَحْقِبِيْنَ حَلَقَ الدِّلَاصِ

(ترجمہ) جو میدان میں گھوڑوں کو بچانا جانتے ہیں۔ اور جو کھوپڑیوں سے سر اتار لیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب امیر معاویہؓ کو یہ اشعار معلوم ہوئے تو انھوں نے عمروؓ سے فرمایا۔ مجھے یقین ہے کہ علیؓ نے جو کہا ہے وہ تیرے ساتھ پورا کرکے دکھائے گا۔

ولید کے اشعار

حضرت معاویہؓ کوچ کرنے میں تاخیر سے کام لے رہے تھے۔ انھوں نے ہر اس شخص کو خط تحریر کیا جسے علیؓ سے کچھ بھی خوف لاحق تھا۔ یا علیؓ نے اس پر کوئی اعتراض کیا تھا یا جس کی نظروں میں حضرت عثمانؓ کے خون کی عظمت تھی یا حضرت عثمانؓ کی کسی صورت میں بھی اس نے حمایت کی تھی۔ جب ولید کو یہ . . معلوم ہوئے تو اس نے امیر معاویہؓ کے پاس یہ اشعار لکھ کر روانہ کیے۔

أَلَا أَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ بْنَ حَرْبٍ　　فَإِنَّكَ مِنْ أَخِي ثِقَةٍ مُلِيمُ

(ترجمہ) کوئی معاویہؓ بن حرب کو یہ خبر پہنچا دے کہ تو اپنے معتبر بھائی کی جانب سے ملامت کے قابل ہے۔

قَطَعْتَ الدَّهْرَ كَالسَّدِمِ الْمُعَنَّى　　تُهَدِّرُ فِي دِمَشْقَ فَمَا تَرِيمُ

(ترجمہ) تو نے بے توجہ دیوار کی طرح زمانہ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ تو دمشق میں آرام کر رہا ہے آخر تیری آرزو کیا ہے۔

وَإِنَّكَ وَالْكِتَابَ إِلَى عَلِيٍّ　　كَدَابِغَةٍ وَقَدْ حَلِمَ الْأَدِيمُ

(ترجمہ) تو کمزور عورت کی طرح بیٹھا علیؓ کو خط لکھ رہا ہے حالانکہ بے عقل کو بھی عقل آگئی ہے

يُمَنِّيكَ الْإِمَارَةَ كُلُّ رَكْبٍ　　لِأَنْقَاضِ الْعِرَاقِ بِهَا رَسِيمُ

(ترجمہ) تجھے ہر سوار امارت کی امید دلاتا اور عراق سے قطع تعلق کرنے کے لئے کہتا ہے

وَلَيْسَ أَخُو التِّرَاتِ بِمَنْ تَوَانَى　　وَلَكِنْ طَالِبُ التِّرَةِ الْغَشُومُ

(ترجمہ) تو مرد میدان ہی نہیں ہے۔ کیونکہ مرد میدان اس طرح ٹال مٹول نہیں کرتے۔

وَلَوْ كُنْتُ الْقَتِيلَ وَكَانَ حَيًّا　　لَجَرَّدَ لَا أَلَفُّ وَلَا سَؤُومُ

(ترجمہ) اگر میں قتل ہو جاؤں اور معاویہؓ زندہ رہے تو وہ تب بھی خلوت میں بیٹھ جائے میں اسے نہ تو اپنی جانب مائل کر سکتا ہوں اور نہ برا کہہ سکتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا نَكِلُ عَنِ الْأُمُورِ حَتّٰى　　يُبْنٰى بِهَا وَلَا يُدَمُّ جَشُومُ

(ترجمہ) وہ لڑائیوں سے گھبرانے والا نہیں لیکن اسوقت تک نہیں جب تک سر پر آ نہیں پڑتی اور نہ وہ گھبرانے والا ہے۔

وَقَوْمُكَ بِالْمَدِيْنَةِ قَدْ اُبِيْرُوْا　　فَهُمْ صَرْعٰى كَاَنَّهُمُ الْهَشِيْمُ

(ترجمہ) مدینہ میں تیری قوم ختم کر دی گئی ہے۔ وہ ایسے کٹے پڑے ہیں جیسے سوکھی گھاس کٹی ہوئی ہو۔

معاویہؓ نے یہ اشعار پڑھ کر اپنے کاتب شداد بن اوس کو بلایا اور اس سے کہا کہ غذات لاؤ۔ وہ کاغذات لے کر آیا۔ اور جواب لکھنے بیٹھا۔ امیر معاویہؓ نے اس سے فرمایا۔ جلدی نہ کرو اور یہ شعر تحریر کرو۔

وَمُسْتَعْجِبٍ مِمَّا يَرٰى مِنْ اَنَاتِنَا　　وَلَوْ زَبَنَتْهُ الْحَرْبُ لَمْ يَتَرَمْرَمِ

(ترجمہ) مجھے اپنی گدی پر بہت تعجب ہے کہ اس پر جنگ مسلط ہو جائے تو وہ ذرا بھی نہیں گھبراتی

یہ شعر لکھے جانے کے بعد امیر معاویہؓ نے کاتب سے فرمایا ان کاغذات کو اسی طرح سادہ بند کر کے روانہ کر دو کاتب نے وہ کاغذات ولید کے پاس بھیج دیئے۔ جب اس نے یہ کاغذات کھول کر دیکھے تو ان میں یہ شعر درج تھا۔

لشکر علیؓ کی روانگی

جب حضرت علیؓ نے امیر معاویہؓ کے مقابلے کے لئے کوچ کیا تو ایک عراقی نے امیر معاویہؓ کو یہ اشعار لکھ کر بھیجے ؎

اَبْلِغْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخَا الْعِرَاقِ اِذَا اَتَيْتَا

امیر المؤمنین کو یہ اطلاع پہنچا دو کہ عراق آنے والے ہیں۔

اَنَّ الْعِرَاقَ وَاَهْلَهَا　　عُنُقٌ اِلَيْكَ فَهَيْتَ هَيْتَا

(ترجمہ) افسوس صد افسوس کہ عراق والوں کی گردنیں تیری طرف اٹھی ہوئی ہیں۔

عوانہ کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ نے زیاد بن النضر الحارثی کو آٹھ ہزار فوج دے کر روانہ کیا۔ اس کے پیچھے پیچھے شریح بن ہانی کو چار ہزار فوج دے کر بھیجا۔ بقیہ لشکر کے ساتھ حضرت علیؓ نے کوچ کر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدائن میں قیام کیا۔ مدائن سے بھی بہت سے جنگ جو حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل ہو گئے حضرت علیؓ نے مدائن پر سعدؓ بن مسعود الثقفی کو امیر بنایا یہ مختار بن ابی عبید کذاب کے چچا تھے۔ مدائن سے حضرت علیؓ نے معقلؓ بن قیس کو تین ہزار لشکر دے کر روانہ کیا اور انھیں حکم دیا کہ موصل پر قبضہ کر لو۔

دریائے فرات پر پل باندھنے کا حکم

ہشام بن محمد نے ابو مخنف، حجاج بن علی کے حوالے سے عبداللہ بن عمار بن عبد یغوث البارقی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ رقہ پہنچے تو انھوں نے اہل رقہ سے فرمایا میرے لئے یہاں دریائے فرات پر ایک پل باندھ دو تاکہ میں دریا عبور کر کے شام کی سرزمین میں داخل ہو جاؤں۔ انھوں نے پل باندھنے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں نے کشتیاں پہلے ہی سے اپنے قبضہ میں کر لی تھیں۔ حضرت علیؓ یہاں سے کوچ کر کے منبج کے پل کی طرف بڑھے تاکہ ادھر سے دریا عبور کیا جا سکے اور یہاں اشتر کو چھوڑ گئے۔

اشتر نے دل میں خیال کیا کہ جس طرح لشکر منبج کے پل سے دریا پار کریگا اسی طرح مجھے بھی یہاں سے دریا پار کرنا چاہئے۔ اس نے اہل رقہ سے چلا کر کہا۔

اے قلعہ والو میں تمھیں اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں کہ کہ اگر امیر المومنین اپنے دستہ سمیت منبج کے پل سے گزر گئے اور تم نے یہاں ہمارے لئے پل نہ بنایا تو میں تم پر حملہ کر کے تمھارے مردوں کو قتل کر دوں گا اور تمھاری اس زمین کو اجاڑ کر رکھ دوں گا تمھارے قبضہ میں جتنے مال ہیں وہ سب چھین لوں گا۔

یہ سن کر اہل رقہ نے باہم مشورہ کیا اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اشتر جس بات کی قسم کھاتا ہے وہ ہمیشہ پوری کر کے دکھاتا ہے اور اگر وہ کسی وقت قسم پوری بھی نہ کر سکے تب بھی اس صورت میں لوگوں کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس کے پاس پیغام بھیجا جائے کہ ہم پل بنانے کے لئے تیار ہیں۔ انھوں نے یہ پیغام اشتر کے پاس پہنچا دیا۔

حضرت علیؓ بھی منبج کی جانب سے ادھر ہی واپس آ گئے۔ جب پل تیار ہو گیا تو اس پر سے سوار اور پیدل گزرنے لگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے اشتر کو حکم دیا کہ تم تین ہزار سواروں کے ساتھ پیچھے رہو۔ جب لشکر پل پر سے گزر جائے تم اس وقت پل عبور کرنا۔ اشتر اپنے دستے کے ساتھ دریا کے کنارے کھڑا رہا۔ جب پوری فوج گزر گئی تو اس نے پل عبور کیا۔

ابو مخنف نے حجاج بن علی کے حوالے سے عبداللہ بن عمار بن عبد یغوث کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب سوار دریا پار کرنے لگے تو گھوڑے آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے اسی گڑبڑ میں عبداللہ بن ابی الحصین الازدی کی ٹوپی نیچے گر پڑی۔ انھوں نے دریا میں اتر کر ٹوپی اٹھائی پھر عبداللہ بن حجاج الازدی کی ٹوپی گر پڑی اس نے بھی نیچے اتر کر ٹوپی اٹھائی اس کے بعد عبداللہ بن الحجاج نے عبداللہ بن ابی الحصین سے مخاطب ہو کر یہ شعر کہا ؎

فَإِنْ يَكُ ظَنُّ الزَّاجِرِي الطَّيْرِ صَادِقًا　　كَمَا زَعَمُوا اُقْتَلْ وَشِيكًا وَتُقْتَلُ

(ترجمہ) اگر فال لینے والے کا خیال صحیح ہے تو لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ میں بھی اور تو بھی قتل ہوں گے۔

عبداللہ ابی الحصین نے اسے جواب دیا تو نے میرے دل لگتی بات کہی ہے۔ یہ دونوں صفین کے روز مارے گئے۔

اہل عانات کا پل بنانے سے انکار

ابو مخنف نے خالد بن قطن الحارثی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے جب دریائے فرات عبور کر لیا تو زیاد بن النضر اور شریح بن ہانیؒ کو طلب فرمایا اور انھیں حکم دیا کہ تم اپنے دستے لے کر بطور ہراول آگے جاؤ۔ کوفہ سے چلتے وقت بھی یہ بطور ہراول آگے آگے تھے۔ یہ دونوں دریا کے کنارے کنارے اس خشکی پر سفر کرتے رہے جو کوفہ کے قریب واقع ہے اور یہاں سے سفر کر کے دونوں عانات پہنچے۔

انھیں یہ اطلاع مل چکی تھی کہ حضرت علیؓ اپنے دستے کے ساتھ جزیرہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور جزیرہ سے دریا عبور کرنا چاہتے ہیں۔ ادھر انھیں یہ بھی اطلاع مل چکی تھی کہ معاویہؓ شامیوں کا لشکر لے کر علیؓ کے مقابلے پر بڑھ رہے ہیں یہ اطلاع ملنے کے بعد انھوں نے غور و فکر کیا کہ یہ کسی صورت میں مناسب نہیں کہ ہمارے اور امیر المومنین کے درمیان دریا حائل رہے اور ایسی صورت میں شامی لشکر ہم پر ٹوٹ پڑے۔ چونکہ ہماری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد بھی بہت کم ہے اس لئے شامی لشکر سے مقابلہ بھی دشوار ہوگا اور کسی قسم کی امداد پہنچنی بھی ناممکن ہے اس لئے بہتر ہے کہ دریا فوراً عبور کر لیا جائے۔

انھوں نے اہل عانات کے پاس کہلا کر بھیجا کہ تم لوگ ہمارے لئے دریا پر پل باندھ دو انھوں نے پل باندھنے سے انکار کر دیا اور کشتیاں بھی سب روک لیں۔ یہ مجبوراً یہاں سے واپس لوٹے اور ہیت پہنچ کر وہاں سے دریا عبور کیا اور قرقیسیا کے قریب پہنچ کر حضرت علیؓ کے لشکر سے مل گئے۔ حضرت علیؓ نے اہل عانات پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ ان میں سے کچھ تو بھاگ گئے اور کچھ نے قلعہ میں بیٹھ کر دروازہ بند کر لیا۔

جب یہ دستے حضرت علیؓ کے پاس پہنچے تو انھوں نے ہنس کر فرمایا بہت عجیب کی بات ہے کہ ہمارا مقدمۃ الجیش ہمارے پیچھے آرہا ہے۔ حضرت علیؓ نے انھیں آگے روانہ کیا۔ انھوں نے راہ میں جو حالات پیش آئے تھے وہ علیؓ سے بیان کئے۔

لشکروں کا آمنا سامنا

حضرت علیؓ نے جب دریائے فرات عبور کیا تو پھر ان دونوں کو آگے روانہ ہونے کا حکم دیا۔ جب یہ دونوں روم کی سرحد پر پہنچے تو سامنے سے حضرت ابوالاعورؓ اسلمی، عمرو بن سفیان شامی مقدمۃ الجیش لے کر آرہے تھے۔ ان دونوں نے حضرت علیؓ کے پاس کہلا کر بھیجا کہ ہمارے مقابلے پر ابوالاعورؓ اسلمی آئے ہیں ہم نے انھیں آپ کی اطاعت کی دعوت دی لیکن ان میں سے کسی نے بھی یہ بات قبول نہیں کی۔ آپ جو حکم فرمائیں ہم اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اشتر کی سپہ سالاری

یہ حالات معلوم ہونے کے بعد حضرت علیؓ نے اشتر کو طلب کیا۔ اور اس سے بیان کیا کہ میرے پاس زیاد اور شریح نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ہمارے مقابلے کے لئے ابوالاعورؓ السلمی شامیوں کا دستہ لے کر آئے ہیں اور مجھے قاصد نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ دونوں لشکر آمنے سامنے پڑے ہوئے ہیں تو فوراً جا اور اپنے ساتھیوں کو بچا۔ وہاں پہنچنے کے بعد مقدمہ کا تو امیر ہوگا۔ لیکن جب تیرا دشمن سے آمنا سامنا ہو تو تو اپنی جانب سے جنگ نہ چھیڑنا انھیں پہلے اطاعت کی دعوت دینا اور ان کے طرز عمل کو دیکھ کر جنگ نہ شروع کرنا بلکہ بار بار انھیں اطاعت کی دعوت دینا۔ اور جب تو نا امید ہو جائے تو میمنہ تو زیاد کے سپرد کرنا اور میسرہ پر شریح کو مامور کرنا اور خود قلب لشکر میں رہنا۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب جنگ چھڑ جائے تو نہ تو دشمن کے بالکل قریب رہنا اور نہ زیادہ فاصلہ پر رہنا۔ تاکہ لوگوں میں خوف وہراس پیدا نہ ہو۔ میں بھی تیرے پیچھے پیچھے آ رہا ہوں۔

حضرت علیؓ کا خط

حضرت علیؓ نے زیاد و شریح کو ایک خط تحریر فرمایا میں نے تم پر مالک کو امیر متعین کیا ہے۔ تم اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔ کیونکہ مالک نہ تو اپنے زخمی ہونے سے ڈرتا ہے اور نہ موت سے ڈرتا ہے۔ جہاں جلدی کرنی چاہیئے وہاں عجلت سے کام لیتا ہے اور جہاں تاخیر کرنی چاہیئے وہاں تاخیر سے کام لیتا ہے۔ خبردار اس وقت تک جنگ شروع نہ کرنا جب تک ان لوگوں کو اطاعت کی دعوت نہ دے لو اور اصلاح کی کوششیں ختم نہ ہو جائیں۔

الغرض اشتر حضرت علیؓ کے پاس سے چل کر مقدمۃ الجیش پہنچا اور انھیں حضرت علیؓ کا حکم سنایا۔

پہلی جنگ

یہ دونوں لشکر آمنے سامنے پڑے رہے۔ جس روز اشتر وہاں پہنچا اس دن شام کو حضرت ابوالاعورؓ السلمی نے لشکر علیؓ پر حملہ کیا۔ دونوں لشکروں میں کچھ دیر جنگ جاری رہی اور ان دونوں نے اپنی اپنی جگہ ثابت قدمی دکھائی۔ جب شام ہوئی تو شامی لشکر واپس لوٹ گیا۔

اگلے روز لشکر علیؓ سے ہاشمؓ بن عتبۃ الزہری فوج لے کر میدان میں نکلے ان کے ساتھ سواروں اور پیدلوں کا ایک زبردست لشکر تھا۔ ادھر سے ابوالاعورؓ السلمی ان کے مقابلے پر آ گئے۔ اس روز تمام دن زبردست جنگ ہوتی رہی گھوڑے پر گھوڑا اور آدمی پر آدمی سوار تھا اور دونوں ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹے ہوئے تھے۔ شام کو یہ دونوں لشکر اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے۔

جب شامی لشکر لوٹا تو اشتر نے اچانک حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں عبداللہ بن المنذر التنوخی مارا گیا۔ یہ شامی لشکر کا ایک سوار تھا۔ اسے ظبیان بن عمارۃ التمیمی نے قتل کیا تھا۔

اشتر کی دعوت مقابلہ

اس جنگ کے دوران اشتر چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ کوئی مجھے ابوالاعورؓ کو دکھا دے۔ ابوالاعورؓ نے تمام لوگوں کو واپسی کا حکم دیا جب تمام لشکر ان کے پاس جمع ہو گیا تو وہ لشکر کو لے کر اس مقام سے ہٹ کر کھڑے ہوئے جہاں پہلے کھڑے ہوئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتر نے بھی اپنے لشکر کی صف بندی کی اور یہ اس جگہ لشکر لے کر کھڑا ہوا جہاں پہلے ابوالاعورؓ لشکر لیے ہوئے کھڑے تھے۔

اشتر نے سنان بن مالک النخعی کو طلب کیا اور اس سے کہا کہ ابوالاعورؓ کے پاس جا اور اسے مقابلے کی دعوت دے۔ سنان نے پوچھا۔ اپنے مقابلہ کی یا آپ کے مقابلہ کی؟

اشتر :۔ اگر میں تجھ سے یہ کہوں کہ تو اپنے مقابلے کی دعوت دے تو کیا تو اسے قبول کرلے گا۔

سنان :۔ کیوں نہیں۔ اگر تو اس کا حکم دے گا کہ میں اپنی تلوار لے کر دشمنوں میں گھس جاؤں اور وہاں ختم ہو جاؤں اور میدان سے واپس نہ آؤں تو میں اس کے لئے بھی آمادہ ہوں۔

اشتر :۔ اے میرے بھتیجے اللہ تیری زندگی قائم رکھے تو نے اس بات سے میرے دل میں اپنی محبت پیدا کر دی ہے۔ میں تجھے اس کے مقابلے پر نہیں بھیج رہا ہوں۔ تو اسے میرے مقابلے کی دعوت دے۔ اور میں یہ جانتا ہوں کہ وہ ہرگز بھی اسے قبول نہ کرے گا کیونکہ یہ اسکی شان کے خلاف ہے۔ وہ کبھی بھی اس شخص کے مقابلے پر نہ آئے گا جو عزت و شرف اور خاندان میں اس کا ہمسر نہ ہو اور تو اگرچہ خاندان اور عزت و شرف میں اس کا ہمسر ہے لیکن وہ تجھ سے بھی مقابلہ نہ کرے گا کیونکہ تو نوجوان ہے اور ابوالاعورؓ کسی نوجوان پر ہاتھ اٹھانا پسند نہیں کرتا۔ تو اسے میرے مقابلے کی دعوت دے۔

سنان ابوالاعورؓ کے لشکر کی طرف بڑھا اور چلا کر کہا مجھے امان دو میں قاصد ہوں۔ شامیوں نے اسے امان دی وہ آگے بڑھ کر ابوالاعورؓ کے پاس پہنچا۔

اشتر کی شیطنت

ابومخنف نے نضر بن صالح کے حوالے سے سنان کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میں ابوالاعورؓ کے پاس پہنچا اور ان سے یہ بیان کیا کہ اشتر آپ کو اپنے مقابلے کی دعوت دیتا ہے۔

ابوالاعورؓ کافی دیر تک خاموش رہے پھر فرمایا کہ اشتر کی بے عقلی اور شیطنت کی انتہا یہ ہے کہ اول تو اس نے حضرت عثمانؓ بن عفان کے عاملوں کے خلاف الزامات لگائے ان کی برائیاں کیں تاکہ ان سے حکومت چھینی جاسکے۔ پھر خود حضرت عثمانؓ کے خلاف خروج کیا اور انھیں ان کے مکان اور مرکز میں محصور کر لیا حتیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دوسروں کے ساتھ مل کر انھیں شہید بھی کر دیا اس طرح ان کا خون اپنے سر لیا۔ مجھے ایسے شخص کے مقابلہ کی ضرورت نہیں۔

سنان :۔ آپ نے جو کچھ کہا ہے میں اس کے جوابات دے سکتا ہوں۔

ابوالاعورؓ :۔ مجھے ان حالات میں کوئی جواب سننے کی ضرورت نہیں۔ تم یہاں سے جا سکتے ہو۔

ابوالاعورؓ کے لشکریوں نے چلانا شروع کیا اسے پکڑ لو۔ میں وہاں سے واپس چلا آیا اور اگر ابوالاعورؓ جواب سننے کے لئے تیار ہوتے تو میں انھیں اشتر کی جانب سے تسلی بخش جواب دیتا اور اس کے اس اقدام کی وجوہات پیش کرتا۔ میں اپنے لشکر میں واپس آیا اور اشتر کو ان کے جوابات سے مطلع کیا۔

اشتر :۔ اس نے اپنی جان کا خیال کیا۔

ہماری اور ان کی رات تک اسی طرح جنگ جاری رہی۔ جب رات ہوئی تو دونوں لشکر جدا ہو گئے ہم تمام رات شبخون کے خوف سے پہرے دیتے رہے لیکن جب صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ شامی لشکر راتوں رات یہاں سے چلا گیا ہے۔

اس کے بعد اشتر اپنا مقدمہ لے کر آگے بڑھا اور امیر معاویہؓ کے لشکر کے سامنے پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے پیچھے حضرت علیؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ کچھ دیر تو حضرت علیؓ کا لشکر اسی جگہ کھڑا رہا۔ پھر حضرت علیؓ نے لشکر کے پڑاؤ کے لئے جگہ تلاش کی جگہ دیکھنے کے بعد لوگوں کو پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا لشکریوں نے اپنے سامان اتارے اور خیمے لگا دیے۔

پڑاؤ کرنے کے بعد کچھ نوجوان پانی لینے کے لئے دریا پر گئے لیکن شامیوں نے انھیں پانی لینے سے روک دیا۔ الغرض پانی پر جنگ ہوئی۔

اس سے قبل اشتر نے حضرت علیؓ سے کہا تھا کہ شامیوں نے پانی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس میدان میں ہم آ کر ٹھہرے ہیں وہ میدان بھی تنگ ہے اگر آپ کہیں تو ہم یہاں سے کوچ کر کے اس گاؤں پہنچ جائیں جس گاؤں کی طرف سے یہ ہو کر آ رہے ہیں۔ جب ہم ادھر کوچ کریں گے تو یہ بھی ہمارے پیچھے پیچھے آئیں گے جب وہاں یہ ہمارے قریب پہنچ جائیں گے تو ہم قیام کریں گے اس طرح ہم اور وہ برابر ہو جائیں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پانی پر بھی ان کا قبضہ نہ رہے گا۔ لیکن حضرت علیؓ نے اس مشورہ کو قبول نہیں کیا اور فرمایا ہر شخص اب مزید سفر کی طاقت نہیں رکھتا۔

پانی پر جنگ

ابو مخنف نے تمیم بن الحارث الازدی کے حوالے سے جندب بن عبداللہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب ہم معاویہؓ کے لشکر کے بالمقابل پہنچے تو معاویہؓ نے پہلے ہی سے کشادہ اور عمدہ میدان پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور گھاٹ کی طرف کا حصہ اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔ اور اس میدان میں پانی لینے کے لئے دریا پر صرف ایک ہی گھاٹ تھا۔ اس گھاٹ پر معاویہؓ نے ابوالاعورؓ السلمی کو متعین کیا تھا کہ وہ اس کی حفاظت کریں اور دشمن کو پانی نہ لینے دیں۔ ہم نے دریائے فرات کے کنارے کافی دور تک چکر لگایا کہ شاید پانی لینے کے لئے کوئی اور گھاٹ موجود ہو تو ہمیں ______ ان کے گھاٹ کی کوئی حاجت باقی نہیں رہے گی لیکن وہاں کوئی اور گھاٹ ہی نہ تھا۔ ہم نے آکر حضرت علیؓ کو حالات سے مطلع کیا کہ دریا پر صرف ایک گھاٹ ہے جو دشمن کے قبضہ میں ہے اور لوگ پیاسے مر رہے ہیں۔

حضرت علیؓ:۔ تو پھر ان سے جنگ کر کے پانی حاصل کرو۔

اشعث:۔ میں ان کے مقابلے پر جاؤں گا۔

حضرت علیؓ:۔ اچھا تم ہی جاؤ۔

اشعث پانی کے گھاٹ کی طرف بڑھے۔ ہم بھی ان کے ساتھ ہو لئے۔ جب ہم گھاٹ کے قریب پہنچے تو دشمن نے ہم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی ہم نے بھی ترکی بترکی جواب دیا کچھ دیر تک تیروں سے مقابلہ ہوتا رہا۔ لیکن ہم ان کے سر پر پہنچ گئے۔ اب نیزے نکل آئے تھے۔ کافی دیر تک آپس میں نیزہ بازی ہوتی رہی۔ پھر تلواروں پر نوبت پہنچ گئی۔ ابھی جنگ جاری ہی تھی کہ یزید بن اسد البجلی شامیوں کا ایک امدادی دستہ لے کر ہمارے سروں پر پہنچ گئے۔ یہ دستہ کچھ سواروں پر مشتمل تھا۔ جب یہ تازہ دم دستہ ہماری طرف بڑھا تو ہم دل ہی دل میں سوچنے لگا کاش اس وقت امیرالمومنین بھی ہماری مدد کے لئے کوئی دستہ روانہ فرمائیں تاکہ وہ اس تازہ دم دستہ سے مقابلہ کر سکے اور اس طرح ہماری جان بچ جائے۔

جندب کا بیان ہے کہ میں دل میں یہ سوچ کر امیرالمومنینؓ کی طرف چلا۔ لیکن ابھی کچھ دور گیا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مجھے امدادی دستہ آتا نظر آیا جو تعداد میں دشمن کے دستہ سے کچھ زیادہ ہی تھا اس دستہ پر شبث بن ربعی الریاحی مامور تھے۔ یہ دستہ پہنچ جانے کے بعد انتہائی شدید جنگ ہوئی۔

کچھ دیر بعد عمروؓ بن العاص ایک بڑا لشکر لے کر ابوالاعورؓ اور یزید بن اسد کی امداد کے لئے بڑھے حضرت علیؓ نے بھی اشتر کی ماتحتی میں ایک بڑا لشکر روانہ کیا۔ جب عمروؓ بن العاص نے ابوالاعورؓ کی امداد کے لئے اپنی فوج کو حملہ کرنے کا حکم دیا تو اشتر نے بھی اپنی فوج کو حملہ کرنے کا حکم دیدیا اس طرح جنگ میں مزید شدت پیدا ہوگئی۔ اس موقع پر عبداللہ بن عوف ابن الاحمر الازدی نے یہ اشعار کہے تھے ؎

خَلُّوا لَنَا مَاءَ الْفُرَاتِ الْجَارِيْ　　اَوِ اثْبُتُوْا لِجَحْفَلٍ جَرَّارِ

(ترجمہ) یا تو ہمارے لئے فرات کے چلتے پانی کا راستہ چھوڑ دو یا ایک زبردست لشکر کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

لِكُلِّ قَرْمٍ مُسْتَمِيْتٍ شَارِيْ　　مُطَاعِنٍ بِرُمْحِهٖ كَرَّارِ

(ترجمہ) جو ہر بڑے سے بڑے مردمیدان کو موت کے منہ میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو نیزے سے پلٹ پلٹ کر حملہ کرتا ہے۔

ضَرَّابِ هَامَاتِ الْعِدَىٰ مِغْوَارِ

جو دشمنوں کی کھوپڑیاں اتار دیتا ہے۔

ابومخنف کا بیان ہے کہ ظبیان بن عمارۃ التمیمی جنگ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہا تھا ؎

هَلْ لَكَ يَا ظَبْيَانُ مِنْ بَقَاءٍ　　فِيْ سَاكِنِ الْاَرْضِ بِغَيْرِ مَاءٍ

(ترجمہ) اے ظبیان کیا تو زمین میں پانی کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔

لَا وَاِلٰهِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ　　فَاضْرِبْ وُجُوْهَ الْغُدُرِ الْاَعْدَاءِ

(ترجمہ) ہرگز نہیں۔ زمین و آسمان کے پروردگار کی قسم۔ اسی لئے میں غداروں اور دشمنوں کے چہروں پر تلواریں مار رہا ہوں۔

بِالسَّيْفِ عِنْدَ حَمَسِ الْوَغَاءِ　　حَتّٰى يُجِيْبُوْكَ اِلَى السَّوَاءِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) جنگ کے وقت تلوار اسی لئے چلاتا ہوں کہ دشمن تجھے پانی لینے کے لئے برابر کا درجہ دے دیں۔

ظبیان کا بیان ہے کہ ہم ان سے اسوقت تک برابر لڑتے رہے جب تک انھوں نے ہمارے لئے پانی کا راستہ نہ چھوڑ دیا۔

محمد بن مخنف کی شجاعت

ابو مخنف نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے محمد بن مخنف کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میں اس روز اپنے والد مخنف بن سلیم کے ساتھ تھا اس وقت میری عمر صرف سترہ سال تھی لیکن مال غنیمت میں میرا کوئی حصہ نہ تھا جب دشمنوں نے پانی لینے سے روکا تو مجھ سے میرے والد نے کہا تو تو اب سفر کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ تیری حالت تو پیاس سے بہت خراب ہو گئی ہے۔

محمد بن مخنف کا بیان ہے کہ جب میں نے یہ دیکھا کہ مسلمان پانی کی جانب جنگ کے لئے بڑھ رہے ہیں تو مجھ سے بھی برداشت نہ ہو سکا میں بھی تلوار لے کر جنگ میں شریک ہو گیا۔ میرے ساتھ عراقیوں کا ایک غلام بھی تھا جس کے پاس مشک تھی جب شامی پیچھے ہٹنے لگے تو اس غلام نے سختی سے حملہ کیا اور دریا پر پہنچ کر مشک بھری جب وہ واپس لوٹا تو ایک شامی نے اسے مار کر نیچے گرا دیا اور مشک اس سے گر گئی میں نے آگے بڑھ کر اس شامی کو نیچے گرا دیا اس پر اس کے ساتھی دوڑے اور اسے بچا لیا شامیوں نے اپنے اس ساتھی سے کہا ہم تیری جانب سے مطمئن نہیں ہیں۔ نہ معلوم دشمن تجھے کب قتل کر دے۔

محمد بن مخنف کہتا ہے میں غلام کے پاس واپس لوٹ کر آیا اور اسے اٹھایا اس نے مجھ سے کچھ باتیں کیں اس کے کافی گہرا زخم آیا تھا اتنے میں اس غلام کا مالک آ گیا۔ وہ اس غلام کو اپنے ساتھ لے گیا میں نے مشک اٹھالی اتفاق سے مشک بھری ہوئی تھی میں اسے اپنے باپ مخنف کے پاس لے کر آیا۔

مخنف :۔ یہ مشک کہاں سے لائے ؟

محمد :۔ میں نے خریدی ہے۔ یہ میں نے اس لئے کہا تھا کہ اگر میرے باپ کو یہ حال معلوم ہو گیا تو شاید وہ مجھے دریا پر جانے اور جنگ کرنے سے روک دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخنف :۔ اچھا تو لوگوں کو پانی پلاؤ۔

میں نے لوگوں کو پانی پلایا اور سب سے آخر میں میرے باپ نے پانی پیا لیکن میرے دل میں پھر جنگ کا شوق پیدا ہوا میں میدان میں پہنچا ان سے پھر کچھ دیر جنگ کی اس کے بعد شامیوں نے ہمارے لیے پانی کا راستہ چھوڑ دیا اس کے بعد لوگ تمام تک پانی بھرتے رہے۔ ہمارے اور شامیوں کے سقے گھاٹ پر جمع تھے اور یہ اژدحام کی وجہ سے ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے لیکن کوئی کسی کو ذرا سی بھی تکلیف نہ پہنچاتا تھا۔

جب میں میدان سے واپس لوٹا تو مجھے مشک کا مالک نظر آیا۔ میں نے اس سے کہا یہ تمھاری مشک ہمارے پاس ہے آپ کسی کو بھیج کر منگوا لیجیے یا اپنا پتہ بتا دیجیے میں وہاں پہنچا دوں گا اس نے جواب دیا اللہ تم پر رحم کرے ہمارے پاس اور مشک موجود ہے ہمیں اس کی کوئی خاص حاجت نہیں۔

اگلے روز وہ شخص میرے باپ کے پاس آیا اور اسے سلام کیا میں اپنے باپ کے پہلو میں کھڑا تھا اس نے میرے باپ سے سوال کیا۔ اس نوجوان سے آپ کی کیا رشتہ داری ہے؟

مخنف :۔ یہ میرا بیٹا ہے۔

شخص مذکور :۔ اللہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے کل اس نوجوان نے میرے غلام کو قتل ہونے سے بچالیا مجھ سے قبیلہ کے نوجوانوں نے یہ بیان کیا تھا کہ کل سب سے زیادہ بہادری آپ کے بیٹے نے دکھائی تھی۔

باپ نے میری جانب غصہ سے گھور کر دیکھا اور زبان سے کچھ نہ کہا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو باپ نے مجھ سے کہا میں نے تجھے پہلے منع نہ کیا تھا اب قسم کھاؤ کہ آئندہ میری بغیر اجازت کے لڑائی میں حصہ نہ لو گے۔ صرف یہی ایک ایسی لڑائی تھی جس میں میں نے حصہ لیا تھا۔

ابو مخنف نے یونس بن ابی اسحاق السبیعی کے حوالے سے مہران مولیٰ یزید بن ہانی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میرا مالک یزید بن ہانی اس روز جنگ میں مشغول تھا اور اس کے ایک ہاتھ میں مشک تھی جب شامی پانی سے پیچھے ہٹے تو میں جھپٹ کر پانی بھرنے کے لیے دریا پر پہنچا۔ جب تک پانی نہ بھر لیا نہ تو میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کی اور نہ کوئی تیر چلایا۔

عبداللہ بن عوف کا بیان

ابو مخنف نے یوسف بن یزید کے حوالے سے عبداللہ بن عوف الاحمر کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب ہم میدان صفین میں معاویہؓ اور شامیوں کے مقابلے پر پہنچے تو شامی ایک وسیع اور عمدہ میدان میں خیمہ زن تھے اور پانی کے گھاٹ پر انھوں نے قبضہ کر رکھا تھا اور ابوالاعور سلمی سواروں اور پیدلوں کا دستہ لئے ہوئے گھاٹ کی حفاظت کر رہے تھے۔ انھوں نے اپنے لشکر کی صف بندی کر رکھی تھی۔ آگے تیر انداز تھے ان کے پیچھے نیزہ باز ڈھالیں لئے ہوئے تھے۔ ان تمام لشکریوں کے سروں پر خود تھے۔ یہ لشکر پانی کی حفاظت پر مامور تھا تاکہ دشمن پانی نہ لے سکے۔ یہ حالات دیکھ کر ہم حضرت علیؓ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے تمام حالات بیان کئے۔

امیر معاویہؓ کی جانب قاصد کی روانگی

حضرت علیؓ نے صعصعۃ بن صوحان کو طلب فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ تم معاویہؓ کے پاس جاؤ۔ اور اس سے جاکر کہو کہ اگرچہ ہم تمہارے مقابلے پر آئے ہیں لیکن ہم حجت پیش کئے بغیر تم سے جنگ کرنا نہیں چاہتے۔ تم نے اپنے سوار اور پیدل ہمارے مقابلے پر بھیجے جنھوں نے ہم سے جنگ کی ابتداء کی حالانکہ ہم حجت پیش کئے بغیر تم سے جنگ کرنا نہیں چاہتے تھے دوسری غلطی تم نے یہ کی کہ لوگوں کو پانی پینے سے روک دیا حالانکہ لوگ پانی سے رکنے والے نہیں وہ ہر صورت میں پانی حاصل کرکے رہیں گے۔ تم اپنے لشکریوں کو حکم دو کہ وہ پانی کا راستہ چھوڑ دیں اور اس وقت تک کوئی اقدام نہ کریں جب تک ہم آپس میں کوئی معاملہ طے نہ کرلیں اور نہیں تمھاری آمد اور تمھیں ہماری آمد کی وجہ معلوم نہ ہو جائے۔ ورنہ ہم لوگوں کو جنگ کی اجازت دیدیں گے پھر پانی وہی شخص حاصل کر سکے گا جو کہ غالب ہوگا۔

امیر معاویہؓ کا مشورہ

امیر معاویہؓ نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا تمھاری کیا رائے ہے؟ ولید بن عقبہ:۔ آپ انھیں قطعاً پانی نہ دیجئے۔ جس طرح انھوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو چالیس روز تک ٹھنڈے پانی اور کھانے سے محروم رکھا۔ اللہ انھیں پیاسا مارے آپ بھی انھیں پیاس سے تڑپا کر مار دیجئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص :۔ آپ پانی کا راستہ چھوڑ دیجیے کیونکہ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آپ تو سیراب ہوں اور آپ کی قوم پیاسی رہے۔ آپ پانی پر جنگ نہ کیجیے بلکہ دیگر معاملات پر غور کیجیے۔

ولید رضی اللہ عنہ بن عقبہ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔

عبداللہ رحمہ اللہ بن ابی سرح :۔ آپ رات تک پانی روکے رکھیے اگر رات تک یہ پانی حاصل نہ کر سکیں گے تو خود ہی لوٹ جائیں گے اور اگر یہ خود بخود لوٹ گئے تو اس میں ہمارا کچھ قصور بھی نہ ہو گا۔ خدا انھیں قیامت کے روز پانی نصیب نہ کرے۔

صعصعہ :۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ پانی تو کفار و فساق اور شرابیوں سے روکے گا جس کے باعث تجھ پر اور اس فاسق ولید بن عقبہ پر حد لگائی گئی تھی۔

اس پر لوگ اسے گالیاں دینے لگے اور اسے مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اسے کچھ نہ کہو یہ قاصد ہے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

ابو مخنف نے یوسف بن یزید کے حوالے سے عبداللہ بن عوف بن الاحمر کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب صعصعہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو انھوں نے تمام گفتگو ہم سے بیان کی ہم نے صعصعہ سے دریافت کیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے خود کیا جواب دیا۔

صعصعہ :۔ جب میں واپس لوٹنے لگا تو معاویہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا آپ کا کیا جواب ہے؟

معاویہ رضی اللہ عنہ :۔ میرا جواب تمھیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ سوار دستے الاعور رحمہ اللہ کی مدد کے لیے پہنچنے شروع ہو گئے تاکہ دشمنوں کو پانی سے روکا جا سکے۔ علی رضی اللہ عنہ نے بھی ہمیں ان کے مقابلے پر بھیجا پہلے آپس میں تیر اندازی ہوئی پھر نیزے چلے اور آخر میں تلواریں نکل آئیں ہم ان پر غالب آئے اور پانی ہمارے قبضہ میں آ گیا۔ ہم نے دل میں سوچا کہ شامیوں کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جائے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے پاس کہلا کر بھیجا کہ اپنی ضرورت کا پانی لے کر اپنے لشکر کے ساتھ واپس لوٹ آؤ اور پانی پر کوئی روک ٹوک نہ کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے ان کے ظلم اور سرکشی کے باعث ہی تمھاری امداد فرمائی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کا پیغام

ابو مخنف نے عبدالملک بن ابی حرۃ الحنفی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے لوگوں سے فرمایا آج تو تم جوش میں کامیاب ہو گئے ہو۔ لوگ پانی سے واپس لوٹ آئے اور دو دن تک اسی طرح دونوں لشکر خاموش پڑے رہے نہ علیؓ نے معاویہؓ کو کوئی پیغام بھیجا اور نہ معاویہؓ نے کوئی سلسلہ جنبانی کی۔

دو روز بعد حضرت علیؓ نے بشیر بن عمرو بن محصن الانصاری، سعید بن قیس الہمدانی اور شبث بن ربعی کو طلب کیا اور ان سے فرمایا تم معاویہؓ کے پاس جاؤ اور انھیں حق پر چلنے، امیر کی اطاعت کرنے اور جماعت کے اتحاد کی دعوت دو۔

شبث:۔ آپ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ معاویہؓ کو کچھ طمع دلائیں اور اس سے کہیں کہ وہ آپ کی بیعت کر لیں اور آپ اسے شام کی امارت عطا کر دیں۔

حضرت علیؓ:۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اپنی حجت پیش کرو اور یہ دیکھو کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

یہ سفرا معاویہؓ کی خدمت میں پہنچے۔ یہ واقعہ اوائل ذی الحجہ ۳۶ھ میں پیش آیا تھا یہاں پہنچنے کے بعد بشیر بن عمرو نے معاویہؓ سے مخاطب ہو کر کہا۔

اے معاویہؓ ایک نہ ایک روز دنیا تم سے زائل ہو جائے گی اور تم آخرت کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ اللہ عزوجل تمھارے تمام اعمال اور تمام کاموں کا محاسبہ فرمائے گا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ جماعت میں تفریق پیدا نہ کیجیے اور مسلمانوں کا آپس میں خون نہ بہائیے۔

امیر معاویہؓ نے درمیان ہی میں کلام قطع فرما کر سوال کیا کہ جس شے کی تم مجھے نصیحت کر رہے ہو کیا اس کی نصیحت اپنے امیر کو بھی کی ہے۔

بشیر:۔ میرا امیر تم جیسا امیر نہیں۔ وہ تمام مخلوق میں دوسروں کو نصیحت کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہے اس لئے کہ وہ صاحب فضیلت بھی ہیں اور صاحب دین بھی۔ انھیں سبقت اسلام بھی حاصل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت بھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر معاویہؓ :۔ آخر وہ کیا چاہتے ہیں۔

بشیر :۔ وہ تمھیں تقویٰ اختیار کرنے، اللہ عزوجل سے ڈرنے اور حق کے معاملہ میں اپنی اطاعت کرنے کا حکم دیتے ہیں اس میں تمھاری دنیا بھی قائم رہے گی اور آخرت کی بھی بھلائی ہے

معاویہؓ :۔ تو کیا میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کو رائیگاں جانے دوں۔ خدا کی قسم ایسا تو میں ہرگز بھی نہ کروں گا۔

سعید بن قیس نے کچھ جواب دینا چاہا لیکن شبث بن ربعی نے پہل کی۔ وہ آگے بڑھا اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد امیر معاویہؓ سے مخاطب ہو کر کہا

اے معاویہؓ تم نے جو بشیر کو جواب دیا ہے اسے میں خوب سمجھتا ہوں خدا کی قسم تمھارے ارادے اور تمھارے مقاصد ہم پر مخفی نہیں ہیں تمھارے پاس لوگوں کو بہکانے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اسی بات سے تم لوگوں کو اپنی جانب مائل کئے ہوئے ہو اور اسی لئے وہ تمھاری اطاعت کرتے ہیں۔ تم یہی کہہ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہو کہ تمھارے امام مظلوم شہید کر دیئے گئے اور ہم ان کا قصاص چاہتے ہیں اس پر بے وقوف اور سرکش لوگ تمھارے ساتھ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ہم یہ خوب جانتے ہیں کہ تم نے بھی عثمانؓ کی مدد میں تاخیر کی اور تم دل سے چاہتے تھے کہ وہ قتل ہو جائیں تاکہ تم ان کے خون کا مطالبہ کر کے یہ مقام حاصل کر سکو۔

بعض اوقات انسان اپنی طاقت وقوت سے زیادہ اہم کام کی تمنائیں کرتا ہے اور بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کی وہ تمنا پوری ہو جاتی ہے بلکہ اللہ عزوجل اس سے بھی زیادہ عطا فرما دیتے ہیں یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ ان دونوں کاموں میں کون سا کام تیرے لئے بہتر ہے۔ جس چیز کی تم آرزو کر رہے ہو اگر وہ غلط ہے تو اس وقت تم تمام عرب میں سب سے بدترین شخص ہو گے اور اگر تمھارے ارادے صحیح ہیں تو تم اس وقت تک اسے حاصل نہیں کر سکتے جب تک خود کو دوزخ کا مستحق نہ بنا لو۔ اے معاویہؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ارادوں کو ترک کر دو اور خلافت کے معاملہ میں اس شخص سے اختلاف نہ کرو جو فی الحقیقت اس کا اہل ہے۔

امیر معاویہؓ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد شبث کی اس تقریر کا جواب دیا۔

تیری تقریر سے مجھے سب سے اول یہ بات معلوم ہوئی کہ تو انتہائی بے وقوف اور مجہل شخص ہے کہ تو نے اپنی قوم کے سردار اور شریف و باحسب شخص کی گفتگو بھی درمیان میں قطع کر ڈالی پھر وہ باتیں کہیں جس کا تجھے علم نہ تھا اور اس طرح تو نے جھوٹ سے کام لیا اے اعرابی۔ اے جاہل تو اپنے اس جھوٹ میں مر جائے گا۔ تم لوگ میرے پاس سے چلے جاؤ میرا اور تمہارا فیصلہ اب تلوار کرے گی۔

امیر معاویہؓ انتہائی غضب ناک ہو گئے تھے۔ قاصد بھی ان کے پاس سے واپس لوٹے۔ چلتے ہوئے شبث نے یہ جملہ کہا۔ کیا تو ہمیں تلواروں سے ڈراتا ہے۔ خدا کی قسم وہ تلواریں بھی جلد تیرے سر پر پہنچ جائیں گی۔

ان لوگوں نے واپس پہنچ کر تمام حالات حضرت علیؓ سے بیان کئے۔ یہ سفارت شروع ذی الحجہ میں گئی تھی۔

جنگ صفین

حضرت علیؓ روزانہ ایک حزز شخص کو معاویہؓ کے مقابلے پر روانہ کرتے۔ اسی طرح معاویہؓ کی جانب سے بھی ایک دستہ میدان میں نکلتا۔ ان دونوں دستوں میں جنگ ہوتی اور کچھ دیر جنگ کے بعد دونوں واپس لوٹ جاتے۔ اس جنگ میں سوار بھی شریک ہوتے اور پیدل بھی اور دونوں لشکر کھل کر جنگ کرنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ اس میں زبردست تباہی کا سامنا ہوتا اور بڑی بربادی ہوتی

حضرت علیؓ اشتر، حجر بن عدی الکندی، شبث بن ربعی، خالد بن المعمر، زیاد بن النضر الحارثی زیاد بن خصفۃ التیمی، سعید بن قیس، معقل بن قیس اور قیس بن سعدؓ میں سے ایک نہ ایک کو امیر بنا کر بھیجتے اور اکثر و بیشتر اشتر کو روانہ کیا جاتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاویہؓ کی جانب سے عبدالرحمنؓ بن خالد المخزومی، ابوالاعور السلمی، حبیبؓ بن مسلمۃ الفہری، ابن ذی الکلاع الحمیری عبیداللہؓ بن عمرؓ بن الخطاب، شرجیلؓ بن السمط الکندی اور حمزۃ بن مالک الہمدانی لشکر لے کر نکلتے۔

اسی طرح تمام ماہ ذی الحجہ میں جنگ ہوتی رہی اور بعض اوقات دن میں دو بار جنگ ہوتی۔

اشتر کی شجاعت

ابو مخنف نے عبداللہ بن عامر الفائشی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ ایک روز اشتر جنگ کے لئے نکلا۔ اس کے ساتھ کچھ قراء تھے اور کچھ عرب کے شہسوار تھے جب جنگ زوروں پر ہوئی تو معاویہؓ کی جانب سے ایک شخص میدان میں نکلا۔ خدا کی قسم میں نے آج تک اتنا لمبا اور اتنا موٹا انسان نہ دیکھا تھا۔ اس نے اپنے مقابلہ کی دعوت دی۔ ہماری جانب سے اس کے مقابلے کے لئے اشتر کے علاوہ کوئی نہ نکلا۔ ان دونوں میں جنگ ہوئی اور اشتر نے اسے قتل کر ڈالا۔ خدا کی قسم ہم دل میں ڈر رہے تھے کہ یہ ضرور اشتر کو مار ڈالے گا۔ اور ہم نے اشتر کو مقابلے پر جانے سے منع بھی کیا تھا لیکن جب اشتر نے اسے قتل کر دیا تو ایک شخص نے چلا کر یہ شعر پڑھا ۔

یَا سَهْمُ سَهْمُ ابْنَ اَبِی الْعَیْزَارِ		یَا خَیْرَ مَنْ نَعْلَمُهُ مِنْ زَارِ

(ترجمہ) تیر تو ابن ابی العیزار کا تیر ہے۔ ہم نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں اس سے بہتر کوئی نہیں دیکھا۔

ایک ازدی جوان نے جب اس شخص کی لاش دیکھی تو اس نے قسم کھائی کہ یا تو میں تیرے قاتل کو قتل کروں گا یا خود قتل ہو جاؤں گا۔ وہ میدان میں نکلا اور اشتر پر حملہ کیا۔ اشتر نے بھی پلٹ کر ایسا وار کیا کہ وہ نیچے گرا۔ ابھی وہ اپنے گھوڑے کے پاؤں میں پڑا تھا کہ اس کے ساتھیوں نے اشتر پر حملہ کر کے اسے بچا لیا۔ ابو رفیقہ لخمی بولا یہ تو ایک آگ ہے جو برابر بھڑکتی رہتی ہے۔

الغرض پورے ذی الحجہ دونوں لشکروں میں اسی طرح جنگ ہوتی رہی۔ جب ماہ محرم آیا تو دونوں نے ایک دوسرے سے جنگ بندی کی خواہش کی تاکہ صلح کی گفت و شنید کی جا سکے۔ اور دونوں لشکروں نے اس عارضی جنگ بندی کو منظور کر لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سال حضرت علیؓ کے حکم سے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ نے لوگوں کو حج کرایا اور بقول واقدی اسی سال حضرت قدامۃؓ بن مظعون کا انتقال ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۱

حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کی جنگ بندی

باہمی صلح کی گفت و شنید

۳۷ھ کے پہلے ماہ یعنی محرم الحرام میں حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان جنگ رک گئی اور دونوں ایک مدت تک جنگ بندی پر تیار ہو گئے تاکہ کسی نہ کسی طرح باہمی صلح ہو سکے۔

ہشام ابن محمد نے ابو مخنف الازدی، سعد ابو المجاہد الطائی کی سند سے محل بن خلیفۃ الطائی کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان صفین میں جنگ بند ہو گئی تو صلح کی غرض سے دونوں نے ایک دوسرے کے پاس اپنے قاصد روانہ کئے۔ حضرت علیؓ نے حضرت عدیؓ ابن حاتم طائی، یزید بن قیس الارحبی، شبث ابن ربعی اور زیاد ابن خصفہ کو صلح کی غرض سے امیر معاویہؓ کے پاس روانہ کیا

عدیؓ ابن حاتم کی تقریر

جب یہ وفد حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں پہنچا تو عدیؓ ابن حاتم نے گفتگو شروع کی۔ اولاً اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا

ہم آپ کے پاس اس غرض سے آئے ہیں تاکہ ہم آپ کو ایسی شے کی دعوت دیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے ذریعہ اللہ عزوجل ہماری جماعت کو اور اس امت کو متحد کر دے اور یہ خون کے دریا جو بہہ رہے ہیں بند ہو جائیں۔ راہیں جو پرخطر ہو چکی ہیں وہ محفوظ و مامون ہو جائیں۔ اور آپس میں صلح و آشتی پیدا ہو جائے۔

اے معاویہؓ تم یہ جانتے ہو کہ تمھارا یہ چچا زاد بھائی یعنی علیؓ تمام مسلمانوں کے سردار اور تمام لوگوں میں سابق الاسلام ہیں۔ انھوں نے حالت اسلام میں بہترین کارنامے انجام دیئے اور لوگ بھی ان پر متفق ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے لوگوں کو ایسا بہترین شخص کو خلیفہ منتخب کرنے کی ہدایت فرمائی۔ آج روئے زمین پر تمھارے اور تمھارے ساتھیوں کے علاوہ کوئی اس کا مخالف نہیں ہے۔ اے معاویہؓ تم اپنے ان اختلافات سے باز آجاؤ کہیں اللہ تعالیٰ تمھارا اور تمھارے ساتھیوں کا وہی حشر نہ کر دے جو اس نے اصحاب جمل کا حشر کیا تھا۔

امیر معاویہؓ کا جواب

امیر معاویہؓ نے فرمایا

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تم مبلغ وہادی بن کر آئے ہو۔ صلح کی غرض سے نہیں آئے۔ اے عدیؓ بہت افسوس کی بات ہے۔ خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ میں حرب کا بیٹا ہوں مجھے اختلافات کا نام لے کر دھوکہ نہیں دیا جا سکتا خدا کی قسم کیا تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جنھوں نے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے خلاف لوگوں کو اکسایا تھا اور تو بھی ان کے قاتلین میں داخل ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل عثمانؓ کے بدلے تجھے ضرور قتل کرے گا۔ اے عدیؓ ابن حاتم تجھ پر افسوس ہے کہ تو ایک مرد میدان کو للکارنا چاہتا ہے۔

شبث اور زیاد کی تقاریر

یہ سخت گفتگو سن کر شبث ابن ربعی اور زیاد ابن خصفہ درمیان ہی میں بول پڑے کہ

ہم تو آپ کے پاس صلح کی غرض سے آئے ہیں اور آپ اس قسم کی گفتگو فرما رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ہمارے سامنے مثالیں پیش کر رہے ہیں آپ بے فائدہ اور لا یعنی باتوں کو ترک کر دیجئے اور ایسی بات کیجئے جس سے ہمیں بھی فائدہ ہو اور آپ کو بھی فائدہ ہو۔

یزید ابن قیس کا خطاب

یزید ابن قیس بولے۔

ہم تو آپ کے پاس صرف وہ پیغام پہنچانے کی غرض سے آئے ہیں جو ہمیں دے کر بھیجا گیا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کا جواب دوسرے تک پہنچا دیں اس کے ساتھ ساتھ ہم نصیحت کو بھی ترک نہیں کر سکتے اور جس شے کو ہم حق سمجھتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ شے آپ پر حجت ہو گی اسے بیان کرنے سے بھی گریز نہیں کر سکتے اور جب کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ باہمی محبت اور جماعت مسلمین کے اتحاد کے خواہاں ہیں۔

ہمارے امیر وہ شخص ہیں جن سے تمام مسلمان واقف ہیں اور ان کی فضیلت سے تم بھی ناواقف نہیں ہو۔ تمام دین دار اور افضل لوگ علیؓ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے یہ لوگ تمہارا ان سے ہرگز موازنہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اے معاویہؓ اللہ سے ڈرو اور علیؓ کی مخالفت نہ کرو۔ خدا کی قسم ہم نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو علیؓ سے زیادہ متقی اور زاہد ہو اور علیؓ سے زیادہ نیک خصائل اس میں پائے جاتے ہوں۔

امیر معاویہؓ کی شرائط

امیر معاویہؓ نے اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا

تم مجھے اطاعت امیر اور اتحاد جماعت کی دعوت دیتے ہو تو جہاں تک جماعت کا تعلق ہے تو وہ میرے ساتھ بھی موجود ہے اور جہاں تک تمہارے امیر کا تعلق ہے تو ہم اسے امیر ہی تسلیم نہیں کرتے اس لئے کہ تمہارے ساتھی نے ہمارے خلیفہ کو قتل کیا ہے۔ ہماری جماعت میں انتشار پھیلایا۔ ہمارے قاتلوں کو پناہ دی تمہارے ساتھی کا یہ خیال کہ اس نے حضرت عثمانؓ کو شہید نہیں کیا تو ہم اس کی تردید کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن کیا تم قاتلین عثمانؓ سے واقف نہیں ہو۔ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ قاتلین عثمانؓ ہی تمہارے امیر کے ساتھی ہیں۔ وہ ان قاتلین کو ہمارے حوالے کر دیں تاکہ ہم انھیں عثمانؓ کے قصاص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قتل کریں اس کے بعد ہم تمھارے امیر کی اطاعت کرنے اور اتحاد جماعت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں۔

قاصدین کی امیر معاویہؓ سے تیز گفتگو

اس پر شبث نے جواب دیا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اے معاویہؓ اگر تمھارا عمارؓ پر بھی بس چلے تو تم انھیں بھی قتل کر دو گے۔ امیر معاویہؓ نے فرمایا مجھے ان کے قتل سے کون سی شے مانع ہو سکتی ہے خدا کی قسم اگر سمیہؓ کے بیٹے پر میرا بس چلے تو میں عثمانؓ کے قصاص میں اسے بھی ضرور قتل کر دوں گا اور عثمانؓ تو کجا اگر عمارؓ نے عثمانؓ کے غلام نائل کو قتل کیا ہو تو میں عمارؓ کو نائل کے قصاص میں بھی قتل کر دوں گا۔ شبث نے کہا زمین و آسمان کے خدا کی قسم تم نے انصاف نہیں کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں تم عمارؓ پر اس وقت تک قابو نہیں پا سکتے جب تک کہ بہت سی کھوپڑیاں کاندھوں سے نہ اتر پڑیں اور زمین خون سے تر ہو جائے۔ بہتر یہ ہے کہ اے معاویہؓ تم نرمی اختیار کرو۔ امیر معاویہؓ نے فرمایا اگر تم یہ چاہتے ہو تو تم پر زمین ضرور تنگ کر دی جائے گی۔ اس گفتگو کے بعد یہ قاصدین واپس چلے آئے۔

امیر معاویہؓ کی زیاد ابن خصفہ سے ملاقات

جب یہ لوگ واپس چلے آئے تو امیر معاویہؓ نے زیاد ابن خصفہ التیمی کو طلب کیا۔ اور انھیں خلوت میں لے گئے۔ اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد ان سے فرمایا۔ اے ربیعہ کے بھائی علیؓ نے ہم سے قطع رحمی کی ہمارے خلیفہ کے قاتلوں کو پناہ دی۔ میں تم سے اور تمھارے قبیلہ سے امداد کا طالب ہوں۔ اور تم سے اللہ عزوجل کو گواہ بنا کر عہد کرتا ہوں کہ جب میں غالب آجاؤں گا تو جس شہر کی ولایت تم پسند کرو گے تمھیں اس کا والی بنا دیا جائے گا۔

ابو مخنف نے سعد ابو المجاہد کے واسطہ سے محل ابن خلیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے یہ واقعہ زیاد ابن خصفہ کو بیان کرتے سنا ہے زیاد ابن خصفہ نے بھی یہ بیان کیا کہ جب معاویہؓ اپنی بات پوری کر چکے تو میں نے جواب میں اللہ عزوجل کی ثنا کی اور اس کے بعد جواب دیا۔ میں اس حجت اور ان انعامات پر قائم ہوں جو میرے پروردگار نے مجھے عطا فرمائے ہیں اور میں مجرموں کی پشت پناہی نہیں کر سکتا۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب کے بعد میں معاویہؓ کے پاس سے اٹھ کر چلا آیا۔ میرا یہ جواب سن کر معاویہؓ نے عمروؓ بن العاص سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عمروؓ بن العاص اسوقت ان کے قریب بیٹھے تھے۔ ہمارا کوئی شخص بھی ان کے کسی آدمی سے گفتگو نہیں کر سکتا۔ اور نہ وہ ہمارے آدمی کی بات قبول کرتا ہے ان سب کے دل ایک شخص کے دل کی طرح ہیں اور افتراق کی برائی سے اللہ نے انھیں محفوظ رکھا ہے۔

امیر معاویہؓ کا وفد

ابو مخنف نے سلیمان ابن ابی راشد الازدی کے ذریعہ ابوالکنود عبدالرحمٰن ابن عبید کا یہ بیان روایت کیا ہے کہ اس کے بعد امیر معاویہؓ نے علیؓ کے پاس ایک وفد بھیجا جس میں حبیبؓ ابن مسلمۃ الفہری، شرجیلؓ ابن السمط اور معنؓ ابن یزید ابن الاخنس شریک تھے۔

ابو مخنف کہتا ہے جس وقت یہ وفد علیؓ کے پاس پہنچا میں وہاں موجود تھا۔ حبیبؓ ابن مسلمۃ الفہری نے اولاً خدا کی حمد و ثنا کی اور اس کے بعد کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یقیناً ایک ہادی خلیفہ تھے۔ اللہ عزوجل کی کتاب پر عمل فرماتے اور اللہ کے احکام کو بجا لاتے۔ تم نے ان کی زندگی اجیرن بنا دی۔ تم ان کی موت کے خواہاں تھے تم نے ان سے دشمنی برتی اور انھیں شہید کیا۔ اب اے علیؓ اگر تم یہ کہتے ہو کہ تم نے عثمانؓ کو قتل نہیں کیا تو قاتلین عثمانؓ کو ہمارے حوالہ کر دو تاکہ ہم انھیں عثمانؓ کے قصاص میں قتل کر دیں نیز آپ یہ خلافت لوگوں کی رائے پر چھوڑ دیجئے تاکہ وہ آپس میں مشورہ کر کے جسے چاہیں خلیفہ بنا لیں اور جس پر سب کا اتفاق ہو تمام لوگ اپنے کام اس کے سپرد کر دیں۔

حضرت علیؓ کا جواب

حضرت علیؓ نے جواباً فرمایا۔ تیری ماں مرے تیرا اس خلافت اور اس کی دست برداری سے کیا تعلق ہے۔ خاموش رہ کیونکہ تو اس کا اہل نہیں۔ حبیبؓ نے اس پر جواب دیا آپ مجھے وہ راستہ بتا رہے ہیں جو آپ خود چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تم کر بھی کیا سکتے ہو خواہ تم کتنے سوار اور پیدل کیوں نہ لے آؤ۔ اللہ تجھے باقی نہ رکھے اگرچہ میرے پاس حقیر اور برے لوگ جمع ہو جائیں۔ جاؤ اور جو تم بہتر سمجھو کرو۔

اس پر شرجیلؓ ابن السمط نے کہا۔ میں بھی وہی بات کہنا چاہتا ہوں۔ جو میرے اس ساتھی نے کہی ہے۔ آپ نے جو جواب دیا ہے کیا اس کے علاوہ بھی آپ کے پاس کوئی جواب ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں تمہارے اور تمہارے ساتھی کے لئے میرے پاس اور بھی جواب موجود ہے اس کے بعد حضرت علیؓ نے اللہ کی حمد و ثنا فرمائی۔ پھر فرمایا اللہ عزوجل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا آپ کے ذریعہ لوگوں کو گمراہی سے نکالا۔ اور ہلاکت اخروی سے بچایا اور لوگوں کے اختلافات کو دور کر کے انھیں متحد فرمایا جب آپ نے اللہ کے احکام لوگوں کو پورے طور پر پہنچا دیئے تو اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلالیا پھر لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا پھر ابوبکرؓ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ یہ دونوں حضرات نیک سیرت تھے انھوں نے لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف سے کام لیا لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں ہم پر زبردستی خلیفہ بن گئے تھے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہونے کی وجہ سے ہم اسکے مستحق تھے۔ ہم خدا سے ان کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے انھوں نے کچھ ایسے کام کئے جن کے باعث لوگوں نے ان پر نکتہ چینی کی اور ان سے لڑائی کر کے انھیں شہید کر دیا۔ عثمانؓ کے بعد لوگ جمع ہو کر میرے پاس آئے حالانکہ میں ان کے کاموں سے علیحدگی اختیار کر چکا تھا اور مجھ سے اصرار کیا کہ آپ بیعت لیجئے۔ میں نے خلیفہ بننے سے انکار کیا۔ انھوں نے مجھ سے اصرار کیا اور کہا کہ امت آپ کے علاوہ کسی کی خلافت پر راضی نہ ہوگی اور ہمیں خوف ہے کہ اگر آپ خلافت قبول نہ کریں گے تو لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور لوگوں کا اتحاد ختم ہو جائے گا۔ میں نے ان لوگوں سے بیعت لی میں صرف دو شخصوں کے اختلاف سے ڈرتا تھا لیکن انھوں نے میری بیعت کر لی (غالباً زبیرؓ و طلحہؓ ہیں)۔

رہا معاویہؓ کا اختلاف تو اللہ عزوجل نے نہ تو انھیں دین میں سبقت عطا فرمائی ہے اور نہ اسلام کی صداقت پر انکا کوئی کارنامہ ہے۔ بلکہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھیں امان دے کر چھوڑ دیا گیا تھا اور ان کے سبھائی بھی اسی قسم کے تھے یہ لوگ تو کافروں کی جماعت میں شامل تھے۔ ہمیشہ یہ اللہ عزوجل اس کے رسولؐ اور مسلمانوں کے دشمن رہے حتیٰ کہ انھوں نے مجبوراً اسلام قبول کیا۔ تم نے ان سے اتفاق کر کے اور ان کی اطاعت کر کے انھیں غرور میں مبتلا کر دیا۔ تم ان لوگوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مقابلے پر لائے ہو حالانکہ اہل بیت سے اختلاف کسی صورت میں مناسب نہیں۔ تم لوگوں میں سے کسی شخص کو ان کے برابر نہ سمجھو۔ خبردار میں تمہیں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باطل کو مٹانے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور احکام دین قائم کرنے کی دعوت دیتا ہوں میرا کہنا تو یہی ہے اور میں اپنے اور تمہارے لیے ہر مومن و مومنہ اور ہر مسلم و مسلمہ کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

دونوں قاصدوں نے سوال کیا۔ کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ مظلوم شہید کئے گئے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ نہ تو میں یہ کہتا ہوں کہ وہ مظلوم قتل کئے گئے اور نہ یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ وہ ظالم قتل کئے گئے۔

قاصدوں نے جواب دیا۔ جس شخص کا اس پر یقین نہ ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم شہید ہوئے تو ہم ان سے بری ہیں اور ہم سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ	یقیناً نہ تو آپ مردوں کو اپنی بات سنا سکتے
الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ٥	ہیں اور نہ ان بہروں کو جو پشت پھیر کر چلدیں
وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَ	اور نہ آپ اندھوں کو گمراہی سے نکال کر راہ
تِهِمْ ط اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ	دکھا سکتے ہیں۔ آپ کی بات تو وہی شخص
بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥	سنے گا جو ہماری آیات پر ایمان رکھتا ہو
	ایسے ہی لوگ تابعدار ہیں۔

پھر حضرت علیؓ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا تم اپنے پروردگار کی اطاعت اور حق پر چلنے کی کوشش کرتے رہو۔ یہ لوگ حق دار نہیں، وہ اپنی گمراہی میں تم سے زیادہ کوشش کریں۔

عدیؓ ابن حاتم اور عائذ ابن قیس کا علم برداری پر جھگڑا

ابو مخنف نے جعفر ابن حذیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے اور یہ شخص عامر ابن جوین کی اولاد میں سے تھا۔ وہ کہتا ہے کہ جنگ صفین کے موقع پر عائذ ابن قیس الحمیری نے علم کے معاملے میں حضرت عدیؓ ابن حاتم سے جھگڑا کیا بنو عدی کی بہ نسبت حزمر کے ساتھ ایک کثیر جماعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی جس کے باعث وہ علمبرداری کا مستحق تھا۔ لیکن جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ جھگڑا پیش ہوا تو عبداللہ ابن خلیفہ الطائی البولانی نے بنو حزمر سے مخاطب ہو کر کہا اے بنو حزمر تم عدیؓ کے مقابلے میں اپنی حق داری کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تم میں ایک شخص بھی عدیؓ کے درجہ کا نہیں اور نہ تمہارے آباؤ اجداد میں کوئی عدیؓ کے باپ کی مثل موجود ہے کیا وہ عزیزوں اور رشتہ داروں کی مدد نہیں کرتا کیا وہ اس شخص کا بیٹا نہیں ہے جو سیرابی کے دن میں لوگوں کو پانی پلاتا۔ کیا اس کا باپ ان سرداروں میں سے نہ تھا جو مال غنیمت میں سے چوتھ لیا کرتا تھا کیا یہ عرب کے سب سے بڑے سخی کا بیٹا نہیں کیا یہ اس شخص کا بیٹا نہیں جو اپنا مال لٹایا کرتا تھا اور پڑوس کی حفاظت کرتا۔ کیا عدیؓ وہ شخص نہیں ہیں جنہوں نے نہ تو آج تک بدعہدی کی، نہ فسق و فجور میں مبتلا ہوا۔ نہ آج تک کوئی جہالت کا کام کیا اور نہ بخل سے کام لیا تم اس کے باپ جیسا شخص اپنے باپ دادا میں دکھاؤ اور ایک شخص بھی اس جیسا لے آؤ کیا تمہارے خاندان میں بہ لحاظ اسلام عدیؓ سب سے افضل نہیں ہیں، کیا عدیؓ وہ شخص نہیں ہیں جو تمہارا وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کیا نخیلہ، قادسیہ، مدائن جلولاء، نہاوند اور تستر کی جنگوں میں وہ تمہارے سردار نہ تھے۔ اب تمہیں ان سے کیا تکلیف پہنچی خدا کی قسم تمہاری قوم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو عدیؓ کے ہوتے ہوئے ریاست کا دعویٰ کر سکے۔

حضرت علیؓ کا فیصلہ

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اے ابن خلیفہ بس کرو اور جاؤ اپنی قوم اور بنو طے کو بلا لاؤ۔ یہ تمام لوگ جمع ہو کر حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت علیؓ نے ان سے سوال کیا کہ ان مذکورہ بالا واقعات میں تمہارا سردار کون تھا۔ بنو طے نے جواب دیا عدیؓ ابن حاتم۔ عبداللہ ابن خلیفہ نے عرض کیا اے امیر المومنین ان سے سوال کیجئے آیا یہ لوگ عدیؓ کی سرداری پر راضی ہیں یا نہیں۔ حضرت علیؓ نے سوال فرمایا۔ بنو طے نے متفقہ طور پر جواب دیا ہاں ہم راضی ہیں۔ حضرت علیؓ نے حکم فرمایا علم کے عدیؓ سب سے زیادہ حقدار ہیں اپنی قوم کا جھنڈا انہیں دے دو اور فرمایا بنو حزمر نے ان سے جھنڈے اور ریاست کے بارے میں اختلاف کیا حالانکہ میں آج سے قبل بھی عدیؓ کو سردار دیکھتا چلا آیا ہوں اے بنو حزمر میں نے تمہاری قوم میں تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ کوئی اور ایسا شخص نہیں دیکھا جو عدیؓ کا حامی و تابعدار نہ ہو تم اس کثرت کی اتباع کرو۔ حضرت عدیؓ نے اپنی قوم کا جھنڈا اسنبھال لیا۔

جب حجر ابن عدی کا دور آیا تو عبداللہ ابن خلیفہ کو حجر کے ساتھ روانہ کرنے کے لیے طلب کیا گیا۔ اور عبداللہ ابن خلیفہ حجر کے ساتھیوں میں سے تھے۔ حجر پہاڑوں کی جانب گئے اس موقع پر عدیؓ نہ تو حجر کا حکم رد کر سکے اور نہ اس سے اپنے حق کا مطالبہ کر سکے یہ بات، عبداللہ ابن خلیفہ کو بہت شاق گزری اس وقت اس نے یہ اشعار کہے ؎

وَتَنْسَوْنَنِي يَوْمَ الشَّرِيعَةِ وَالْقَنَا　　بِصِفِّينَ فِي أَكْتَافِهِمْ قَدْ تَكَسَّرَا

(ترجمہ) تم نے مجھے شریعت والے روز بھلا دیا حالانکہ میں نے صفین میں دشمنوں کے مونڈھے توڑ ڈالے تھے۔

جَزَى رَبُّهُ عَنِّي عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ　　بِرَفْضِي وَخِذْلَانِي جَزَاءً مُوَفَّرَا

(ترجمہ) مجھے چھوڑنے اور رسوا کرنے کی وجہ سے پروردگار نے عدیؓ ابن حاتم سے اچھا اور پورا پورا بدلہ لیا۔

أَتَنْسَى بَلَائِي سَادِرًا يَا ابْنَ حَاتِمٍ　　عَشِيَّةَ مَا أَغْنَتْ عَدِيُّكَ حِزْمَرَا

(ترجمہ) اے ابن حاتم تو میری مصیبت کو بھول گیا اس شام کو یاد کر جب کہ وہ مر کے مقابلہ میں تیرا نام عدیؓ ہونے سے تجھے کچھ فائدہ نہ پہنچا۔

فَدَافَعْتُ عَنْكَ الْقَوْمَ حَتَّى تَخَاذَلُوا　　وَكُنْتُ أَنَا الْخَصْمَ الْأَلَدَّ الْعَذَوَّرَا

(ترجمہ) میں نے تیری جانب سے قوم کو جواب دیا حتی کہ مخالفین رسوا ہو گئے اور میں ہی تیری جانب سے قوم کا انتہائی جھگڑالو دشمن تھا۔

فَوَلَّوْا وَمَا قَامُوا مَقَامِي كَأَنَّمَا　　رَأَوْنِي لَيْثًا بِالْأَبَاءَةِ مُخْدَرَا

(ترجمہ) وہ میرے مقابلے سے ہٹ گئے اور میرے سامنے قطعاً کھڑے نہ ہو سکے۔ انھوں نے مجھے اس شیر کی طرح سمجھا جو کچھار میں گھات لگائے بیٹھا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَصَرْتُكَ اِذْ خَامَ الْقَرِيْبُ وَالْبَعْطُ الْبَعِيْدُ　　وَقَدْ اَفْرَدْتُ نَفْسَ امْرُؤٍ نَا صِرًا

(ترجمہ) میں نے تو تیری اسوقت امداد کی تھی جبکہ اقرباء نے بزدلی دکھائی تھی اور دور کے رشتہ دار دور ہو گئے تھے میں تنہا وہ شخص تھا جس نے تیری پوری مدد کی۔

فَكَانَ جَزَائِیْ اِنْ اُجَرِّدَ بَيْنَكُمْ　　سَجِيْنًا وَاِنْ اُوْلِیْ الطُّعُوْنَ وَاُدْسَرَا

(ترجمہ) میرا احسان تو یہ تھا کہ تمھارے لئے سرداری کو مخصوص کر دیا اور تمھیں قید و بند کا مالک بنا کر تمھارے مخالفوں کو رسوا کیا۔

وَكَمْ عِدَّةٍ لِیْ مِنْكَ اَنَّكَ رَاجِعِیْ　　فَلَمْ تُغْنِ بِالْمِيْعَادِ عَنِّیْ حَبَنْتَرَا

(ترجمہ) اور تو نے مجھے اس کا کوئی بدلہ نہیں دیا اور نہ کسی وقت پر تو نے میری حمایت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۲

ہر دو جانب سے جنگی تیاریاں اور مورچہ بندی

ماہ محرم کے ختم ہونے تک دونوں جانب سے جنگ بند رہی جب ماہ محرم ختم ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرثد ابن الحارث الجشمی کو حکم دیا کہ شامیوں کو جنگ کا پیغام پہنچا دو مرثد نے غروب آفتاب کے قریب شامیوں کو آواز دے کر کہا کہ امیر المومنین تم سے فرماتے ہیں کہ میں برابر کوشش کرتا رہا کہ تم حق کو قبول کر لو اور اس کے سامنے جھک جاؤ۔ میں نے تمہارے سامنے کتاب اللہ پیش کی اور اس کے حکم کو قبول کرنے کی دعوت دی لیکن تم اپنی سرکشی سے باز نہ آئے اور نہ تم نے حق کو قبول کیا۔ میں نے تمہارے ساتھ برابر کا معاملہ کیا اور اللہ تعالےٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔ شامی یہ اعلان سن کر اپنے اپنے امراء اور رؤساء کو اطلاع دینے کے لئے دوڑے حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمروؓ بن العاص لوگوں کے ساتھ باہر آئے۔ فوج کو دستوں پر تقسیم کر کے انھیں مورچوں پر بٹھایا۔ لوگوں نے آگ روشن کی۔ دوسری جانب حضرت علیؓ تمام رات جاگتے رہے انھوں نے بھی دستے تقسیم کئے اور لوگوں کو مورچوں پر بٹھایا اور پوری رات گشت کر کے لوگوں کو جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر آمادہ کرتے رہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوجیوں کو ہدایات

ابو مخنف نے عبدالرحمن ابن جندب الازدی کے واسطہ سے ان کے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب کبھی ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی ہمیں یہ نصیحت فرماتے۔

اس وقت تک ہرگز جنگ نہ کرو جب تک دشمن تم سے پہل نہ کرے اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ تم حق پر ہو اور تمہاری طرف سے جنگ کی ابتدا نہ ہونا یہ تمہارے حق پر ہونے کی دوسری دلیل ہے۔ جب تم ان سے جنگ کرو تو انھیں شکست دو اور پشت پھیر کر نہ بھاگو۔ کسی زخمی پر حملہ نہ کرو نہ کسی کو ننگا کرو نہ کسی مقتول کے ہاتھ پاؤں یا ناک کان کاٹو اگر تم لوگوں کے کجاووں تک پہنچو تو ان کے خیموں کے پردے چاک نہ کرو اور نہ بلا اجازت ان کے گھروں میں داخل ہو اور نہ ان کے مالوں میں سے اس شئے کے علاوہ کوئی چیز اٹھاؤ جو تمہیں میدان جنگ میں ملی ہو عورتوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ خواہ وہ تمہاری بے عزتی کریں اور تمہارے سرداروں اور نیک لوگوں کو برا بھلا کہیں کیونکہ عورتیں اعضاء اور دل کے لحاظ سے کمزور ہوتی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا میدان صفین میں خطبہ

ابو مخنف نے اسمٰعیل ابن یزید، ابو صادق کی سند سے حضرمی کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے تین مواقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنگ پر آمادہ کرتے ہوئے دیکھا ایک جنگ صفین، ایک جنگ جمل اور ایک جنگ نہروان میں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو نگاہیں نیچی رکھو۔ آوازیں پست رکھو۔ گفتگو کم کرو اپنے کو مورچہ بندی، لڑائی، آگے بڑھنے، مقابلہ کرنے، تدبیر جنگ، تیر اندازی اور نیزہ بازی میں مشغول رکھو۔ ثابت قدم رہو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو تاکہ تم کامیاب ہو آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو۔ یقیناً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اے اللہ ان پر صبر نازل فرما اور ان کی امداد فرما اور ان کے اجر میں اضافہ فرما۔

لشکر کی تقسیم

جب صبح ہوئی تو حضرت علیؓ نے اپنے لشکر کو میمنہ و میسرہ اور سواروں اور پیدلوں پر تقسیم فرمایا۔ ابو مخنف کہتے ہیں مجھ سے فضیل بن خدیج الکندی نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے اہل کوفہ کے سواروں پر اشتر نخعی کو امیر کیا۔ اہل بصرہ کے سواروں کا دستہ حضرت سہلؓ ابن حنیف کی سرکردگی میں دیا اہل کوفہ کا پیادہ دستہ حضرت عمارؓ ابن یاسرؓ کی ماتحتی میں تھا اہل بصرہ کے پیادوں پر حضرت قیسؓ ابن سعدؓ اور ہاشمؓ ابن عتبہ امیر تھے اور اس دستہ کا جھنڈا ہاشمؓ کے پاس تھا۔ قراء اہل بصرہ کے امیر قاری مسعر ابن فدکی التیمی تھے اور اہل کوفہ عبداللہؓ ابن بدیل اور حضرت عمارؓ ابن یاسرؓ کے ساتھ تھے

حضرت امیر معاویہؓ کی جنگی تیاریاں

ابو مخنف نے عبداللہ ابن یزید ابن جابر الازدی کے ذریعہ قاسم کا یہ بیان ذکر کیا ہے جو یزید ابن معاویہؓ کا غلام تھا کہ امیر معاویہؓ نے میمنہ پر ابن ذی الکلاع الحمیری کو متعین فرمایا۔ میسرہ پر حضرت حبیبؓ ابن مسلمۃ الفہری کو امیر بنایا ان کے مقدمۃ الجیش پر جو اسی روز دمشق سے آیا تھا ابو الاعورؓ السلمی امیر تھے یہ اہل دمشق کے سواروں پر متعین تھے۔ شامیوں کے تمام سوار دستے حضرت عمروؓ بن العاص کی ماتحتی میں تھے مسلم ابن عقبہ کو دمشق کی پیدل فوج کا امیر بنایا گیا تھا تمام پیدل فوج ضحاکؓ ابن قیس کی ماتحتی میں دی گئی بہت سے شامیوں نے موت پر بیعت کی تھی ان لوگوں نے اپنے آپ کو عماموں سے باندھ لیا تھا یہ لوگ پانچ صفوں پر مشتمل تھے۔ شامی میدان جنگ میں اپنی فوج کو دس صفوں پر تقسیم کرتے اور عراق گیارہ صفوں پر تقسیم کرتے۔

ابتدائے جنگ

ماہ محرم گزر جانے کے ساتھ ہی جنگ کی ابتدا ہو گئی کوفیوں کی جانب سے پہلے روز اشتر نخعی میدان جنگ میں آیا اور شامیوں کی جانب سے اس کے مقابلے کے لئے حضرت حبیبؓ ابن مسلمۃ الفہری اپنے میسرہ کو لے کر نکلے یہ چہارشنبہ کا دن تھا ان دونوں فوجوں کا دوپہر تک سخت مقابلہ رہا دوپہر کے بعد ہر دو لشکر لوٹ گئے یہ دونوں برابر رہے نہ کوئی غالب ہوا اور نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کوئی مغلوب۔

دوسرے روز ہاشمؓ ابن عتبہ سواروں اور بہترین پیدل فوج کا ایک بڑا دستہ لے کر میدان میں نکلے شامیوں کی جانب سے ان کے مقابلے پر ابوالاعورؓ سلمی آئے اس روز دونوں لشکروں میں انتہائی سخت جنگ ہوئی گھوڑا گھوڑے پر چڑھا جاتا تھا اور آدمی آدمی پھر دونوں لشکر واپس ہو گئے اور دونوں لشکروں کے کچھ آدمی کام آئے۔

تیسرا دن ہوا تو حضرت عمارؓ بن یاسرؓ لشکر لے کر نکلے ان کے مقابلے کے لئے حضرت عمروؓ ابن العاص میدان میں آئے اس روز لوگوں نے سخت ترین جنگ کی حضرت عمارؓ لوگوں سے مخاطب ہو کر فرما رہے تھے

> اے اہل عراق تم اس شخص کو نہیں دیکھتے جو اللہ اور رسول کا دشمن رہے اور اس نے حضورؐ سے جنگ کی۔ ہمیشہ مسلمانوں کے مقابل آیا اور مشرکین کا ساتھ دیا جب اس نے یہ دیکھا کہ اللہ عز وجل نے اپنے دین کو غالب فرما دیا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد فرمائی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آیا ہمارے نزدیک اس کا یہ اسلام رغبت و شوق سے نہ تھا بلکہ خوف کے باعث تھا پھر اللہ عز وجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی۔ خدا کی قسم حضورؐ کے بعد یہ شخص ہمیشہ مسلمانوں کی عداوت اور مجرموں کی ہمدردی میں مصروف رہا۔ اس کے مقابلہ پر ثابت قدم رہو اور اس سے جنگ کرو کیونکہ یہ اللہ کے نور یعنی دین کو بجھاتا ہے اور اللہ کے دشمنوں کی مدد کرتا ہے۔

اس روز حضرت عمارؓ کے ساتھ زیاد ابن النضر سواروں پر امیر تھے۔ حضرت عمارؓ نے انھیں حکم دیا کہ سواروں کا دستہ لے کر حملہ کرو۔ انھوں نے اپنے دستہ کے ساتھ حملہ کیا مخالفوں نے ان سے مقابلہ کر کے انھیں گرفتار کر لیا اور انھیں باندھ کر لے گئے۔ حضرت عمارؓ نے اپنی پیدل فوج کے ساتھ اتنا سخت حملہ کیا کہ حضرت عمروؓ بن العاص کے قدم اپنے مقام سے پیچھے ہٹ گئے۔

دو بھائیوں کا مقابلہ اس روز زیاد ابن النضر نے عمرو ابن معاویہ ابن المنفق ابن عامر ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیل کو مقابلے کی دعوت دی اور یہ ماں کی جانب سے زیاد کے بھائی تھے کیونکہ ان دونوں کی ماں ایک تھی جو بنو یزید سے تعلق رکھتی تھی جب یہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو انھوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا لیکن پھر دونوں آپس میں متحد ہو گئے۔ اور دونوں میدان سے واپس ہو گئے اور لشکر بھی لوٹ آئے۔

حضرت عبید اللہ ابن عمرؓ اور حضرت علیؓ کا مقابلہ

چوتھے روز محمد بن ابی علیؓ یعنی محمد بن الحنفیہ ایک زبردست لشکر لے کر نکلے ان کے مقابلہ پر حضرت عبید اللہ ابن عمرؓ (یہ عبید اللہ ابن عمرؓ کے بڑے بھائی ہیں۔ عبد اللہؓ کسی جانب سے جنگ میں شریک نہ تھے) ایک بڑا لشکر لے کر آئے۔ آتے ہی عبید اللہ نے محمد بن حنفیہ کو اپنے مقابلہ کی دعوت بھیجی جسے محمد ابن حنفیہ نے قبول کر لیا اور ان کے مقابلے کے لئے نکلے۔ حضرت علیؓ کی ان دونوں شخصوں پر جو نظر پڑی تو سوال کیا یہ دونوں مقابل کون ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا ایک عبید اللہ ابن عمرؓ ہیں اور دوسرے آپ کے صاحبزادے محمد۔ حضرت علیؓ نے اپنی سواری کو حرکت دی اور محمد کو آواز دی۔ محمد نے حضرت علیؓ کی جانب دیکھا۔ حضرت علیؓ نے انھیں ٹھہرنے کا حکم دیا۔ وہ ٹھہر گئے۔ حضرت علیؓ حضرت عبید اللہؓ کے مقابلے پر پہنچے اور فرمایا مجھ سے مقابلہ کرو۔ انھوں نے فرمایا مجھے آپ سے مقابلے کی ضرورت نہیں (غالباً حضرت علیؓ کے شرف و فضل کی وجہ سے یہ بات فرمائی) حضرت نے فرمایا کیا وجہ؟ عبید اللہؓ نے انکار کیا۔ اس کے بعد عبید اللہؓ میدان سے واپس لوٹ گئے۔

محمد ابن علیؓ کو مقابلہ سے منع کرنے کی وجہ

ابن الحنفیہ نے اپنے والد سے سوال کیا۔ اے میرے باپ آپ نے مجھے عبید اللہؓ کے مقابلہ سے کیوں روکا۔ خدا کی قسم اگر آپ مجھے نہ روکتے تو میں اسے ضرور قتل کر دیتا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر تو اس سے مقابلہ کرتا تو مجھے یقین تھا کہ وہ تجھے ضرور قتل کر دیتا اور میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ تجھے قتل کر دے۔ محمد ابن علیؓ نے کہا آپ کیوں اس فاسق کے مقابلہ پر گئے تھے خدا کی قسم اگر اس کا باپ (عمرؓ) بھی آپ کو مقابلہ کی دعوت دیتا تو میں اس کا بھی مقابلہ کرتا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اے میرے بیٹے اس کے باپ کے بارے میں بھلائی کے علاوہ کوئی بات نہ کہو پھر دونوں لشکر جدا ہو گئے اور اپنے اپنے مورچوں پر واپس چلے گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولید بن عقبہؓ کا ابن عباسؓ سے خطاب

پانچویں روز حضرت عبداللہ ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ عراقی لشکر لے کر نکلے ان کے مقابلے پر حضرت ولید بن عقبہؓ تشریف لائے اس روز سخت جنگ ہوئی ابن عباسؓ جنگ کرتے کرتے ولیدؓ بن عقبہ کے پاس پہنچ گئے ولیدؓ نے انھیں دیکھ کر بنو عبدالمطلب کو برا بھلا کہا اور فرمایا

اے ابن عباسؓ تم لوگوں نے رشتہ داری کو قطع کیا۔ تم نے اپنے خلیفہ کو قتل کیا تم نے دیکھا کہ اللہ نے تمھیں اس کا کیا بدلہ دیا یعنی جس چیز کے تم طالب تھے وہ تمھیں حاصل نہ ہو سکی اور تم آرزوئیں لئے بیٹھے تھے وہ سب کی سب دل کی دل ہی میں رہ گئیں اللہ تم لوگوں کو ہلاک کر کے رہے گا اور تمھارے مقابلے میں ہماری امداد فرمائے گا۔

ابن عباسؓ نے ولیدؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے مقابلہ پر آؤ۔ ولیدؓ نے مقابلہ پر آنے سے انکار کر دیا اس روز ابن عباسؓ نے انتہائی سخت جنگ کی اور لوگوں پر چھائے رہے۔

چھٹے روز حضرت قیسؓ ابن سعد الانصاری اور ابن ذی الکلاع الحمیری لشکر لے کر نکلے اس روز بھی سخت جنگ ہوئی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا اور دونوں لشکر اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے

ساتویں روز اشتر کوفی لشکر لے کر نکلے اس کے مقابلہ پر حضرت حبیبؓ ابن مسلمہ لشکر لے کر آئے اس روز بھی سخت جنگ ہوئی لیکن ظہر کے وقت دونوں لشکر اپنی اپنی جگہ واپس لوٹ گئے اور کوئی فیصلہ نہ ہو سکا یہ چہار شنبہ کا دن تھا۔

عام جنگ کی تیاریاں

ابو مخنف نے مالک ابن اعین الجہنی کے واسطے سے زید ابن وہب کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا جب تک ہم مخالفوں پر سب مل کر حملہ نہیں کریں گے اسوقت تک کامیابی دشوار ہے اس لئے حضرت علیؓ نے بدھ کے روز شام کے وقت عصر کے بعد ایک خطبہ دیا اور فرمایا

تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں جو کسی شے کو توڑ دے تو اس کا کوئی جوڑنے والا نہیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس شے کا فیصلہ کر دے تو اس کے فیصلہ کو کوئی رد کرنے والا نہیں۔ اگر خدا چاہتا تو اس کی مخلوق میں سے دو شخص بھی باہم اختلاف نہ کرتے اور نہ امت اس خلافت کے معاملے میں جھگڑتی اور نہ مفضول شخص افضل شخص سے اس کی فضیلت کے حوالے میں اختلاف کرتا اور ہم اور یہ مخالفین اپنی اپنی تقدیر پر خود گامزن رہتے اور اس مقام پر یکجا جمع ہوتے۔ پس ہم تو اپنے پروردگار کا حکم سنتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اگر وہ چاہے تو لوگوں کو جلد سزا دیدے۔ ہر قسم کی تبدیلی اس کے حکم سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ظالم کو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ اور حق کو بھی یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دار العمل بنایا ہے اور آخرت جو اس کے پاس ہے وہ دار القرار ہے تاکہ ان لوگوں کو بدلہ دے جنہوں نے اعمال بد کئے ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال کئے ہیں۔ خبردار تم کل دشمن سے جنگ کرنے سے قبل رات کو لمبی لمبی نمازیں پڑھو۔ کلام اللہ کی کثرت سے تلاوت کرو اور اللہ عزوجل سے نصرت اور صبر کا سوال کرو اور انتہائی ثابت قدمی سے مقابلہ کرو اور سچے بن کر دکھاؤ۔

پھر حضرت علیؓ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ لوگ تلواریں اور نیزے اور تیر تیز کرنے میں مصروف ہو گئے اتفاق سے کعب ابن جعیل التغلبی کا ادھر سے گزر ہوا اس نے یہ اشعار پڑھے ؎

اَصْبَحَتِ الْاُمَّةُ فِیْ اَمْرٍ عَجَبْ　　وَالْمُلْكُ مَجْمُوْعٌ غَدًا لِمَنْ غَلَبْ

(ترجمہ) امت نے ایک عجیب کام میں صبح کی ہے۔ اور کل تمام ملک اسی کی ملکیت ہو گا جو غالب ہو گا۔

فَقُلْتُ قَوْلًا صَادِقًا غَیْرَ كَذِبْ　　اِنَّ غَدًا تَهْلِكُ اَعْلَامُ الْعَرَبْ

(ترجمہ) میں نے ان سے سچی بات کہی جس میں ذرا بھی جھوٹ نہ تھا کہ کل کے دن عرب کے بڑے بڑے اشخاص ہلاک ہو جائیں گے۔

رشتہ داروں کی باہمی جنگ راوی کہتا ہے کہ رات ہوئی تو حضرت علیؓ خیمہ سے باہر تشریف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے۔ تمام رات لشکر کی مورچہ بندی کرتے رہے جب صبح ہوئی تو لشکر کو لے کر پہنچے معاویہؓ بھی اپنی شامی فوج لے کر میدان میں آ گئے۔ حضرت علیؓ ہر شامی قبیلہ کے بارے میں دریافت کرتے کہ یہ کون قبیلہ ہے لوگ ان سے شامی قبائل کا نام و نسب بیان کرتے حتیٰ کہ آپ نے ان تمام قبائل کو پہچان لیا اور آپ کو ان کے ٹھکانوں کا بھی علم ہو گیا۔ آپ نے قبیلہ ازد کا نام سن کر فرمایا یہ میرے لئے کافی ہے اور خثعم کا نام سن کر بھی یہی الفاظ دہرائے۔ یعنی ان کا مقابلہ میں خود کروں گا۔ اس کے بعد عراق کے تمام قبائل کو حکم فرمایا کہ ہر قبیلہ اپنے قبیلہ والوں سے جنگ کرے ہاں اگر شامی فوج میں کسی خاص قبیلہ کے افراد موجود نہیں تو وہ کسی دوسرے شامی قبیلہ کے مقابل ہو۔ بجیلہ کے علاوہ کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس کے کچھ افراد شامی فوج میں موجود نہ ہوں اس قبیلہ کے بہت کم افراد شامی فوج میں پائے جاتے تھے آپ نے اس قبیلہ کو بنو لخم کے مقابلہ پر بھیجا۔ اس روز بھی لوگ باہم گتھ گئے اور تمام دن سخت ترین جنگ رہی شام کے وقت دونوں لشکر جدا ہو گئے اور کوئی بھی ایک دوسرے پر غالب نہ آسکا۔ یہ چہار شنبہ کا روز تھا۔

اندھیرے میں صبح کی نماز

جمعرات کے دن حضرت علیؓ نے صبح کی نماز بہت اندھیرے میں پڑھائی ابو مخنف نے عبدالرحمٰن ابن جندبؓ کے ذریعہ ان کے والد جندبؓ سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو اتنے اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھاتے کبھی نہیں دیکھا جتنے اندھیرے میں اس روز نماز پڑھائی تھی۔ نماز کے بعد آپ نے شامیوں کی جانب لشکر روانہ کئے اور اس کام میں شامیوں سے ابتداء فرمائی۔ یہ لشکر شامیوں کی جانب روانہ ہوئے۔ جب شامیوں نے اپنی جانب ان لشکروں کو بڑھتے دیکھا تو وہ بھی ان کے استقبال کے لئے بڑھے۔

حضرت علیؓ کی دعا

ابو مخنف نے مالک ابن اعین کے ذریعہ زید ابن وہب الجہنی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ جب چہار شنبہ کے روز میدان میں تشریف لائے تو یہ دعا فرمائی۔

اے اللہ اس بلند محفوظ اور بند چھت کے پروردگار جس نے اس چھت کو شب و روز کی آمد کا ٹھکانا بنایا ہے اور آپ نے اس چھت میں شمس و قمر کی راہیں اور ستاروں کی منزلیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائیں اور اس کے ساکنوں ہیں۔ سے ایک جماعت فرشتوں کی بنائی جو عبادت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتی۔ اور اس زمین کے پروردگار جسے تو نے انسانوں، درندوں اور چوپایوں کا جائے قرار بنایا ہے اور ایسی لاتعداد مخلوقات کا جو نظر نہیں آتی اور ایک اس بڑی مخلوق کا مسکن بنایا جو نظر آتی ہے۔ اے اس کشتی کے پروردگار جو لوگوں کے منافع کی چیزیں لے کر سمندر میں چلتی ہے۔ اے اس بادل کے پروردگار جو زمین و آسمان کے درمیان مسخر ہے اے اس سمندر کے پروردگار جو تمام عالم کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ان گڑے ہوئے پہاڑوں کے پروردگار جنہیں آپ نے زمین کی میخیں اور مخلوق کی روزی کا سامان بنایا ہے اگر آپ ہمیں ہمارے دشمنوں پر غالب فرمائیں تو ہمیں سرکشی اور بغاوت سے نجات ملے اور ہمیں حق پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اگر آپ دشمنوں کو ہم پر غالب فرمائیں تو مجھے شہادت عطا فرما اور میرے ساتھیوں کو آزمائش سے محفوظ رکھ۔

راوی کہتا ہے کہ چہارشنبہ کے روز بھی مقابلہ ہوا اور رات تک سخت ترین جنگ ہوتی رہی صرف نماز کے اوقات میں نماز کے لئے ہر دو لشکر جنگ سے ہٹ جاتے تھے اس روز بے پناہ لوگ مقتول ہوئے رات تک ایک دوسرے کو شکست دینے کی کوشش میں مصروف رہے لیکن کسی کو بھی فتح حاصل نہ ہو سکی۔

جب دوسرا دن یعنی جمعرات کا روز ہوا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگوں کو نہایت اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھائی۔ نماز ختم ہوتے ہی شامی لشکر آتا ہوا نظر آیا۔ حضرت علیؓ نے جب شامی لشکر آتے دیکھا تو وہ بھی اس طرف متوجہ ہوئے اور اپنا لشکر لے کر نکلے اس روز حضرت علیؓ کے میمنہ پر عبداللہؓ ابن بدیل اور میسرہ پر حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ امیر تھے۔ عراق کے قراء تین شخصوں کے ساتھ تھے۔ حضرت عمارؓ ابن یاسرؓ حضرت قیس ابن سعدؓ اور عبداللہؓ ابن بدیل۔ بقیہ لوگ اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے اپنے اپنے مرکزوں پر موجود رہے۔ حضرت علیؓ لشکر کے قلب میں تھے جو اہل کوفہ و اہل بصرہ کے درمیان تھا اور ان کے ساتھ اکثر و بیشتر مدینہ کے انصار تھے اور بنو خزاعہ کی بھی ایک اچھی خاصی تعداد آپ کے ساتھ موجود تھی اسی طرح اہل مدینہ میں سے بنو کنانہ وغیرہ بھی ساتھ میں موجود تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامی لشکر کی موت پر بیعت

پھر دونوں لشکر ایک دوسرے کے مدمقابل ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک بڑا قبہ لگوایا جس پر پردے لٹکے ہوئے تھے اس روز اہل شام کے ایک بڑے گروہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے موت پر بیعت کی انھوں نے دمشق گھواروں کو حکم دیا کہ تمام لشکر کے چاروں طرف پھیل جائیں۔

اس روز عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن بدیل اپنے میمنہ کو لے کر نکلے اور حضرت حبیب رضی اللہ عنہ ابن مسلمہ پر حملہ کیا جو شامی میسرہ کے سالار تھے یہ حملہ اتنا سخت تھا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن بدیل شامی میسرہ کو دباتے چلے گئے۔ شامی سوار جو بھی مدمقابل ہوتے تھے انھیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیتے تھے وہ شامی میسرہ کو برابر پیچھے ہٹاتے چلے آئے حتیٰ کہ ظہر کے وقت میسرہ پیچھے ہٹتے ہٹتے اس قبہ تک پہنچ گیا۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ ابن بدیل کی تقریر

ابو مخنف، مالک ابن اعین کے ذریعہ زید ابن وہب الجہنی کا یہ بیان نقل کرتا ہے۔ کہ اس روز عبداللہ ابن بدیل نے اپنے لشکر کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا

خبردار معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس شئے کا دعویٰ کیا ہے جس کا وہ اہل نہیں اور خلافت کے معاملہ میں اس شخص سے اختلاف کیا جس کا آج دنیا میں ثانی موجود نہیں۔ حق کو مٹانے کے لئے باطل کی حمایت میں جنگ کی تم پر اعراب اور لشکروں کو چڑھایا اور لوگوں کے سامنے گمراہی پر ملمع کر کے پیش کیا۔ لوگوں کے دلوں میں فتنوں کا بیج بویا اور لوگوں پر اصل معاملے کو خلط ملط کر دیا اس طرح ان کی ناپاکی میں مزید ناپاکی کا اضافہ کیا۔ تم اپنے پروردگار کی جانب سے نور ایمان پر قائم ہو اور تمہارے پاس حقانیت کے واضح دلائل موجود ہیں ان سرکشوں اور باغیوں سے جنگ کرو ان سے قطعاً کسی قسم کا خوف نہ کرو اور تمہیں ان سے ڈرنا بھی نہیں چاہیے۔ کیونکہ تمہارے پاس اللہ عزوجل کی پاک اور اختلاف سے پاک کتاب موجود ہے

أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ　　کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ اور اللہ اس بات کا

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّ　　زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے اگر تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	مومن ہو۔ ان سے قتال کرو اللہ تمہارے ہاتھوں انھیں عذاب دیگا۔ انھیں رسوا کرے گا اور ان کے مقابلہ پر تمہاری مدد کرے گا اور مومن لوگوں کے دل ٹھنڈے کرے گا۔

ہم نے ان لوگوں کے ساتھ ایک بار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ کی تھی اور یہ ان سے ہماری دوسری جنگ ہے خدا کی قسم وہ اس معاملے میں تم سے زیادہ متقی، زیادہ نیک اور زیادہ ہدایت یافتہ نہیں تھے اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اللہ تمھیں برکت دے۔

اس کے بعد عبداللہؓ بن بدیل اور ان کے ساتھیوں نے زبردست جنگ کی۔

حضرت علیؓ کا خطبہ

ابو مخنف نے عبدالرحمن ابن ابی عمرۃ الانصاری کے ذریعہ ان کے والد ابو عمرہ اور ان کے غلام کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے صفین کے روز یہ خطبہ دیا۔

اللہ عزوجل نے تمھیں وہ تجارت بتادی ہے جو تمھیں دردناک عذاب سے نجات دے اور تمھارے ذریعہ خیر کو ترقی دے وہ تجارت اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔ اور اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا ہے اور اس کا اجر یہ ہے کہ اس سے گناہ معاف ہوتے اور جنت میں پاکیزہ مکانات عطا کیے جاتے ہیں خدا نے تمھیں یہ بات بھی بتادی کہ وہ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں ایسی صفیں بنا کر لڑتے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔ تم بھی سیسہ پلائی ہوئی بنیادوں کی طرح اپنی صفوں کو سیدھا کر لو۔ زرہ پوشوں کو آگے کرو۔ دانتوں کو دبالو۔ کیونکہ کھوپڑیوں کو اتارنے میں مددگار ہوتے ہیں نیزوں کے پھلوں کو تیز کر لو کیونکہ اس طرح وہ چلنے میں تیز ہو جاتے ہیں۔ نگاہیں نیچی رکھو کیونکہ اس سے ہمت بندھتی اور دلوں کو اطمینان رہتا ہے۔ آوازیں بند رکھو اور چیخو چلاؤ نہیں۔ کیونکہ یہ چیز دوسروں کو ہٹانے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مددگار ثابت ہوتی ہے اور اس سے وقار قائم رہتا ہے۔ اپنے جھنڈوں کا خیال رکھو نہ تو سب کے سب جھنڈوں کی جانب مائل ہو اور نہ انھیں گرنے دو۔ اور بہادروں کے علاوہ کسی کے ہاتھ میں جھنڈا نہ دو۔ کیونکہ حقائق کے نزول کے وقت شکست کو روکنے والے اور صبر کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو جھنڈوں کی حفاظت کرتے اور ان کے اردگرد رہتے ہیں۔ جھنڈوں کو بچاتے ہیں اور اس کے آگے اور پیچھے سے ہونے والے حملوں کو روکتے ہیں اور اسے گرنے نہیں دیتے۔ وہ شخص بہت ہی بہتر ہے جس نے اس کے اردگرد جنگ کی ہو اللہ تم پر رحمت نازل کرے۔ اپنی جان قربان کر دو اپنے ساتھی کو کسی دوسرے بھائی کے بھروسہ پر نہ چھوڑو کیونکہ یہ پشیمانی اور سستی کا سبب ہے اور ایسا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ شخص دو شخصوں سے مقابلہ کر رہا ہے اور ساتھ ہی اپنے بھائی کا ہاتھ تھامے ہے کیا اس کی حفاظت ایسے بھائی کے سپرد کرنا چاہیے جو میدان سے بھاگ رہا ہو۔ یا اس کی جانب کھڑا دیکھتا ہو کہ یہ کیا کرتا ہے تو اللہ عزوجل ایسے شخص سے ناراض ہوتا ہے تم اللہ کی ناراضگی کو مول نہ لو کیونکہ تمھیں اللہ ہی کے پاس جانا ہے۔ اللہ عزوجل نے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے جو اس نے اپنی قوم سے کہا تھا

لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ○	اگر تم موت اور قتل سے بھاگو گے تو تمھارا یہ فرار تمھیں ہرگز کچھ فائدہ نہ پہنچائے گا اور اس وقت تم صرف معمولی سا فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔

خدا کی قسم اس فوری تلوار سے بچ بھی گئے تو آخرت کی تلوار سے ہرگز محفوظ نہ رہو گے صداقت و صبر کے ذریعہ مدد طلب کرو (یعنی صداقت و صبر کو کامیابی کا وسیلہ بناؤ) کیونکہ صبر کے بعد ہی اللہ تعالیٰ امداد نازل فرماتا ہے۔

یزید ابن قیس ارحبی کا خطبہ | ابو مخنف نے ابو روق الہمدانی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ یزید ابن قیس الارحبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے لوگوں کو جنگ پر ابھارا اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

خالص و محفوظ مسلمان وہ ہے جس کا دین اور جس کی رائے محفوظ ہو۔ خدا کی قسم یہ قوم جب تک ہم سے اقامت دین پر جنگ کرتی رہے گی تو ہمارا خیال ہے کہ ہم اسے تباہ کر دیں گے جب تک یہ احیاء حق کے معاملہ میں ہم سے جنگ کرتی رہے گی تو ہم اسے موت کے گھاٹ اتارتے رہیں گے اور اگر یہ قوم ہم سے اس دنیا کی خاطر لڑ رہی ہے تاکہ یہ دنیا کے جابر بادشاہ بن جائیں تو خواہ یہ تم پر غالب آجائیں لیکن میرا گمان ہے کہ اللہ انھیں غالب نہ فرمائیگا اور نہ انھیں یہ خوشی حاصل ہوگی۔ تم سعیدؓ ابن العاص، ولیدؓ ابن عقبہ اور عبداللہؓ ابن عامرؓ جیسے جاہل و گمراہ کا خاص طور پر خیال رکھنا ان میں سے ہر شخص اپنی مجلس میں اپنی اور اپنے باپ دادا کی دیت کا ذکر کر کے کہتا ہے۔ یہ میرا حصہ ہے اور اس کے لینے میں مجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ گویا کہ یہ مال اسے ماں باپ کی جانب سے میراث میں ملا ہے۔ حالانکہ یہ اللہ عزوجل کا مال ہے جو اللہ نے ہمیں ہماری تلواروں اور نیزوں کے ذریعہ عطا کیا ہے۔ اے اللہ کے بندو ان ظالموں سے جنگ کرو جو اللہ کے نازل کردہ احکام کو چھوڑ کر اپنی رائے سے فیصلہ کرتے ہیں اور ان سے جہاد کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرو کیونکہ اگر یہ تم پر غالب آگئے تو یہ تمھارے دین اور دنیا دونوں کو خراب کر دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنھیں تم خوب جانتے اور جن کے حالات سے خوب واقف ہو۔ خدا کی قسم جس دن یہ حکومت پر قابض ہو جائیں گے تو سوائے شر کے اور کچھ نہ ہوگا۔

لشکر علیؓ کی پسپائی

اس روز عبداللہ ابن بدیل نے اپنے میمنہ کے ساتھ شامیوں پر بہت سخت حملہ کیا اور اتنی سخت جنگ کی کہ شامی لشکر پسپا ہونے پر مجبور ہو گیا حتیٰ کہ وہ پیچھے ہٹتا ہٹتا معاویہؓ کے خیمے تک پہنچ گیا جب یہ صورت حال پیدا ہوئی تو وہ لوگ جنھوں نے معاویہؓ سے موت پر بیعت کی تھی وہ معاویہؓ کے خیمے کی جانب دوڑے امیر معاویہؓ نے ان سے فرمایا کہ ابن بدیلؓ کے میمنہ کو چھیڑ ڈالو اور حبیبؓ ابن مسلمہ کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنے میسرہ کو سنبھالو۔ حبیبؓ نے ان لوگوں کو لے کر جوان کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے علیؓ کے میمنہ پر سخت ترین حملہ کیا اور انھیں شکست دی عراقی فوج میمنہ چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی حتیٰ کہ عبداللہؓ ابن بدیل کے پاس صرف دو سو تین سو افراد باقی رہ گئے اور یہ اکثر قراء تھے جنھوں نے ایک دوسرے سے اپنی پشت ملا رکھی تھی بقیہ لوگ بے تحاشا بھاگے جا رہے تھے حضرت علیؓ نے سہل ابن حنیف کو حملہ کا حکم دیا۔ ان کے ساتھ اہل مدینہ تھے وہ اپنا دستہ لے کر آگے بڑھے لیکن شامی لشکروں نے انھیں گھیر لیا اور سخت حملہ کر کے انھیں بھی پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ حتیٰ کہ یہ لوگ بھی بھاگ کر میمنہ والوں کے ساتھ شامل ہو گئے اور میمنہ کے قریب قلب لشکر میں جہاں حضرت علیؓ کھڑے تھے اہل یمن موجود تھے جب میمنہ اور سہلؓ کا دستہ بھاگ کھڑا ہوا تو یہ شکست حضرت علیؓ تک پہنچ گئی حضرت علیؓ کو مجبوراً قلب چھوڑنا پڑا اور وہ قلب چھوڑ کر میسرہ کی جانب چلے لیکن میسرہ جو قبیلہ مضر پر مشتمل تھا وہ بھی بھاگ کھڑا ہوا اور صرف قبیلہ ربیعہ ثابت قدم رہا۔

کیسان مولیٰ علیؓ کا قتل

ابو مخنف نے مالک ابن اعین الجہنی کے ذریعہ زید ابن وہب الجہنی سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ جب میسرہ کی جانب بڑھے تو آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے اور صرف قبیلہ ربیعہ تھا آپ کی گردن اور مونڈھوں پر سے تیر گزر رہے تھے آپ کے لڑکے اپنی اپنی جانیں بچا رہے تھے حضرت علیؓ کو ان کا یہ فعل ناگوار خاطر گزرا وہ آگے بڑھ بڑھ کر شامیوں اور ربیعہ کے درمیان حائل ہو جاتے تھے جو بھی شامی آگے بڑھنے کی کوشش کرتا یا تو اس کے سامنے سے اس پر حملہ آور ہوتے یا اس پر پس پشت سے حملہ کرتے۔ اتنے میں حضرت علیؓ کو احمر نظر آیا یہ شخص ابوسفیانؓ یا عثمانؓ یا کسی اور اموی کا غلام تھا حضرت علیؓ نے اسے دیکھ کر فرمایا پروردگار کعبہ کی قسم اگر میں اسے قتل نہ کر دوں تو خدا مجھے قتل کر دے۔ یہ فرما کر اس کی جانب بڑھے لیکن حضرت علیؓ کا غلام کیسان اس کے سامنے پہلے پہنچ گیا۔ دونوں میں دو دو ہاتھ چلے اور اس اموی غلام نے کیسان کو قتل کر دیا حضرت علیؓ نے اسے للکارا بڑھ کر اس کی زرہ کے گریبان میں ہاتھ ڈال دیا اور اسے اپنی جانب کھینچا پھر اسے اپنے سر سے اوپر اٹھا لیا میں اس کے پیر دیکھ رہا تھا جو علیؓ کی گردن پر لگ رہے تھے۔ پھر علیؓ نے اسے زمین پر دے مارا جس سے اس کا مونڈھا اور دونوں بازو ٹوٹ گئے یہ دیکھ کر حضرت علیؓ کے صاحبزادے حسینؓ اور محمدؓ نے اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ کیا اور اپنی تلواروں سے اسے ختم کر دیا۔ حضرت علیؓ کھڑے ہوئے تھے اور یہ دونوں صاحبزادے اس کے ٹھوکریں مار رہے تھے جب وہ ختم ہو گیا تو یہ دونوں باپ کے پاس لوٹ آئے۔

حضرت حسنؓ کا جنگ سے گریز

اس دوران میں حضرت حسنؓ اپنی جگہ کھڑے رہے۔ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا اے میرے بیٹے تم نے وہ کام کیوں نہ کیا جو تمہارے دوسرے بھائیوں نے کیا تھا یعنی تم کیوں اس کے قتل میں شریک نہیں ہوئے حضرت حسنؓ نے فرمایا اے امیرالمومنینؓ میرے لیے ان دونوں کا قتل کرنا ہی کافی تھا اتنے میں شامی لشکر حضرت علیؓ تک پہنچ گیا حضرت علیؓ اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ اس لشکر کی طرف بڑھے۔ حضرت حسنؓ نے ان سے فرمایا اے امیرالمومنینؓ اس میں آپ کا کیا حرج ہے کہ اگر آپ کوشش کر کے اپنے ساتھیوں تک پہنچ جائیں جو آپ کے دشمن کے مقابلہ پر جمے ہوئے ہیں (یعنی چند افراد کے ساتھ اس لشکر کا مقابلہ کرنے سے دوسری جانب چلے جانا بہتر ہے) حضرت علیؓ نے فرمایا اے میرے بیٹے آج کا دن تیرے باپ کا دن ہے۔ یہ لوگ تیرے باپ کی جانب تیرے باپ سے زیادہ تیزی سے نہیں بڑھ سکتے اور نہ تیرے باپ کی طرح جلدی دکھا سکتے ہیں خدا کی قسم تیرے باپ کو ہرگز بھی اس کی پروا نہیں ہے کہ وہ موت پر گرتا ہے یا موت اس پر گرتی ہے (یعنی وہ خود موت کی جانب بڑھے یا موت اس کی جانب بڑھے۔

اشتر نخعی کا بھگوڑوں کو للکارنا

ابو مخنف نے فضیل ابن خدیج الکندی کے ذریعہ اشتر نخعی کے غلام کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب عراقی میمنہ کو شکست ہو گئی اور حضرت علیؓ میسرہ کی جانب بڑھے تو سامنے سے اشتر کا گزر ہوا جو گھراہٹ میں میمنہ کی جانب بڑھ رہا تھا حضرت علیؓ نے اسے آواز دی اے مالک اس نے عرض کیا ابھی حاضر ہوا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ان بھگوڑوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کیا تم اس موت سے جسے تم ہٹا نہیں سکتے بھاگ کر اس زندگی کی جانب جا رہے ہو جو ہمیشہ تمہارے لیے باقی رہنے والی نہیں۔ اشتر آگے بڑھا اور شکست خوردہ لوگوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ حضرت علیؓ نے مجھے تم تک یہ کلمات پہنچانے کے لئے بھیجا ہے اور اس کے بعد چیخ کر کہا اے لوگو میرے پاس آؤ میں مالک ابن الحارث ہوں، میں مالک ابن الحارث ہوں۔ پھر اسے خیال آیا کہ لوگ تو مجھے اشتر کے نام سے پہچانتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مالک کے نام سے میری شہرت نہیں۔ اس نے پھر آواز دی۔ اے لوگو میرے پاس آؤ میں اشتر ہوں بھگوڑوں کی ایک جماعت تو اس کے پاس چلی آئی اور دوسری جماعت اس کے سامنے سے بھاگتی ہوئی گزر گئی۔ اس نے پھر آواز دی۔ آج تم نے اپنے آباؤ اجداد کو رسوا کر دیا آج تم نے کتنی بری جنگ کی میرے پاس مذحج کو بھیج دو۔ بنو مذحج اس کے پاس آگئے اس نے ان سے کہا۔

آج تم نے نہ تو سخت پتھر کو توڑا۔ نہ تم نے اپنے پروردگار کو راضی کیا اور نہ تم نے اپنے دشمن کے معاملہ میں اپنے پروردگار کے حکم کو ملحوظ رکھا۔ اور یہ کیسے ہوا حالانکہ تم تو ان لوگوں کی اولاد ہو جو انتہائی جنگ جو، اول درجہ کے غارت گر، علی الصباح حملہ کرنے والے، مسلمہ شہسوار اور اپنے ہم عصروں میں شجاعت میں ممتاز تھے اور مذحج تو وہ طعنہ باز ہیں کہ جن کے بدلہ سے بچنا ممکن نہیں۔ جن کا خون رائیگاں نہیں جا سکتا اور کسی مقام پر وہ پسپا ہوتے نہیں دیکھے گئے۔ تم اپنے شہر والوں کی ڈھارس ہو اور اپنی قوم میں سب سے زیادہ تعداد کے مالک ہو۔ تم آج کے دن جو بھی کرو گے وہ بعد کو ہمیشہ باقی رہے گا اس لئے ہمیشہ کے لئے اپنے اوپر بدنامی کا ٹیکہ لگنے سے بچو اور دشمن سے اپنے مقابلہ کو سچا کر دکھاؤ یقیناً اللہ سچے لوگوں کے ساتھ ہیں۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں مالک کی جان ہے ان لوگوں یعنی شامیوں میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہو۔ تم نے آج کے روز اچھی جنگ کی ہے اب تم میرے سامنے جنگ کرو تا وقتیکہ میرا چہرہ خون سے رنگین نہ ہو جائے۔ تم اس بڑی جماعت کا ساتھ دو کیونکہ اللہ عزوجل ان لوگوں کو جو کسی شخص کے پہلو میں ہوتے ہیں اسی شخص کے ساتھ اٹھاتے ہیں جیسے بعد میں آنے والا سیلاب آگے والے سیلاب کے تابع ہوتا ہے۔

علم برداروں کا قتل عام

ان لوگوں نے جواب دیا جہاں تمہارا دل چاہے لے چلو۔ میمنہ میں جو لوگ شامل تھے ان میں سے اکثر لوگ اس کے پاس آکر جمع ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ انھیں لے کر آگے بڑھا اور شامی فوجوں کو روکا　ہمدانی جوان آگے بڑھ بڑھ کر حملہ کر رہے تھے حتیٰ کہ انھوں نے شامی فوجوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا اور ان لوگوں نے میمنہ میں انتہائی ثابت قدمی دکھائی حتیٰ کہ ان میں سے ایک سو اسی اشخاص موت کے گھاٹ اتر گئے جن میں گیارہ سردار تھے۔ ان سرداروں میں سے جب کوئی سردار قتل ہوتا تو دوسرا جھنڈا سنبھال لیتا سب سے اول کریب ابن شریح قتل ہوا۔ پھر شرحبیل ابن شریح اس کے بعد مرثد ابن شریح، ہبیرۃ ابن شریح، یریم ابن شریح اور سمیر ابن شریح ایک دوسرے کے بعد قتل ہوئے یہ سب چھ کے چھ بھائی قتل ہوئے ان کے بعد سفیان ابن زید نے جھنڈا سنبھالا پھر عدی ابن زید نے پھر کریب ابن زید نے یہ تینوں بھائی بھی مقتول ہوئے ان کے بعد عمیر ابن بشیر نے جھنڈا ہاتھ میں لیا۔ پھر حارث ابن بشیر نے اور یہ دونوں بھی مقتول ہوئے۔

میمنہ کی واپسی　پھر تلوس کے بھائی وہب ابن کریب نے جھنڈا اٹھایا اور آگے بڑھنے کا ارادہ کیا اس کی قوم میں سے ایک شخص نے کہا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے یہ جھنڈا لے کر واپس چل تیری قوم کے شرفاء اس جھنڈے کے گرد ختم ہو چکے اب تو اپنے آپ کو اور باقی قوم کو ختم نہ کر یہ لوگ سب کے سب واپس لوٹے اور یہ کہتے جاتے تھے کاش کچھ عرب کے لوگ ہوتے جو ہم سے موت پر حلف لیتے پھر ہم اور وہ لوگ آگے بڑھ کر مقابلہ کرتے یا تو ہم قتل ہو جاتے یا کامیاب ہو جاتے یہ لوگ یہ کہتے ہوئے اشتر کے پاس سے گزرے ان سے اشتر نے کہا اس قسم کا حلف میں کرتا ہوں اور تم سے اس بات کا عہد لیتا ہوں کہ ہم ہرگز بھی پیچھے نہ ہٹیں گے تاوقتیکہ کامیاب نہ ہو جائیں یا سب قتل ہو جائیں یہ لوگ اس کے پاس پہنچ گئے اور اس کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے۔ کعب ابن جعیل التغلبی نے اسی واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

وَهَمْدَانُ زُرْقٌ تَبْتَغِي مَنْ تُحَالِفُ

(ترجمہ)　نیلی آنکھوں والے ہمدان یہ تلاش کر رہے تھے کہ کون ان سے حلف دے۔

اشتر میمنہ کی جانب بڑھے ان لوگوں میں سے جن میں صبر و حیا اور وفا کا مادہ تھا اس کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ وہ جس دستہ کی طرف بڑھتے اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیتے اور جس جماعت کا بھی مقابلہ کرتے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیچھے ہٹا دیتے اسی طرح حملہ کرتے کرتے وہ زیاد ابن النضر کے پاس سے گزرا جو مخالف کے لشکر پر حملہ کر رہا تھا اشتر نے سوال کیا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا یہ زیاد ابن النضر ہے۔

جب عبداللہؓ ابن بدیل اور ان کے ساتھیوں کو میمنہ میں شکست ہوئی تو زیاد نے آگے بڑھ کر اہل مدینہ کا جھنڈا سنبھالا جس کی وجہ سے لوگ ٹھہر گئے زیاد اپنے قتل ہونے تک برابر لڑتے رہے جب وہ قتل ہو گئے تو چند اشخاص کے علاوہ جو نہ ہونے کے برابر تھے کوئی میدان میں نہ ٹھہرا۔ کچھ دیر بعد یزید ابن قیس الارحبی دشمن پر حملہ کرتے ہوئے سامنے سے نظر آئے۔ اشتر نے سوال کیا یہ کون ہے لوگوں نے جواب دیا یہ یزید ابن قیس ہیں جب زیاد ابن النضر قتل ہوئے تو انھوں نے اہل مدینہ کا جھنڈا سنبھال لیا۔ یہ برابر جنگ میں مصروف رہے حتیٰ کہ یہ بھی موت کی نظر ہو گئے اشتر بولا لو یہ بھی گئے اور اللہ کی جانب سے صبر جمیل کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے یا شریف آدمی کے فعل کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے آدمی کو شرم آنی چاہئے کہ وہ قتل کئے یا قتل ہوئے بغیر میدان سے پیچھے نہ ہٹے۔

ابو مخنف نے ابو جناب الکلبی کے ذریعہ حر بن الصباح النخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اشتر اس روز ایک گھوڑے پر سوار تھا اس کے ہاتھ میں ایک یمنی چادر تھی جب پسینہ آتا تو اس سے پسینہ پونچھ لیتا ورنہ اسے نگاہوں کے سامنے رکھتا تا شعاعوں سے محفوظ رہیں پھر اپنی تلوار چلاتا اور یہ کہتا جاتا ؎

اَلْغَمَرَاتُ ثُمَّ يَنْجَلِيْنَا

ہم پر آندھیاں آئیں لیکن وہ کھل گئیں

اشتر کی شجاعت

راوی کہتا ہے کہ اس حالت میں اشتر پر حارث ابن جمہان کی نظر پڑی اس وقت اشتر سر سے پیر تک لوہے میں چھپا ہوا تھا اس وجہ سے حارث اسے پہچان نہ سکا حارث اس کے قریب پہنچ کر کہنے لگا اللہ تعالیٰ تجھے آج کے دن امیر المومنین اور مسلمانوں کی جانب سے جزائے خیر دے یہ جملہ کہنے پر اشتر نے اسے پہچان لیا اور کہنے لگا اے ابن جمہان کیا تجھ جیسے لوگ بھی آج کے دن اس مقام سے پیچھے رہ سکتے ہیں جس مقام پر میں ہوں ابن جمہان نے اسے نظر اٹھا کر دیکھا اور فوراً اسے پہچان لیا کیونکہ اشتر تمام لوگوں میں سب سے زیادہ طویل القامت تھا اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی داڑھی میں بال بہت کم تھے۔ حارث نے کہا میں تجھ پر قربان ہو جاؤں مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اس وقت تو اس جگہ کھڑا ہے خدا کی قسم میں جب تک مر نہ جاؤں اب تجھ سے دور نہ ہوں گا راوی کہتا ہے کہ اس حالت میں قیس الناعطی کے بیٹے حمیر اور منقذ کی اشتر پر نظر پڑی منقذ نے حمیر سے کہا آج عرب میں اس کا کوئی ثانی موجود نہیں اور اس کا یہ عمل و قتال اس کی نیت پر موقوف ہے حمیر نے کہا نیت، تو وہی ہے جس کے لئے جنگ کر رہا ہے منقذ نے کہا مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ جنگ حکومت و سلطنت سے تبدیل نہ ہو جائے۔

اشتر کا خطبہ

ابو مخنف نے فضیل ابن خدیج کے ذریعہ موالی اشتر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اشتر کے پاس جب بھی میمنہ کے شکست خوردہ لوگوں میں سے کچھ لوگ جمع ہوتے تو وہ انھیں جنگ پر ابھارتا اور کہتا۔

اپنے دانتوں اور کچلیوں کو دبالو اور اپنی کھوپڑیوں سے دشمن کا استقبال کرو اور اس قوم کے مقابلہ میں شدید ترین بن جاؤ جو اپنے باپ دادا اور بھائی بندوں کا بدلہ لینے آئی ہے تم ان دشمنوں کے گلے گھونٹ دو جنھوں نے موت کو اپنی جانوں کا وطن بنا لیا ہے تاکہ وہ میدان چھوڑنے میں سبقت نہ کریں اور دنیا میں ذلیل و خوار نہ ہوں خدا کی قسم کسی قوم کے لئے کسی شے کو چھوڑ دینا اتنا برا نہیں جتنا کہ اپنے دین کو چھوڑنا ہے اور یہ قوم تم سے جو جنگ کر رہی ہے وہ تمھارے دین کی وجہ سے کر رہی ہے اور ان کا مقصد اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ یہ لوگ سنت کو ختم کر کے بدعات ایجاد کریں اور جس گمراہی سے اللہ عز و جل نے تمھیں نہایت عمدہ طریقہ سے نکالا ہے اس میں تمھیں یہ دوبارہ مبتلا کر دیں۔ اے اللہ کے بندو اپنا خون دینے پر خوشیاں مناؤ لیکن دین چھوڑ کر خوش نہ ہو کیونکہ تمھیں اس کا اللہ کے یہاں اجر ملے گا اور اللہ کے پاس نعمت والی جنتیں ہیں اور میدان جنگ سے فرار میں بے عزتی، مال کا ضیاع موت و زندگی کی ذلت اور دنیا و آخرت کی رسوائی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ ؓ ابن بدیل کی شہادت اس کے بعد اشتر نے مخالفین پر حملہ کیا اور انھیں پیچھے ہٹا دیا حتیٰ کہ عصر کے بعد وہ دشمنوں کو پیچھے ہٹاتے ہٹاتے امیر معاویہ ؓ کے لشکروں کی صفوں تک پہنچ گئے اور عبداللہ ؓ ابن بدیل کی جانب بڑھے جو تین سو اشخاص کے ساتھ میدان میں جمے ہوئے تھے یہ لوگ زمین پر جھک گئے تھے اور یہ محسوس ہوتا تھا گویا یہ مٹی کے ڈھیر ہیں اشتر نے ان کے چاروں جانب سے شامیوں کو پیچھے ہٹایا ان لوگوں نے دیکھا کہ ان کے ساتھی ان کے پاس پہنچ گئے تھے ان لوگوں نے سوال کیا امیر المومنین کا کیا حال ہے اشتر کے ساتھیوں نے جواب دیا وہ زندہ ہیں اور بخیر ہیں اور میسرہ میں موجود ہیں لوگ ان کے آگے جنگ میں مصروف ہیں ابن ؓ بدیل کے ساتھیوں نے یہ سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور کہنے لگے ہمیں تو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ امیر المومنین بھی قتل ہو گئے اور تم لوگ بھی قتل ہو گئے۔

اس کے بعد عبداللہ ؓ ابن بدیل نے اپنے ساتھیوں سے کہا آگے بڑھو۔ اشتر نے آدمی بھیج کر انھیں آگے بڑھنے سے منع کیا اور کہلا کر بھیجا کہ اپنی جگہ قائم رہ کر جنگ کرو کیونکہ تمھاری اور تمھارے ساتھیوں کی بھلائی اسی میں ہے لیکن عبداللہ ؓ نے اشتر کی اس بات کو قبول نہیں کیا اور اس جانب بڑھنے لگے جہاں معاویہ ؓ تھے ابن ؓ بدیل کے ساتھی ان کے چاروں جانب پہاڑ کی طرح ڈٹے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھ میں تلواریں تھیں اور یہ اپنے ساتھیوں کے آگے آگے تھے جو شخص بھی ان کے مدمقابل ہوتا تھا اسے یہ قتل کر دیتے تھے حتیٰ کہ انھوں نے سات افراد کو قتل کر دیا اور معاویہ ؓ کے قریب پہنچ گئے یہ حالت دیکھ کر چاروں جانب سے لوگ ان پر لوٹ پڑے اور انھیں اور ان کے کچھ ساتھیوں کو گھیر لیا۔ یہ ان سے برابر جنگ کرتے رہے حتیٰ کہ خود بھی قتل ہو گئے اور ان کے ساتھیوں کی ایک جماعت بھی ختم ہو گئی اور کچھ لوگ زخمی اور پسپا ہو کر لوٹے۔

اشتر نخعی نے ابن جمہان کو ان لوگوں کو بچانے کے لئے . . . . . بھیجا کیونکہ شامی انھیں گھیرنا چاہتے تھے ابن جمہان نے شامیوں پر حملہ کر کے انھیں پیچھے ہٹایا اور یہ لوگ ان کے نرغہ سے نکل کر اشتر کے پاس پہنچ گئے اشتر نے ان سے کہا میں نے تمھیں جو رائے دی تھی وہ تمھاری رائے سے بہتر نہ تھی کیا میں نے تم سے یہ نہ کہا تھا کہ تم دیگر لوگوں کے ساتھ اپنی جگہ جمے رہو۔

ابن ؓ بدیل کے حق میں معاویہ ؓ کی رائے جب امیر معاویہ ؓ نے ابن ؓ بدیل کو مرا ہوا آگے بڑھتے دیکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کہنے لگے کیا تم اس قوم کے مینڈھے کو نہیں دیکھتے جب عبداللہؓ ابن بدیل قتل ہو گئے تو انھوں نے کچھ لوگوں سے کہا جاکر دیکھو یہ کون شخص تھا۔ لیکن ان میں سے انھیں کوئی نہ پہچان سکا امیر معاویہؓ خود آئے اور ان کی لاش پر کھڑے ہو گئے وہ دیکھ کر کہنے لگے یہ عبداللہؓ ابن بدیل ہیں خدا کی قسم بنو خزاعہ کی عورتیں ہم سے مردوں کی فضیلت کے بارے میں جھگڑیں تو وہ فی الواقع یہ حق رکھتی ہیں۔ انھیں سیدھا کر دو اور اچھی طرح سیدھا کر دو یہ واقعتاً ایسے ہی ہیں جیسا کہ شاعر نے کہا ہے ؎

أَخُو الْحَرْبِ إِنْ عَضَّتْ بِهِ الْحَرْبُ عَضَّهَا　　وَإِنْ شَمَّرَتْ يَوْمًا بِهِ الْحَرْبُ شَمَّرَا

(ترجمہ) وہ خوب جنگ کرنے والا ہے اگرچہ جنگ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور اگرچہ لڑائی اس کے لیے اپنے دامن اچھی طرح چڑھالے۔

یہ شعر حاتم طائی کا ہے۔

لشکر معاویہؓ کی پسپائی

یہ دیکھ کر اشتر معاویہؓ کی جانب بڑھا اور معاویہؓ بھی قبیلہ عک اور اشعر کی جماعت کو لے کر مقابلہ پر آئے۔ اشتر نے قبیلہ مذحج سے کہا ہمارے لئے عک کافی ہے اور یہ کہہ کر اشتر ہمدانیوں میں کھڑا ہو گیا اور کندہ سے بولا ہمارے لیے اشعریین کافی ہیں۔ ان قبائل میں باہم بہت سخت جنگ ہوئی اور اشتر گھڑی گھڑی صف سے باہر آکر اپنی قوم سے کہتا یہ لوگ عک ہیں ان پر سختی سے حملہ کرو اشتر کے ساتھی گھٹنوں پر سہارا لگا کر جنگ کرتے اور یہ رجز پڑھتے ؎

يَا وَيْلَ أُمِّ مَذْحِجٍ مِنْ عَكٍّ　　هَاتِيكَ أُمُّ مَذْحِجٍ تَبْكِي

(ترجمہ) اے ام مذحج تجھ پر عک کی وجہ سے افسوس ہو کہ تیرے پاس مذحج کی ماں روتی رلاتی ہوئی آئی۔

ان لوگوں نے شام تک جنگ کی پھر اشتر نے قبیلہ ہمدان اور کچھ اور لوگوں کو ساتھ لے کر شامیوں پر حملہ کیا اور انھیں اپنی جگہ سے ہٹا دیا حتیٰ کہ انھیں پیچھے دھکیلتے دھکیلتے اس مقام تک پہنچ گئے جہاں پانچ صفیں معاویہؓ کے گرد اپنے آپ کو عماموں سے باندھے کھڑی تھیں یہاں پہنچ کر اشتر نے پھر سختی سے حملہ کیا حتیٰ کہ چار صفوں کو الٹ پلٹ کر پھینک دیا اور یہ چاروں صفیں خود کو عماموں سے باندھے ہوئے تھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ لوگ پانچویں صف پر حملہ آور ہوئے جو امیر معاویہؓ کے گرد حلقہ کئے ہوئے تھے جب یہ لوگ معاویہؓ کے قریب پہنچے تو معاویہؓ نے گھوڑا طلب کیا۔ اور کہنے لگے ارادہ تو میرا بھی یہی تھا کہ جیسے اور لوگ پیچھے ہٹ گئے ہیں اسی طرح میں بھی پیچھے ہٹ جاؤں لیکن مجھے ابن الطنابہ کے بیٹے کے اشعار یاد آگئے یہ ایک انصاری جاہلی شاعر تھا اسکی ماں الطنابہ بلقین کی ایک عورت تھی۔ یہ کہتا ہے ؎

أَبَتْ لِي عِفَّتِي وَحَيَاءُ نَفْسِي　　وَإِقْدَامِي عَلَى الْبَطَلِ الْمُشِيحِ

(ترجمہ) میری پاکدامنی اور حیا نے ایک زبردست بہادر کو ختم کرنے سے باز رکھا

وَإِعْطَائِي عَلَى الْمَكْرُوهِ مَالِي　　وَأَخْذِي الْحَمْدَ بِالثَّمَنِ الرَّبِيحِ

(ترجمہ) اور مکروہات کے وقت میرے مال کی عطا اور زیادہ قیمت کے ساتھ حاصل کرنے سے مجھے باز رکھا۔

وَقَوْلِي كُلَّمَا جَشَأَتْ وَجَاشَتْ　　مَكَانَكِ تُحْمَدِي أَوْ تَسْتَرِيحِي

(ترجمہ) اب میرا قول تو یہی ہے کہ میں یہ سب کچھ اپنی مدافعت کے لئے کروں گا خواہ اس کے بعد لوگ حمد کریں یا دنیا سے چھٹکارا مل جائے۔

شاعر کے ان اشعار نے مجھے بھاگنے سے باز رکھا۔

حضرت علیؓ کی تقریر

ابو مخنف نے مالک ابن اعین الجہنی کے ذریعہ زید ابن وہب کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ نے یہ دیکھا کہ ان کا میمنہ اپنی جگہ لوٹ گیا اور دوبارہ میدان جنگ میں پہنچ گیا اور انھوں نے دشمن کو جو ان پر چھائے ہوئے تھے پیچھے ہٹا دیا اور انھیں ان کے مرکز اور مورچوں تک دباتے چلے گئے تو حضرت علیؓ ان کے پاس پہنچے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا

میں نے تمہارے پیچھے ہٹنے اور اپنی صفوں کو چھوڑنے کو دیکھا جب تمہیں یہ سرکش اور نافرمان شامی اعراب گھیر رہے تھے۔ تم عرب کے شہسوار اور اس کی سب سے بڑی کوہان ہو اور تم تمام رات تلاوت کلام اللہ میں جاگ کر گزار دیتے ہو۔ تم حق کے مدعی ہو حالانکہ خطا کاروں نے حق کو چھوڑ دیا ہے۔ اگر تمہاری پسپائی کے بعد تمہارے لئے آگے بڑھنا نہ ہوتا اور ایک دفعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر جانے کے بعد تم دوبارہ دشمن پر حملہ آور نہ ہوتے تو تم بھی اسی شے کے مستحق ہوتے جس کا مستحق میدان جنگ سے بھاگنے والا ہے اور تمھارا شمار بھی ہلاک ہونے والوں میں ہوتا لیکن اب میرا غم ہلکا ہو گیا اور میرے دل کو جو پریشانی لاحق تھی وہ کم ہو گئی کیونکہ میں نے جب تمھیں دیکھا کہ تم دوبارہ لوٹ کر دشمن کو اسی طرح گھیر رہے ہو جیسے انھوں نے تمھیں گھیرا تھا اور تم نے انھیں ان کے مورچوں سے اسی طرح پیچھے ہٹا دیا جس طرح انھوں نے تمھیں ہٹایا تھا تم انھیں اپنی تلواروں سے کاٹ رہے تھے اور دشمن کی اگلی صفیں پچھلی صفوں پر گری جا رہی تھیں۔ پیاسے اور بے مہار اونٹوں کی طرح۔ اب تم صبر کرو۔ تم پر سکون اور اطمینان نازل ہو گیا ہے اور اللہ عزوجل نے تمھیں یقین پر ثابت قدم رکھا تا کہ بھاگنے والا یہ جان لے کہ وہ اپنے خدا کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے۔ یاد رکھو بھاگنے میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی، ہمیشہ کی ذلت و خواری اور اپنے ہاتھ سے غنیمت کو کھونا اور اپنی زندگی جان بوجھ کر خراب کرنا ہے اور بھاگنے والے کی عمر میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اور خدا تعالےٰ بھی اس سے ناراض ہوتا ہے اور ان امور کے پیش آنے سے قبل بھی انسان کی موت برحق تھی تقدیر پر راضی برضا رہنا اور اس کا اقرار کرنا لازمی ہے۔

ابو شداد کی پامردی

ابو مخنف نے عبدالسلام ابن عبداللہ ابن جابر الاحمسی کا یہ بیان روایت کیا ہے کہ جنگ صفین میں قبیلہ بجیلہ کا جھنڈا احمس ابن غوث ابن انمار کے پاس تھا اور اسے ابو شداد تھامے ہوئے تھے ان ابو شداد کا نام و نسب قیس ابن مکشوح ابن ہلال ابن الحارث ابن عمرو ابن جابر ابن علی ابن اسلم ابن الاحمس النوث ہے۔ ان سے قبیلہ بجیلہ نے علم اٹھانے کی درخواست کی انھوں نے فرمایا اس کام کے لئے دوسرے لوگ مجھ سے بہتر ہیں۔ اہل قبیلہ نے عرض کیا ہم آپ کے علاوہ کسی کو اپنا امیر بنانا نہیں چاہتے ابو شداد نے فرمایا خدا کی قسم اگر تم مجھے یہ جھنڈا دو گے تو میں اسوقت تک دم نہ لوں گا جب تک اس سونے کی چھتری والے کے پاس نہ پہنچ جاؤں۔ ان لوگوں نے عرض کیا آپ کا جو جی چاہے کیجئے ابو شداد نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور دشمن پر حملہ کیا اور صفوں کو چیرتے پھاڑتے چھتری والے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر پر پہنچ گئے۔ اس چھتری بردار کے چاروں طرف امیر معاویہؓ کے ساتھیوں کی ایک بڑی جماعت موجود تھی لوگ کہتے ہیں اس کا نام عبدالرحمنؓ ابن خالدؓ ابن الولید المخزومی تھا اس مقام پر نہایت سخت جنگ ہوئی ابو شداد نے آگے بڑھ کر اس چھاتہ بردار پر حملہ کیا امیر معاویہؓ کا ایک رومی غلام ابو شداد کے مقابل ہو گیا اس نے ابو شداد کے پیروں پر تلوار کے وار کر کے ان کے پاؤں کاٹ دیئے اور ابو شداد کا وار بہت کاری رہا اور وہ رومی مقتول ہو کر گر گیا۔ اس کے قتل ہوتے ہی لاتعداد نیزوں کی سنانیں ان کی جانب بڑھیں اور یہ قتل ہو کر گر گئے۔

روسائے بجیلہ کا قتل عام

ان کے قتل ہونے کے بعد عبداللہ ابن قلع الاحمسی نے علم ہاتھ میں لیا وہ یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے ۔

لَا يُبْعِدُ اللّٰهُ اَبَا شَدَّادِ　　حَيْثُ اَجَابَ دَعْوَةَ الْمُنَادِيْ

(ترجمہ) اللہ ابو شداد کو اپنی رحمت سے محروم نہ کرے کیونکہ انھوں نے منادی کو پکار کر قبول کیا۔

وَشَدَّ بِالسَّيْفِ عَلَى الْاَعَادِيْ　　نِعْمَ الْفَتٰى كَانَ لَدَى الطِّرَادِ

اور دشمنوں پر تلوار سے بہت سخت حملہ کیا اور وہ جنگ کے وقت اچھے جوان تھے ۔

وَفِيْ طِعَانِ الرَّجْلِ وَالْجِلَادِ

اور پیدلوں اور سواروں کی نیزہ بازی کے وقت اچھے جوان تھے

عبداللہ ابن قلع نے بھی اپنی شجاعت کے خوب جوہر دکھائے حتٰی کہ یہ بھی ختم ہو گئے ان کے بعد عفیف ابن ایاس نے جھنڈا سنبھالا اس روز جنگ ختم ہونے تک یہ جھنڈا انہی کے پاس رہا اسی جنگ میں حازم ابی حازم الاحمسی بھی قتل ہوئے جو قیس ابن ابی حازم کے بھائی تھے ۔

حضرت عثمانؓ کو پوشیدہ طور پر دفن کیا گیا تھا

اس روز نعیم ابن صہیب ابن الحلیۃ البجلی بھی مارا گیا تھا۔ جب یہ مقتول ہوا تو اس کا چچازاد بھائی جس کا نام نعیم ابن الحارث ابن الحلیۃ البجلی تھا امیر معاویہؓ کے پاس آیا اور ان کے حامیوں میں داخل تھا اس نے امیر معاویہؓ سے کہا یہ مقتول میرا چچازاد بھائی ہے آپ اس کی لاش مجھے دیدیجیے تاکہ میں اسے دفن کر دوں۔ امیر معاویہؓ نے فرمایا اسے دفن کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ اس کا ہرگز اہل نہیں خدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قسم ہم لوگ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو اعلانیہ دفن کرنے پر قادر نہ تھے ہم نے انھیں مخفی طور پر دفن کیا (یعنی یہ شخص عثمانؓ سے تو افضل نہ تھا) نعیم نے کہا یا تو آپ مجھے اس کے دفن کرنے کی اجازت دیدیں ورنہ میں آپ کا ساتھ چھوڑ کر آپ کے دشمنوں کے ساتھ مل جاؤں گا۔ امیر معاویہؓ نے فرمایا کیا تو عرب کے رؤسا و امراء کو نہیں دیکھتا کہ وہ اپنی اپنی مصیبت میں مبتلا ہیں اور تجھے اپنے چچازاد بھائی کے دفن کرنے کی فکر لاحق ہے۔ تیرا دل چاہے اسے دفن کر دے یا اسی طرح چھوڑ دے۔ نعیم نے اپنے بھائی کو دفن کر دیا۔

ازدیوں کا اختلاف

ابو مخنف نے حارث ابن حصیرۃ الازدی کا یہ بیان نقل کیا ہے اور یہ حارث قبیلہ ازد کی شاخ نمر سے تعلق رکھتا تھا یہ کہتا ہے کہ جب مخنف ابن سلیم ازدی کو ازدیوں کی امداد کی دعوت دی گئی تو اس نے اولاً اللہ کی حمد وثنا کی اور اس کے بعد اپنے اہل قبیلہ سے کہا کہ

سب سے بڑی غلطی اور سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہمیں اپنی قوم کے مقابلے کی دعوت دی جا رہی ہے اور خود ہماری قوم کو ہمارے خلاف کھڑا کیا جا رہا ہے۔ خدا کی قسم یہ لوگ ہمارے ہاتھ ہیں کیا ہم اپنے ہاتھوں کو خود اپنے ہاتھوں سے کاٹیں۔ یہ لوگ ہمارے پر ہیں کیا ہم اپنے پر اپنی تلواروں سے نوچ ڈالیں اگر ہم اپنی قوم سے محبت نہ کریں اور اپنے بھائیوں کو نصیحت نہ کریں تو ہم سے زیادہ احسان فراموش کوئی نہیں اگر ہم انھیں نصیحت کرتے ہیں تو اس میں ہماری عزت اور فائدہ ہے اور اس طرح ہم آگ کو بجھا سکیں گے جو ہمارے درمیان بھڑک چکی ہے۔

اس پر جندب ابن زہیر نے اسے جواب دیا

خدا کی قسم اگر ہم ان لوگوں کے باپ ہوتے اور یہ لوگ ہماری اولاد ہوتے یا یہ ہمارے باپ ہوتے اور ہم ان کی اولاد ہوتے اور اس کے بعد یہ لوگ ہماری جماعت سے نکل جاتے اور ہمارے امام پر اعتراض کرتے تو اس وقت ہمارے اہل ملت اور اہل ذمہ پر یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ زبردستی حاکم ہوتے اور خواہ ہم ایک رائے پر کیوں نہ متفق ہوتے لیکن یہ ہمیں اس وقت تک ہرگز نہ چھوڑتے جب تک ہم ان کی رائے کو قبول نہ کر لیتے یا یہ لوگ ہماری دعوت قبول کر لیتے یا تیسری صورت یہ ہوتی کہ ہمارے اور ان کے بے شمار لوگ مقتول ہوتے۔

مخنف ابن سلیم کا فیصلہ

مخنف نے جندب سے کہا اور یہ مخنف ابن سلیم جندب کا خالہ زاد بھائی تھا۔

اللہ تیری نیت اچھی کرے ہیں تو کسی ایسے چھوٹے اور بڑے سے واقف نہیں جو برائی میں مبتلا نہ ہو خدا کی قسم ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے کہ کس جماعت کا ساتھ دیں اور کس جماعت کو چھوڑیں اور ہم نے زمانۂ جاہلیت میں دوسروں کی خانہ جنگیوں میں حصہ نہیں لیا اور ہم اسلام لانے کے بعد بھی اس میں حصہ نہیں لے سکتے۔ ہاں تو نے ضرور ایک سخت اور تکلیف دہ کام کو اختیار کیا ہے۔ اے اللہ ہمیں بلاؤں سے زیادہ عافیت محبوب ہے اب جس شے کا تجھ سے جو شخص طالب ہو اسے وہ عطا کر۔

اس پر ابو بریدۃ ابن عوف نے کہا۔

اے اللہ ہمارے لئے اس بات کا فیصلہ فرما دیجئے جو آپ کو زیادہ پسند ہو اے قوم والو تم یہ دیکھ رہے ہو کہ لوگ کیا کر رہے ہیں اور ہمارے لئے وہی طریقہ بہتر ہے کہ جس پر جماعت عمل پیرا ہو۔ اگر واقعتاً ہم حق پر ہیں اور اگر یہ مخالفین سچے ہیں تب بھی ان کا طریقۂ کار برا ہے خواہ اس کا ضرر زندگی میں ہو یا موت میں۔

جندب اور اس کے خاندان کی جاں نثاری

جندب ابن زہیر مقابلے کے لئے نکلا اور شامیوں کے ساتھ جو ازدی شامل تھے ان کے سردار کو مقابلہ کی دعوت دی اس شامی سردار نے اسے قتل کر دیا اور جندب کی جماعت میں سے عجل اور سعد بھی قتل ہو گئے یہ دونوں عبداللہ ثعلبی کے بیٹے تھے اور مخنف کے ساتھیوں میں سے عبداللہ ابن ناجد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالد ابن ناجد، عمرو ابن عویف، عامر ابن عویف، عبداللہ ابن الحجاج جندب ابن زہیر اور ابو زینب ابن عوف ابن الحارث قتل ہوئے عبداللہ ابن ابوالحصین الازدی ان قراء کے ساتھ شامل تھے جو عمار ابن یاسرؓ کے ساتھ تھے وہ بھی مقتول ہوئے۔

عقبۃ ابن حدید النمری اور اس کے بھائیوں کا قتل

ابو مخنف نے حارث ابن حصیرہ کے ذریعہ نمر کے بزرگوں کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عقبۃ ابن حدید النمری نے صفین کی جنگ میں لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

خبردار دنیا کی چراگاہ ایک کوڑا کرکٹ ہے۔ اس کے درخت سوکھے ہوئے۔ اس کی نئی اشیاء کانٹوں کی طرح ہیں ان کا مزا کڑوا ہے۔ خبردار میں تم سے ایک سچے آدمی کی بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے دنیا کو خوب آزمایا اور اس میں میری جان کا جو حق تھا اسے بھی پہچانا میں ہمیشہ سے شہادت کی تمنا کرتا تھا اور یہ تمنا پوری کرنے کے لئے ہر لشکر کے ساتھ شریک ہوتا اور ہر جنگ میں حصہ لیتا۔ مگر اللہ عزوجل نے آج تک میری یہ تمنا پوری نہ کی تھی اسی لئے میں اس وقت اپنے آپ کو پیش کر رہا ہوں کہ جس شئے کی مجھے تمنا تھی شاید وہ آج پوری ہو جائے اے اللہ کے بندو تم موت کے ڈر کے باعث اس شخص سے جہاد کرنے سے کیوں گریز کر رہے ہو جو اللہ کا دشمن ہے (معیاذاً باللہ) یا تو اپنی جانوں کو یقیناً واپس لے کر چلے جاؤ گے یا تلوار کی ایک ضرب سے دنیا کے بدلے میں اللہ عزوجل کا دیدار اور جنت میں انبیاء و صدیقین اور شہداء و صالحین کی ہم نشینی حاصل کر لو گے بتاؤ کون سی رائے صحیح ہے۔

اس تقریر کے بعد وہ آگے بڑھے اور یہ کہتے جاتے تھے۔ اے میرے بھائیو! میں نے اس گھر کو فروخت کر ڈالا ہے جو آگے ہے۔ میرا چہرہ اسی گھر کے سامنے ہے اب مجھے تمہارے چہرے دیکھ کر کوئی خوشی حاصل نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ تمہاری امیدیں ختم نہ کرے۔

جب یہ آگے بڑھے تو ان کے بھائی عبیداللہ، عوف اور مالک بھی یہی کہتے ہوئے ان کے پیچھے چلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم بھی آپ کے بعد اس دنیاوی رزق کے طالب نہیں۔ آپ کے بغیر اللہ اس زندگی کا برا کرے اے اللہ ہم نے اپنی جانوں کو آپ کی خاطر پیش کر دیا ہے۔

الغرض ان چاروں بھائیوں نے آگے بڑھ کر حملہ کیا اور اپنے قتل ہونے تک برابر مصروف پیکار رہے۔

شمر ابن ذی الجوشن کی جنگ

ابومخنف نے صلۃ ابن زہیر النہدی کے ذریعہ مسلم ابن عبداللہ الضبابی کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں اپنے قبیلہ کے ساتھ شریک جنگ ہوا اور ہمارے ساتھ شمر ابن ذی الجوشن الضبابی بھی تھا مخالفین میں سے ادہم ابن محرز الباہلی نے اسے مقابلے کے لئے للکارا جب یہ مقابلہ پر پہنچا تو ادہم نے اس کے چہرے پر تلوار کا وار کیا۔ شمر نے بھی اس پر وار کیا لیکن وہ خالی گیا۔ شمر زخمی حالت میں اپنے کجاوے کی طرف لوٹ گیا اور وہاں جاکر پانی پیا۔ اس وقت شمر بہت پیاسا تھا۔ پھر نیزہ سنبھال کر آگے بڑھا اس وقت شمر یہ رجز پڑھ رہا تھا۔

اِنِّیْ زَعِیْمٌ لِاَخِیْ بَاهِلَةٍ　　بِطَعْنَةٍ اِنْ لَمْ اُصِبْ عَاجِلَهٗ

(ترجمہ) میں اپنے باہلی بھائی کے ارادے سے نیزہ لے کر نکلا ہوں اگر میں فوری نہ مارا گیا۔

اَوْ ضَرْبَةٍ تَحْتَ الْقَنَا وَالْوَغٰی　　شَبِیْهَةٍ بِالْقَتْلِ اَوْ قَاتِلَهٗ

یا تو اس پر فاصلہ سے وار کروں گا۔ پھر اسے قتل کروں گا یا مقتولوں جیسا بنا دوں گا۔

یہ اشعار پڑھ کر ادہم پر اس نے حملہ کیا اور اسے پچھاڑ دیا اور کہا یہ تیرے وار کا بدلہ ہے۔

مالک ابن العقدیہ کا فرار

ابومخنف نے عمرو بن عمرو بن عوف ابن مالک الجشمی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ بشر ابن عصمۃ المزنی امیر معاویہؓ کے ساتھ تھا جب صفین کی جنگ ہوئی تو بشر ابن عصمۃ نے مالک ابن العقدیہ کا مقابلہ کیا اور یہ مالک ابن الجلاح الجشمی ہے۔ مالک العقدیہ اس پر غالب آیا لیکن اچانک بشر نے دیکھا کہ وہ شامیوں کے ساتھ عجیب طرح بھاگا جا رہا ہے حالانکہ یہ ایک بہادر مسلمان شخص تھا۔ جب بشر نے اسے بھاگتے دیکھا تو اس پر حملہ کیا اور اسے نیزہ مار کر گرا دیا۔ پھر بشر واپس ہوا۔ اور اسے اس بات کا افسوس تھا کہ میں نے زبردستی کیوں نیزہ مارا۔ اس پر بشر نے یہ اشعار کہے۔

وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ مِنْ مَلِیْكِیْ تَجَاوُزًا　　وَمِنْ صَاحِبِ الْمَوْسُوْمِ فِی الصَّدْرِ هَاجِسٌ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) مجھے اپنے بادشاہ سے امید ہے کہ وہ مجھ سے اور موسوم گھوڑے کے سوار سے درگزر کرے گا جس کے سینہ پر نیزہ لگا تھا۔

وَلَفَفْتُ لَهُ تَحْتَ الْغُبَارِ بِطَعْنَةٍ ... عَلَى سَاعَةٍ فِيهَا الطِّعَانُ تَخَالُسُ

میں نے گرد و غبار میں اس کے ایسے وقت نیزہ مارا جب کہ نیزے چل رہے تھے۔

جب ابن الوقدیہ کو اس کے اشعار کا علم ہوا تو اس نے جواب دیا ؎

أَلَا أَبْلِغَا بِشْرَ ابْنَ عِصْمَةَ أَنَّنِي ... شُغِلْتُ وَ أَطْعَانِي الَّذِينَ أُمَارِسُ

(ترجمہ) میری جانب سے بشر ابن عصمہ کو یہ خبر پہنچا دے کہ مجھے بھاگنے والوں نے اپنی جانب مشغول کر لیا تھا۔

فَصَادَفْتَ مِنِّي غِرَّةً وَ أَصَبْتَهَا ... كَذَلِكَ وَ الْأَبْطَالُ مَاضٍ وَخَالِسُ

تو نے مجھ پر دھوکے سے حملہ کیا اور اس سے فائدہ اٹھایا۔ بہادر لوگ کیا اسی طرح کرتے آئے ہیں۔

عبداللہ ابن الطفیل کا واقعہ

اس کے بعد عبداللہ ابن الطفیل البکائی نے شامیوں کے ایک گروہ پر حملہ کیا جب وہ واپس لوٹنے لگا تو بنو تمیم کے ایک شخص نے جس کا نام قیس ابن قرہ تھا اور جو معاویہؓ کے ساتھیوں میں سے تھا اس پر حملہ کیا اور عبداللہ ابن الطفیل کے دونوں مونڈھوں کے درمیان نیزہ رکھ کر کہا۔ خدا کی قسم تو اگر اس کے نیزہ مارے گا تو میں تیرے ماردوں گا۔ تمیمی نے کہا میں تجھے اللہ کا عہد و ذمہ دیتا ہوں کہ اگر میں اسکی پشت سے نیزہ ہٹا لوں تو تو میری پشت سے نیزہ ہٹا لے گا یزید نے جواب دیا ہاں میں تجھ سے اللہ کے نام پر یہ عہد کرتا ہوں۔

یہ سن کر تمیمی نے عبداللہ کی پشت سے نیزہ اٹھا لیا اور یزید نے تمیمی کی پشت سے۔ پھر تمیمی نے یزید سے سوال کیا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں بنو عامر سے ہوں۔ اس نے کہا اللہ مجھے تم پر فدا کرے وہ تمہارے بزرگوں کی محبت کہاں گئی اور میں اپنے خاندان اور گھر میں گیارہواں شخص ہوں اور دس کو تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کر چکے ہو میں ان سب کا آخر ہوں۔ جب یہ لوگ کوفہ لوٹ کر آئے تو یزید ابن الطفیل کو لوگوں نے طعنے دینے شروع کئے جیسے لوگ اپنے چچازاد بھائیوں کو طعنے دیا کرتے ہیں اس پر یزید ابن الطفیل نے یہ اشعار کہے ؎

اَلَمْ تَرَنِی حَامَیتُ عَنکَ مُنَاصِحًا بِصِفِّینَ اِذْ خَلَاکَ کُلُّ حَمِیْمٍ

(ترجمہ) کیا تو نے مجھے نہیں دیکھا کہ میں نے صفین کے روز تجھے بھائی چارہ کی وجہ سے بچایا۔ جب کہ تجھے تیرے دوستوں نے چھوڑ دیا تھا۔

وَنَهْنَهْتُ عَنکَ الْحَنظَلِیَّ وَقَدْ اَتیٰ عَلیٰ سَابِحٍ ذِیْ مَیْعَۃٍ وَهَزِیْمٍ

اور میں نے تجھ سے حنظلی کو روک لیا۔ حالانکہ وہ ایک تیز رو گھوڑے پر سوار ہو کر ہزیمت دینے کے لئے آیا تھا۔

عبدالرحمٰن ابن محرز الکندی کی شجاعت

ابو مخنف نے فضیل ابن خدیج کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جنگ کے دوران ایک شامی اپنے لشکر سے نکل کر اپنے مقابلہ کی دعوت دی اس کے مقابلے پر عبدالرحمٰن ابن محرز الکندی الطمحی نکلے دونوں میں کچھ دیر تک مقابلہ ہوتا رہا پھر عبدالرحمٰن نے شامی پر حملہ کیا اور اس کے حلقوم پر نیزہ مار کر اسے گرا دیا اور نیچے اتر کر اس کے ہتھیار لے لئے اور اس کے جسم پر سے زرہ اتاری جب بدن ظاہر ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک سیاہ فام حبشی شخص تھا یہ دیکھ کر عبدالرحمٰن نے انا للہ پڑھ کر کہا ناحق میں نے اپنی جان کو ایک سیاہ فام غلام کے مقابلہ پر خطرے میں ڈالا۔

قیس ابن فہدان کا زخمی ہونا

اس کے بعد ایک عکی مقابلہ کی دعوت دیتا ہوا نکلا۔ اس کے مقابلہ پر قیس ابن فہدان الکنانی البدنی گیا۔ عکی نے قیس پر حملہ کر کے اسے خوب مارا قیس کو اس کے ساتھی میدان سے اٹھا لائے اس واقعہ پر قیس ابن فہدان نے یہ اشعار کہے ؎

لَقَدْ عَلِمَتْ عَکٌّ بِصِفِّینَ اَنَّنَا اِذَا الْتَقَتِ الْخَیْلَانِ نَطْعَنُهَا شَزْرًا

(ترجمہ) میدان صفین میں قبیلہ عک نے یہ بات خوب جان لی ہے کہ جب دو گھوڑے باہم ملتے ہیں تو ہم نیزے کا بھرپور وار کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنُحْمِدُ رَايَاتِ الطِّعَانِ بِحَقِّهَا　　فَنُورِدُهَا بِيضًا وَنُصْدِرُهَا حُمْرًا

اور نیزوں کے پھلوں کو ہم ان کا پورا پورا قصاص دیتے ہیں کہ جب ہم انھیں بدن پر مارتے ہیں تو وہ سپید ہوتے ہیں اور جب انھیں کھینچتے ہیں تو وہ سرخ ہوتے ہیں۔

قیس ابن فہدان کا خطبہ

ابو مخنف نے فضیل ابن خدیج کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ قیس ابن فہدان اپنے ساتھیوں کو للکارتے اور کہتے

جب تم حملہ کرو　تو سختی سے حملہ کرو۔ اور جب تم پلٹ کر حملہ آور ہو تو سب مل کر حملہ کرو نگاہیں نیچی رکھو۔ گفتگو کم کرو۔ اور اپنے مد مقابل سے مقابلہ کرو۔ کہیں دیہاتی اور بد و تمہارے مد مقابل نہ ہوں۔

اس روز بنو الحارث بن عدی میں سے نہیک ابن عزیز، بنو ذہل میں سے عمرو ابن یزید اور سعید ابن عمر و مقتول ہوئے

دو بھائیوں کی ملاقات

قیس ابن یزید جو اولاً حضرت علیؓ کے ساتھ تھے پھر بھاگ کر امیر معاویہؓ کے پاس چلے گئے اور ان کے لشکر میں شامل ہو گئے تھے اس کے بعد وہ میدان میں نکلے اور اپنے مقابلے کے لیے للکارا۔ ادھر سے اس کے بھائی ابو العرطہ ابن یزید گئے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر پہچان لیا اور بلا مقابلہ دونوں میدان سے واپس ہو گئے اور دونوں نے اپنے اپنے ساتھیوں سے جا کر کہا کہ اس کا مقابل اس کا بھائی تھا۔

ہمدان و طے کا مقابلہ

ابو مخنف نے جعفر ابن حذیفہ طائی کا یہ بیان ذکر کیا ہے اور یہ جعفر عامر ابن الطفیل کی اولاد میں سے تھا وہ کہتا ہے کہ اس روز قبیلہ طے نے بہت سخت جنگ کی۔ ان کی جنگ دیکھ کر بہت سی جماعتوں نے انھیں گھیر لیا۔ حمزۃ ابن مالک الہمدانی نے آگے بڑھ کر ان لوگوں سے سوال کیا کہ تم کون ہو للہ یہ تو بتاؤ۔ عبد اللہ ابن خلیفہ البولانی جو ایک شیعہ اور نہایت عمدہ خطیب اور شاعر تھا جواب دیا

ہم وہ طے ہیں جو نرم زمین، ریگستان اور پہاڑوں پر قابض ہیں جو کھجور کے درختوں کے مالک ہیں جنھیں کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ ہم دو پہاڑوں کے محافظ ہیں جو عذیب اور علین کے درمیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع ہیں۔ ہم نیزوں والے طے ہیں۔ اونٹوں اور میدانوں والے طے ہیں۔ ہم لڑائی کے شہسوار ہیں۔

اس پر حمزۃ ابن مالک نے جواب دیا۔ بہت خوب، بہت خوب تم اپنی قوم کی خوب تعریف کرنا جانتے ہو اور اس کے بعد حمزہ نے یہ شعر پڑھا ۔

اِن کُنتَ لَم تَشعُر بِنَجدَۃِ مَعشَرٍ　　فَاقدِم عَلَینا وَیبَ غَیرُکَ تَشعُرُ

(ترجمہ) اگر تو نجدہ قبیلہ سے واقف نہیں ہے تو ہمارے سامنے آ تو اپنے مقابل کو خوب جانتا ہے۔

پھر ان لوگوں میں بہت شدید جنگ ہوئی۔ عبداللہ ابن خلیفہ بولانی لوگوں کو للکار کر کہتا تھا اے طے کی جماعت تم پر میرے رشتہ دار اور میری اولاد قربان ہو۔ ایسے لوگوں سے جنگ کرو جو حسب و نسب میں تمہاری ٹکر کا ہو۔ یہ کہہ کر عبداللہ یہ اشعار پڑھتا ۔

اَنَا الَّذِی کُنتُ اِذَا الدَّاعِی دَعَا　　مُصَمِّمًا بِالسَّیفِ نَدبًا اَن وَعَا

(ترجمہ) میں وہ شخص ہوں کہ جب کوئی پکارنے والا　　مقابلہ کے لئے پکارتا ہے تو تلوار لے کر اس کی پکار کا جواب دیتا اور اسے خوف میں مبتلا کرتا ہوں۔

فَاُنزِلُ المُستَلِئِمَ المُقَنَّعَا　　وَاَقتُلُ المُبَالِطَ السَّمَیدَعَا

(ترجمہ) میں سخت سے سخت اور خطرناک گھاٹیوں میں اتر جاتا ہوں اور بڑے بڑے سورماؤں اور بہادروں کو قتل کر دیتا ہوں۔

ابن العسوس کے اشعار

بشر ابن العسوس الطائی الملقطی یہ رجز پڑھ رہا تھا ۔

یَا طَیِّ السُّھُولِ وَالاَجبَالِ　　اَلَا انھَدُوا بِالبِیضِ وَالعَوَالِی

(ترجمہ) اے طے جو نرم زمین اور پہاڑوں کے مالک ہیں چمکدار اور بلند ہونے والی تلواروں سے حملہ کرو۔

وَبِالکُمَاۃِ مِنکُمُ الاَبطَالِ　　فَقَارِعُوا اَئِمَّۃَ الجُھَّالِ

اپنے بہادروں کو بڑھاؤ اور جاہلوں کے اماموں کو قتل کرو

اَلسَّالِکِینَ سُبُلَ الضَّلَالِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو گمراہی کے راستے پر چل رہے ہیں۔

اس جنگ میں ابن العسوس کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ اس پر اس نے یہ اشعار کہے ؎

اَلَا لَیْتَ عَیْنِیْ مِثْلَ ھٰذِہٖ ۔۔۔ فَلَمْ اَمْشِ فِی الْاَنَاسِ اِلَّا بِقَائِدِ

(ترجمہ) کاش میری یہ صحیح آنکھ بھی اسی طرح پھوٹ جاتی اور میں لوگوں میں بغیر رہبر کے نہ چل سکتا۔

وَیَا لَیْتَنِیْ لَمْ اَبْقَ بَعْدَ مُطَرِّفٍ ۔۔۔ وَسَعْدٍ وَ بَعْدَ الْمُسْتَنِیْرِ بْنِ خَالِدِ

کاش میں مطرف و سعد اور مستنیر ابن خالد کے بعد زندہ نہ رہتا۔

فَوَارِسُ لَمْ تَغْذِ الْحَوَاضِنُ مِثْلَھُمْ ۔۔۔ اِذَا الْحَرْبُ اَبْدَتْ عَنْ خِدَامِ الْخَرَائِدِ

یہ ایسے شہسوار تھے کہ کسی ماں نے بھی ان جیسے شہسواروں کو غذا نہ دی ہوگی جب کہ جنگ اپنا بھاؤ ظاہر کر دے۔

وَیَا لَیْتَ رِجْلِیْ ثُمَّ طُنَّتْ بِنِصْفِھَا ۔۔۔ وَیَا لَیْتَ کَفِّیْ ثُمَّ طَاحَتْ بِسَاعِدِیْ

کاش کہ میرا پاؤں بھی درمیان سے کاٹ دیا جاتا اور کاش کہ میرا ہاتھ اور میرا بازو بھی کاٹ دیا جاتا۔

خنشر ابن عبیدہ کی تقریر

ابو مخنف نے ابو الصلت التیمی کے ذریعہ بنو محارب کے بعض بزرگوں کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ بنو محارب میں ایک شخص تھا جس کا نام خنشر ابن عبیدہ ابن خالد تھا۔ اور اس کا شمار بہادر ترین لوگوں میں تھا۔ جب صفین کی جنگ ہوئی تو اس کے ساتھی میدان سے بھاگنے لگے۔ یہ انھیں للکارتا اور کہتا

اے قیس کی جماعت کیا تمھیں شیطان کی اطاعت رحمان کی اطاعت سے زیادہ محبوب ہے۔ یاد رکھو۔ بھاگنے میں اللہ کی نافرمانی اور اسکی ناراضگی ہے اور ثابت قدمی میں اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا ہے تم رضائے خداوندی کے مقابلے میں اسکی ناراضگی اور اسکی اطاعت کے مقابلہ میں اسکی نافرمانی کو اختیار کر رہے ہو یاد رکھو موت کے بعد راحت اسی شخص کے لئے ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد عنتر نے یہ اشعار پڑھے ؎

آدمی کا دل اسے پشت پھیرنے میں مائل نہ کرے۔ میں وہ شخص ہوں جو نہ میدان سے منہ موڑتا ہوں نہ بھاگتا ہوں۔ اور بے ہتھیار لوگوں کو دھوکہ باز دھوکہ نہیں دے سکتے۔

اس کے بعد اس نے نہایت سخت جنگ کی حتیٰ کہ زخمی ہو گیا پھر یہ عنتر ان پانچ سو اشخاص کے ساتھ جنہوں نے فروہ ابن نوفل الاشجعی کے ساتھ جنگ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی شامل ہو گیا یہ پانچ سو اشخاص جنگ سے علیحدہ ہو کر دسکرہ اور بندہ نجین میں جا کر مقیم ہو گئے تھے۔

قبیلہ نخع کی جاں نثاری

اس روز قبیلہ نخع نے بھی بڑی پامردی سے جنگ کی اس قبیلہ میں سے بکر بن ہوذہ، حیان بن ہوذہ، شعیب ابن نعیم جو قبیلہ نخع میں بنو بکر کی شاخ سے تعلق رکھتا تھا۔ ربیعہ ابن مالک ابن وہیل اور ابی ابن قیس قتل ہوئے۔ یہ ابی امام علقمہ ابن قیس النخعی مشہور فقیہ کے بھائی تھے۔ اس روز امام علقمہ کا ایک پاؤں بھی کٹ گیا تھا امام علقمہ اس پر فرمایا کرتے تھے۔ مجھے اپنے پاؤں کا اچھا ہونا اس کٹ جانے سے زیادہ محبوب نہیں کیونکہ اس کے کٹ جانے سے میں اپنے پروردگار سے اچھے اجر کا امیدوار ہوں۔

امام علقمہ بن قیس کا خواب

امام علقمہ فرماتے ہیں۔ میری آرزو تھی کہ میں اپنے بھائی یا دیگر اعزاء کو خواب میں دیکھوں۔ میں نے اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔ اس نے جواب دیا ہم اور ہماری جماعت خدا سے جل اور اللہ عزوجل سے ہم نے اس کا احتجاج کیا جو ہمارے ساتھ پیش آیا تھا۔ ہم مخالفین کے مقابلہ پر کامیاب ہوئے امام علقمہ فرماتے ہیں مجھے جو خوشی اس خواب سے حاصل ہوئی وہ کسی شے سے حاصل نہ ہوئی تھی۔

ربیعہ سے امداد طلبی

ابو مخنف نے سوید بن حیۃ الاسدی کے حوالے سے حصین ابن المنذر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جنگ سے پیشتر کچھ لوگ علیؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ خالد ابن المعمر نے معاویہؓ سے خط و کتابت کی ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں خالد ابن المعمر ان کے ساتھ نہ مل جائے۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو خالد ابن المعمر اور ہمارے شرفاء کے پاس بھیج کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلوایا۔ جب یہ لوگ آ گئے تو اولاً اللہ کی حمد و ثنا کی پھر کہا۔

اے ربیعہ کی جماعت تم لوگ میرے مددگار میری دعوت کو قبول کرنے والے اور تمام عرب میں سب سے زیادہ مجھ پر یقین رکھتے ہو۔ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ معاویہؓ نے تمہارے ساتھی خالد بن المعمر سے خط و کتابت کی ہے میں اسے بھی لے کر آیا ہوں اور تمہیں بھی اسی لئے جمع کیا ہے تاکہ میں تمہیں اس بات پر گواہ بنا دوں اور تم میری بات سن لو

اس کے بعد قاصد نے خالد سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے خالد مجھے جو اطلاع ملی ہے اگر وہ سچ ہے تو میں اللہ کو اور موجودہ لوگوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ تجھے امان ہے اور تجھے اجازت ہے کہ تو عراق، حجاز اور جہاں تیرا جی چاہے جا کر رہ لیکن اس علاقہ میں جانے کی اجازت نہیں جہاں معاویہؓ کی حکومت ہو اور اگر یہ خط و کتابت والی بات جھوٹی ہے تو تیرے یہاں آنے سے خود تیرے دل کو اطمینان ہو جائے گا۔

خالد نے جو کچھ کیا تھا اس پر اللہ کی قسم کھائی۔

اس پر ایک کثیر جماعت نے کہا کہ اگر ہمیں اس کا علم ہوتا تو ہم اسے قتل کر دیتے شقیق ابن ثور السدوسی بولا۔ خالد کو اتنی توفیق ہی نہ ہو گی کہ وہ علیؓ اور ربیعہ کے مقابلے میں معاویہؓ اور شامیوں کی مدد کرے۔ زیاد بن خصفۃ التیمی نے کہا اے امیر المومنین اس سے قسم لے لیجئے تاکہ یہ بدعہدی نہ کرے۔ حضرت علیؓ نے اس سے قسمیں لیں اس کے بعد لوگ وہاں سے لوٹ آئے۔

ربیعہ کی ثابت قدمی

جمعرات کے روز جب میمنہ نے شکست کھائی تو علیؓ ہمارے پاس پہنچے اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے بھی تھے انھوں نے نہایت بلند آواز سے پکار کر کہا یہ جھنڈے کس کے ہیں ہم نے جواب دیا یہ ربیعہ کے جھنڈے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا بلکہ اللہ کے جھنڈے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اٹھانے والوں کو محفوظ رکھے ان کو صبر عطا فرمائے اور انھیں ثابت قدم رکھے پھر مجھ سے فرمایا ایک ہاتھ میرے قریب آ جاؤ میں نے کہا صرف ایک ہاتھ نہیں دس ہاتھ۔ میں جھنڈا لے کر ان کے قریب ہوتا گیا حتیٰ کہ انھوں نے فرمایا بس اتنا کافی ہے جہاں حضرت علیؓ نے مجھے حکم دیا تھا میں وہیں جم کر کھڑا ہو گیا اور میرے ساتھی بھی میرے پاس پہنچ گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربیعہ کا علم برداری پر اختلاف

ابو مخنف نے ابو الصلت التیمی کے ذریعہ قبیلہ تیم اللہ ابن ثعلبہ کے بعض بزرگوں سے نقل کیا ہے کہ کوفہ اور بصرہ میں ربیعہ کے جو لوگ آباد تھے ان کا جھنڈا خالد ابن المعمر کے پاس تھا اور یہ بصرہ کا باشندہ تھا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ لوگ یہ بھی بیان کرتے تھے کہ خالد ابن المعمر اور سفیان ابن ثور السدوسی میں اس پر باہم صلح ہو گئی تھی کہ بصرہ کے بکر بن وائل کا جھنڈا حضین ابن منذر الباہلی کو دیا جائے اور جھنڈے کے معاملے میں ان دونوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا اس لئے دونوں نے یہ فیصلہ کیا تھا اور دونوں نے یہ تسلیم کیا تھا کہ حضین ہمارے ہی خاندان کا ایک نوجوان اور حسب ونسب کا مالک ہے ہم اس وقت تک اسے امیر بناتے ہیں جب تک ہم کسی فیصلہ پر متفق نہ ہو جائیں بعد میں حضرت علیؓ نے پورے قبیلہ ربیعہ کا جھنڈا خالد بن المعمر کے سپرد کیا۔

میسرہ پر حملہ

اس روز امیر معاویہؓ نے حمیر کے مقابلے میں ان کے حصوں کے مطابق تین قبائل متعین کئے۔ کیونکہ عراقیوں کے ساتھ حمیر سے زیادہ کسی قبیلہ کے افراد نہ تھے۔ عراقی فوج میں حمیر کے تین قبیلے یعنی ربیعہ، مذحج اور ہمدان کے لوگ زیادہ تھے۔ وہ حمیری جو شامیوں کے ساتھ تھے ربیعہ کے مدمقابل ہوئے ذوالکلاعؓ نے اس تقسیم پر کہا اللہ اس حصہ کا برا کرے تو نے بری تقسیم کی ذوالکلاعؓ حمیر اور ان کے متعلقین کو ساتھ لے کر سامنے آئے۔ ذوالکلاعؓ کے ساتھ حضرت عبید اللہ ابن عمرؓ تھے اور ان کی معیت میں چار ہزار قاری تھے انھوں نے قبیلہ ربیعہ پر حملہ کیا جو اہل عراق کا میسرہ تھا اور اس کے امیر حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ تھے حضرت عبید اللہ ابن عمرؓ اور ذوالکلاعؓ نے پیدل اور سوار فوج کے ساتھ سخت حملہ کیا اس حملہ سے ربیعہ کے جھنڈے پیچھے ہٹ گئے صرف کچھ نیک لوگ اپنی جگہ پر قائم رہے راوی کہتا ہے کہ اس حملہ کے بعد شامی لوٹے لیکن کچھ دور چل کر انھوں نے پھر پلٹ کر حملہ کیا۔

عبید اللہؓ بن عمرؓ کا خطبہ

حضرت عبید اللہؓ بن عمرؓ اس روز لشکر سے مخاطب ہو کر فرما رہے تھے۔

اے شامیو یہ عراق حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں اور علیؓ کے مددگار ہیں اگر تم اس قبیلہ کو شکست دے دو گے تو تم عثمانؓ کا انتقام لے لو گے اور نتیجہ میں علیؓ اور عراق سب کے سب ختم ہو جائیں گے اے لوگو سختی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ کرو۔

میسرہ کی پسپائی

ربیعہ نے اس حملہ کو نہایت پامردی سے روکا اور انتہائی ثابت قدمی دکھائی لیکن تب بھی کچھ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ علم بردار اور مستقل مزاج حفاظ اپنی جگہ ڈٹے رہے اور برابر کا مقابلہ کرتے رہے جب خالد ابن المعمر نے یہ دیکھا کہ اسکی قوم کے کچھ لوگ پیچھے ہٹ رہے ہیں وہ بھی پیچھے ہٹے لیکن جب اس نے اور جھنڈوں کو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ قائم ہیں اور اس کی قوم کے کچھ افراد بھی میدان میں ڈٹے ہوئے ہیں تو وہ میدان کو واپس لوٹا اور بھاگنے والوں کو آواز دی اور کہا جو شخص اپنی قوم کو ذلیل کرنا چاہے وہ بے شک بھاگ جائے جب ان لوگوں نے یہ دیکھا کہ ہم اپنی جگہ پر ثابت قدم ہیں تو یہ واپس لوٹے خالد یہ بھی کہتا تھا کہ جب بھی اپنی قوم کے افراد کو بھاگتے دیکھوں گا تو ان کے پاس جاؤں گا اور انھیں تمھارے پاس لوٹا کر لاؤں گا اب جو شخص بھی میری اطاعت کرے۔ اسی طرح وہ مشتبہ باتیں کرتا۔

خالد ابن المعمر کا خطبہ

ابو مخنف نے بکر بن وائل کے ایک شخص کے ذریعہ محرز ابن عبد الرحمن العجلی کا یہ بیان روایت کیا ہے کہ اس روز خالد نے ایک خطبہ دیا اور کہا۔

اے ربیعہ تم میں سے ہر شخص اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا اور اسی جگہ سے اس کا حشر ہوگا جہاں اس کا سر گرا ہے جس طرح تمھیں اللہ نے اس میدان میں جمع کیا ہے اسی طرح وہ تمھیں میدان حشر میں یکجا جمع کرے گا اگر تم ایک دوسرے کے ہاتھ تھامنے لگو گے اپنے دشمن سے پیچھے ہٹ جاؤگے اور اپنی صفوں کو چھوڑ دو گے تو واللہ ہرگز تمھارے اس فعل سے راضی نہ ہوگا اور جو شخص بھی تم سے ملے گا وہ چھوٹا ہو یا بڑا یہی کہے گا کہ آج ربیعہ نے قوم کو رسوا کر دیا اور جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے اور دیہاتی ان سے میدان لے گئے تو اس بات سے بچو کہ کہیں دیہاتی اور مسلمان آج تمھیں رسوا نہ کریں تم آگے اور آگے بڑھتے رہو تم دوسروں کے محافظ بن جاؤ کیونکہ آگے بڑھنا تمھاری عادت ہے اور ثابت قدمی تمھاری فطرت ہے تم مصائب پر صبر کرو اور نیت خالص رکھو تاکہ تمھیں اجر حاصل ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ جو شخص اللہ کی نیت کرتا ہے تو اللہ کے یہاں اس کا ثواب دنیا کی شرافت اور آخرت کی عزت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

بزدل کا جماعت سے اخراج

خالد کی اس تقریر پر ربیعہ کے ایک شخص نے کہا خدا کی قسم ربیعہ کا کام اس وقت برباد ہو گیا تھا جب ... کہ اس کے کام تیرے سپرد کئے گئے تھے تو یہ حکم دیتا ہے کہ ہم اپنی جگہ سے تو قطعاً ہٹیں اور نہ قطعاً ہلیں تاکہ تو ہم سب کو موت کے گھاٹ اتار دے اور ہم سب کے خون بہا دے۔ کیا تو لوگوں کو نہیں دیکھتا کہ ان میں سے اکثر و بیشتر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ربیعہ میں سے ایک دوسرے شخص نے اسے جھڑکا۔ اور لوگوں نے اسے برا بھلا کہا۔ خالد نے ان تمام لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس شخص کو اپنی جماعت سے نکال دو کیونکہ یہ اگر تمہارے ساتھ شامل رہا تو تمہیں نقصان پہنچائے گا اور اگر یہ جماعت سے نکل گیا تو اس سے تمہاری جماعت اور تعداد میں کوئی کمی نہ آئے گی اور نہ اسکی موجودگی سے تم بھر جائے گا۔ اللہ تجھے عذاب میں مبتلا کرے۔ تو شریف لوگوں کا کیسا برا خطیب ہے۔ تو نے سیدھی بات کو کس طرح ٹیڑھا کیا۔

الغرض ربیعہ کا حمیر اور عبید اللہ بن عمرؓ سے سخت مقابلہ ہوا۔ دونوں جانب کے بے پناہ لوگ مقتول ہوئے اور سمیر بن ریان الحارث العجلی بھی مارا گیا اور یہ بہت بہادر شخص سمجھا جاتا تھا۔

حضرت عبید اللہ بن عمرؓ کی شہادت

ابو مخنف نے جعفر ابن ابی القاسم العبدی اور یزید بن علقمہ کے حوالے سے زید بن بدر العبدی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ صفین کے معرکہ زیاد بن خصفہ عبد القیس کے پاس آئے اور حمیر کے تمام قبائل ذو الکلاعؓ کے پاس جمع تھے انہی لوگوں میں حضرت عبید اللہ بن عمرؓ بھی تھے یہ لوگ بکر بن وائل کے مقابلہ پر تھے ان کا بکر بن وائل سے سخت مقابلہ ہوا۔ زیاد بن خصفہ نے کہا اے عبد القیس آج کے دن کے بعد بکر بن وائل کی اولاد کا وجود باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر آگے بڑھے اور ان کا مقابلہ کیا ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ذو الکلاعؓ قتل ہو گئے اور حضرت عبید اللہ ابن عمرؓ بھی شہید ہوئے۔ قبیلہ ہمدان کا کہنا ہے کہ انھیں ہانی بن خطاب الارجبی نے قتل کیا ہے اہل حضر موت کہتے ہیں کہ ان کا قاتل مالک بن عمرو التنعی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ کی تلوار

بکر بن وائل کہتے ہیں کہ انھیں محرز بن الصحصح نے قتل کیا تھا جو عائش بن مالک بن تیم اللہ بن ثعلبہ کی اولاد سے تھا اور ان کی تلوار ذوالوشاح نامی لے لی امیر معاویہؓ نے ان کے بدلہ میں بکر بن وائل کو پکڑ لیا انھوں نے کہا کہ انھیں بصرہ کے ایک شخص نے جس کا نام محرز بن الصحصح تھا قتل کیا تھا۔ امیر معاویہؓ نے اس کے پاس آدمی بھیج کر عبید اللہؓ کی تلوار منگالی اور نمر بن قاسط کا سردار عبد اللہ بن عمرو تھا جو تیم اللہ بن النمر کی اولاد سے تھا۔

ہشام بن محمد کہتا ہے کہ عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو جس شخص نے قتل کیا تھا وہ محرز بن الصحصح تھا اس نے ان کی تلوار ذوالوشاح نامی اٹھالی۔ یہ تلوار حضرت عمرؓ کی تھی کعب بن جعیل نے اسی تلوار کے بارے میں یہ اشعار کہے ہیں ؎

اَلَا اِنَّمَا تَبْکِی الْعُیُوْنُ لِفَارِسٍ　　بِصِفِّیْنَ اَجَلَتْ خَیْلُہٗ وَھُوَ وَاقِفُ

(ترجمہ) خبردار آنکھیں اس سوار کے لئے روتی ہیں جس کا گھوڑا صفین میں اپنی جگہ جما ہوا نظر آتا تھا۔

یُبَدِّلُ مِنْ اَسْمَاءِ اَسْیَافِ وَائِلٍ　　وَکَانَ فَتًی لَوْ اَخْطَأَتْہُ الْمَتَالِفُ

لوگ وائل کی تلواروں کے نام تبدیل کرتے ہیں۔ وہ ایسا جوان تھا کہ اس سے الفت کرنے والا بھی خطا کر جاتا تھا۔

تَرَکْنَ عُبَیْدَ اللّٰہِ بِالْقَاعِ مُسْنَدًا　　تَمُجُّ دَمَ الْخَرْقِ الْعُرُوْقِ الذَّوَارِقُ

تو عبید اللہ کو میدان میں پڑا چھوڑ آیا اور ان کی پھٹی ہوئی رگوں سے خون بہ رہا تھا۔

ان کے علاوہ اور بھی کچھ اشعار ہیں۔

اس روز ان لوگوں میں سے بشر بن مرۃ بن شرجیل اور حارث بن شرجیل بھی قتل ہوئے عطارد بن حاجب التمیمی کی بیٹی اسماء عبد اللہؓ بن عمرؓ کے نکاح میں تھی۔ عبید اللہؓ کی شہادت کے بعد ان اسماء سے حسنؓ بن علیؓ نے شادی فرمالی۔

ربیعہ کی جوانمردی

ابومخنف نے اپنے بھتیجے غیاث بن لقیط البکری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ ربیعہ کے پاس پہنچے اور ربیعہ ایک دوسرے سے جدا تھے انھوں نے ایک دوسرے سے کہا اگر تمھارے درمیان علیؓ قتل ہو گئے اور تمھارے جھنڈے کے نیچے انھیں کوئی زک پہنچی تو تم رسوا ہو جاؤ گے۔ شقیق بن ثور نے ربیعہ سے مخاطب ہو کر کہا اے ربیعہ اگر تمھاری موجودگی میں یا تم میں سے ایک شخص کے زندہ ہوتے ہوئے بھی علیؓ قتل ہو گئے تو تمام عرب کو جواب دینے کے لئے تمھارے پاس کوئی عذر نہیں اگر تم علیؓ کو شامیوں سے بچا لوگے تو زندگی بھر کی عزت حاصل کر لوگے انھوں نے علیؓ کے آنے کے بعد اتنا سخت قتال کیا کہ اس سے قبل ایسا قتال نہ کیا تھا اس پر حضرت علیؓ نے یہ اشعار پڑھے ؎

لِمَنْ رَايَةٌ سَوْدَاءُ يَخْفِقُ ظِلُّهَا　　اِذَا قِيْلَ قَدِّمْهَا حُضَيْنُ تَقَدَّمَا

(ترجمہ) یہ سیاہ جھنڈا کس شخص کا ہے۔ کہ جس کا سایہ حرکت کر رہا ہے کہ جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضین آگے بڑھ تو وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔

يُقَدِّمُهَا فِي الْمَوْتِ حَتّٰى يُزِيْرُهَا　　حِيَاضَ الْمَنَايَا تَقْطُرُ الْمَوْتَ وَالدَّمَا

(ترجمہ) اس جھنڈے کو موت کے مقابلہ پر سامنے بڑھاتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کی زیارت کر لیتا ہے اور امیدوں کے حوض کو موت اور خون سے بھر دیتا ہے۔

اَذَقْنَا ابْنَ حَرْبٍ طَعْنَنَا وَضِرَابَنَا　　بِاَسْيَافِنَا حَتّٰى تَوَلّٰى وَاَحْجَمَا

(ترجمہ) ہم نے ابن حرب (معاویہؓ) کو اپنے نیزوں اور تلواروں کی کاٹ کا مزہ چکھا دیا ہے حتیٰ کہ وہ پشت پھیر کر بھاگ گیا۔

جَزَى اللّٰهُ قَوْمًا صَابَرُوْا فِيْ لِقَائِهِمْ　　لَدَى الْمَوْتِ قَوْمًا مَا اَعَفَّ وَاَكْرَمَا

(ترجمہ) اللہ اس قوم کو جزائے خیر دے جس نے دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی دکھائی اور موت کے وقت بھی پاک دامن اور معزز ثابت ہوا۔

وَاَطْيَبَ اَخْبَارًا وَاَكْرَمَ شِيْمَةً　　اِذَا كَانَ اَصْوَاتُ الرِّجَالِ تَغَمْغُمَا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) خیروں کو اچھا کر دکھایا اور بدبختی کو شریف بنا دیا جبکہ آدمیوں کی آوازوں کا شور مچ رہا تھا۔

رَبِیْعَۃُ اَعْنِیْ اَنَّھُمْ اَھْلُ نَجْدَۃٍ وَبَاْسٍ اِذَا لاَقُوْا جَسِیْمًا عَرَمْرَمًا

(ترجمہ) وہ قبیلہ ربیعہ ہے میری مراد وہ شدت و تکلیف برداشت کرنے والے ہیں جبکہ وہ دشمنوں کے لشکر سے ملتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باب ۱۳

حضرت عمارؓ ابن یاسرؓ رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت عمارؓ کی دعاء

ابو مخنف نے عبد الملک ابن ابی حرۃ الحنفی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ عمارؓ بن یاسرؓ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔

اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ کی رضا اس میں ہے کہ میں اپنے آپ کو اس سمندر میں غرق کر دوں تو میں یہ بھی کرتا۔ اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ اگر مجھے اس کا علم ہوتا کہ آپ کی رضا اس میں ہے کہ اپنے سینے پر تلوار کی نوک رکھ کر اس پر گر جاؤں اور وہ میری پشت سے نکل جائے تو میں یہ بھی کرتا آج کے روز مجھے کسی ایسے عمل کا علم نہیں جو ان فاسقین کے ساتھ جہاد کرنے سے بہتر ہو اور اگر مجھے کسی ایسے عمل کا علم ہوتا جو اس عمل سے زیادہ آپ کی رضا کا باعث ہوتا تو میں اسے ضرور انجام دیتا۔

جنگ کے بارے میں حضرت عمارؓ کی رائے

ابو مخنف نے مصعب ابن زہیر الازدی کا یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان نقل کیا ہے کہ میں نے عمارؓ کو یہ کہتے سنا۔ خدا کی قسم میں ایک ایسی قوم دیکھ رہا ہوں جو تمھیں خوب مارے گی اور جس کی مار سے باطل پرست روگردانی کرتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ ہمیں مارتے مارتے ہجر کے کھجوروں کے باغوں تک بھی پہنچا دیں گے تب بھی ہم یہی یقین رکھیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر۔

عمارؓ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

محمد ابن عباد ابن موسیٰ نے محمد بن فضیل اور مسلم الاعور کے حوالے سے حبۃ بن جوین العرنی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں اور ابو مسعودؓ مدائن میں حذیفہؓ ابن الیمانؓ کے پاس گئے انھوں نے ہمیں مبارک باد دے کر فرمایا۔ قبائل عرب میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھے تم دونوں سے زیادہ عزیز ہو۔ میں نے ابو مسعودؓ سے ٹیک لگائی اور پھر ہم دونوں نے عرض کیا اے ابو عبداللہؓ ہم فتنوں سے ڈرتے ہیں آپ ہم سے کوئی حدیث بیان فرمائیے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس وقت تم اس جماعت میں شامل ہونا جس میں سمیہؓ کا بیٹا عمارؓ ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ

اسے ایک باغی جماعت قتل کرے گی جو راہ حق سے ہٹی ہوئی ہوگی اور اس کا آخری رزق پانی ملا دودھ ہوگا۔

حبہ کہتا ہے کہ میں صفین کی جنگ میں موجود تھا اور میں نے عمارؓ کو یہ کہتے سنا میرا دنیا کا آخری رزق لاؤ۔ ایک کشادہ پیالے میں جس کے سرخ حلقے تھے پانی ملا ہوا دودھ ان کے پاس لایا گیا حذیفہؓ نے اس حدیث میں بال بھر فرق نہیں کیا۔

عمارؓ یہ شعر پڑھ رہے تھے ؎

اَلْیَوْمُ اَلْقِی الْاَحِبَّہْ مُحَمَّدً وَّحِزْبَہٗ

(ترجمہ) میں آج اپنے دوستوں سے ملنا چاہتا ہوں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت سے

خدا کی قسم اگر یہ لوگ ہمیں مارتے مارتے ہجر کے باغات تک پہنچا دیں تب بھی ہمیں اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فخر رہے گا کہ ہم حق پر ہیں اور یہ لوگ باطل پر ہیں اور اس کے بعد فرمایا۔ موت تلواروں کی دھار کے نیچے ہے۔ اور جنت انکی چمک کے نیچے۔

حضرت عمارؓ کا خطبہ

محمد ابن عباد ابن موسیٰ نے خلف، منصور ابن ابی نویرہ، ہشام بن الکلبی، ابو مخنف اور مالک بن اعین الجہنی کی سند سے زید بن وہب الجہنی کا یہ قول روایت کیا ہے کہ حضرت عمارؓ ابن یاسرؓ نے اس روز لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

کون ہے جو اللہ تعالےٰ کی رضامندی کا متلاشی ہو اور اسے نہ مال کی آرزو ہو اور نہ اولاد کی۔ کچھ لوگوں کی ایک جماعت ان کے پاس پہنچ گئی۔ انھوں نے فرمایا۔

اے لوگو! ہمارے ساتھ ان لوگوں کے مقابلہ میں چلو جو عثمانؓ ابن عفان کے خون کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ وہ مظلوم قتل کئے گئے۔ خدا کی قسم وہ ان کے خون کا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ اس قوم نے دنیا کا مزا چکھ لیا ہے اور اس سے یہ محبت رکھتی ہے اور اسی کے پیچھے لگی ہے۔ یہ لوگ خوب جانتے ہیں کہ اگر انھوں نے حق کو قبول کیا تو حق ان کے دنیاوی امور میں حائل ہو جائے گا جن میں یہ مبتلا ہیں۔ ان لوگوں کو اسلام میں بھی کوئی سبقت حاصل نہیں جس کے باعث یہ لوگوں کی اطاعت اور ان کی امارت کے حق دار ہوں یہ لوگ اپنے متبعین کو یہ کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں کہ ہمارے امام مظلوم قتل ہوئے تاکہ اس ذریعہ سے یہ جابر بادشاہ بن کر بیٹھ جائیں اور یہ ایک ایسی چال ہے جس میں ان کے متبعین مبتلا ہو چکے ہیں جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور اگر یہ بات نہ ہوتی یعنی خون عثمانؓ کا یہ مطالبہ نہ کرتے تو لوگوں میں سے دو شخص بھی ان کی اتباع نہ کرتے اے اللہ اگر آپ ہماری امداد فرمائیں تو آپ نے لاتعداد مرتبہ ہماری امداد فرمائی ہے اور اگر مخالفین کو کامیاب فرمائیں تو چونکہ انھوں نے تیرے بندوں میں بدعات پھیلائی ہیں اس لئے ان کے لئے دردناک عذاب کا ذخیرہ فرما۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر عمارؓ آگے بڑھے اور وہ جماعت بھی ان کے ساتھ ہو لی جنھوں نے ان کی آواز پر لبیک کہی تھی یہاں تک کہ عمارؓ آگے بڑھتے بڑھتے عمروؓ بن العاص کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت عمارؓ نے عمروؓ بن العاص سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے عمروؓ تو نے اپنے دین کو مصر کی حکومت کے بدلے بیچ ڈالا ہے تجھ پر افسوس صد افسوس تو اسلام میں بھی ہمیشہ ٹیڑھی چال چلتا رہا۔

حضرت عمارؓ اور عبیداللہؓ بن عمرؓ کا مکالمہ

اس کے بعد عمارؓ نے حضرت عبیداللہؓ بن عمرؓ الخطاب سے مخاطب ہو کر فرمایا تو نے اپنا دین اس شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے جو خود بھی دشمن اسلام ہے اور دشمن اسلام کا بیٹا ہے حضرت عبیداللہؓ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے اپنا دین ہرگز فروخت نہیں کیا ہے بلکہ میں تو حضرت عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا تو اس بات کا گواہ ہو جا کہ میری معلومات تو یہ کہتی ہیں کہ تو رضائے خداوندی کے لئے کسی شے کا مطالبہ کر رہا ہے اور نہ تیرا کوئی فعل رضائے خداوندی کے لئے ہے اور اگر تو آج قتل نہ ہوا تو ایک نہ ایک روز تجھے موت ضرور آئے گی اور لوگوں کو وہاں جو کچھ صلہ ملے گا وہ ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا۔ اب تو اس پر غور کرے کہ تیری نیت کیا ہے۔

عمارؓ کا عمروؓ بن العاص کے بارے میں ارشاد

موسیٰ ابن عبدالرحمٰن المسروقی نے عبید بن الصباح، عطاء بن مسلم اور اعمش کی سند سے ابو عبدالرحمٰن السلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے صفین کے روز عمارؓ بن یاسرؓ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے اس علم بردار یعنی عمروؓ بن العاص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تین بار جنگ کی ہے اور یہ چوتھی جنگ ہے اور یہ شخص کچھ زیادہ نیک اور متقی نہیں۔

حضرت علیؓ کی شجاعت

احمد ابن محمد نے ولید بن صالح، عطاء بن مسلم، اعمش کے حوالے سے ابو عبدالرحمٰن سلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہم لوگ صفین میں علیؓ کے ساتھ تھے ہم میں سے دو شخص ان کی حفاظت کے لئے ان کے گھوڑے کے ادھر ادھر رہتے اور انھیں حملہ کرنے سے روکتے رہتے علیؓ جب اپنے ان دونوں محافظوں کو ذرا بھی غافل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتے تو فوراً حملہ کرتے اور اس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک ان کی تلوار خون سے سرخ نہ ہو جاتی اسی طرح انھوں نے جو ایک روز حملہ کیا تو اس وقت نہ لوٹے جب تک ان کی تلوار مڑ نہ گئی انھوں نے یہ تلوار اپنے ساتھیوں کی جانب پھینک دی اور فرمایا اگر میری تلوار نہ مڑ جاتی تو میں ہرگز نہ لوٹتا۔ اعمش کہتے ہیں خدا کی قسم ان کی مار ایسی مار تھی جو خالی نہ جاتی تھی۔ ابو عبدالرحمٰن سلمی لوگوں سے جو باتیں سنتے وہ دوسروں تک پہنچا دیتے اور یہ کوئی جھوٹے نہ تھے۔

حضرت عمارؓ کا حملہ

ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے عمارؓ کو دیکھا کہ صفین کی جس وادی میں پہنچتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ان کے ساتھ ہوتے۔ عمارؓ مرقال حاشم ابن عتبہ کے پاس پہنچے جو حضرت علیؓ کے علم بردار تھے۔ عمارؓ نے کہا اے ہاشمؓ تو بھینگا بھی ہے اور بزدل بھی۔ بھینگے کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں وہ کسی تکلیف کو دور نہیں کر سکتا اچانک دونوں صفوں کے درمیان ایک شخص ظاہر ہوا۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا خدا کی قسم یہ اپنے امام کی ضرور مخالفت کرے گا اور اس کے لشکر کو ذلیل کرے گا اور خود ان کی تکلیف و مشقت کو دیکھتا رہے گا۔

اے ہاشمؓ سوار ہو۔ ہاشمؓ سوار ہو کر آگے بڑھے وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے ؎

اَعْوَرُ يَبْغِيْ اَهْلَهُ مَحَلًّا　　قَدْ عَالَجَ الْحَيَاةَ حَتّٰى مَلَّا

(ترجمہ) ایک چشم خود بھی یہی چاہتا ہے۔ وہ زندگی سلجھاتے سلجھاتے تنگ آ گیا ہے۔

لَا بُدَّ اَنْ يَّفُلَّ اَوْ يُفَلَّا

اب اس کا گرنا یا گرایا جانا ضروری ہے

حضرت عمارؓ کی شہادت

عمارؓ آگے بڑھتے ہوئے کہہ رہے تھے اے ہاشمؓ آگے بڑھ کیونکہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے اور موت تلواروں کی دھار میں پوشیدہ ہے آسمان کے دروازے کھل چکے ہیں اور حوریں بناؤ سنگھار کر چکی ہیں ؎

اَلْيَوْمَ اَلْقَى الْاَحِبَّهْ　　مُحَمَّدًا وَحِزْبَهْ

(ترجمہ) آج میں اپنے دوستوں سے ملوں گا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی جماعت سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمارؓ اور ہاشمؓ پھر واپس نہیں آئے اور وہیں مقتول ہو گئے۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے جو کچھ ان دونوں کو حاصل تھا وہ تیرے لئے کافی ہے کیونکہ وہ دونوں خود کو حق پر سمجھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ ابن العاصؓ کا اپنے والد سے مکالمہ

ابو عبدالرحمٰن السلمی کہتا ہے کہ جب رات ہوئی تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں دشمنوں میں جاؤں گا اور یہ معلوم کروں گا کہ آیا ہماری طرح انھیں عمارؓ کے قتل کا علم ہوا ہے یا نہیں۔ اور چونکہ جب جنگ بند ہو جاتی تو دونوں لشکری آپس میں ملتے اور باتیں بھی کرتے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور آہستہ آہستہ شامیوں کے لشکر کی جانب چلا جب میں شامی لشکر میں داخل ہوا تو چار شخص میدان جنگ میں گھوم رہے تھے۔ یہ چار شخص معاویہؓ، ابو الاعورؓ السلمی، عمروؓ بن العاص اور عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص تھے اور عبداللہؓ ان چاروں میں سب سے بہتر تھے۔ میں ان چاروں شخصوں کے بیچ میں داخل ہو گیا تاکہ وہ باتیں سنوں جو مخالفین عمارؓ کے بارے میں کریں۔ عبداللہؓ نے ایک شخص کی لاش کو دیکھ کر اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے باپ کیا تم نے آج اس شخص کو بھی قتل کر دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا تھا۔ باپ نے پوچھا حضورؐ نے کیا فرمایا تھا۔ عبداللہ نے فرمایا کیا تم ہمارے ساتھ نہ تھے جب ہم مسجد رسول بنا رہے تھے اور لوگ ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے اور عمارؓ دو دو پتھر اور دو دو اینٹیں اٹھا کر لاتے اس سے عمارؓ پر غشی طاری ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے چہرے سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمایا اے سمیہؓ کے بیٹے افسوس لوگ تو ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے ہیں اور تو دو دو پتھر اور دو دو اینٹیں لاتا ہے اور یہ کام تو ثواب کی زیادتی کے لئے کر رہا ہے اور افسوس تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

حدیث کی غلط تاویل

عمروؓ بن عاص نے یہ سن کر اپنے گھوڑے کا رخ موڑ لیا معاویہؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے انھیں پیچھے سے پکڑ کر کھینچا۔ عمروؓ نے کہا کیا تم نے وہ حدیث نہیں سنی جو عبداللہؓ بیان کر رہا ہے معاویہؓ نے سوال کیا وہ کیا حدیث ہے۔ عمروؓ بن العاص نے انھیں وہ حدیث سنائی معاویہؓ نے جواب دیا تیرا تو بڑھاپے کی وجہ سے دماغ خراب ہو گیا ہے۔ تو ہمیشہ حدیثیں بیان کرتا رہتا ہے اور تمام دن اپنے پیشاب میں ڈوبا رہتا ہے۔ کیا ہم نے عمارؓ کو قتل کیا ہے۔ بلکہ عمارؓ کو اس شخص نے قتل کیا ہے جو انھیں میدان میں گھسیٹ کر لایا۔ ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی زیادہ تعجب خیز ہے۔

امیر معاویہؓ کو مقابلہ کی دعوت

ابو جعفر کہتے ہیں لوگ یہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ جب عمارؓ قتل ہو گئے تو علیؓ نے ربیعہ اور ہمدان کو پکارا اور فرمایا۔ تم میری زرہ اور میرے نیزے ہو تقریباً بارہ ہزار کے قریب یہ لوگ علیؓ کے پاس جمع ہو گئے۔ علیؓ آگے آگے ایک خچر پر سوار تھے۔ علیؓ اور اس لشکر نے یکبارگی سخت حملہ کیا شامی افواج کی کوئی صف ایسی نہ تھی جو اس لشکر نے تتر بتر نہ کر دی ہو اور جس شخص کے پاس بھی یہ لوگ پہنچتے اسے قتل کر دیتے یہاں تک کہ یہ جنگ کرتے کرتے معاویہؓ کے پاس پہنچ گئے۔ اس وقت علیؓ یہ شعر پڑھ رہے تھے ؎

اَضْرِبُهُمْ وَلَا اَرٰى مُعَاوِيَه　　اَلْجَاحِظَ الْعَيْنِ الْعَظِيْمَ الْحَاوِيَه

(ترجمہ) میں لوگوں کو مار رہا ہوں اور مجھے بڑی بڑی آنکھوں والا اور ہر طرف دیکھنے والا معاویہ نظر نہیں آتا۔

پھر علیؓ نے معاویہؓ کو پکار کر کہا۔ اے معاویہؓ تو لوگوں کو بلاوجہ کیوں قتل کرا رہا ہے۔ یہاں آ میں تجھ سے اللہ کے یہاں کے لئے فیصلہ کر لوں ہم میں سے جو شخص بھی اپنے مخالف کو قتل کرے گا وہی تمام امور کا مالک ہو۔ عمروؓ بن العاص نے کہا یہ شخص انصاف کی بات کر رہا ہے مقابلہ پر جاتے کیوں نہیں۔ معاویہؓ نے جواب دیا اس نے کوئی انصاف کی بات نہیں کہی اس لئے کہ تو بھی یہ بات جانتا ہے کہ جو شخص بھی اس کے مقابلہ پر جائے گا وہ اسے قتل کر دے گا۔ عمروؓ بن العاص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جواب دیا کہ اب تمہارے لئے مقابلہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ معاویہؓ نے جواب دیا شاید تو میرے بعد ان چیزوں کا خواہاں ہے۔

شامیوں کی شان و شوکت

ہشام نے ابو مخنف عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کے واسطہ سے سلیمان الحضرمی کا یہ بیان روایت کیا ہے کہ میں نے ابو عمرہ سے کہا کیا آپ ان شامیوں کو نہیں دیکھتے کہ ان کی ہیئت اور صورت و شکل کتنی عمدہ ہے اور ہمیں بھی آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس بری حالت میں رہتے ہیں۔ ابو عمرہ نے جواب دیا۔ اپنے آپ کو دیکھو اور اپنی اصلاح کرو اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ اپنی حالت سے وہ خود واقف ہیں۔

لیلۃ الہریر میں ہاشمؓ ابن عتبہ کی تقریر

ابو مخنف نے ابو سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہاشمؓ ابن عتبۃ الزہری نے شام کے وقت لوگوں سے پکار کر کہا۔ کون شخص ہے جو اللہ اور آخرت کا طالب ہو وہ میرے پاس آئے۔ بہت سے اشخاص ان کے پاس جمع ہو گئے۔ انھوں نے ان ساتھیوں کو ساتھ میں لے کر شامیوں پر متعدد بار حملہ کیا لیکن جب بھی لوگ حملہ کرتے شامی نہایت پامردی سے اس کا جواب دیتے اور ڈٹ کر مقابلہ کرتے۔ ہاشمؓ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا

تم ان کی ثابت قدمی دیکھ کر خوف میں مبتلا نہ ہو جانا۔ تم ان کی جو کچھ ثابت قدمی دیکھ رہے ہو یہ صرف عربی حمیت و جوش کی بنیاد پر ہے اور ان کا صرف اتنا مقصد ہے کہ اپنے جھنڈوں اور مرکزوں پر ثابت قدم رہیں۔ یہ لوگ گمراہ ہیں اور تم حق پر ہو۔ اے قوم صبر کرو اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرو آپس میں جمع رہو اور ہمارے ساتھ دشمنوں کی جانب بڑھو۔ آگے بڑھو۔ ثابت قدم رہو ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اللہ کا ذکر کرو تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے کسی شئے کا سوال نہ کرے اور نہ ادھر ادھر متوجہ ہو سختی سے حملہ آور ہو اور ان سے اس وقت تک جہاد کرو جب تک اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

پھر ہاشمؓ نے قراء کی ایک جماعت کے ساتھ آگے بڑھ کر حملہ کیا حتیٰ کہ وہ خود اور ان کے ساتھی شام تک مصروف پیکار رہے یہاں تک کہ مخالفین نے ان کا وہ انجام دیکھ لیا جس سے انھیں ازحد خوشی حاصل ہوئی۔

حضرت عثمانؓ و علیؓ پر فریقین کی الزام تراشیاں

راوی کہتا ہے کہ اس جنگ کے دوران ایک نوجوان شخص ان کے مقابلہ پر آیا اور وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا۔

أَنَا ابْنُ أَرْبَابِ الْمُلُوكِ غَسَّانْ　　وَالدَّائِنُ الْيَوْمَ بِدِيْنِ عُثْمَانْ

(ترجمہ) میں ملوک غسان کا بیٹا ہوں اور آج عثمانؓ کے دین پر ہوں۔

إِنِّي أَتَانِي خَبَرٌ فَأَشْجَانْ　　إِنَّ عَلِيًّا قَتَلَ ابْنَ عَفَّانْ

میرے پاس ایک دردناک خبر پہنچی ہے کہ علیؓ نے ابنؓ عفان کو قتل کر دیا ہے۔

یہ شعر پڑھ کر وہ سختی سے حملہ کرتا اور اس وقت تک پیچھے نہ ہٹتا جب تک کسی کے تلوار نہ مار لیتا پھر گالیاں دیتا اور مخالفین پر لعنت بھیجتا اور انھیں برا بھلا کہتا۔

ہاشمؓ ابن عتبہ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا اے اللہ کے بندے تیری اس یاوہ گوئی کے بعد لڑائی اور لڑائی کے بعد حساب ہے۔ تو اللہ سے ڈر کیونکہ تجھے اللہ کے پاس جانا ہے وہ تیری اس جنگ اور تو نے اس جنگ سے جو ارادہ کیا ہے تجھ سے اس کا سوال کرے گا۔

اس نوجوان نے کہا کہ میں تو تم سے اس لیے جنگ کرتا ہوں کہ تمھارا امیر جیسا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے نماز نہیں پڑھتا۔ اور تم لوگ بھی نماز نہیں پڑھتے ہیں تو تم سے اس لئے جنگ کرتا ہوں کہ تمھارے امیر نے ہمارے خلیفہ کو قتل کیا ہے اور تم لوگ بھی خلیفہ کے قتل کے خواہاں تھے ہاشمؓ نے جواب دیا تیرا عثمانؓ بن عفان سے کیا تعلق۔ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، صحابہ کی اولاد اور قراء نے قتل کیا ہے اور اس وقت قتل کیا ہے جب کہ عثمانؓ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی نئی بدعات ایجاد کریں اور کتاب اللہ کے حکم کی مخالفت کی۔ یہ قائلین تجھ سے اور تیرے ساتھیوں سے زیادہ گہری نظر رکھتے ہیں۔ اور تجھ سے اور تیرے ساتھیوں سے زیادہ اس امت کی بہتری کو جانتے اور تم سے زیادہ دین سے واقف تھے۔ ذرا ایک لمحہ ٹھہر جا۔ وہ رک گیا ہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا اس بات کو وہ لوگ زیادہ جانتے ہیں جن کا اس بات سے تعلق ہے خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بولتا کیونکہ جھوٹ سے نقصان ہی پہنچتا ہے اور نفع کچھ حاصل نہیں ہوتا اس لئے تو اس معاملہ کو ان لوگوں پر چھوڑ دے جو اس سے زیادہ واقف ہوں۔ اس نے کہا۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے مجھے بہتر نصیحت کی ہے۔

ہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا تیرا یہ الزام کہ ہمارا امیر نماز نہیں پڑھتا تو علی رضی اللہ عنہ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور اللہ کی مخلوق میں اس کے دین کو سب سے زیادہ جانتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حقدار ہیں۔ اور جتنے اشخاص بھی تو میرے ساتھ دیکھ رہا ہے یہ سب کتاب اللہ کے قاری ہیں۔ ساری رات تہجد پڑھتے ہیں اور ایک لمحہ نہیں سوتے۔ تجھے یہ مغرور اور بدبخت دھوکہ دے کر دین سے بے راہ نہ کر دیں۔

اس نوجوان نے کہا اے اللہ کے بندے میں تجھے ایک نیک آدمی سمجھتا ہوں تو مجھے یہ بتا کہ میری توبہ کا بھی کوئی ذریعہ ہے۔

ہاشم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں تو اللہ سے توبہ کر وہ تیری توبہ قبول فرمائے گا کیونکہ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے

راوی کہتا ہے یہ سن کر اس نوجوان نے لوگوں کو چھوڑا اور میدان جنگ سے واپس چلدیا اس پر ایک شامی نے اس سے کہا تجھے عراقی نے دھوکہ دیا۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں بلکہ اس نے مجھے نصیحت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاشم ابن عتبہ کا قتل

اس کے بعد ہاشم اور اس کے ساتھیوں نے سخت جنگ کی۔ ہاشم کا لقب مرقال تھا اس لیے کہ وہ جنگ میں گھس جاتے تھے۔ ان لوگوں نے سخت جنگ کی ان کے قریب جو دشمنوں کی صفیں تھیں انھیں الٹ پلٹ کر رکھ دیا انھیں اپنی کامیابی سامنے نظر آ رہی تھی لیکن اچانک مغرب کے قریب تنوخیوں کا ایک لشکر حملہ آور ہوا۔ اس لشکر نے آتے ہی ان پر نہایت سخت حملہ کیا ہاشم نے بھی خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا اسوقت ہاشمؓ یہ شعر پڑھ رہے تھے ؎

أَعْوَرُ يَبْغِي أَهْلَهُ مَحَلًّا　　قَدْ عَالَجَ الْحَيَاةَ حَتَّى مَلَّا

(ترجمہ) ایک چشم خود یہ چاہتا ہے۔ وہ زندگی کے مسائل حل کرتے کرتے تھک چکا ہے۔

يَتُلُّهُمْ بِذِي الْكُعُوبِ تَلًّا

میں انھیں گرہ دار نیزوں سے مارتا ہوں

لوگوں کا خیال ہے کہ ہاشمؓ نے اس روز نو یا دس آدمی قتل کئے حارث بن المنذر التنوخی ان کی جانب بڑھا اور ان کے نیزہ کھینچ کر مارا۔ حضرت علیؓ نے ان کو کہلا کر بھیجا کہ اپنا علم آگے بڑھاؤ۔ ہاشمؓ نے قاصد سے کہا میرا پیٹ دیکھ۔ اس نے پیٹ پر جو نظر ڈالی تو وہ پھٹ چکا تھا۔

حجاج ابن غزیہ کے اشعار

اس واقعہ کو حجاج بن غزیۃ الانصاری نے اپنے ان اشعار میں بیان کیا ہے ؎

فَإِنْ تَفْخَرُوا بِابْنِ الْبُدَيْلِ وَهَاشِمٍ　　فَنَحْنُ قَتَلْنَا ذَا الْكَلَاعِ وَحَوْشَبَا

(ترجمہ) اگر تمھیں اس پر فخر ہے کہ تم نے عبداللہؓ بن بدیل اور ہاشمؓ ابن عتبہ کو قتل کیا ہے تو ہمیں اسپر فخر ہے کہ ہم نے ذوالکلاعؓ اور حوشب کو قتل کیا۔

وَنَحْنُ تَرَكْنَا بَعْدَ مُعْتَرَكِ اللِّقَا　　أَخَاكُمْ عُبَيْدَ اللهِ لَحْمًا مُلَحَّبَا

اور ہم جنگ ختم ہونے کے بعد تمھارے بھائی عبیداللہ کی ایک ایک بوٹی چھوڑ کر آئے تھے

وَنَحْنُ أَحَطْنَا بِالْبَعِيرِ وَأَهْلِهِ　　وَنَحْنُ سَقَيْنَاكُمْ سِمَامًا مُقَشَّبَا

ہم نے اونٹ والے پر بھی حملہ کیا اور ہم نے اسے زہر کا جام پلا دیا جس نے اس کے ٹکڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹکڑے کر دئے۔

حضرت علیؓ کا خطبہ

ہشام نے ابو مخنف، مالک بن اعین الجہنی کی سند سے زید بن وہب الجہنی کا یہ بیان روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ کا شام کی ایک جماعت پر سے گزر ہوا جس میں ولیدؓ بن عقبہ تھے۔ ولیدؓ بن عقبہ علیؓ کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ حضرت علیؓ سے یہ بات بیان کی گئی حضرت علیؓ وہیں پر اپنے ساتھیوں میں ٹھہر گئے۔ اور فرمایا

ان پر حملہ کرو اور وقار و سکون کو ہاتھ سے نہ دو اسی میں اسلام کا وقار ہے اور خاص کر نیک لوگوں کے لئے وقار بہت ضروری ہے خدا کی قسم ان کا قائد و مؤدب زمانہ جاہلیت سے زیادہ قریب ہے (یعنی انھیں اسلام لائے زیادہ زمانہ نہیں گزرا) یعنی معاویہؓ ابن النابغہ۔ ابوالاعور السلمیؓ اور ابنؓ ابی معیط جس نے اسلام لانے کے بعد شراب پی اور اس پر حد جاری کی گئی اور یہ وہ بہترین لوگ ہیں جو میرے نقائص بیان کرتے اور میری عیب جوئی کرتے ہیں۔ آج سے قبل کبھی انھوں نے مجھ سے جنگ نہ کی تھی اور میں انھیں اسلام کی دعوت دے رہا ہوں اور یہ مجھے بتوں کی عبادت کی دعوت دے رہے ہیں خدا کا شکر ہے کہ فاسقین مجھ سے ہمیشہ ہی سے عداوت رکھتے آئے ہیں اللہ ان کا برا کرے کیا یہ لوگ دین سے دور نہیں چلے گئے۔ ایک جانب دین کا یہ ایک بڑا خطیب ہے جسے فاسق لوگ پسند نہیں کرتے اور ان لوگوں کو ڈراتے ہیں جو اسلام پر قائم ہیں انھوں نے ایک بڑی جماعت کو دھوکے میں ڈال دیا ہے اور ان کے دلوں میں فتنوں کی محبت بھر دی ہے اور انھیں الزام تراشی اور الزامات کی جانب مائل کر دیا ہے۔ انھوں نے اللہ عزوجل کے نور کو بجھانے کے لئے ہمارے مقابلہ میں جنگ شروع کی اے اللہ ان کی جماعت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیجئے ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیجئے اور انھیں ان کی خطاؤں کے عوض ہلاک کر دیجئے کیونکہ اے اللہ جو تجھ سے محبت رکھتا ہے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جو تجھ سے عداوت رکھتا ہے وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسانیوں کی جنگ

ابو مخنف نے نمیر بن وعلہ کے ذریعہ شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کا کچھ علم برداروں کے پاس سے گزر ہوا جو اپنی جگہ پر ڈٹے ہوئے تھے اور ذرا ذرا بھی پیچھے نہ ہٹتے تھے۔ حضرت علیؓ نے اپنے ساتھیوں کو ان کے مقابلے پر ابھارا ان لوگوں نے عرض کیا یہ لوگ غسانی ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا یہ لوگ ہرگز کبھی اپنے مقام سے اسوقت تک نہیں ہٹ سکتے جب تک ان کے ایسے بھرپور نیزے نہ مارے جائیں جو ان کی آنتیں بھی نکال لیں اور اسوقت تک یہ نہیں ٹل سکتے جب تک ان کے ایسی تلواریں نہ ماری جائیں جن سے ان کی گردنیں اڑ جائیں ان کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں اور ان کے جوڑ ٹوٹ جائیں اور ہاتھ کٹ کر گر پڑیں اور یہ اسوقت تک پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک لوہے کی منھوں سے ان کی پیشانیاں نہ توڑی جائیں اور ان کی پلکیں اور آنکھیں ان کی ٹھوڑیوں اور سینوں پر نہ آگریں۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا ثابت قدم رہنے والے کہاں ہیں۔ اجر کے طلب کرنے والے کہاں ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت علیؓ کے پاس مسلمانوں کا ایک گروہ جمع ہو گیا اس کے بعد اپنے بیٹے محمد کو طلب کیا اور فرمایا اس علم بردار کے پاس ہلکے ہلکے اپنی چال سے جاؤ۔ اس طرح کہ ان کے سینوں میں نیزے تیر جائیں پھر اپنی جگہ قائم رہو۔ حتیٰ کہ تیرے پاس اللہ کا حکم یعنی موت آجائے۔

محمد بن علیؓ آگے بڑھے اور حضرت علیؓ نے ان کی امداد کے لئے غسانیوں کے مقابلے کے کچھ افراد بھیج دیئے جب یہ لوگ غسانیوں کے قریب پہنچے تو جس کام کا انھیں حکم دیا گیا تھا انھوں نے وہی کیا یعنی ان کے سینوں میں نیزے اتار دیئے اور ان پر نہایت سخت حملہ کیا محمد نے اپنے سامنے کے لوگوں کو پیچھے ہٹا دیا اور انھوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی ان کے کئی آدمی مقتول ہوئے۔ مغرب کے بعد بھی ان لوگوں میں سخت جنگ ہوئی اور اکثر لوگوں نے مغرب کی نماز اشاروں سے پڑھی۔

عبداللہ بن کعب المرادی کی وصیت

ابو مخنف نے ابوبکر الکندی سے نقل کیا ہے کہ صفین کے روز جب عبداللہ بن کعب المرادی قتل ہوا تو اس کے پاس سے اسود بن قیس المرادی کا گزر ہوا۔ اس نے پکار کر کہا اے اسود! اس میں ابھی کچھ جان باقی تھی۔ اس نے جواب دیا۔ ہاں میں موجود ہوں اور اسود نے اسے پہچان لیا۔ عبداللہ نے کہا تیرا قتل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا خدا کی قسم مجھ پر بہت شاق گزرا۔ خدا کی قسم اگر میں اسوقت موجود ہوتا تو تیری ضرور مدد کرتا اور تجھے دشمنوں سے بچاتا اور اگر مجھے اس شخص کا علم ہو جاتا جس نے تجھے قتل کیا ہے تو میں اس کے مقابلہ سے اس وقت تک پیچھے نہ ہٹتا جب تک اسے قتل نہ کر لیتا یا خود بھی تجھ سے آکر مل جاتا۔ پھر عبداللہ گھوڑے پر سے اتر کر اس کے پاس گیا اور کہا خدا کی قسم اگر میں تیرے قریب ہوتا تو توان آفتوں سے محفوظ رہتا اور تو بہت اللہ کا ذکر کرنے والا تھا۔ اللہ تجھ پر رحمت نازل کرے مجھے کچھ وصیت کر اس نے جواب دیا۔

میں اللہ عزوجل سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا خیال رکھنا اور ہر مقام پر ان کی حمایت میں جنگ کرنا حتی کہ یا تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ غالب آجائیں یا تو اللہ کے پاس چلا جائے اور میری جانب سے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو سلام پہنچا دینا اور ان سے کہدینا کہ اس وقت تک برابر لڑتے رہیں تا وقتیکہ لڑائی ختم کر کے اپنے پس پشت نہ ڈال دیں کیونکہ جو شخص لڑائی کرتے کرتے اسے اپنے پس پشت ڈال دیتا ہے وہی غالب رہتا ہے۔

اس کے بعد اسود مر گیا۔ عبداللہ اسود کو اٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا اور ان سے تمام واقعہ بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اس پر رحمت نازل کرے وہ زندگی بھر ہماری خاطر ہمارے دشمنوں سے جنگ کرتا رہا اور مرتے وقت ہمارے لئے نصیحت بھی کی۔

ابو مخنف نے بنو مطلب کے غلام محمد بن اسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن حنبل الجمحی وہ شخص ہے جس نے صفین کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔

ہشام نے عوانہ سے نقل کیا ہے کہ ابن حنبل نے اس روز یہ شعر کہا تھا۔

اِنْ تَقْتُلُوْنِیْ فَاَنَا ابْنُ حَنْبَلِ　　اَنَا الَّذِیْ قَدْ قُلْتُ فِیْکُمْ نَعْثَلُ

(ترجمہ) اگر تم مجھے قتل کر دو تو میں ابن حنبل ہوں جو تمہارے بارے میں کہتا ہوں سست۔

لیلۃ الہریر | آمدم برسر مطلب۔ ابو مخنف کہتا ہے اس رات تمام رات جنگ ہوتی رہی حتی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح ہو گئی اور اس رات کا نام لیلۃ الہریر ہے حتیٰ کہ نیزے ٹوٹ گئے اور تیر ختم ہو گئے لوگوں نے تلواریں نکال لیں حضرت علیؓ میسرہ سے میمنہ تک جاتے اور قراء کے ہر دستہ کو حکم دیتے کہ وہ اپنے اپنے مقابل کی جانب آگے بڑھیں وہ تمام رات لوگوں کو اسی طرح حکم دیتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور لڑائی ان کے پس پشت ہو رہی تھی میمنہ پر اشتر تھا اور میسرہ پر حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ امیر تھے اور خود حضرت علیؓ قلب میں تھے لوگ ہر جانب جنگ میں مشغول تھے اور یہ جمعہ کا روز تھا۔

اشتر کی شجاعت

اشتر میمنہ کو لے کر حملہ کرتا رہا اور ان کے ساتھ برابر مصروف جنگ رہا۔ وہ جمعرات کی شام سے جمعہ کے روز سورج چڑھنے تک برابر مصروف جنگ رہا یہ اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہتا اس نیزے کے برابر ذرا آگے بڑھو۔ جب یہ لوگ ایک نیزے کے برابر شامیوں کی جانب بڑھ جاتے اور وہ خود بھی بڑھ جاتا تو پھر کہتا کہ اس کمان کے برابر آگے بڑھ آؤ جب اس کے ساتھی اور آگے بڑھ جاتے تو پھر وہ یہی سوال کرتا۔ حتیٰ کہ اکثر لوگ کافی آگے بڑھ گئے جب اشتر نے یہ دیکھا کہ اس کے ساتھی آگے بڑھ چکے ہیں تو اس نے ان سے مخاطب ہو کر کہا میں تمہیں اس سے کہ تم تمام دن بکری کا دودھ پیتے رہو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر اپنا گھوڑا طلب کیا اور اپنا علم حیان بن ہوذہ النخعی کو تھمایا اور تمام دستوں میں ایک چکر لگایا اور کہتا جاتا تھا۔ کون ہے جو اللہ عزوجل کو اپنی جان فروخت کرے اور اشتر کے ساتھ ہو کر جنگ کرے حتیٰ کہ یا تو غالب آجائے یا اللہ سے مل جائے۔ لوگ اس کے پاس جمع ہوتے جاتے تھے انہی میں حیان بن ہوذہ بھی تھا۔

شامی علم بردار کا قتل

ابومخنف نے ابوجناب الکلبی کے ذریعہ عمارۃ بن ربیعہ کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میرے پاس سے اشتر گزرا میں بھی اس کے ساتھ ہو لیا۔ اس کے ارد گرد بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ وہ آگے بڑھا اور اس مقام پر پہنچ گیا جہاں وہ پہلے میمنہ میں ٹھہرا ہوا تھا پھر اپنے ساتھیوں کے درمیان کھڑے ہو کر ان سے کہا تم پر میرے چچا اور میرے ماموں قربان ہوں۔ سختی سے حملہ کرو اور اس جنگ سے اپنے رب کو راضی کرو اور دین کو غالب کرو جب میں حملہ کروں تم بھی حملہ کرو اشتر نے اس کے بعد گھوڑے سے اتر کر گھوڑے کے منہ پر ہاتھ مارا اور علم بردار سے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے بڑھے۔ پھر شامیوں پر نہایت شدید حملہ کیا اور انھیں اتنا مارا کہ وہ پسپا ہو کر اپنے لشکر گاہ تک پہنچ گئے۔ لیکن لشکر گاہ پہنچ کر انھوں نے اشتر سے سخت مقابلہ کیا اسی جنگ کے دوران شامی علم بردار قتل ہوا۔ جب حضرت علیؓ نے اشتر کو کامیاب ہوتے دیکھا تو وہ بھی لوگوں کو ساتھ لے کر ادھر متوجہ ہوئے۔

وردان کا اشتر کے مقابلے سے گریز

مجھ سے عبداللہ بن احمد نے اپنے والد، سلیمان عبداللہ اور جویریہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ عمروؓ بن العاص نے صفین کے روز وردان سے کہا تو جانتا ہے کہ میری اور تیری اور اشتر کی کیا مثال ہے۔ ان کی مثال اشقر کی طرح ہے کہ اگر تو آگے بڑھے گا تو تیری کونچیں کاٹ ڈالی جائیں گی اور اگر تو پیچھے ہٹے گا تو ذبح کر دیا جائے گا اب اگر تو پیچھے ہٹا تو میں تیری گردن ماردوں گا جا اسے میرے پاس قید کر کے لا یہ سن کر وردان عمروؓ بن العاص کے پیروں میں گر پڑا اور بولا اے ابوعبداللہ خدا کی قسم آپ تو مجھے موت کے حوض میں پہنچانا چاہتے ہیں۔ اچھا آپ میرے کاندھے پر ہاتھ رکھے رہیے۔ پھر وردان آگے بڑھا اور گھڑی گھڑی پیچھے مڑ کر عمروؓ بن العاص کی جانب دیکھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ آپ تو مجھے موت کے حوض پر پہنچانا چاہتے ہیں۔

شامیوں کا قرآن اٹھانا

آمدم برسر مطلب۔ الغرض ابومخنف کہتا ہے کہ جب عمروؓ بن العاص نے یہ دیکھا کہ عراقی غالب آتے جارہے ہیں اور انھیں ہلاکت کا خوف پیدا ہوا تو انھوں نے امیر معاویہؓ سے کہا کہ میں آپ کے سامنے ایک رائے پیش کرتا ہوں جس سے ہم میں تو اتحاد بڑھ جائے گا اور دشمنوں میں انتشار پیدا ہو جائے گا۔ معاویہؓ نے کہا۔ ہاں بیان کرو۔ عمروؓ بن العاص نے کہا وہ تدبیر یہ ہے کہ ہم قرآن اٹھائیں اور یہ کہیں قرآن جو فیصلہ کرے وہ فیصلہ ہمیں اور تمھیں منظور ہونا چاہیے اگر مخالفین میں سے چند لوگوں نے بھی اسے قبول کرنے سے انکار کیا تو آپ دیکھیں گے کہ ان میں ایک گروہ ایسا پیدا ہو جائے گا جو اس فیصلہ کو قبول کرے گا۔ اس طرح ان میں تفرقہ پیدا ہو جائے گا اور اگر سب نے یہ کہا کہ ہمیں یہ فیصلہ متفقہ طور پر منظور ہے تو ایک مدت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک یہ جنگ ہمارے سروں پر سے دور ہو جائے گی۔

اس بات پر شامیوں نے قرآن نیزوں پر اٹھا لئے اور بولے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کتاب اللہ فیصلہ کن ہے۔ شامیوں کا فیصلہ سب اہل شام پر واقع ہوگا اور عراقیوں کا فیصلہ تمام اہل عراق پر نافذ ہوگا۔ عراقیوں نے جب یہ دیکھا کہ قرآن اٹھا لئے گئے ہیں تو بولے کہ ہم اللہ عزوجل کی کتاب کو قبول کرتے اور اسکی جانب رجوع کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۴

واقعۂ تحکیم، قتل عثمانؓ کا اقرار، حضرت علیؓ کو حامیان علیؓ کی جانب سے قتل کی دھمکی

حضرت علیؓ کا فیصلہ

ابو مخنف نے عبدالرحمٰن بن جندب کے ذریعہ جندب الازدی سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ صورت حال رونما ہوئی حضرت علیؓ نے لوگوں سے فرمایا

اے اللہ کے بندو تم اپنے حق وصداقت اور اپنے دشمنوں سے جنگ پر قائم رہو کیونکہ معاویہؓ، عمروؓ بن العاص، عقبہؓ بن ابی معیط، حبیبؓ بن مسلمہ، عبداللہ بن ابی سرح، اور ضحاکؓ بن قیس دیندار لوگ اور قرآن پر (پورے طور پر) چلنے والے نہیں ہیں تم سے زیادہ ان لوگوں سے واقف ہوں۔ میں تو بچپن میں بھی ان کے ساتھ رہا اور بڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر بھی ان کے ساتھ رہا یہ بچپن میں نہایت شریر بچے تھے اور بڑے ہو کر بھی نہایت شریر آدمی نکلے۔ تم پر افسوس انھوں نے وہ شئے نیزوں پر اٹھائی ہے جسے یہ کسی اور وقت ہاتھ بھی نہیں لگاتے اور یہ تک نہیں جانتے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ انھوں نے صرف تمھیں دھوکہ دینے اور فریب میں مبتلا کرنے کے لئے قرآن اٹھایا ہے۔

حامیان علیؓ کی جانب سے قتل عثمانؓ کا اقرار

طرفداران علیؓ نے جواب دیا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہمیں اللہ عزوجل کی کتاب کو قبول کرنے کی دعوت دی جائے اور ہم اسے قبول کرنے سے انکار کر دیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا

میں نے ان سے اسی لئے جنگ کی تھی تاکہ وہ اس کتاب کے احکام پر عمل پیرا ہوں انھوں نے اللہ عزوجل کے ان احکامات کی نافرمانی کی جو انھیں دیئے گئے تھے اور انھوں نے اللہ عزوجل سے جو عہد کیا تھا اسے بھلا دیا اور اس کتاب کو پس پشت ڈال دیا۔

اس پر مسعر بن فدکی التمیمی اور زید بن حصین الطائی السنبسی جو بعد میں قاریوں کی ایک جماعت کے ساتھ خارجی بن گئے تھے بولے

اے علیؓ جب تجھے کتاب اللہ کی دعوت دی جارہی ہے تو تم اسے قبول کرو ورنہ ہم تجھے اور تیرے مخصوص ساتھیوں کو ان لوگوں کے ہاتھوں میں دیدیں گے یا جو سلوک ہم نے عفان کے بیٹے کے ساتھ کیا تھا وہی تیرے ساتھ کریں گے۔ (ابن الاثیر میں ہے کہ جس طرح ہم نے عثمانؓ بن عفان کو قتل کیا تھا اسی طرح تجھے بھی قتل کر دیں گے)

ہم پر یہ لازم ہے کہ ہم اللہ عزوجل کی کتاب پر عمل پیرا ہوں اور ہمیں شامیوں کی یہ دعوت قبول ہے۔ خدا کی قسم یا تو تجھے اسے ضرور بالضرور عمل کرنا ہوگا۔ یا ہم تیرا بھی ضرور وہی حشر کریں گے (یعنی عثمانؓ جیسا حشر)

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ تم میری اس غیر رضامندی کو دماغ میں محفوظ کرلو اور میری یہ بات یاد رکھو کہ اگر تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری اطاعت کرتے ہو تو تمھیں جنگ کرنی چاہیئے اور اگر تم میری نافرمانی کرتے ہو تو تم جو بہتر سمجھو کرو۔

ان لوگوں نے جواب دیا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ آپ آدمی بھیج کر اشتر کو میدان جنگ سے واپس بلا لیجئے (یعنی آپ کو ہر صورت میں ہماری رائے اور تحکیم پر چلنا ہوگا اور ہم آپ کے حکم پر چلنے کے لئے تیار نہیں)

شیعوں کے نزدیک حضرت علیؓ کی حیثیت

ابو مخنف نے فضیل بن خدیج الکندی کے ذریعہ قبیلہ نخع کے ایک شخص سے نقل کیا ہے کہ اس نے دیکھا کہ ابراہیم ابن الاشتر مصعب بن زبیر کے پاس گئے مصعب نے کہا جس وقت لوگوں نے حضرت علیؓ کو تحکیم پر مجبور کیا میں بھی حضرت علیؓ کے پاس تھا ان لوگوں نے حضرت علیؓ کو مجبور کیا کہ کسی شخص کو بھیج کر اشتر کو میدان سے واپس بلائیے۔ مصعب کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یزید بن ہانیٔ السبیعی کو اشتر کے پاس روانہ کیا اور کہلوایا فوراً میرے پاس آؤ۔ قاصد نے یہ پیغام اشتر کو پہنچا دیا۔ اشتر نے جواب دیا کہ میری جانب سے حضرت علیؓ سے کہنا یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ جس میں آپ مجھے میری جگہ سے ہٹائیں۔ آپ قطعاً جلدی نہ کیجئے کیونکہ مجھے امید ہے کہ میں فتح حاصل کر لوں گا۔ یزید بن ہانیٔ واپس آیا اور حضرت علیؓ کو اس کے جواب سے مطلع کیا۔

اس پر ایک شور و شر بلند ہوا اور اشتر کے بارے میں لوگ چیخنے لگے اور حضرت علیؓ سے کہا خدا کی قسم ہمیں یقین ہے کہ تو نے ہی اسے جنگ جاری رکھنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تمھارے لئے یہ رائے قائم کر لینا مناسب نہیں ہے۔ کیا تم نے مجھے اس سے سرگوشیاں کرتے دیکھا ہے۔ کیا میں اشتر سے تمھارے سامنے اعلانیہ گفتگو نہیں کرتا کیا جب میں اس سے باتیں کرتا ہوں تم نہیں سنتے۔ ان لوگوں نے جواب دیا یا تو آپ آدمی بھیج کر اسے فوراً بلوائیے ورنہ خدا کی قسم ہم تجھے معزول کر دیں گے۔

حضرت علیؓ نے یزید بن ہانیٔ سے کہا اے یزید اشتر سے جا کر کہو کہ فوراً میرے پاس آجائے یہاں فتنہ پیدا ہو چکا ہے۔ یزید نے اشتر کو یہ پیغام پہنچایا۔ اشتر نے سوال کیا کیا قرآن اٹھانے کی وجہ سے فتنہ پیدا ہوا ہے۔ یزید نے جواب دیا ہاں۔ اشتر نے کہا میں تو پہلے ہی جب قرآن اٹھائے گئے تھے سمجھ گیا تھا کہ عنقریب نیا اختلاف اور نئی فرقہ بندی پیدا ہوگی کیونکہ یہ عاہرہ کے بیٹے کا مشورہ ہے کیا تو نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتا کہ اللہ نے ہمارے لئے کیا غیب سے مدد فرمائی ہے کیا مناسب ہے کہ ایسے وقت میں دشمنوں کو چھوڑ کر میدان سے واپس لوٹ جاؤں۔ یزید نے جواب دیا کیا تو یہ چاہتا ہے کہ یہاں میدان جنگ میں تو کامیابی حاصل کرے اور وہاں امیر المومنین رضی اللہ عنہ ایسی منزل پر پہنچ چکے ہیں کہ یا تو ان کی فوری مدد کی جائے یا انہیں بھی دشمنوں کے سپرد کر دیا جائے۔ اشتر نے جواب دیا خدا کی قسم یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ سبحان اللہ یہ کیسے ممکن ہے۔ یزید نے کہا۔ شیعان علی تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یا تو آپ کسی شخص کو بھیج کر اشتر کو فوراً واپس بلا لیجئے ورنہ ہم تجھے بھی اسی طرح قتل کر دیں گے جیسے ہم نے ابن عفان کو قتل کیا ہے۔ اشتر یہ سن کر فوراً واپس ہوا اور ان لوگوں کے پاس پہنچا۔

اشتر نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا

اے عراقیو! اے ذلیلو اور بزدلو! کیا تم نے قوم کی پشت کو نیچا کر دکھایا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم شامیوں کے مقابلہ میں زبردست ہو۔ ان لوگوں نے جو قرآن اٹھائے ہیں اور قرآن کے فیصلہ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دے رہے ہیں تو خدا کی قسم انھوں نے خود اللہ کے ان احکام کو چھوڑ رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں نازل فرمائے ہیں۔ یہ اس سنت کے تارک ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تم ان کی اس دعوت کو ہرگز قبول نہ کرو اور کم از کم مجھے اتنی دیر کی مہلت دیدو جتنی دیر میں گھوڑا رک جاتا ہے (ابن اثیر میں ہے جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے) کیونکہ مجھے فتح سامنے نظر آرہی ہے۔

شیعان علی نے جواب دیا اس صورت میں تو ہم بھی تیرے ساتھ گناہ میں شریک بن جائیں گے اشتر نے کہا۔ اچھا یہ تو بتاؤ جب تمہارے بڑے قتل ہو گئے اور ذلیل لوگ باقی رہ گئے کیا تم اس وقت بھی حق پر تھے جب تم جنگ کر رہے تھے اور تمہارے نیک لوگ قتل ہو رہے تھے اب جب تم نے جنگ سے ہاتھ روک لیا تو گویا تم اس وقت باطل پر ہو یا حق پر ہو۔ اگر تم اس وقت حق پر ہو تو تمہارے وہ مقتولین جن کی فضیلت کے تم منکر نہیں۔ تو اس صورت میں وہ دوزخ میں بھی تم سے بہتر ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں نے جواب دیا اشتر اس قسم کی باتیں چھوڑو ہم تو صرف یہ جانتے ہیں کہ ہم نے ان شامیوں سے اللہ عزوجل کی خاطر جنگ کی اور آج جو ان کے قتال سے ہاتھ روک رہے ہیں یہ بھی اللہ عزوجل کی خاطر روک رہے ہیں۔ . . . . ہم نہ تیرے مطیع ہیں اور نہ تیرے امیر کے مطیع ہیں۔ . . . . تو ہم سے علیحدہ ہو جا

اشتر نے کہا۔

تم لوگوں کو دھوکہ دیا گیا اور خدا کی قسم تم دھوکے میں مبتلا ہو گئے۔ تمھیں جنگ بندی کی دعوت دی گئی تم نے فریب میں آکر اسے قبول کر لیا اے سیاہ پیشانیوں والو (سجدوں کے نشانات سے چونکہ ان کی پیشانیاں سیاہ تھیں اس لئے اشتر نے یہ جملہ کہا) ہم تو تمھاری نمازیں دیکھ کر یہ سمجھتے تھے کہ تمھیں دنیا سے کوئی غرض نہیں اور تم جو یہ عبادات کر رہے ہو اللہ عزوجل کی ملاقات کے شوق میں کر رہے ہو لیکن اب تمھارے فرار سے یہ ظاہر ہوا کہ تم دنیا کی طلب میں موت سے بھاگنا چاہتے ہو افسوس صد افسوس اے بڑی بڑی جھولیں پہننے والو تم آج کے بعد ہمیشہ دوریوں پر چلتے رہو گے یعنی ایک رائے پر کبھی متفق نہ ہو گے تم بھی ہمارے سامنے سے اسی طرح دور ہو جاؤ جس طرح ظالم قوم دور ہو گئی ہے۔

اشعث بن قیس کی پیامبری

اشعث حضرت علیؓ کے پاس آیا کہ میرا خیال ہے کہ سب لوگ اس پر راضی اور خوش ہیں کہ قرآن کے حکم پر چلنے کی جو انھیں دعوت دی گئی ہے وہ اسے قبول کر لیں اگر آپ چاہیں تو معاویہؓ کے پاس جا کر ان کا ارادہ معلوم کروں تاکہ آپ ان کے سوالات پر غور کر سکیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر تم یہی چاہتے ہو تو ان سے پوچھو۔ اشعث امیر معاویہؓ کے پاس گیا اور سوال کیا۔ اے معاویہؓ تم نے یہ قرآن کس لئے اٹھوائے۔ امیر معاویہؓ نے جواب دیا اس لئے تاکہ ہم اور تم ان احکامات پر عمل کریں جو اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں دیئے ہیں تم اپنے میں سے ایک ایسا شخص فیصلہ کے لئے متعین کر دو جس پر ہم راضی ہوں اور ہم بھی اپنے میں سے ایک شخص کو متعین کر دیتے ہیں اور ہماری جانب سے ان دونوں پر یہ لازم ہو گا کہ جو کچھ اللہ عزوجل کی کتاب میں پائیں اس پر عمل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر عمل پیرا ہوں اور اس سے ہر مو تجاوز نہ کریں اور جس امر پر یہ دونوں متفق ہو جائیں ہم اس کی پیروی کریں۔ اشعث بن قیس نے جواب دیا یہ حق بات ہے اس کے بعد اشعث حضرت علیؓ کے پاس لوٹ کر آیا اور جو کچھ معاویہؓ نے کہا تھا اس سے انھیں مطلع کیا۔ علیؓ کے ساتھیوں نے جواب دیا ہم نے یہ بات قبول کی اور ہم اس پر راضی ہیں۔

شامیوں نے اپنی جانب سے عمروؓ بن العاص کو معین کیا۔ اشعث نے کہا اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو بعد میں خارجی بن گیا تھا۔ ہم ابو موسیٰؓ اشعری کو حکم بنانے پر راضی ہیں۔

حضرت علیؓ کی بے بسی

حضرت علیؓ نے فرمایا تم نے پہلی بات میں تو میری نافرمانی کی ہے لیکن اب تو میری نافرمانی نہ کرو۔ میں تو ابو موسیٰؓ کو حکم بنانا نہیں چاہتا۔ اس پر اشعث، زید بن حصین الطائی اور مسعر بن فدکی بولے ہم ان کے علاوہ کسی کا فیصلہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ جس آفت میں ہم مبتلا ہو گئے ہیں اس سے وہ ہمیں پہلے ہی ڈراتے تھے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا مجھے ان پر کوئی اعتماد نہیں۔ اس لئے کہ انھوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میری جانب سے لوگوں کو بہکایا اور میرے پاس سے بھاگ گئے حتیٰ کہ میں نے کئی ماہ بعد انھیں امان دی۔ لیکن یہ ابن عباسؓ موجود ہیں ہم انھیں حکم بناتے ہیں۔ حامیان علیؓ نے جواب دیا ہم اسے ہرگز قبول نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ ابن عباسؓ کا حکم بننا ایسا ہی ہے جیسے آپ خود حکم بن جائیں (کیونکہ ابن عباسؓ حضرت علیؓ کے چچازاد بھائی ہیں) ہم تو ایسے شخص کو حکم بنانا چاہتے ہیں جس کی نظر میں آپ اور معاویہؓ مساوی ہوں تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو ایک کی بہ نسبت دوسرے سے تعلق نہ رکھتا ہو حضرت علیؓ نے فرمایا میں تو اشتر کو متعین کرتا ہوں۔

اشتر کی مخالفت

ابو مخنف نے ابو جناب الکلبی سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے اس فرمان پر اشعث نے جواب دیا کیا روئے زمین پر اشتر کے علاوہ کوئی دوسرا شخص موجود نہیں ہے؟

ابو مخنف نے عبدالرحمٰن بن جندب کے ذریعہ جندب کا یہ بیان روایت کیا ہے کہ اشعث نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیا ہم لوگ تو اب صرف اشتر کے حکم میں ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اشتر کا کیا حکم ہے اشعث نے جواب دیا اس کا حکم یہ ہے کہ ہم لوگ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے رہیں حتیٰ کہ اے علیؓ تیرا اور اشتر کا ارادہ پورا ہو جائے۔

ابوموسیٰ اشعریؓ بحیثیت حکم

حضرت علیؓ نے فرمایا کیا تم ابوموسیٰؓ کے علاوہ کسی پر راضی نہیں۔ انھوں نے جواب دیا ہاں ہم صرف انھی کو حکم بنانا چاہتے ہیں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اچھا جو تمھارا جی چاہے کرو۔

ان لوگوں نے ابوموسیٰؓ کے پاس آدمی بھیجا۔ ابوموسیٰؓ جنگ سے علیحدہ رہے تھے اور عرض میں مقیم تھے ان کے پاس ان کے غلام نے آکر یہ خبر پہنچائی کہ لوگوں نے صلح کر لی ہے ابوموسیٰؓ نے بے ساختہ کہا۔ الحمد للہ رب العالمین غلام نے کہا ان لوگوں نے آپ کو حکم بنایا ہے۔ ابوموسیٰؓ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھی اس کے بعد حضرت ابوموسیٰؓ لشکرگاہ تشریف لائے۔

اشتر حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ مجھے عمرو بن العاصؓ کے ساتھ لگا دیجیے قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اگر میں اسے کوئی دھوکہ دہی کرتے دیکھوں گا تو اسے قتل کر ڈالوں گا۔

عمرو بن العاصؓ کے بارے میں احنف کی رائے

احنف نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے امیر المومنینؓ آپ کے زمین سے پتھر اٹھا کر مار دیا گیا ہے اور اس شخص کے ذریعہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اسلام کی ناک کاٹ دی گئی ہے۔ میں اس شخص کو خوب سمجھتا ہوں میں نے بھی اس کا آدھا حصہ بتایا ہے۔ میرے نزدیک تو اس کی یہ حیثیت ہے کہ جیسے کند چھری اور یہ شخص گڑھے میں گرنے کے قریب ہے اور اس قوم میں کوئی شخص بھی اس کے مقابلہ کی صلاحیت نہیں رکھتا جو شخص بھی اس کے قریب جائے گا وہ ظاہر میں ایسا بن جائے گا جیسے ان لوگوں کی مٹھی میں بند ہے اور جب وہ ان سے دور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گا تو ایسا دور ہو گا جیسے لوگوں کو دور پر کوئی تارہ نظر آتا ہو اگر آپ مجھے حکم بنانا نہیں چاہتے تو مجھے حکم کا پشت پناہ بنا کر دوسرا یا تیسرا ساتھ والا کر دیجئے کیونکہ یہ شخص جو بھی گرہ لگانا چاہتا ہے میں اسے کھول دوں گا اور جب بھی وہ گرہ لگائے گا میں اس پر دوسری گرہ ایسی لگا دوں گا جس کے باعث میں فیصلہ کر سکوں۔

اس پر تمام لوگوں نے سوائے ابوموسیٰؓ کے کسی کو حکم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور معاہدہ لکھنے پر زور دیا احنف نے کہا اگر تمھیں میری بات قبول نہیں تو تم ان لوگوں کو اپنی پشت دکھا دو (یعنی شکست قبول کر لو)

امیر المومنین کے خطاب پر بحث

حاصل کلام یہ کہ معاہدہ لکھا جانا شروع ہوا اس معاہدہ کے ابتدائی جملے یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - یہ وہ فیصلہ ہے جو امیر المومنین علیؓ نے کیا ہے۔

ابھی صرف اتنے الفاظ تحریر ہوئے تھے کہ عمروؓ بن العاص نے اعتراض کیا اور کہا اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھو۔ کیونکہ یہ تمھارا امیر ہے۔ ہمارا امیر نہیں۔

احنف بن قیس نے کہا اے امیر المومنینؓ آپ اس لفظ کو ہرگز نہ مٹائیے۔ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر آپ نے لفظ امیر المومنین مٹا دیا تو زندگی بھر یہ خطاب آپ کو واپس نہ ملے گا (یعنی پھر آپ کو کوئی امیر المومنینؓ اور خلیفہ تسلیم کرنے کے لیئے تیار نہ ہو گا) آپ اس لفظ کو ہرگز نہ مٹائیے خواہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کیوں نہ کر دیں۔ احنف کی اس رائے پر حضرت علیؓ نے اس لفظ کو مٹانے سے انکار کر دیا اس بحث میں کافی دن گزر گیا۔ اسپر اشعث بن قیس نے کاتب سے کہا اس لفظ کو مٹا دو۔ الغرض یہ لفظ مٹا دیا گیا۔

واقعہ تحکیم کی صلح حدیبیہ سے مشابہت

جس وقت یہ لفظ مٹا دیا گیا تو حضرت علیؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا عین سنت ادا ہوئی ہے اور بالکل اس سنت کے عین مشابہ ہے۔ خدا کی قسم میں حدیبیہ کے روز رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو معاہدۂ صلح تحریر کر رہا تھا تو کفار نے اعتراض کیا۔ آپ رسول اللہ نہیں ہیں اور نہ ہم آپ کو رسول تسلیم کرتے ہیں آپ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھئے غرض آپ کا اور آپ کے باپ کا نام لکھا گیا۔

اس پر عمروؓ بن العاص نے کہا اس مثال کا اس واقعہ سے کیا واسطہ کیا ہمیں مومن ہونے کے باوجود کفار سے تشبیہ دی جائے گی۔

حضرت علیؓ نے فرمایا اے نابغہ کے بیٹے تو کب فاسقین کا دوست اور مسلمانوں کا دشمن نہیں رہا اور کیا جب تیری ماں نے تجھے جنا تھا کیا وہ اس سے مشابہت نہ رکھتی تھی۔ پھر حضرت علیؓ یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ آج کے دن کے بعد میرے اور تیرے درمیان کبھی کوئی اجتماع نہ ہوگا اور نہ ہم دونوں ایک مجلس میں جمع ہوں گے اور میں اللہ عزوجل سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میری مجلس کو تجھ سے اور تجھ جیسے اشخاص سے پاک رکھے اور معاہدہ لکھا گیا۔

خلافت کا خاتمہ

مجھ سے علیؓ بن مسلم الطوسی نے حبان، مبارک، حسن اور احنف کے واسطہ سے یہ بیان کیا ہے کہ امیر معاویہؓ نے حضرت علیؓ کو تحریر کیا کہ اگر آپ صلح کرنا چاہتے ہیں تو یہ نام مٹا دیجئے۔ حضرت علیؓ نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت علیؓ کا ایک مخصوص خیمہ تھا جس میں بنی ہاشم ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے اور مجھے بھی ان کے ساتھ آنے جانے کی اجازت تھی۔ حضرت علیؓ نے ہم سے فرمایا معاویہؓ نے یہ تحریر کیا ہے کہ میں امیر المومنین کا لفظ مٹا دوں تمہاری کیا رائے ہے۔ کسی نے عرض کیا آپ کو امیر المومنین ہونا مبارک ہو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اللہ اسے خوش کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ سے معاہدہ کیا تھا تو تحریر فرمایا تھا محمد رسول اللہ۔ کفار نے یہ لفظ لکھنے پر اعتراض کیا حتیٰ کہ یہ الفاظ لکھے گئے۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو محمدؐ بن عبداللہ نے کیا ہے۔ میں نے اس پر عرض کیا۔ آپ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقابلہ۔ دراصل ہم آپ ہی سے بیعت کو پسند کرتے تھے اور اگر ہم یہ سمجھتے کہ آپ کی موجودگی میں کوئی دوسرا شخص آپ سے زیادہ خلافت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حقدار ہے تو ہم اس کی بیعت کرتے۔ پھر ہم نے آپ کی خاطر جنگ کی اور میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر آپ نے اس نام کو مٹادیا جس نام پر آپ نے بیعت لی تھی اور لوگوں سے جنگ کی تھی تو یہ نام کبھی آپ کو واپس نہ ملے گا۔

راوی کہتا ہے اور خدا کی قسم ویسا ہی ہوا جیسا احنف نے کہا تھا اور احنف ان لوگوں میں سے تھا کہ جب اسکی رائے کا کسی رائے سے مقابلہ کیا جاتا تو اسی کی رائے ترجیح پاتی۔

فریقین کی تحکیم پر رضامندی

اب ہم ابو مخنف کی روایت کی جانب رجوع کرتے ہیں وہ ناقل ہے کہ معاہدہ ان الفاظ میں تحریر کیا گیا۔

یہ وہ معاہدہ ہے جو علیؓ بن ابی طالب اور معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے باہم کیا۔ حضرت علیؓ کا یہ فیصلہ اہل عراق اور ان لوگوں پر نافذ ہوگا جو لوگ ان کی جماعت میں سے یا عام مومنین میں سے ان کے ساتھ ہیں۔ اور معاویہؓ کا یہ معاہدہ اہل شام اور ان لوگوں پر نافذ ہوگا جو لوگ معاویہؓ کے ساتھ ہیں۔ ہم اللہ عزوجل کے حکم اور اس کی کتاب کو قبول کرتے ہیں اور کتاب اللہ کے علاوہ ہمیں کوئی فیصلہ قبول نہ ہوگا اور اللہ عزوجل کی کتاب میں از اول تا آخر جو کچھ بھی موجود ہے اس پر عمل کریں گے جس شے کے احیاء کا یہ کتاب حکم دیتی ہے اسے رائج کریں گے اور جس شے کے ختم کرنے کا حکم دیتی ہے اسے ختم کریں گے۔ دونوں حکم یعنی ابو موسیٰؓ الاشعری عبداللہ بن قیس اور عمروؓ بن العاص القرشی کتاب اللہ میں جو حکم پائیں گے اس پر عمل پیرا ہوں گے اور اگر اس معاملہ میں کتاب اللہ میں یہ دونوں کوئی حکم نہ پائیں تو اس سنت پر عمل پیرا ہوں گے جو عدل وانصاف پر مبنی ہوگی اور جس پر سب کا اتفاق ہوگا اور کسی کو اس سے اختلاف نہ ہوگا۔

ہر دو حکم علیؓ اور معاویہؓ اور ان کے لشکروں سے عہد وپیمان لیں گے اور اسی طرح دیگر معتبر لوگوں سے بھی کہ ان دونوں کی جان ومال محفوظ رہیں گے اور جو کچھ یہ دونوں فیصلہ کریں گے اس پر تمام امت، نکی معاون ومددگار ہوگی اور دونو فریقین کے مسلمانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اللہ کے نام پر یہ عہد لازم ہوگا کہ جو کچھ اس معاہدہ میں تحریر ہے وہ انہیں قبول ہے اور میں نے ان دونوں حکموں کا فیصلہ تمام مسلمانوں پر لازم کر دیا ہے یہ سب لوگ ہتھیار اتار کر رکھ دیں گے اور سب لوگ مامون ہوں گے۔ جہاں چاہیں وہ جائیں ان کی جان و مال اور اہل وعیال محفوظ رہیں گے۔ موجود و غائب سب لوگ مامون ہوں گے اور عبداللہؓ بن قیس اور عمروؓ بن العاص پر اللہ کا یہ عہد و میثاق ہوگا کہ وہ اس امت کا فیصلہ کر دیں اور انہیں دوبارہ جنگ اور اختلاف میں مبتلا نہ کریں۔ یہ دوسری شے ہے کہ کوئی ان کا فیصلہ قبول نہ کرے اور اس فیصلہ کی مدت رمضان تک ہوگی اور اگر یہ دونوں حکم اس مدت کو بڑھانا چاہیں تو باہمی رضا مندی سے بڑھا سکتے ہیں اگر دونوں حکموں میں سے کسی حکم کا انتقال ہو جائے تو شیعوں کا امیر اس کی جگہ دوسرا حکم مقرر کرے گا اور وہ شخص اہل عدل و انصاف میں سے منتخب کیا جائے گا اور ان دونوں کے فیصلہ کا مقام جس میں فیصلہ کریں گے وہ جگہ ہوگی جو اہل کوفہ اور اہل شام کے درمیان واقع ہے یہ دونوں حکم فیصلہ پر جن لوگوں کی گواہی لینا چاہیں وہ لے سکتے ہیں اور ان کی شہادت وہ اس فیصلہ پر تحریر کریں گے اور یہ گواہ اس فیصلے کی ان لوگوں کے مقابلے میں حمایت کریں گے جو اسے مٹانا چاہے یا اس کی مخالفت کرے۔ اے اللہ ہم آپ سے اس شخص کے مقابلے میں امداد طلب کرتے ہیں جو اس فیصلہ کو چھوڑ دے۔

گواہوں کے دستخط

حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے اس معاہدہ پر یہ لوگ گواہ ہوئے، اشعث بن قیس الکندی، عبداللہؓ بن عباسؓ۔ سعید بن قیس الہمدانی، ورقاء بن سمی البجلی، عبداللہ بن محل العجلی، حجر بن عدی الکندی، عبداللہ بن الطفیل العامری، عقبۃ بن زیاد الحضرمی، یزید بن حجیۃ التیمی اور مالک بن کعب الہمدانی۔ معاویہؓ کے ساتھیوں میں سے ان لوگوں نے معاہدہ پر بطور گواہ دستخط کیے: ابوالاعورؓ السلمی، حمزہ بن سفیان، حبیب بن مسلمۃ الفہریؓ، مخارق ابن حارث الزبیدی، زمل بن عمرو العذری، حمزہ بن مالک الہمدانی، عبدالرحمن بن خالدؓ المخزومی۔ سبیع بن یزید الانصاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علقمہ ابن یزید الانصاری، عقبہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور یزید بن الحر العبسی۔

اشتر کی معاہدہ سے مخالفت

ابو مخنف نے ابو جناب الکلبی کے ذریعہ عمارۃ بن ربیعۃ الجرمی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب یہ معاہدہ تحریر کیا گیا تو اس کی گواہی کے لئے اشتر کو بھی طلب کیا گیا۔ اس نے کہا خدا کرے یہ دایاں ہاتھ میرے پاس نہ رہے اور نہ میں اس بائیں ہاتھ سے کوئی نفع حاصل کر سکوں۔ اگر میں اس معاہدہ پر دستخط کروں جو صلح کے نام سے تحریر کیا گیا ہے کیا میں اپنے پروردگار کی جانب سے ہدایت پر نہیں ہوں اور میں اپنے دشمن کی گمراہی پر یقین رکھتا ہوں

اس پر اشعث ابن قیس نے جواب دیا خدا کی قسم تو نے نہ کوئی کامیابی دیکھی اور نہ کوئی ظلم دیکھا تو ہمارے ساتھ آ ہمیں تجھ سے کوئی دشمنی نہیں اشتر نے جواب دیا کیوں نہیں۔ خدا کی قسم میں تجھ سے دنیا میں دنیا کی خاطر اور آخرت میں آخرت کی خاطر نفرت کرتا ہوں اور اللہ عزوجل نے میری اس تلوار کے ذریعہ بہت سے افراد کا خون بہایا ہے اور تو میرے نزدیک ان سے بہتر نہیں اور نہ میں تیرا خون حرام سمجھتا ہوں۔ عمارہ کہتا ہے میں نے اس شخص کو نظر اٹھا کر دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی ناک پر کوٹلے رکھ دیئے گئے ہیں یعنی وہ سیاہ تھی۔ اس شخص سے مراد اشعث ہے۔

بنی تمیم کا معاہدہ سے اختلاف

ابو مخنف نے ابو جناب سے نقل کیا ہے۔ اشعث یہ تحریر لے کر لوگوں کو سنانے کے لئے نکلا۔ وہ اسے لوگوں کے سامنے پیش کرتا وہ اسے پڑھتے حتیٰ کہ اشعث یہ تحریر لے کر بنو تمیم کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا جس میں عروۃ بن ادیہ بھی موجود تھا۔ اور یہ عروہ ابو بلال کا بھائی ہے۔ اشعث نے یہ تحریر انہیں پڑھ کر سنائی تو عروۃ بن ادیہ بولا تم اللہ عزوجل کے احکام میں انسانوں کو حکم بناتے ہو اور اللہ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں۔ پھر وہ تلوار لے کر اشعث کی طرف لپکا اور اشعث کی سواری کی پچھاڑی پر اس نے ہلکے سے وار کیا جس سے سواری بھڑک اٹھی۔ اشعث کے ساتھیوں نے اسے پکارا اور کہا کہ اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دیدو۔ وہ واپس لوٹا۔ اشعث کی قوم اور یمن کے بہت سے لوگ اس پر غضب ناک ہوئے۔ جس پر احنف بن قیس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السعدی معقل بن قیس الریاحی اور مسعر بن فدکی اور بہت سے بنو تمیم نے اس سے اس غلطی کی معذرت طلب کی اشعث نے ان کی معذرت قبول کی اور اس بات سے درگزر کیا۔

قبیلہ اود سے معاویہؓ کی رشتہ داری

ابو مخنف نے ابو زید عبد اللہ الاودی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ قبیلہ اود کے ایک شخص نے جس کا نام عمرو بن اوس تھا میدان صفین میں حضرت علیؓ کی حمایت میں جنگ کی معاویہؓ نے علیؓ کے بہت سے ساتھیوں کو قید کر لیا جس میں یہ شخص بھی شامل تھا۔ عمروؓ بن العاص نے یہ رائے دی کہ ان سب قیدیوں کو قتل کر دو اسیر عمرو بن اوس نے کہا۔ اے معاویہؓ مجھے قتل نہ کرو کیونکہ تم میرے ماموں ہو۔ بنو اود نے اس کی سفارش کی اور کہا اے امیر ہمارے بھائی کو ہمیں دے دیجئے۔ امیر معاویہؓ نے حکم دیا اسے چھوڑ دو میری عمر کی قسم اگر یہ سچا ہے تو میں اسے تمہاری سفارش سے مستغنی کر دونگا اور اگر یہ جھوٹا ہے تو تمہاری سفارش اس کے کام آجائے گی۔ اس کے بعد امیر معاویہؓ نے اس سے سوال کیا میں تیرا ماموں کیسے ہوا خدا کی قسم ہمارے اور بنو اود کے درمیان کوئی رشتہ نہیں عمرو بن اوس نے کہا کہ اگر میں آپ کو رشتہ بتا دوں اور آپ اسے پہچان لیں تو وہ رشتہ کیا میری امان کا باعث ہو گا۔ امیر معاویہؓ نے فرمایا ہاں۔ اس نے عرض کیا آپ ام حبیبہؓ بنت ابی سفیانؓ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہیں؟ معاویہؓ نے جواب دیا کیوں نہیں (ام حبیبہؓ حضرت معاویہؓ کی بہن تھیں) اس نے کہا میں ان کا (پہلے خاوند سے) بیٹا ہوں اور آپ ان کے بھائی ہیں۔ اس لئے آپ میرے ماموں ہیں۔ امیر معاویہؓ نے فرمایا تیرا باپ اللہ کے لئے ہے۔ کیا پورے اس قبیلہ میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اس کے علاوہ اس بات کو جانتا ہو۔ اور اس کے بعد اودیین سے فرمایا۔ یہ تمہاری سفارش سے مستغنی ہے۔ اس کی راہ چھوڑ دو۔

قیدیوں کی رہائی

ابو مخنف نے نمیر بن وعلۃ الہمدانی کے ذریعہ شعبی سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے صفین کی جنگ میں بہت سے لوگوں کو قید کیا تھا اس معاہدہ کے بعد انھوں نے سب رہا کر دیئے۔ یہ سب لوگ معاویہؓ کے پاس پہنچے۔ اور معاویہؓ کے پاس بھی علیؓ کے لشکر کے بہت سے قیدی موجود تھے اور عمروؓ بن العاص امیر معاویہؓ کو یہ مشورہ دے رہے تھے کہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیدیوں کو قتل کر دیا جائے۔ جب شامیوں کو اس بات کا علم ہوا کہ ان کے قیدی چھوڑ دیئے گئے تو معاویہؓ نے عمروؓ سے کہا اگر ہیں قیدیوں کے بارے میں تیری بات مان لیتا تو یہ انتہائی برا کام ہوتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ علیؓ نے ہمارے قیدی چھوڑ دیئے ہیں اس کے بعد معاویہؓ نے ان قیدیوں کو چھوڑنے کا حکم دیا جو ان کے پاس قید تھے۔

حضرت علیؓ کی تقریر

ابو مخنف نے اسماعیل بن یزید اور حمید بن مسلم کی سند سے جندب بن عبداللہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے صفین کے روز لوگوں سے فرمایا

تم نے وہ کام کیا ہے جس سے تمھاری قوت ختم ہو گئی۔ تمھارے احسانات ختم ہو گئے تم سست پڑ گئے اور سستی اور ذلت تم نے وراثت میں لے لی ہے۔ جب تم بلند ہو چکے تھے اور تمھارے دشمن مقابلہ سے گھبرا رہے تھے اور ان کا قتل عام ہو رہا تھا اور انھیں زخموں کی تکلیف محسوس ہو رہی تھی تو ان لوگوں نے قرآن اٹھا لئے اور تمھیں قرآن کے احکام پر چلنے کی اس لئے دعوت دی تاکہ تم ان سے اپنے ہاتھ روک لو اور تمھارے اور ان کے درمیان جنگ بند ہو جائے اور دھوکہ بازوں کی طرح وہ تمھاری گھات میں لگ جائیں اور تمھیں دھوکہ اور فریب میں مبتلا کر دیں انھوں نے جو خواہش کی تھی تم نے اسے پورا کر دکھایا اور تم نے مداہنت اور بزدلی کے علاوہ کسی شئے کو قبول نہ کیا۔ خدا کی قسم میرا گمان تو تمھارے بارے میں یہ ہے کہ تم آئندہ کبھی ہدایت حاصل نہ کر سکو گے اور نہ تم کوئی یقینی بات حاصل کر سکتے ہو۔

فیصلہ کی تاریخ

ابو جعفر کہتے ہیں حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے درمیان جو معاہدہ لکھا گیا وہ بروز چہار شنبہ تیرہ صفر ۳۷ھ میں لکھا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ علیؓ اور معاویہؓ دونوں ماہ رمضان میں دومۃ الجندل میں جمع ہوں گے اور ہر ایک کے ساتھ اس کے ساتھیوں میں سے چار سو اشخاص ساتھ آئیں گے۔

علیؓ کی ابوبکرؓ و عمرؓ سے مشابہت

مجھ سے عبداللہ بن احمد نے اپنے والد اور سلیمان بن یونس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن یزید کے واسطہ سے زہری سے بیان کیا ہے کہ صفین کے روز جب لوگ باہم اختلاف کرنے لگے تو صعصعہ بن صوحان نے لوگوں سے کہا۔ اے لوگو سنو اور سمجھو۔ خدا کی قسم تم یہ بات جانتے ہو کہ علیؓ غالب آئے تو وہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی طرح ثابت ہوں گے اور اگر معاویہؓ غالب آ گئے تو کوئی حق بات کہنے والا نہ ہوگا

زہری کہتے ہیں جب شامیوں نے قرآن اٹھا لیئے اور لوگوں کو اس کے احکام پر چلنے کی دعوت دی تو عراقی ڈر گئے۔ اس وقت انھوں نے دو حکم بنائے اہل عراق نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو اور اہل شام نے عمروؓ بن العاص کو منتخب کیا۔ جب یہ لوگ حکم بنا دیئے گئے تو دونوں لشکر واپس ہو گئے دونوں نے یہ شرط کی کہ قرآن جس کام کے کرنے کا حکم دیگا اس پر دونوں عمل پیرا ہوں گے اور جس سے منع کرے گا دونوں اس سے رک جائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت یہی طریقہ کار اختیار کرے گی اور یہ دونوں دومۃ الجندل میں جمع ہوں گے اگر وہاں جمع نہ ہو سکے تو آئندہ سال اذرح میں جمع ہوں گے۔

شیعوں کی حضرت علیؓ سے علیحدگی

جب حضرت علیؓ صفین سے لوٹے تو حروریہ مخالف بن گئے اور ان کی جماعت سے خارج ہو گئے۔ یہ سب سے پہلا اختلاف تھا جو (حضرت علیؓ کی جماعت میں) ظاہر ہوا۔ انھوں نے حضرت علیؓ سے جنگ کا اعلان کیا۔ اور حضرت علیؓ کی تردید شروع کی۔ اور بولے اللہ عزوجل کے حکم میں انسان کے حکم کا کیا دخل اور کہا اللہ سبحانہ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں ہو سکتا۔ ان لوگوں نے حضرت علیؓ سے جنگ کی۔

حکمین کا اجتماع

جب دونوں حکم اذرح میں جمع ہوئے تو جو لوگ وہاں فیصلہ سننے کے لئے آئے تھے ان میں مغیرۃ بن شعبہ بھی تھے دونوں حکموں نے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ کے پاس بلانے کے لئے آدمی روانہ کئے کہ وہ اور بہت سے اشخاص ساتھ لے کر آئیں معاویہؓ بھی شامیوں کو وہاں لے کر پہنچ گئے اور حضرت علیؓ اور اہل عراق نے آنے سے انکار کر دیا

مغیرۃؓ بن شعبہ کی پیشین گوئی

مغیرۃؓ بن شعبہ نے قریش کے اہل الرائے لوگوں سے کہا کیا تم میں سے کوئی شخص یہ بتا سکتا ہے کہ دونوں حکم کسی ایک فیصلہ پر متفق ہوں گے یا نہیں۔ ان لوگوں نے جواب دیا اس طرح کوئی شخص بھی پہلے سے کچھ نہیں بتا سکتا مغیرہؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جواب دیا خدا کی قسم اگر میں دونوں حکموں کے پاس جا کر واپس آجاؤں تو میں فیصلہ بتا سکتا ہوں اس کے بعد مغیرہ رضی عمرو بن العاص کے پاس گئے اور کہا ابو عبداللہ رضی میں آپ سے جو سوال کروں اس کا جواب دیجئے۔ آپ ہم لوگوں کا جنگ سے جدا رہنا کیسا سمجھتے ہیں کیونکہ اس جنگ کے معاملہ میں جیسے تم نے جائز سمجھا ہم مشکوک سمجھتے تھے اور ہمارا خیال یہ تھا کہ ایک دوسرے سے انس و محبت کا ذریعہ پیدا کیا جائے تاکہ امت ایک بات پر جمع ہو جائے۔ عمرو رضی بن العاص نے جواب دیا میں تم جیسے علیحدہ رہنے والوں کو نیک لوگوں کا جانشین اور بدکار لوگوں کا امام خیال کرتا ہوں۔ اس کے بعد مغیرہ رضی واپس آگئے اور کوئی سوال نہیں کیا۔ پھر ابو موسیٰ رضی کے پاس گئے اور ان سے بھی یہی سوال کیا ابو موسیٰ رضی نے جواب دیا میں تم لوگوں کو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ صحیح راستے پر چلنے والا سمجھتا ہوں مسلمانوں کا بقیہ حصہ صحیح معنی میں تم ہی لوگوں میں پایا جاتا ہے اس کے بعد مغیرہ واپس آگئے اور ابو موسیٰ رضی سے بھی کوئی دوسرا سوال نہیں کیا پھر مغیرہ رضی قریش کے ان سمجھدار لوگوں کے پاس پہنچے جن سے بات کر کے آئے تھے۔ ان سے جا کر کہا یہ دونوں حکم کبھی ایک بات پر متفق نہیں ہو سکتے۔

خلیفہ کے انتخاب پر بحث

جب یہ دونوں حکم جمع ہوئے اور باہم گفتگو شروع ہوئی تو عمرو رضی بن العاص نے کہا اے ابو موسیٰ رضی میں یہ خیال کرتا ہوں کہ سب سے اولین فیصلہ اس بات کا ہونا چاہیئے کہ باوفا لوگوں کو انکی وفا کا حق ادا کیا جائے اور غداروں کو ان کی غداری کی سزا ملے۔

ابو موسیٰ رضی:۔ وہ کیونکر۔

عمرو رضی:۔ کیا تم نہیں جانتے کہ معاویہ رضی اور اہل شام نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اس عہد کو نباہا جو انھوں نے لوگوں سے کیا تھا۔

ابو موسیٰ رضی:۔ کیوں نہیں۔

عمرو رضی:۔ تو یہ بات تحریر فرما لیجئے۔

ابو موسیٰ رضی نے اسے تحریر کر لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو رضی اللہ عنہ :۔ کیا آپ کسی ایک ایسے شخص کا نام بتا سکتے ہیں جسے اس امت کی خلافت ہونی جائے۔ آپ نام بتائیے اگر میں آپ کی متابعت پر قادر رہوں گا تو ضرور آپ کی متابعت کروں گا ورنہ آپ پر یہ لازم ہو گا کہ میری متابعت کریں۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ :۔ میں اس کام کے لئے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیتا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شامل تھے جو اس فتنہ سے جدا رہے۔

عمرو رضی اللہ عنہ :۔ میرے نزدیک معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بہتر ہیں۔

یہ مجلس زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا جب یہ دونوں باہر آئے تو ابو موسیٰ نے لوگوں سے کہا عمرو رضی اللہ عنہ کی مثال ایسی ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا۔　　آپ ان لوگوں کو اس شخص کا واقعہ سنا دیجئے جسے ہم نے اپنے احکام دیئے پھر وہ ان سے ہٹ گیا۔

جب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے تو عمرو رضی اللہ عنہ بولے اے لوگو میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایسا پایا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۝　　جن لوگوں نے تورات کو اٹھایا پھر اس کے اٹھانے کا حق ادا نہ کیا ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔

ان دونوں میں سے ایک نے اپنی مثل کو جو دوسرے کے لئے کہی تھی مختلف شہروں میں لکھ بھیجا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خاموشی

ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ شام کے وقت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا جو اس خلافت کے معاملے میں جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ اپنی رائے پیش کرے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں معاویہؓ سے وہ بات کہہ دوں جو لوگ معاویہؓ کے بارے میں کہتے ہیں اور وہ بات یہ تھی "کہ تیرے باپ سے ان صحابہ نے اسلام کی خاطر جنگ کی ہے" لیکن مجھے یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر میں نے یہ جملہ کہہ دیا تو تمام جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا یا اور مزید خونریزی شروع ہو جائے گی یا پھر مجھے اس پر مجبور کیا جائے گا کہ میں اپنی رائے چھوڑ کر ان کی رائے پر چلوں لیکن اللہ عزوجل نے جو جنت کا وعدہ فرمایا ہے وہ مجھے ان تمام امور سے زیادہ محبوب ہے اس لئے میں نے خاموشی اختیار کی۔

ابن عمرؓ جب گھر واپس لوٹے تو ان کے پاس حبیبؓ بن مسلمہ آئے اور انھوں نے سوال کیا یہ شخص یعنی معاویہؓ جب بول رہا تھا آپ کو بولنے سے کس شے نے روک دیا۔ میں نے حبیبؓ سے کہا میرا ایسی ایسی بات کہنے کا ارادہ تھا لیکن مجھے ڈر پیدا ہوا کہ اگر میں یہ بات کہوں گا تو تمام لوگوں میں تفریق پیدا ہو جائیگی یا مجھے میری رائے کے خلاف کسی اور فیصلہ پر مجبور کیا جائے گا اور اللہ عزوجل نے ہم سے جو جنت کا وعدہ کیا ہے وہ مجھے اس دنیا سے زیادہ محبوب تھا۔ اس پر حبیبؓ نے کہا اس طرح آپ ہر فتنہ سے محفوظ ہو گئے۔

حضرت علیؓ کی اپنے ساتھیوں سے بیزاری

ابو مخنف نے فضیل بن خدیج الکندی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب معاہدہ لکھا جا چکا تو حضرت علیؓ سے عرض کیا گیا کہ معاہدہ میں جو کچھ تحریر کیا گیا ہے اشتر تو اس پر راضی نہیں۔ اور وہ تو ان لوگوں سے جنگ کے علاوہ اور کوئی صورت مناسب نہیں سمجھتا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم میں بھی اس معاہدہ پر راضی نہ تھا اور نہ میں اسے پسند کرتا ہوں تم ہی لوگ اسے پسند کرتے ہو جب تم لوگوں نے معاہدہ کے علاوہ ہر بات ماننے سے انکار کر دیا تو میں نے بھی اسے قبول کر لیا اور جب میں اسے قبول کر چکا تو قبول کر لینے کے بعد اس بات سے پلٹ جانا مناسب نہیں اور اقرار کے بعد اقرار سے ہٹ جانا کسی صورت میں مناسب نہیں سوائے اس صورت کے کہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کی جائے اور اس کتاب سے تجاوز کیا جائے اب تم ان لوگوں سے جنگ کرو جنھوں نے اللہ عزوجل کے حکم کو چھوڑ دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتر کے بارے میں حضرت علیؓ کی رائے

تم نے مجھ سے جو یہ بات کہی ہے کہ اشتر نے میرے فیصلہ کو چھوڑ دیا ہے تو میں اسے اس پر ڈرا بھی نہیں سکتا کیونکہ وہ ان غداروں میں داخل نہیں کاش تم میں اس جیسے دو آدمی اور موجود ہوتے کاش تم میں اس جیسا ایک آدمی موجود ہوتا جسکی میرے دشمنوں کے معاملہ میں وہی رائے ہوتی جو میری رائے تھی اس وقت مجھے تمہارے احسان کی ضرورت نہ رہتی۔ مجھے یہ امید تھی کہ تم میں سے بعض مجھ سے محبت کرنے والے میری رائے پر چلیں گے اور میں نے تمہیں حکم بھی دیا تھا لیکن تم نے میری نافرمانی کی میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسا کہ ہوازن کے بھائی نے اس شعر میں ذکر کیا ہے ؎

وَهَلْ أَنَا إِلَّا مِنْ غَزِيَّةَ إِنْ غَوَتْ　　غَوَيْتُ وَإِنْ تَرْشُدْ غَزِيَّةُ أَرْشُدُ

ترجمہ: میرا تعلق تو غزیہ سے ہے۔ اگر وہ گمراہ ہوا تو میں بھی گمراہ ہوں اور اگر اس نے ہدایت پائی تو میں بھی ہدایت پر ہوں۔

اس پر جو جماعت حضرت علیؓ کے ساتھ باقی رہ گئی تھی اس پر کچھ لوگوں نے عرض کیا۔ امیرالمومنین ہم نے تو وہی کام کیا ہے جو آپ نے کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں لیکن تم نے اس وقت ہماری جانب سے جنگ بندی کو کیوں قبول کیا اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے تو اسی فیصلہ کی تائید کی جو تم نے کیا تھا اور اس سے میری غرض صرف یہ تھی کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ رب العالمین چاہے تو تمہیں اس سے بچائے۔

مقتولین کی تدفین

یہ معاہدہ صفر میں تحریر کیا گیا اور فیصلہ کے لئے ماہ رمضان متعین کیا گیا۔ یعنی آٹھ ماہ بعد یا جب بھی حکمین فیصلہ کریں پھر لوگوں نے اپنے مقتولوں کو دفن کیا اس کے بعد حضرت علیؓ نے اعور کو حکم دیا کہ لوگوں میں کوچ کا اعلان کر دو اعور نے کوچ کا اعلان کر دیا۔

حضرت علیؓ کی صفین سے واپسی

ابو مخنف نے عبدالرحمٰن بن جندب کے ذریعہ جندب سے روایت کیا ہے۔ جندب کہتے ہیں کہ جب ہم صفین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے میدان سے واپس ہوئے تو جس راہ سے ہم آئے تھے ہم نے وہ راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کی اور فرات کے کنارے کنارے خشکی پر چلتے رہے یہاں تک کہ ہم ہیت پہنچ گئے پھر ہم نے صندوداء کا رخ کیا۔

صالح بن سلیم سے حضرت علیؓ کی گفتگو

صندوداء کے قریب بنو سعد بن حرام کے انصاری حضرت علیؓ کے استقبال کے لئے آئے اور ان سے اپنے یہاں قیام کی درخواست کی حضرت علیؓ نے رات وہاں گزاری اور صبح کو کوچ کیا ہم بھی ساتھ ساتھ تھے جب ہم نخیلہ پہنچے اور کوفہ کے مکانات نظر آنے لگے تو ہم نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص اپنے گھر کے سائے میں بیٹھا ہے اور اس کے چہرے سے بیماری کے آثار ظاہر ہیں۔ حضرت علیؓ اس کے پاس گئے ہم بھی ان کے ساتھ تھے حضرت علیؓ نے اور ہم لوگوں نے اسے سلام کیا اس نے بہت اچھی طرح سلام کا جواب دیا جس سے ہم نے یہ محسوس کیا کہ اس نے حضرت علیؓ کو پہچان لیا ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا میں تیرا چہرہ اترا ہوا دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا کوئی بیماری لاحق ہوگئی ہے۔

اس شخص نے جواب دیا ہاں میں بیمار رہتا ہوں۔

حضرت علیؓ :۔ شاید تو بیماری کو برا سمجھتا ہے۔

شخص مذکور :۔ ہاں میں یہ پسند کرتا ہوں کہ یہ بیماری مجھے چھوڑ کر کسی اور کو لاحق ہوتی تو اچھا ہوتا۔

حضرت علیؓ :۔ کیا تجھے جو بیماری لاحق ہوئی ہے تو کیا تو اس سے ثواب کا امیدوار نہیں۔

شخص مذکور :۔ کیوں نہیں۔

حضرت علیؓ :۔ تو تجھے اپنے پروردگار کی رحمت اور اپنے گناہوں کی مغفرت کی بشارت ہو۔ اے اللہ کے بندے تو کون ہے۔

شخص مذکور :۔ میرا نام صالح بن سلیم ہے۔

حضرت علیؓ :۔ تیرا کون سے خاندان سے تعلق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالح :۔جہاں تک میری اصلیت کا تعلق ہے تو میں سلامان طے کی اولاد سے ہوں اور جہاں تک پڑوس اور دعوت کا تعلق ہے تو میں سلیم بن منصور میں داخل ہوں۔

حضرت علیؓ :۔ تو اور تیرے باپ، تجھے دعوت دینے والوں اور جن کے پاس تو نے پناہ حاصل کی ہے ان سب کا نام کتنا بہترین ہے کیا تو ہماری اس جنگ میں ہمارے ساتھ شریک تھا؟

صالح :۔ نہیں۔ خدا کی قسم میرا ارادہ ضرور تھا۔ لیکن آپ بخار کا اثر دیکھ رہے ہیں کہ اس نے مجھے کیسا نڈھال کر دیا ہے اس لئے میں حاضر نہ ہو سکا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى	ضعیفوں، بیماروں اور ان لوگوں پر جو
وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا	سفر خرچ نہ پائیں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ
يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ	وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں
وَرَسُوْلِهٖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ	نیک لوگوں پر گرفت کی کوئی وجہ نہیں
سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝	اور اللہ بہت مغفرت فرمانے والا اور بہت رحیم ہے۔

www.KitaboSunnat.com

جنگ بندی کے بارے میں لوگوں کی رائے

حضرت علیؓ نے اس سے سوال کیا اچھا یہ تو بتاؤ کہ لوگ ہمارے اور شامیوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

صالح :۔ کچھ لوگ تو اس معاہدہ پر جو آپ کے اور شامیوں کے درمیان ہوا ہے خوش ہیں اور یہ لوگ کینہ پرور ہیں اور کچھ لوگ مغموم اور پریشان ہیں اور دراصل یہی لوگ آپ کے خیر خواہ ہیں

حضرت علیؓ واپس ہونے لگے اور واپسی کے وقت اس سے فرمایا۔ تو نے سچی بات کہی اللہ تعالیٰ تیری اس بیماری کو تیرے گناہوں کے جھڑنے کا سبب بنائے اگرچہ مرض میں بالذات کوئی فائدہ نہیں لیکن مرض بندے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اجر زبان سے بولنے اور ہاتھ پاؤں سے عمل کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر موقوف ہے اور اللہ جل شانہ اپنے بندوں میں سے ایک بڑے عالم کو صرف ان کی صدق نیت اور اخلاص کے باعث جنت میں داخل فرمائے گا۔

عبداللہ بن ودلیعہ کی رائے

اس کے بعد حضرت علیؓ آگے بڑھے۔ ابھی کچھ دور ہی گئے تھے کہ عبداللہؓ بن ودلیعۃ الانصاری سے ملاقات ہوئی۔ عبداللہؓ حضرت علیؓ کو دیکھ کر ان کے قریب آئے اور سلام کیا۔ پھر حضرت علیؓ کے ساتھ چلنے لگے حضرت علیؓ نے ان سے سوال فرمایا لوگ ہمارے اس معاہدہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ودلیعہ نے فرمایا بہت سے لوگ اس معاہدہ سے خوش ہیں اور بہت سے ناراض ہیں ان کی حالت اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح ہے۔

وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ۔ | یہ ہمیشہ اختلاف میں مبتلا رہیں گے۔ مگر جس پر آپ کے پروردگار کی رحمت ہو۔

حضرت علیؓ نے سوال کیا کہ اس معاملہ میں سمجھدار لوگوں کی کیا رائے ہے؟

عبداللہؓ بن ودلیعہ نے جواب دیا

سمجھدار لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ علیؓ نے ایک بڑا لشکر جمع کرکے خود اسے منتشر کر دیا۔ علیؓ نے ایک مضبوط قلعہ تیار کیا تھا لیکن خود اپنے ہاتھوں سے اسے توڑ ڈالا اب ہم یہ دیکھیں گے کہ علیؓ اس ٹوٹے ہوئے قلعہ کو کب اور کیسے بناتے ہیں اور کب اپنی منتشر جماعت کو جمع کرتے ہیں کاش ایسا ہوتا کہ جن لوگوں نے علیؓ کی اطاعت کی تھی علیؓ انہیں لے کر علیحدہ ہو جاتے اور نافرمانوں کو نافرمانی کرنے دیتے اور اپنے ان بچے ہوئے ساتھیوں کو لے کر جنگ کرتے حتیٰ کہ یا تو کامیاب ہو جاتے یا خود بھی ختم ہو جاتے تو یہ ایک پختہ بات ہوتی۔

حضرت علیؓ کا جواب

حضرت علیؓ نے فرمایا

اس قلعہ کو میں نے گرایا یا ان لوگوں نے گرایا؟ اس جماعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو میں نے منتشر کیا یا ان لوگوں نے خود منتشر کیا؟ رہا ان سمجھ دار لوگوں کا یہ کہنا کہ جن لوگوں نے میری اطاعت کی تھی میں انھیں لے کر جلد ابو جاتا پھر جس کا جی چاہے نافرمانی کرتا۔ اور میں اسوقت تک جنگ کرتا رہتا جب تک یا تو کامیاب نہ ہو جاتا یا قتل نہ ہو جاتا تو یہ ایک پختہ بات ہوتی۔ تو میری نظر میں یہ بات مخفی نہ تھی اور مجھے اپنی زندگی کی کوئی پروا کبھی نہیں بلکہ میں تو موت سے بہت خوش ہوں اور میں نے حملہ کا ارادہ بھی کر لیا تھا۔ میں نے ان دونوں کی جانب دیکھا جو بھاگ کر میرے پاس آ گئے تھے یعنی حسنؓ اور حسینؓ۔ ان دونوں کو بھی دیکھا جو فوراً میرے پاس آگے بڑھ آئے تھے یعنی عبداللہ بن جعفرؓ اور محمد بن علیؓ۔ میں نے یہ سوچا کہ اگر یہ دونوں یعنی حسنؓ اور حسینؓ ہلاک ہو گئے تو اس امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ختم ہو جائے گی۔ میں نے یہ برا سمجھا اور مجھے ان دونوں کے ہلاک ہو جانے کا خوف پیدا ہوا یعنی عبداللہ بن جعفرؓ اور محمد بن علیؓ کیونکہ اگر میرا معاملہ نہ ہوتا تو کبھی یہ آگے نہ بڑھتے خدا کی قسم اگر اب میں دوبارہ ان سے مقابلہ کروں گا تو خوب اچھی طرح مقابلہ کروں گا اور یہ لڑکے میرے ساتھ نہ لشکر میں شریک ہوں گے اور نہ گھر میں انھیں ساتھ رکھوں گا۔

خبابؓ کی قبر پر حاضری

پھر ہم آگے بڑھے جب بنو عوف کے علاقہ پر پہنچے تو ہمیں داہنی جانب سات یا آٹھ قبریں نظر آئیں حضرت علیؓ نے دریافت فرمایا یہ کن لوگوں کی قبریں ہیں قدامہ بن عجلان الازدی نے عرض کیا امیر المومنینؓ آپ کے جانے کے بعد خبابؓ کا انتقال ہو گیا تھا اور انھوں نے یہ وصیت کی تھی کہ انھیں کھلے میدان میں دفن کیا جائے ورنہ ہمارے خاندان میں عام طور پر مردے اپنے گھروں اور صحنوں میں دفن کئے جاتے ہیں۔ اس لئے انھیں میدان میں دفن کیا گیا اللہ ان پر رحم کرے پھر لوگوں نے اور دوسرے لوگوں کو بھی ان کے پہلو میں دفن کر دیا حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اللہ خبابؓ پر رحم کرے وہ رغبت و شوق کے ساتھ اسلام لائے اور خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں ہجرت کی اور تمام زندگی جہاد میں گزاری اور انھیں اسلام پر مختلف قسم کی جسمانی تکالیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی گئیں۔ اور جو شخص اچھے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔ پھر حضرت علیؓ ان قبروں پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔ اے وحشت زدہ گھروں اور ویران مقامات کے رہنے والو مومن مردو اور عورتو۔ اور اے مسلم مردو اور عورتو تم پر سلام ہو تم ہمارے پیش رو اور آگے بڑھنے والے ہو۔ اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور کچھ مدت میں تمہارے ساتھ مل جائیں گے۔ اے اللہ ہماری اور ان لوگوں کی مغفرت فرما اور اپنے عفو کے ذریعہ ہماری اور ان کی غلطیوں سے درگزر فرما۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے تمہیں اس مٹی سے پیدا کیا اور اسی جگہ تمہیں لوٹایا اور اسی سے تمہیں دوبارہ اٹھائے گا۔ اور اسی مٹی سے تمہارا حشر ہوگا خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اپنے اس لوٹنے کے مقام کو یاد رکھے اور حساب کے لئے عمل کرے قوت لایموت پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل سے راضی ہو۔ پھر حضرت علیؓ آگے بڑھے حتیٰ کہ ثوریین کے محلہ تک پہنچے پھر فرمایا اللہ سے ڈرتے ہوئے ان گھروں میں داخل ہو جاؤ۔

نوحہ اور ماتم پرستی کی ممانعت

ابو مخنف نے عبداللہ بن عاصم الفائشی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ ثوریین کے محلہ سے گزرے تو وہاں سے رونے کی آواز آئی دریافت فرمایا یہ کیسی آواز ہے۔ عرض کیا گیا یہ لوگ صفین کے مقتولین پر رو رہے ہیں آپ نے فرمایا میں اس شخص کے لئے جو ان میں سے ثابت قدم رہا اور اس نے یہ جنگ بھی ثواب کی نیت سے کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں پھر فائشیین کے محلہ سے گزر ہوا وہاں بھی رونے کی آواز سنی اور یہی جملہ فرمایا اور آگے بڑھ گئے۔ جب شبامیین کے محلے پر پہنچے تو سخت چیخنے چلانے کی آوازیں سنیں آپ وہیں ٹھہر گئے حرب بن شرحبیل الشبامی باہر آیا آپ نے فرمایا کیا تم پر تمہاری عورتیں بھی غالب آ گئیں کیا اس ماتم سے تم انہیں روک نہیں سکتے حرب نے عرض کیا اے امیر المومنین اگر ایک یا دو تین گھر کے افراد قتل ہوتے تو ہم اس پر صبر کر لیتے لیکن اس قبیلہ کے ایک سو اسی آدمی قتل ہوئے تو اب کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس میں رونا پیٹنا نہ ہو جہاں تک ہم مردوں کا تعلق ہے تو ہم میں سے کوئی شخص نہیں روتا بلکہ ہم تو اس پر خوش ہیں۔ اور کیوں نہ شہادت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر خوش ہوں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ تمہارے مقتولین اور مردوں پر رحمت نازل فرمائے اور ان کی مغفرت کرے

جب حضرت علیؓ یہاں سے آگے بڑھے تو حرب ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اس وقت حضرت علیؓ سوار تھے اور حرب پیدل چل رہا تھا۔ حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا تم واپس جاؤ۔ لیکن جب حرب واپس نہ ہوا تو حضرت علیؓ ٹھہر گئے اور اسے دوبارہ واپس جانے کا حکم دیا اور فرمایا تجھ جیسے شخص کے لئے یہ مناسب نہیں کہ میرے پیچھے چلے کیونکہ مجھ جیسے شخص کے پیچھے چلنے سے دو نقصان واقع ہوتے ہیں ایک تو والی اور حاکم میں غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور دوسرے پیچھے چلنے والے مومن کی ذلت ہوتی ہے

عبدالرحمٰن بن یزید کی رائے

اس کے بعد حضرت علیؓ آگے تشریف لے چلے اور آگے بڑھ کر ناعطین کے محلے میں پہنچے اس محلے کے رہنے والوں کی اکثریت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حامی تھی۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص جس کا نام عبدالرحمٰن بن یزید تھا۔ اور جو ناعطین میں سے بنو عبید خاندان سے تعلق رکھتا تھا کہہ رہا تھا خدا کی قسم علیؓ بن ابی طالب تو کوئی بھی کام نہ کر سکا۔ جنگ کے لئے گیا اور ہزاروں انسانوں کو ختم کرایا لیکن تب بھی کچھ کئے بغیر واپس آگیا۔

یہ لوگ یہ تذکرہ کر ہی رہے تھے کہ سامنے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ آتے نظر آئے جب ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو انھیں دیکھ کر دوسری باتوں میں لگ گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے اس سال تمام نہیں دیکھا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا جس قوم کو ہم اپنے پیچھے چھوڑ کر آرہے ہیں وہ قوم ان لوگوں سے بہتر تھی۔ پھر حضرت علیؓ نے یہ اشعار پڑھے ؎

أَخُوكَ الَّذِينَ إِنْ أَجْرَضَتْكَ مُلِمَّةٌ   مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَبْرَحْ بِشَأْنِكَ رَاجِمًا

(ترجمہ) تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے ملامت کر کے زمانے کی جانب سے ہلاکت کا خوف دلائے اور وہ تیری ترقی سے خوش ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَيْسَ اَخُوْكَ بِالَّذِيْ اِنْ تَشَعَّبَتْ　　عَلَيْكَ الْاُمُوْرُ ظَلَّ يَلْحَاكَ لَائِمَا

(ترجمہ) وہ تیرا بھائی نہیں ہے جو تجھے روکتا ہے اس لئے تو ان کاموں کو لازم پکڑ جس پر تجھے لوگ ملامت کرتے ہوں۔

شیعان علیؓ کی ایک دوسرے سے عداوت

ابو مخنف نے ابو جناب الکلبی کے ذریعہ عمارہ بن ربیعہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ عمارہ کہتا ہے کہ جب شیعان علیؓ حضرت علیؓ کے ساتھ میدان صفین گئے تھے تو باہم ایک دوسرے کے دوست تھے اور ہر ایک ایک دوسرے سے محبت کرتا تھا اور جب میدان صفین سے لوٹ کر آئے تو یہ سب ایک دوسرے کے دشمن تھے اور ہر ایک ایک دوسرے سے کینہ رکھتا تھا یہ لوگ میدان صفین میں جب تک علیؓ کے لشکر میں موجود رہے خوب خوش تھے لیکن جب تحکیم کا واقعہ پیش آیا تو یہ سب ایک دوسرے کی راہ روکنے لگے آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دیتے اور ایک دوسرے کے کوڑے مارتے۔

خارجی حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں سے کہتے اے اللہ کے دشمن تم نے احکام خداوندی میں مداہنت سے کام لیا اور حکم بنایا۔

دوسرے ان کا جواب یہ دیتے۔ تم نے ہمارے امام کو چھوڑا۔ ہماری جماعت کو منتشر کیا۔

جب حضرت علیؓ کوفہ پہنچے تو یہ لوگ حضرت علیؓ کے ساتھ کوفہ نہیں آئے بلکہ انھوں نے حروراء میں قیام کیا۔ ان لوگوں میں سے بارہ ہزار حروراء جاکر مقیم ہو گئے اور ان کے منادی نے اعلان کیا آئندہ ہمارا جنگی امیر یعنی کمانڈر انچیف شبث بن ربعی ہوگا اور نماز کا امیر عبداللہ بن کواء الیشکری ہوگا اور جب فتح ہو جائے گی تو خلافت کا کام مشورہ سے طے پائے گا اور بیعت اللہ عزوجل کے لئے ہوگی جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ہوگی۔

جعدہ بن ہبیرہ کی خراسان کو روانگی

اسی سنہ میں حضرت علیؓ نے جعدہ بن ہبیرہ کو خراسان روانہ کیا۔ علیؓ بن محمد نے عبداللہ بن میمون، عمرو بن شبیرہ، جابر بن یزید الجعفی کے ذریعہ شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے صفین سے واپسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد جعدۃ بن ہبیرہ مخزومی کو خراسان روانہ کیا۔ وہ ابھی ابرشہر پہنچے تھے کہ انھیں معلوم ہوا کہ خراسان کے لوگ دوبارہ کافر ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے جعدہ کو خراسان میں داخل نہ ہونے دیا۔ جعدہ حضرت علیؓ کے پاس واپس آ گئے۔ حضرت علیؓ نے خلید بن قرۃ الیربوعی کو خراسان کی فتح کے لیے روانہ فرمایا خلید نے پہنچ کر نیشاپور کا محاصرہ کر لیا اہل نیشاپور نے مجبوراً صلح کر لی اور اہل مرو نے بھی صلح کر لی وہاں خلید کو بادشاہ کی اولاد میں سے دو لڑکیاں ہاتھ آئیں جنھیں جان کی امان دی گئی۔ خلید نے دونوں کو حضرت علیؓ کے پاس بھیج دیا حضرت علیؓ نے انھیں اسلام کی دعوت دی اور فرمایا تم دونوں نکاح کر لو ان دونوں نے جواب دیا ہم تو آپ کے بیٹوں سے شادی کریں گی۔ حضرت علیؓ نے انکار فرما دیا ایک دیہاتی نے عرض کیا اے امیر یہ دونوں باندیاں مجھے دے دی جائیں تاکہ ان کے ذریعہ میری عزت بڑھ جائے حضرت علیؓ نے وہ دونوں لڑکیاں اسے دیدیں۔ یہ دونوں لڑکیاں اسی شخص کے پاس رہیں یہ دہقان ان کے لئے دیباج کا فرش بچھاتا اور انھیں سونے کے برتنوں میں کھلاتا (جو شرعاً حرام ہے) پھر موقع پا کر یہ دونوں لڑکیاں خراسان بھاگ گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۵

شیعان علیؓ کی حضرت علیؓ سے علیحدگی

اس سن میں خارجی حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ کر جدا ہو گئے انھوں نے اپنے حاکم جداگانہ بنا لیے۔ لیکن جب حضرت علیؓ نے ان سے گفتگو کی تو وہ واپس آ گئے اور حضرت علیؓ کے پاس آ کر کوفہ میں قیام کیا۔

بیعت ثانیہ

ابو مخنف نے ابو جناب کے حوالے سے عمارۃ بن ربیعہ سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ کوفہ تشریف لائے اور خارجیوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا تو شیعان علیؓ نے آپ کے پاس جمع ہو کر کہا ہم اپنی گردنوں میں آپ کی دوسری بیعت کا طوق ڈالنا چاہتے ہیں اور وہ بیعت یہ ہوگی کہ ہم ہر اس شخص کے دوست ہوں گے جسے آپ دوست رکھیں اور ہر اس شخص کے دشمن ہوں گے جسے آپ دشمن رکھیں۔

اس پر خارجیوں نے کہا تم اور شامی دونوں کفر میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہو بعینہٖ اسی طرح جیسے گھوڑ دوڑ میں دو گھوڑے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ شامیوں نے معاویہؓ سے بھی اسی بات پر بیعت کی ہے جسے معاویہؓ پسند کریں گے یہ لوگ بھی اسی کو پسند کریں گے اور جسے معاویہؓ برا سمجھیں گے اسے یہ لوگ برا سمجھیں گے اور تم لوگوں نے علیؓ سے اس بات پر بیعت کی ہے کہ علیؓ جسے دوست رکھیں گے تم اس کے دوست ہو گئے اور علیؓ جسے دشمن رکھیں گے تم اس کے دشمن ہو گئے۔

زیاد بن النضر نے جواب دیا خدا کی قسم علیؓ نے جب بیعت کے لئے ہاتھ پھیلایا تھا تو ہم نے اللہ عز وجل کی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی بیعت کی تھی لیکن جب تم لوگوں نے حضرت علیؓ کی مخالفت کی تو ان کے ساتھی ان کے پاس آئے اور ان سے عرض کیا ہم ہر اس شخص کے دوست ہیں جو آپ کا دوست ہو اور ہر اس شخص کے دشمن ہیں جو آپ کا دشمن ہو اور واقعتاً ہم اسی طرح ہیں کیونکہ علیؓ حق و ہدایت پر ہیں اور جو شخص ان کی مخالفت کرے وہ گمراہ اور گمراہ کنندہ ہے۔

خارجیوں سے ابن عباسؓ کا مناظرہ

حضرت علیؓ نے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کو ان خارجیوں کی طرف روانہ کیا اور فرمایا ان کے جواب دینے اور ان سے بحث کرنے میں جلدی نہ کرنا تاوقتیکہ میں تمہارے پاس نہ پہنچ جاؤں۔ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ ان خارجیوں کے پاس تشریف لے گئے جب یہ ان کے پاس پہنچے تو وہ ان کے پاس آ کر ان سے بحث کرنے لگے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ خاموش نہ رہ سکے اور انھوں نے انھیں جواب دینے شروع کئے۔

ابن عباسؓ نے فرمایا تم نے جو حکمین پر اعتراض کیا ہے وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اللہ عز وجل کا ارشاد ہے کہ۔

اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا۔ — اگر یہ دونوں اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں تو اللہ ان دونوں میں اتفاق فرما دے گا۔

جب زوجین کے اختلاف میں حکم متعین کئے جا سکتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اختلاف کی صورت میں حکم کیوں نہ متعین کئے جائیں گے۔

خوارج نے جواب دیا جس چیز کا حکم اللہ تعالے نے انسانوں پر چھوڑ دیا ہے اور انھیں اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار دیا ہے کہ وہ اس میں غور کر کے جس نتیجے کو بہتر پائیں اسے اختیار کریں تو اس قسم کے امور کا انسانوں کو اختیار رہے اور یہ اختیار اسی کے حکم کے مطابق ہے اور جن امور میں اللہ تعالیٰ نے خود فیصلہ فرما دیا مثلاً زانی کی حد سو کوڑے متعین فرمائے یا چور کے ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا اس قسم کے احکام میں بندوں کو غور و فکر کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔

ابن عباسؓ نے فرمایا

يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ　　تم میں سے دو عادل اس کا فیصلہ کریں۔

خوارج نے جواب دیا۔ شکار کے معاملہ میں حکم کرنا یا　　جو جھگڑا ہو اس میں فیصلہ کرنا، مسلمانوں کے خون کا فیصلہ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا اور تم نے جو یہ آیت دلیل میں پیش کی ہے یہ خود ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کن ہے۔ کیا تمہارے نزدیک ابن العاصؓ عادل ہے۔ حالانکہ کل تو وہ ہم سے جنگ کر رہا تھا اور ہمارے خون بہا رہا تھا۔ اگر وہ عادل ہے تو ہم عادل نہیں اس لئے کہ ہم نے اس سے جنگ کی اور تم نے اللہ کے حکم میں لوگوں کو حکم بنایا۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے معاویہؓ اور اس کی جماعت کے بارے میں حکم دیا تھا کہ یا تو وہ قتل کئے جائیں یا وہ اپنی بغاوت سے رجوع کریں اور اس سے قبل جب ہم نے انھیں کتاب اللہ کی دعوت دی تھی تو انھوں نے انکار کر دیا تھا اس کے باوجود تم نے اس سے معاہدہ کیا اور جنگ بندی پر فیصلہ کیا حالانکہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں اور اہل حرب کے درمیان جنگ بند کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اس وقت جب کہ سورت برأت نازل ہوئی۔ سوائے اس صورت کے کہ یہ لوگ جزیہ کا اقرار کریں۔

یزید بن قیس کی اصبہان پر ماموری

حضرت علیؓ نے زیاد بن النضر کو اس کام پر مامور فرمایا کہ وہ یہ دیکھ کر بتائیں کہ ان کی جماعت میں کون سا سردار ایسا ہے جو اپنی جماعت کے لحاظ سے سب سے بڑا سمجھا جاتا ہو۔ زیاد بن النضر نے یہ جائزہ لینے کے بعد حضرت علیؓ کو بتایا کہ یزید بن قیس سے زیادہ کسی کے پاس اتنی بڑی جماعت نہیں جتنی اس کے پاس ہے حضرت علیؓ باہر تشریف لائے اور یزید بن قیس کی جماعت میں گئے اور یزید کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیمے پر پہنچے۔ اندر جانے کے بعد وضو کیا اور اس خیمے میں دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یزید کو اصبہان اور رے کا حاکم متعین فرمایا۔

حضرت علیؓ کا خارجیوں سے مناظرہ

پھر حضرت علیؓ یزید کے خیمے سے نکل کر خارجیوں کی طرف تشریف لے گئے اور وہ ابن عباسؓ سے مباحثہ کر رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تم انھیں جواب نہ دو۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ کیا میں نے تمھیں منع نہ کیا تھا۔ پھر حضرت علیؓ نے خود گفتگو شروع کی اولاً اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا۔ اے اللہ یہ ایسا مقام ہے جس نے آج کے دن میں دخل دیا وہ قیامت کے روز ضرور دخل دہندہ شمار ہو گا۔ اور جس نے اس مسئلہ پر کلام کیا اور اس پر بحث کی تو وہ اندھا اور گمراہ ہو گا۔

پھر حضرت علیؓ نے سوال کیا۔ تمھارا رہبر کون ہے؟

خارجی:۔ عبداللہ بن الکواء۔

حضرت علیؓ:۔ تم نے ہم سے بغاوت کیوں کی؟

خارجی:۔ اس لیے کہ تم نے صفین میں تحکیم کو قبول کیا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جب شامیوں نے قرآن اٹھائے تو تم ہی نے یہ کہا تھا کہ ہم اللہ عزوجل کی کتاب کو قبول کرتے ہیں حالانکہ میں نے تم سے یہ کہا تھا۔ میں اس جماعت کو تم سے زیادہ جانتا ہوں یہ لوگ نہ دیندار ہیں اور نہ قرآن پر عمل کرنے والے ہیں یہ بچپن میں بھی برے تھے اور بڑے ہو کر بھی برے رہے تم اپنی حقانیت اور صداقت پر قائم رہو اور ان لوگوں نے جو قرآن اٹھایا ہے وہ مکر و فریب اور دھوکہ دہی کے لئے اٹھایا گیا ہے لیکن تم نے میری رائے کو قبول نہ کیا اور تم نے جواب دیا نہیں ہم ان کی بات قبول کرتے ہیں اب میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم اپنی اس بات کو یاد کرو اور تم نے میری جو نافرمانی کی تھی اسے بھی یاد کرو جب تم نے سوائے معاہدہ کے کسی بات کو قبول نہ کیا۔ میں نے دونوں حکمین پر یہ شرط لگائی کہ جس شے کا قرآن حکم دے گا وہ اس کا حکم دیں گے اور جس سے قرآن منع کرے گا اس سے رک جائیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اگر وہ قرآن کے مطابق حکم دیتے ہیں تو ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ ان کے اس فیصلہ کی خلاف ورزی کریں جو قرآن کے مطابق ہو اگر وہ قرآن کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو ہم ان کے حکم سے بری ہیں۔

خارجی :۔ آپ یہ بتلائیے کہ کیا آپ یہ جائز سمجھتے ہیں کہ خونوں کے معاملہ میں آدمیوں کو حکم بنائیں اور کیا آپ ایسے عادل سمجھتے ہیں۔

حضرت علیؓ :۔ ہم نے آدمیوں کو حکم نہیں بنایا بلکہ ہم نے قرآن کو بنایا ہے اور قرآن ایک ایسی تحریر ہے جو دو گتوں کے درمیان لکھی گئی ہے اور قرآن خود کلام نہیں کر سکتا اسے تو آدمی ہی تلاوت کریں گے۔

خارجی :۔ ہمیں یہ بتائیے کہ آپ نے شامیوں سے یہ مدت کس لئے متعین کی ہے؟

حضرت علیؓ :۔ تاکہ جاہل اس بات کو جان لے اور عالم تحقیق کر سکے اور شاید اللہ عزوجل اسی ذریعہ سے اس امت کی اصلاح فرما دے۔ اللہ تم پر رحم کرے تم اپنے شہروں میں واپس جاؤ یہ سب کے سب اس جواب پر اپنے شہروں کو واپس چلے گئے۔

ابو مخنف کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن بن جندب الازدی نے اپنے باپ سے بھی اسی قسم کی گفتگو نقل کی ہے۔

خارجیوں کی شرائط

خوارج کا قول یہ ہے کہ ہم نے علیؓ کو یہ جواب دیا تھا کہ تو نے سچ کہا ہم نے ایسا ہی کیا اور کہا تھا جیسا کہ تو نے ذکر کیا ہے لیکن یہ ہم نے کفر کیا تھا اور اللہ عزوجل سے ہم نے اس کفر سے توبہ کر لی ہے تو جیسے ہم نے توبہ کی ہے تو بھی توبہ کر ہم تیری بیعت کرتے ہیں ورنہ ہم تیرے مخالف ہیں۔ ہم نے علیؓ سے اس پر بیعت لی اور فرمایا اپنے اپنے گھروں کو جاؤ ہم چھ ماہ تک انتظار کریں گے تاکہ سامان جمع کیا جا سکے اور سواریاں تازہ دم ہو جائیں پھر ہم دشمنوں کے مقابلہ پر جائیں گے ہم ان کا یہ قول ہرگز تسلیم نہیں کرتے کہ خارجیوں نے جو ارادہ کیا تھا اس میں جھوٹے ہو۔

فیصلے کے وقت لوگوں کی حاضری

معن بن یزید بن الاخنس السلمی حضرت علیؓ کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے تا کہ جلد از جلد فیصلہ کرانے پر انھیں آمادہ کریں۔ معن نے کہا معاویہؓ نے اپنا عہد پورا کیا ہے آپ بھی اپنا عہد پورا کیجئے۔ کہیں یہ بکر و تمیم کے اعرابی آپ کو اس کام سے غافل نہ کر دیں حضرت علیؓ نے حکمین کو فیصلہ کرنے کا حکم دیا جب حضرت علیؓ صفین سے چلے تھے تو یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر دو حکم چار چار سو آدمی لے کر دومۃ الجندل آئیں گے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی ندامت

واقدی کا کہنا ہے کہ سعدؓ بھی ان لوگوں کے ساتھ آئے جنھیں حکمین اپنے ساتھ لائے تھے اور ان کا بیٹا عمر ان سے اذرح چلنے پر برابر اصرار کرتا رہا لیکن یہاں پہنچ کر وہ اپنی اس آمد پر نادم ہوئے اس لئے انھوں نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کے لئے چلے گئے۔

دومۃ الجندل میں حکمین کا اجتماع

اسی سال حکمین کا اجتماع ہوا۔
ابو مخنف نے مجالد بن سعید اور شعبی کے واسطہ سے زیاد بن النضر الحارثی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے چار سو آدمی روانہ فرمائے ان پر شریح بن ہانی الحارثی کو امیر بنایا۔ اور ان کے ساتھ عبد اللہؓ بن عباسؓ کو بھی بھیجا۔ ابن عباسؓ ہی لوگوں کو نماز پڑھاتے اور ان آدمیوں کے کاموں کا انتظام کرتے اور ابو موسیٰؓ اشعری بھی انھی کے ساتھ تھے۔

معاویہؓ نے عمروؓ بن العاص کے ساتھ چار سو اشخاص روانہ کئے تھے یہ دونوں جماعتیں اذرح میں دومۃ الجندل کے مقام پر جمع ہوئیں۔

راوی کہتا ہے کہ معاویہؓ جب بھی کوئی قاصد عمروؓ بن العاص کے پاس بھیجتے تو وہ آتا اور واپس چلا جاتا اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی کہ وہ کیا پیغام لے کر آیا تھا اور کیا پیغام لے کر واپس گیا ہے اور نہ شامی اس سے کوئی سوال کرتے اس کے برعکس جب حضرت علیؓ کا کوئی قاصد ابن عباسؓ کے پاس آتا تو عراقی فوراً ابن عباسؓ سے سوال کرتے کہ امیر المومنینؓ نے آپ کو کیا تحریر کیا ہے اور اگر ابن عباسؓ کچھ چھپاتے تو یہ لوگ ان پر مختلف قسم کی بدگمانیاں کرتے اور کہتے ہمارا خیال ہے کہ انھوں نے ایسا ایسا لکھا ہوگا۔ ابن عباسؓ نے مجبور ہو کر فرمایا کیا تم ذرا سی بھی عقل نہیں رکھتے۔ کیا تم معاویہؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قاصد کو نہیں دیکھتے کہ وہ پیغام لے کر آتا ہے اور اس پیغام کی کسی کو خبر تک نہیں ہوتی اور یہاں سے پیغام لے کر واپس جاتا ہے اور کسی کو علم نہیں ہوتا کہ یہ کیا پیغام لے کر گیا ہے اور نہ اس پر شامی پیختہ چلاتے ہیں اور نہ زبان سے کوئی لفظ نکالتے ہیں اور ایک تم ہو کہ ہر وقت نئی نئی بدگمانیاں کرتے ہو۔

صحابہ کی آمد

راوی کہتا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ عبداللہؓ بن عمرؓ، عبداللہؓ بن زبیرؓ، عبدالرحمٰنؓ بن الحارث بن ہشام المخزومی، عبدالرحمٰنؓ بن عبد لیغوث الزہری، ابوجہمؓ بن حذیفۃ العدوی اور مغیرۃؓ بن شعبۃ الثقفی بھی آئے تھے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا خلافت سے انکار

عمر بن سعدؓ اپنے والد حضرت سعدؓ کے پاس گیا جو بنی سلیم کی وادی میں ایک چشمہ پر قیام پذیر تھے۔ اور ان سے کہا اے میرے باپ صفین میں جو کچھ گزرا ہے اس کی اطلاع آپ کو مل چکی ہوگی لوگوں نے ابوموسیٰؓ اشعری اور عمروؓ بن العاص کو حکم بنایا ہے اور وہاں ان کے ساتھ قریش کی ایک جماعت بھی آئی ہے آپ بھی چلیئے کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور مجلس شوریٰ کے ایک رکن ہیں اور آپ نے کسی ایسے فعل میں حصہ نہیں لیا جسے امت برا سمجھے آپ ضرور چلیئے کیونکہ آپ خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا

میں ہرگز نہیں جاؤں گا کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عنقریب ایک فتنہ پیدا ہوگا اس فتنہ کے وقت سب سے بہتر وہ شخص ہوگا جو لوگوں سے چھپ کر اللہ کی عبادت میں مشغول رہے گا۔ خدا کی قسم میں تو کبھی اس جیسے کام میں شریک ہونے کے لئے تیار نہیں۔

حکمین کے سوالات و جوابات

جب دونوں حکم ایک دوسرے سے ملے تو عمروؓ بن العاص نے کہا اے ابوموسیٰؓ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم شہید کیئے گئے۔

ابوموسیٰؓ :۔ ہاں میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمروؓ :۔ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ معاویہؓ اور ان کی اولاد عثمانؓ کی وارث ہیں۔

ابوموسیٰؓ :۔ کیوں نہیں۔

عمروؓ :۔ تو اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ط اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ه

اور جو شخص مظلوم قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو قصاص کی قدرت دی ہے اسے چاہئے کہ وہ قتل میں زیادتی نہ کرے کیونکہ اسکی مدد کی جاتی ہے۔

تو اے ابوموسیٰؓ آخر اس تمہیں سے کیا مانع ہے کہ معاویہؓ کو خلیفہ بنا دیا جائے کیونکہ معاویہؓ عثمانؓ کے وارث اور قریش خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ آپ کو علم ہے اگر آپ کو یہ خوف ہے کہ لوگ یہ کہیں گے کہ آپ نے معاویہؓ کو کیسے خلیفہ بنا دیا حالانکہ انھیں تو اسلام میں سبقت حاصل نہیں تو آپ یہ دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ معاویہؓ عثمانؓ خلیفہ مظلوم کے وارث تھے اور ان کے قصاص کا مطالبہ کر رہے تھے اس کے علاوہ وہ سیاست وتدبر میں علیؓ سے زیادہ ماہر اور زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حبیبہؓ کے بھائی ہیں اور خود بھی حضورؐ کی صحبت میں رہے ہیں اس لئے وہ بھی صحابہؓ میں داخل ہیں۔ پھر عمروؓ نے انھیں حکومت پیش کی اور کہا اے ابوموسیٰؓ اگر معاویہؓ خلیفہ بن گئے تو وہ آپ کی وہ عزت کریں گے جو کسی خلیفہ نے نہ کی ہوگی۔

ابوموسیٰؓ :۔ اے عمروؓ اللہ عزوجل سے ڈر تو نے جو معاویہؓ کی شرافت بیان کی ہے تو وہ اس قسم کی شرافت نہیں جس کے باعث اسے خلافت سونپ دی جائے اور اگر اس شرافت کی بنا پر خلافت مل جایا کرتی تو اس خلافت کا سب سے زیادہ حق دار ابرہتہ بن الصباح ہوتا۔ یہ خلافت تو اہل دین اور اہل فضل کا حق ہے اس لحاظ سے میں اگر کسی کو خلیفہ بناتا تو اس شخص کو خلافت دیتا جو قریش میں سب سے افضل ہے یعنی علیؓ بن ابی طالب۔ تمہارا یہ کہنا کہ معاویہؓ خون عثمانؓ کے وارث ہیں تو تم معاویہؓ کو خلیفہ بنا دو لیکن میں یہ نہیں کر سکتا کہ میں معاویہؓ کو خلیفہ بنا دوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مہاجرین اولین کو چھوڑ دوں۔ رہا تم نے جو حکومت کی پیش کش کی ہے خدا کی قسم اگر معاویہؓ مجھے اپنی تمام حکومت بھی دیدے گا تب بھی میں اس حکومت کا حاکم نہ بنوں گا۔ میں اللہ عزوجل کے احکام پر رشوت نہیں لیتا۔ ہاں اگر تو چاہے ہے تو حضرت عمرؓ بن الخطاب کا نام زندہ کر دے۔

خلافت کے لیے ابن عمرؓ کا نام

ابو مخنف نے ابو جناب الکلبی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ابو موسیٰؓ اشعری نے فرمایا خدا کی قسم اگر میرے بس میں ہوتا تو میں حضرت عمرؓ کا نام زندہ کر دیتا۔

اس پر عمروؓ بن العاص نے کہا اگر تم ابن عمرؓ سے بیعت کرنا چاہتے ہو تو میرے بیٹے میں کیا کمی ہے حالانکہ آپ اس کے فضل و صلاح کے منکر نہیں ہو سکتے۔

ابو موسیٰؓ نے جواب دیا واقعتاً تیرا بیٹا ایک سچا آدمی ہے لیکن تو نے اسے فتنہ میں مبتلا کر دیا۔

ابن عمرؓ کی خلافت سے بیزاری

ابو مخنف نے محمد بن اسحاق کے ذریعہ نافع مولیٰ ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ عمروؓ بن العاص نے ابو موسیٰؓ کی اس بات پر جواب دیا کہ اس کام کے لئے ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو داڑھیں رکھتا ہو کہ اچھی طرح کھا سکے اور چبا سکے ابن عمرؓ میں تو غفلت پائی جاتی ہے۔

اس پر عبداللہؓ بن زبیرؓ نے عبداللہؓ بن عمرؓ سے کہا ذرا سمجھو اور ہوشیاری سے کام لو عبداللہؓ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا نہیں خدا کی قسم میں تو خلافت پر کبھی رشوت نہ دوں گا اور اس کے بعد عمروؓ بن العاص سے فرمایا عرب کی جب تلواریں لوٹ چکیں اور نیزے بیکار ہو چکے تو اے عمروؓ انھوں نے تجھ پر بھروسہ کیا اب تو انھیں دوبارہ فتنہ میں مبتلا نہ کرنا۔

حضرت علیؓ کی عمروؓ بن العاصؓ کو نصیحت

ابو مخنف نے نضر بن صالح العبسی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں غزوہ سجستان میں شریحؓ بن ہانی کے ساتھ شریک تھا انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ علیؓ نے ان کے ذریعہ عمروؓ بن العاص کو چند باتیں کہلوا کر بھیجی تھیں۔ فرمایا تھا اے شریحؓ جب تو عمروؓ سے ملاقات کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس سے کہنا کہ علیؓ نے تجھ سے کہا ہے کہ اللہ عزوجل کے نزدیک لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہوگا جسے حق پر عمل کرنا زیادہ محبوب ہوگا خواہ اس کے عمل میں کچھ نقص اور کمی ہو۔ اور تمام مخلوق میں اللہ سے بعید ترین وہ شخص ہوگا جسے باطل پر عمل کرنا زیادہ محبوب ہوگا خواہ وہ حق پر کتنی کثرت سے عمل کیوں نہ کرے خدا کی قسم تو یہ خوب جانتا ہے کہ حق کس جانب ہے تو آپ جان بوجھ کر جاہل نہ بن اگر تجھے حق چھوڑنے کے لئے کچھ تھوڑی سی طمع دلائی گئی ہے تو یاد رکھ تو اس کے ذریعہ اللہ اور اس کے دوستوں کا دشمن بن جائے گا اور اس وقت خدا کی قسم تجھے جو دولت ایمان دی گئی ہے وہ تجھ سے زائل ہو جائے گی تجھ پر افسوس تو خائن کی جانب سے جھگڑا نہ کر اور نہ ظالموں کا مددگار بن میں وہ دن جانتا ہوں جس روز تجھے اس پر ندامت ہوگی اور وہ تیری وفات کا دن ہوگا تو اس روز اس کی تمنا کرے گا کہ تو نے کسی مسلمان سے عداوت نہ برتی ہوتی اور نہ کسی فیصلے پر رشوت لی ہوتی۔

شریحؓ بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کا یہ قول عمروؓ تک پہنچا دیا۔ عمروؓ بن العاص کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر عمروؓ نے کہا میں کیسے علیؓ کا مشورہ قبول کر لوں یا اس کا کام پورا کروں اور کیسے اس کی رائے پر چلوں۔ شریحؓ کہتے ہیں میں نے عمروؓ سے کہا اے نابغہ کے بیٹے تو کیسے اپنے مالک اور اپنے سردار کا مشورہ قبول نہیں کرتا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب کے سردار ہیں۔ . . . . اور تو ان کی رائے کیسے قبول نہیں کرتا جبکہ ابوبکرؓ و عمرؓ جو تجھ سے بہتر تھے ان سے مشورہ کرتے اور ان کی رائے پر عمل کرتے۔ عمروؓ نے جواب دیا مجھ جیسا شخص تجھ جیسے شخص سے بات نہیں کر سکتا۔ میں نے اسے جواب دیا تو کون سے باپ دادا کی وجہ سے نفرت کرتا ہے کیا اپنے خسیس باپ کی وجہ سے یا اپنی ماں نابغہ کی وجہ سے۔ شریحؓ کہتے ہیں یہ سن کر عمروؓ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور میں بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

ابوموسیٰؓ اشعری کا فیصلہ

ابومخنف نے ابوجناب الکلبی سے نقل کیا ہے کہ جب عمروؓ بن العاص دومۃ الجندل میں ابوموسیٰؓ اشعری سے ملے تو عمروؓ نے ابوموسیٰؓ کو پہلے اپنا فیصلہ سنانے پر مجبور کیا اور کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور مجھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عمر میں بڑے ہیں اس لئے آپ پہلے اعلان کریں تو میں بھی اعلان کردوں عمروؓ ہر معاملہ میں اسی طرح ابوموسیٰؓ کو آگے کردیا کرتے تھے اور اسی طرح ہر معاملہ میں انھیں کہہ دیا کرتے تھے اور چاہتے یہ تھے کہ ان سے علیؓ کی خلافت ختم کرنے کا اعلان کرادیں۔

راوی کہتا ہے کہ ان دونوں نے علیؓ و معاویہؓ کے معاملہ پر غور کیا اور کسی بات پر ان کا اتفاق نہ ہوسکا عمروؓ نے ابوموسیٰؓ کے سامنے معاویہؓ کا نام پیش کیا ابوموسیٰؓ نے انکار کردیا پھر عمروؓ نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کا نام پیش کیا لیکن ابوموسیٰؓ نے اس رائے سے بھی انکار کردیا ابوموسیٰؓ نے عمروؓ بن العاص کو عبداللہؓ بن عمرؓ کی بیعت پر آمادہ کرنا چاہا لیکن اس سے عمروؓ نے انکار کردیا۔

اس کے بعد عمروؓ نے ابوموسیٰؓ سے دریافت کیا پھر آخر آپ کی کیا رائے ہے۔

ابوموسیٰؓ:۔ میری رائے تو یہ ہے کہ ہم ان دونوں شخصوں کو معزول کردیں اور اس خلافت کو مسلمانوں کے مشورے پر چھوڑ دیں اور مسلمان اپنے لئے جسے پسند کریں اسے خلیفہ بنالیں۔

عمروؓ:۔ صحیح رائے تو وہی ہے جو آپ نے دی ہے۔

اس کے بعد یہ دونوں شخص لوگوں کے پاس آئے تمام لوگ جمع تھے۔ عمروؓ نے ابوموسیٰؓ سے کہا آپ انھیں بتادیجئے کہ ہم ایک رائے پر متفق و متحد ہوچکے ہیں۔

ابوموسیٰؓ نے لوگوں سے کہا میں اور عمروؓ بن العاص ایک رائے پر متفق ہوچکے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ اللہ عزوجل اس رائے کے ذریعہ اس امت کی اصلاح فرمادے گا۔

عمروؓ نے کہا ابوموسیٰؓ سچ بولتے اور نیک بات کررہے ہیں اے ابوموسیٰؓ آگے بڑھو اور لوگوں کو بتادو۔

عمروؓ بن العاص کے بارے میں ابن عباسؓ کی رائے

جب ابوموسیٰؓ اعلان کرنے کے لئے آگے بڑھے تو ابن عباسؓ نے ابوموسیٰؓ سے فرمایا آپ پر افسوس خدا کی قسم مجھے یقین ہے کہ عمروؓ نے آپ کو دھوکہ دیا اگر آپ دونوں ایک امر پر متفق ہیں تو اعلان کے لئے عمروؓ کو آگے کیجئے تاکہ وہ پہلے اس کا اعلان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے پھر بعد میں تم اعلان کرنا کیونکہ عمروؓ بن العاص ایک دھوکہ باز شخص ہے اور مجھے یہ یقین نہیں کہ جو آپ کا اور اس کا فیصلہ ہوا ہے! اس پر وہ راضی بھی ہو اگر آپ پہلے لوگوں میں کھڑے ہو کر اعلان کر دیں گے تو وہ آپ کی مخالفت کرے گا　　! ابو موسیٰؓ نہایت سادہ آدمی تھے انھوں نے ابن عباسؓ کو جواب دیا نہیں ہم دونوں ایک فیصلہ پر متفق ہو چکے ہیں۔

ابو موسیٰؓ کا اعلان

ابو موسیٰؓ نے اعلان کیا۔ انھوں نے اللہ عز وجل کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے لوگو ہم نے اس امت کی خلافت کے معاملہ پر غور کیا تو ہم نے اس خلافت کے معاملہ میں اس سے بہتر کوئی صورت نہیں دیکھی جس پر میرا اور عمروؓ کا اتفاق ہوا ہے وہ یہ کہ علیؓ اور معاویہؓ دونوں کو معزول کر دیں اور اس خلافت کو امت پر چھوڑ دیں وہ جسے پسند کریں اپنا خلیفہ منتخب کر لیں اس لئے میں نے علیؓ اور معاویہؓ دونوں کو معزول کیا تم اس کام میں خود غور کر لو اور جسے تم اس خلافت کا اہل سمجھو اسے یہ خلافت سونپ دو یہ کہہ کر ابو موسیٰؓ پیچھے ہٹ گئے۔

عمروؓ بن العاص کی دھوکہ دہی

اس کے بعد عمروؓ آگے بڑھے اور ابو موسیٰؓ کی جگہ کھڑے ہو کر پہلے اللہ عز وجل کی حمد و ثنا کی اور اس کے بعد کہا اس نے جو کچھ کہا ہے وہ تم نے سن لیا اس نے اپنے ساتھی کو معزول کر دیا ہے میں بھی اسے معزول کرتا ہوں جسے اس نے معزول کیا لیکن میں اپنے ساتھی معاویہؓ کو برقرار رکھتا ہوں کیونکہ وہ حضرت عثمانؓ بن عفان کے وارث اور ان کے قصاص کے طلبگار ہیں اور لوگوں میں سب سے زیادہ اس مقام کے حق دار ہیں۔

حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا اے عمروؓ تجھے کیا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ تجھے نیک کام کی توفیق دے تو نے غداری کی اور دھوکہ دیا تیری مثال ایسی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ۔　　اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ اگر اسے چھوڑ دو تب بھی زبان نکالے رہتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر چھوڑ دو تب بھی زبان نکالے رہتا ہے

اس پر عمروؓ نے جواب دیا تمھاری مثال ایسی ہے جیساکہ کسی گدھے پر کتابیں لدی ہوں۔ یہ دیکھ کر شریحؓ بن ہانی نے عمروؓ پر کوڑے سے حملہ کیا اور اس کے کوڑے مارے۔ عمروؓ کے بیٹے نے اس کے جواب میں شریحؓ کو کوڑے مارے۔ فیصلہ کے بعد لوگ کھڑے ہوگئے اور ان میں مزید اختلاف پیدا ہوگیا۔

شریحؓ کہتے ہیں مجھے عمروؓ بن العاص کو کوڑوں سے مارنے پر اتنی ندامت ہے کہ آج تک میں کسی بات پر اتنا نادم نہ ہوا تھا اور ندامت یہ ہے کہ کیوں نہ میں نے اسے تلوار سے مارا پھر زمانے میں جو کچھ ہوتا سو ہوتا۔

اس فیصلے کے بعد شامیوں نے ابو موسیٰؓ کو تلاش کیا لیکن وہ اسی وقت سوار ہو کر مکہ چلے گئے تھے۔

ابو موسیٰؓ کا اعتراف

ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ ابو موسیٰؓ کی رائے کا برا کرے میں نے انھیں ڈرایا بھی تھا اور مشورہ بھی دیا تھا لیکن تب بھی انھیں عقل نہ آئی ابو موسیٰؓ فرمایا کرتے تھے مجھے ابن عباسؓ نے ایک فاسق کی دھوکہ دہی سے خبردار کیا تھا لیکن میں نے اس پر اطمینان کیا اور یہ خیال کیا کہ یہ شخص امت کی بھلائی پر کسی شے کو ترجیح نہ دیگا۔

فیصلہ کے بعد عمروؓ اور شامی معاویہؓ کے پاس واپس چلے گئے اور ان لوگوں نے معاویہؓ کو خلافت سونپ دی اور ابن عباسؓ اور شریحؓ حضرت علیؓ کے پاس واپس چلے گئے۔

فریقین کی ایک دوسرے پر لعنت

حضرت علیؓ کا قاعدہ تھا کہ جب نماز صبح پڑھتے تو اس میں قنوت پڑھتے اور فرماتے اے اللہ معاویہؓ، عمروؓ بن العاص، ابوالاعور السلمی، حبیبؓ بن مسلمہ، عبدالرحمٰنؓ بن خالد، ضحاک بن قیس اور ولیدؓ بن عقبہ پر لعنت نازل فرما۔ جب معاویہؓ کو یہ خبر پہنچی تو انھوں نے بھی قنوت شروع کر دی اور قنوت میں علیؓ، ابن عباسؓ، اشتر، حسنؓ اور حسینؓ پر لعنت بھیجتے۔ واقدی کا قول ہے کہ حکمین کا اجتماع شعبان ۳۸ھ میں ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۶

حضرت علیؓ اور خوارج

خارجیوں کے نزدیک حضرت علیؓ کا گناہ

ابو مخنف نے ابو المغفل کے ذریعہ عون بن ابی جحیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ نے ابو موسیٰؓ کو فیصلے کے لئے روانہ کرنے کا ارادہ کیا تو خارجیوں کے دو شخص حضرت علیؓ کے پاس آئے۔ ایک زرعۃ بن البرج الطائی اور دوسرا حرقوص بن زہیر السعدی۔ یہ دونوں شخص حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اور بولے

لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ — اللہ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں۔

اس کے بعد حرقوص نے حضرت علیؓ سے کہا تو اپنے گناہ سے توبہ کر اپنے فیصلے سے رجوع کر اور ہمیں اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں لے کر چل ہم ان سے اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک خدا کے پاس نہ پہنچ جائیں۔

حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ میرا ارادہ تو یہی تھا لیکن تم نے میری نافرمانی کی اس لئے میں نے ان سے معاہدہ کر لیا اور اس میں مختلف شرائط لگائیں اور اس معاہدہ پر ہم ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد کر چکے ہیں اور اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ	اور جب بھی تم اللہ سے عہد کرو تو اسے
وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا	پورا کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد نہ
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اِنَّ	توڑو حالانکہ تم نے اپنے اوپر اللہ کا ذمہ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ٥	لیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالٰے تمھارے افعال
	کو خوب جانتا ہے۔

اس پر حرقوص نے کہا یہ جنگ بندی کا معاہدہ ایک گناہ تھا۔ اس لئے آپ کو اس گناہ سے توبہ کرنی چاہیئے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا یہ گناہ نہیں بلکہ یہ رائے اور عقل کی کوتاہی ہے اور میں تو تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ جو کچھ اس کا انجام ہوگا۔ اور میں نے تمھیں اس سے منع بھی کیا تھا۔

اس پر زرعۃ بن البرج الطائی نے کہا خدا کی قسم اے علیؓ اگر تو اللہ عزوجل کی کتاب میں لوگوں کے فیصلہ کو ترک نہ کرے گا تو میں تجھ سے جنگ کروں گا اور میں تجھ سے اللہ تعالٰے کی رضا کے لئے قتال کروں گا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا تیرا برا ہو تو کتنا بدبخت ہے میری طبیعت یہ چاہتی ہے کہ میں تجھے قتل کر کے چھوڑوں اور ہوائیں تجھے الٹ پلٹ کرتی رہیں۔

اس نے جواب دیا میں تو یہی چاہتا ہوں کاش ایسا ہوتا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا اگر تو حق پر ہوتا تو موت کے وقت اور دنیا سے جدا ہوتے وقت بھی حق پر ہوتا تم لوگوں کو شیطان نے پاگل بنا دیا ہے تم اللہ عزوجل سے ڈرو کیونکہ جس بات پر تم جنگ کرنا چاہتے ہو اس میں تمھارے لئے کوئی دنیاوی بھلائی نہیں ہے اس گفتگو کے بعد یہ دونوں شخص لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ کا نعرہ لگاتے ہوئے چلے گئے۔

لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ کی غلط تاویل ابو مخنف نے عبدالملک بن ابی حرۃ الحنفی کا یہ بیان نقل کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ایک روز حضرت علیؓ خطبہ دینے کے لئے نکلے ابھی وہ خطبہ دے رہے تھے کہ مسجد کے مختلف گوشوں سے حکمیوں نے لَا حُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ کا نعرہ لگایا حضرت علیؓ نے فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ یہ ایک حق کلمہ ہے لیکن اس سے باطل مراد لیا جا رہا ہے اگر یہ خاموش رہیں تو ہم بھی ان سے درگزر کریں گے اگر یہ کچھ بولیں گے تو ہم بھی ان سے بحث کریں گے اور اگر یہ ہم سے بغاوت کریں گے تو ہم ان سے جنگ کریں گے۔

خارجیوں کی حضرت علیؓ کو جنگ کی دھمکی

اس پر یزید بن عاصم المحاربی کھڑا ہوا اور بولا تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں جو ہمارا رب ہے اور جسے چھوڑا نہیں جا سکتا اور نہ اس سے بے پروائی کی جا سکتی ہے اے اللہ ہم آپ سے ہمارے دین میں کمزوری پیدا کرنے سے پناہ مانگتے ہیں کیونکہ دین میں کمزوری اللہ عزوجل کے حکم میں مداہنت ہے اور ایسی ذلت ہے جو اپنے فاعل کو اللہ عزوجل کی نافرمانی تک پہنچا دیتی ہے اے علیؓ کیا تو ہمیں قتل سے ڈراتا ہے خدا کی قسم اے علیؓ میری آرزو تو یہ ہے کہ میں اس بات پر تم لوگوں کو خوب ماروں اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے اور نہ کسی قسم کا درگزر کیا جائے پھر تم خوب اچھی طرح یہ جان لو گے کہ کون دوزخ میں جانے کا زیادہ مستحق ہے اس کے بعد یہ شخص اور اس کے تین بھائی مسجد سے نکل کر چلے گئے اور نہر پر جا کر خوارج سے مل گئے اس کے بعد ان میں سے ایک شخص نخیلہ میں مارا گیا

خارجیوں کی فتنہ انگیزی

ابو مخنف نے اجلح بن عبداللہ اور سلمۃ بن کہیل کی سند سے کثیر بن بہز الحضرمی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ ایک روز خطبہ دینے کھڑے ہوئے مسجد کے ایک گوشے سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا لَا حُکْمَ اِلَّا لِلّٰہِ (اللہ کے علاوہ کسی کے لئے حکم نہیں) فوراً دوسری جانب سے دوسرے شخص نے بھی کھڑے ہو کر یہی جملہ کہا اور اس کے بعد پے در پے بہت سے آدمی یہی نعرہ لگاتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ اکبر۔ یہ ایک حق کلمہ ہے جس کے ذریعہ باطل کو تلاش کیا جا رہا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک تم لوگ ہمارے ساتھ ہو میری جانب سے تمہارے لئے تین فیصلے ہیں اول یہ ہم تمہیں اس وقت تک مسجد میں آنے سے نہ روکیں گے جب تک تم مسجد میں اللہ کا ذکر کرتے رہو گے اور جب تک تم ہمارا ساتھ دیتے رہو گے تو مال غنیمت بھی تم سے نہ روکا جائے گا اور جب تک تم ہم سے جنگ کی ابتداء نہ کرو گے ہم جنگ نہ کریں گے اس کے بعد حضرت علیؓ نے جس مقام پر خطبہ چھوڑا تھا اسی جگہ سے خطبہ شروع فرمایا۔

حکیم البکائی کو حضرت علیؓ کا جواب

ابو مخنف نے قاسم بن الولید سے نقل کیا ہے کہ حکیم بن عبدالرحمن بن سعید البکائی خارجیوں کا ہم خیال تھا ایک روز وہ حضرت علیؓ کے پاس آیا۔ حضرت علیؓ خطبہ دے رہے تھے اس نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے کہا۔

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

آپ کی جانب اور آپ سے قبل تمام انبیاء کی جانب یہ وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تو شرک کریگا تو تیرے اعمال بیکار ہو جائیں گے نقصان اٹھانے والوں میں داخل ہو گا۔

(اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ تحکیم شرک ہے اس لحاظ سے تم نے شرک کا ارتکاب کیا)

حضرت علیؓ نے جواب دیا۔

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝

تو صبر کیجئے۔ یقیناً اللہ کا وعدہ حق ہے اور یقین نہ رکھنے والوں کی وجہ سے آپ سست نہ پڑ جائیں۔

حضرت علیؓ کی کفر سے توبہ

ابو کریب نے ابن ادریس، اسماعیل بن سمیع الحنفی کی سند سے ابو رزین سے نقل کیا ہے کہ جب واقعہ تحکیم پیش آیا اور حضرت علیؓ صفین سے لوٹے تو یہ مخالفین بھی ساتھ ساتھ تھے۔ جب حضرت علیؓ اور ان کے ساتھی نہر پر پہنچے تو یہ مخالفین وہیں نہر پر رک گئے۔ حضرت علیؓ اور ان کے ساتھی تو کوفہ تشریف لے گئے ان مخالفین نے حروراء جا کر قیام کیا۔ حضرت علیؓ نے ان کے پاس عبداللہ بن عباسؓ کو سمجھانے کے لئے بھیجا لیکن وہ ناکام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس آئے۔ حضرت علیؓ ان کے پاس خود تشریف لے گئے اور ان سے گفتگو فرمائی حتیٰ کہ آپس میں دونوں میں رضامندی ہو گئی یہ لوگ حضرت علیؓ کے ساتھ کوفہ آئے۔

اس کے بعد ایک شخص نے حضرت علیؓ سے آ کر دریافت کیا یہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے کفر سے توبہ کر لی ہے۔ حضرت علیؓ نے ظہر کی نماز کے وقت خطبہ دیا اور اس خطبہ میں جو ان خارجیوں سے معاملہ پیش آیا تھا بیان کیا اور ان پر غلط گوئی کا الزام لگایا یہ لوگ مسجد کے مختلف گوشوں سے یہ کہتے ہوئے لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ کھڑے ہو گئے اور ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا جو اپنے کانوں میں انگلیاں دیئے ہوئے تھا اور بولا

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

آپ کی جانب اور آپ سے پہلے انبیاء کی جانب یہ وحی کی گئی ہے کہ اگر تو شریک کرے گا تو تیرے اعمال بیکار ہو جائیں گے نقصان اٹھانے والوں میں داخل ہو گا۔

حضرت علیؓ نے جواب دیا

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝

تو تو صبر کر یقیناً اللہ کا وعدہ حق ہے اور یقین نہ کرنے والوں کا طرز عمل تجھے سست نہ بنا دے۔

حضرت علیؓ کا خارجیوں کے لئے اعلان

ابو کریب نے ابن ادریس کے ذریعہ لیث بن ابی سلیم کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ اپنے ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے منبر پر اپنے ہاتھوں کو پلٹ کر فرمایا اللہ عزوجل کے حکم کا تمہارے بارے میں دو بار انتظار کیا جائے گا۔ میری جانب سے تین فیصلے ہیں ایک تو ہم تمہیں اس مسجد میں نماز پڑھنے سے نہ روکیں گے دوم جب تک جنگ میں ہمارے ساتھ ساتھ شریک رہو گے تمہارا غنیمت کا حصہ تم سے نہ روکیں گے ثالثاً جب تک تم ہم سے جنگ نہ کرو گے ہم تم سے جنگ نہ کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن وہب خارجی کی تقریر

ابو مخنف نے عبدالملک بن ابی حرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ کو فیصلے کے لئے بھیجنے کا ارادہ کیا تو خارجی باہم ایک دوسرے سے ملے اور عبداللہ بن وہب الراسبی کے گھر میں جمع ہوئے عبداللہ بن وہب نے اولاً ان کے سامنے خدا کی حمد و ثنا کی اور اس کے بعد کہا خدا کی قسم اس قوم کے لئے جو رحمان پر ایمان رکھتی ہو اور قرآن کے حکم کی جانب راجع ہو یہ دنیا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ جو قوم دنیا کی رضا کی طلبگار ہو اور اس پر اپنی جان قربان کرتی ہو اس کے لئے بربادی ہے۔ ان لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور حق بات پر دنیا کو ترجیح دی ہے۔ خواہ کسی کے احسان کے باعث یا کسی کے نقصان پہنچانے کے باعث حالانکہ اس دنیا میں احسانات اور نقصانات کا نتیجہ قیامت کے روز اجر یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا حاصل ہوتی اور ہمیشہ کی جنت ملتی ہے تم اپنے بھائیوں کو لے کر اس ظالم بستی سے نکل جاؤ پھر یا تو پہاڑیوں کی چوٹی پر چلے جاؤ یا اور کسی شہر کی طرف چلے جاؤ اور اس گمراہ کن بدعت کے منکر رہو۔

حرقوص بن زہیر کی تقریر

اس کے بعد حرقوص بن زہیر نے کھڑے ہو کر کہا اس دنیا کی متاع بہت تھوڑی ہے لیکن اس سے جدائی دشوار ہے تمہیں اس کی زینت و خوبصورتی اپنی جانب مائل نہ کرے۔ اور تمہیں حق کی طلب اور ظلم کو ختم کرنے سے نہ روک دے کیونکہ اللہ تعالیٰ متقین اور نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

اس پر حمزۃ بن سنان الاسدی نے کہا اے قوم رائے تو وہی ہے جو تمہارے سامنے ہے تم اپنے میں سے کسی شخص کو اپنا امیر بنا لو کیونکہ یہ ضروری ہے کہ تمہارا ایک امیر اور ایک مرکز ہو اور تمہارا اپنا جھنڈا ہو جس کے نیچے تم جمع ہو سکو۔ ان لوگوں نے زید بن حصین الطائی کو امیر بنانا چاہا اس نے انکار کر دیا پھر لوگوں نے حرقوص بن زہیر کو مجبور کیا اس نے بھی انکار کر دیا۔ اسی طرح حمزۃ بن سنان اور شریح بن اوفی العبسی نے بھی امارت سے انکار کیا۔

عبداللہ بن وہب خارجی کی بیعت

اس کے بعد ان لوگوں نے عبداللہ بن وہب الراسبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو امارت پیش کی۔ اس نے کہا ہاں میں اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں خدا کی قسم یہ امارت دنیا کی خاطر قبول نہیں کر رہا ہوں اور نہ موت سے گھبرا کر اسے چھوڑوں گا الغرض دس شوال کو ان لوگوں نے راسبی سے بیعت کر لی ابن عبداللہ راسبی کا لقب ذوالثفنات تھا اس کے معنیٰ ہیں گھٹنوں والا اور یہ لقب اس کا اس لئے تھا کہ طویل طویل سجدے کرنے سے اس کے گھٹنے سیاہ پڑ گئے تھے۔

اس کے بعد یہ لوگ شریح بن اوفی العبسی کے گھر جمع ہوئے ابن وہب نے ان لوگوں سے کہا کوئی شہر ایسا بتاؤ جہاں ہم جمع ہو کر اللہ کے حکم کو نافذ کر سکیں کیونکہ تم اہل حق ہو۔ شریح نے رائے دی کیوں نہ ہم مدائن چلیں اور وہاں چل کر قبضہ کر لیں اور وہاں کے باشندوں کو وہاں سے نکال دیں اور پھر بصرہ سے اپنے بھائیوں کو اطلاع دے کر بلا لیں۔

اس پر زید بن حصین الطائی نے کہا اگر تم مجتمع طور پر یہاں سے نکلے تو تمہارا پیچھا کیا جائے گا اس لئے ایک ایک کرکے اور چھپ کر جانا چاہیے۔ اسی طرح مدائن میں ایسے لوگ موجود ہیں جو تمہاری راہ روکیں گے بلکہ تم نہروان کے پل پر جا کر ٹھہر جاؤ اور اپنے بصرہ کے بھائیوں سے خط و کتابت کرو اس رائے پر سب نے اتفاق کیا اور کہا صحیح رائے یہی ہے۔

خارجیوں کا مذہبی ڈھونگ

عبداللہ بن وہب نے بصرہ کے خارجیوں کو خط تحریر کیا جس میں انہیں اپنے اجتماع سے مطلع کیا اور انہیں اپنے ساتھ شمولیت کی دعوت دی اور یہ خط ان کے پاس روانہ کیا انہوں نے جواب دیا کہ عنقریب وہ بھی ان کے ساتھ آکر مل جائیں گے۔ انہوں نے جب کوچ کا ارادہ کیا تو تمام رات عبادت میں مشغول رہے اور یہ جمعہ کی شب تھی انہوں نے جمعہ بھی عبادت میں گزارا۔ اور ہفتہ کے روز انہوں نے کوچ کیا شریح بن اوفی العبسی نے کوفہ چھوڑتے وقت کلام اللہ کی یہ آیت تلاوت کی۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ	وہ اس جگہ سے ڈرتے ہوئے اور پناہ لیتے
رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○	ہوئے نکلے اور فرمایا۔ اے میرے پروردگار
وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ	مجھے ظالم قوم سے نجات دے جب وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبِّیْٓ اَنْ یَّھْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ 　مدین کی جانب متوجہ ہوئے تو کہا امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھے راستہ پر چلائے گا۔

حضرت عدیؓ بن حاتم کے قتل کا ارادہ

ان لوگوں کے ساتھ طرفہ بن عدیؓ بن حاتم الطائی بھی شامل ہو کر چلا گیا۔ اس کے والد حضرت عدیؓ اس کی تلاش میں گئے لیکن وہ انھیں نہ ملا عدیؓ اس کی تلاش میں مدائن تک گئے جب واپس ہوئے تو ساباط کے مقام پر عبداللہ بن وہب الراسبی بیس سواروں کے ساتھ ملا۔ اس نے ان کے قتل کا ارادہ کیا لیکن اسے عمرو بن مالک النبہانی اور بشیر بن زید البولانی نے روک دیا۔

سعد بن مسعود کی خارجیوں سے جنگ

عدی نے یہاں سے نکل کر سعد بن مسعود کے پاس جو حضرت علیؓ کی جانب سے مدائن کا عامل تھا پیغام بھیجا اور اسے ان خارجیوں سے ڈرایا اس نے ڈر کر شہر کے دروازے بند کر دیئے اور خود کچھ سوار لے کر ان کی تلاش میں نکلا اور اپنی جگہ اپنے بھتیجے مختار بن ابی عبید کو متعین کیا عبداللہ بن وہب کو اس کی خبر ہو گئی اس نے راہ بدل کر بغداد کا رخ کیا۔ لیکن مقام کرخ پر سعد بن مسعود نے پانچسو سواروں کے ساتھ اسے جا لیا عبداللہ بن وہب نے تیس سواروں کے ساتھ کچھ دیر اس کا مقابلہ کیا لیکن اس کی جماعت کے کچھ لوگوں نے اسے جنگ سے منع کیا۔ ادھر سعد بن مسعود کے ساتھیوں نے سعد سے کہا تمھارا ان لوگوں سے جنگ سے کیا واسطہ۔ اسلئے کہ ان سے جنگ کرنے کا تمھیں کوئی حکم نہیں ملا تو ان کی راہ چھوڑ دے تاکہ یہ چلے جائیں اور یہ تمام حالات امیر المومنین کو تحریر کر اگر وہ پیچھا کرنے کا حکم دیں تو ان کا پیچھا کر اور اگر تیرے علاوہ کسی اور شخص کو اس کام کے لیئے متعین کریں تو اس میں تیری عافیت ہے سعد نے ان کی اس بات سے انکار کر دیا۔

خارجیوں کا نہروان میں اجتماع

جب رات کی خوب تاریکی چھا گئی تو عبداللہ وہب نے جوخی کی طرف سے دریائے دجلہ کو عبور کیا اور نہروان پہنچ کر اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھیوں سے مل گیا وہ اس کی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اگر عبداللہ ہلاک ہو گیا تو ہم زید بن حصین یا حرقوص بن زہیر کو امیر بنا لیں گے۔

کوفہ کی ایک جماعت بھی خارجیوں کا ساتھ دینے کے لئے کوفہ سے نکلی لیکن انھیں ان کے رشتہ دار زبردستی کوفہ لے آئے ان لوگوں میں قعقاع بن قیس الطائی جو طرماح بن حکیم کا چچا تھا اور عبداللہ بن حکیم بن عبدالرحمن البکائی بھی شامل تھے۔ حضرت علیؓ کو اطلاع ملی کہ سالم بن ربیعۃ العبسی بھی خارجیوں کے پاس جانے کا ارادہ کر رہا ہے حضرت علیؓ اس کے پاس گئے اور اسے اس کام سے روکا جس پر اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔

ربیعۃ بن ابی شداد کا انجام

جب خارجی کوفہ سے نکل گئے تو حضرت علیؓ کے بقیہ ساتھیوں نے حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر دوبارہ بیعت کی اور کہا ہم اس شرط پر بیعت کرتے ہیں کہ جسے آپ دوست رکھیں گے ہم بھی اسے دوست رکھیں گے اور جسے آپ دشمن رکھیں گے ہم بھی اسے دشمن رکھیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے سنت رسول اللہ علیہ وسلم پر چلنے کی شرط لگائی جب یہ بیعت ہو رہی تھی تو ربیعۃ بن ابی شداد الخثعمی بھی بیعت کے لئے آیا۔ حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا۔ آ مجھ سے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پیروی پر بیعت کر۔ اس نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کی سنت پر بھی بیعت لیجیے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے کیا تو اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتا کہ اگر ابوبکرؓ و عمرؓ نے کوئی ایسا کام کیا ہو جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت نہ ہو تو اس صورت میں وہ ہرگز حق پر نہ تھے (اور اگر ان دونوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کیا تو ان کا عمل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے خارج نہیں) اس پر ربیعہ نے حضرت علیؓ کی بیعت کی۔ حضرت علیؓ نے ربیعہ کو غور سے دیکھا اور فرمایا خدا کی قسم مجھے تو یہ نظر آ رہا ہے کہ عنقریب تو ان خارجیوں کے ساتھ مل جائے گا اور قتل ہو گا اور میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ تجھے گھوڑے اپنے کھروں سے روند رہے گے۔ ربیعہ نہروان کی جنگ میں بصرہ کے خارجیوں کے ساتھ قتل ہوا۔

بصرہ کے خارجیوں کا فرار

بصرہ میں جو خارجی تھے وہ سب یکجا ہوئے ان کی تعداد تقریباً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچ سو تھی انھوں نے مسعر بن فدکی التمیمی کو اپنا امیر بنایا۔ ان کے اس اجتماع و فرار کا جب حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو علم ہوا تو انھوں نے ابوالاسود الدؤلی کو ان کے تعاقب میں روانہ کیا حتیٰ کہ ابوالاسود نے بڑے پل پر ان کو جا لیا یہ دونوں اسی پل پر ٹھہر گئے جب رات ہوئی اور خوب تاریکی چھا گئی تو مسعر تاریکی میں اپنے ساتھیوں کو لے کر چلا اور خاموشی سے نکل کر نہر پر عبداللہ بن وہب بن راسبی کے پاس پہنچ گیا اس وقت اس کے مقدمۃ الجیش پر اشرس بن عوف الشیبانی متعین تھا۔

شامیوں سے مقابلہ کی تیاریاں

واقعۂ تحکیم کے بعد جب خارجی حضرت علیؓ کا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے اور ابوموسیٰؓ اشعری شامیوں کے خوف سے بھاگ کر مکہ چلے گئے اور عبداللہ بن عباسؓ بصرہ واپس چلے گئے تو حضرت علیؓ نے اہل کوفہ کو جمع کر کے انھیں خطبہ دیا اور فرمایا۔

اگرچہ زمانہ بڑے بڑے مصائب اور نئے نئے حادثات لے کر آیا ہے۔ لیکن ہر صورت میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ـــ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یاد رکھو نافرمانی حسرت کا باعث ہوتی ہے اور بعد میں ندامت کا سبب بنتی ہے میں نے ان دونوں ثالثوں اور اس کے فیصلے کے معاملے میں بہت سوچ کر تمھیں اپنی رائے سے مطلع کر دیا تھا۔ کاش قصیر کی رائے مان لی جاتی۔ لیکن تم نے میری رائے قبول کرنے سے انکار کر دیا اب میری اور تمھاری مثال ایسی ہے جیسا کہ ہوازن کے ایک بھائی نے کہا تھا ؎

أَمَرْتُهُمْ أَمْرِي بِمُنْعَرَجِ اللِّوَى　　فَلَمْ يَسْتَبِينُوا الرُّشْدَ إِلَّا ضُحَى الْغَدِ

(ترجمہ) میں نے منعرج اللویٰ کے مقام پر انھیں اپنی رائے سے متنبہ کر دیا تھا لیکن انھیں تو دن چڑھنے کے بعد عقل آئی۔

خبردار تم لوگوں نے جن حکمین کا انتخاب کیا تھا ان دونوں نے قرآن کے حکم کو پس پشت ڈال دیا اور قرآن نے جن امور کو ختم کیا تھا انھوں نے انھیں دوبارہ زندہ کیا اور دونوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر صرف اپنی خواہشات کی پیروی کی انھوں نے کسی دلیل اور گزشتہ سنت کے بغیر فیصلہ کیا۔ پھر اس فیصلہ میں دونوں مختلف رہے اور کوئی صحیح فیصلہ نہ کر سکے تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں میں سے نیک لوگ ان دونوں کے فیصلے سے بری الذمہ ہیں اس لئے تم تیار ہو جاؤ اور شام چلنے کی تیاری کرو اور دو شنبہ کے روز تم سب لشکر میں پہنچ جاؤ انشاء اللہ۔

اس خطبہ کے بعد حضرت علیؓ ممبر سے نیچے اتر آئے۔

حضرت علیؓ کا خارجیوں کے نام خط

حضرت علیؓ نے ایک خط خارجیوں کے نام لکھ کر نہروان روانہ کیا۔ اس خط میں تحریر تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علیؓ کی جانب سے زید بن حصین، عبداللہ بن وہب اور ان لوگوں کے نام ہے جو ان دونوں کے ساتھ شریک ہیں۔ ان دونوں حکمین نے جن کے فیصلہ کو ہم نے قبول کیا تھا کتاب اللہ کی مخالفت کی اور ہدایت خداوندی کے بغیر فیصلہ کر کے اپنی خواہشات کی پیروی کی نہ تو ان دونوں نے سنت پر عمل کیا اور نہ حکم قرآنی کو نافذ کیا اس لئے اللہ اور اس کا رسولؐ اور مومنین ان دونوں کے فیصلے سے بری الذمہ ہیں جب تمھارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو اسے قبول کر و کیونکہ ہم اپنے اور تمھارے دشمنوں پر حملے کے لئے کوچ کر رہے ہیں اور اب ہمارا وہی فیصلہ ہے جو پہلے تھا۔ والسلام

خارجیوں کا جواب

خارجیوں نے حضرت علیؓ کو جواب میں لکھا۔

اما بعد۔ تم نے جو جنگ کی ہے وہ رضائے خداوندی کے لئے نہ تھی بلکہ اپنی ذات کے لئے تھی اگر تم اس کا اقرار کرو کہ تم نے کفر کیا اور اس اقرار کے بعد اپنے کفر سے توبہ کر و تو پھر ہم اپنے اور تمھارے معاملات پر غور کر سکتے ہیں ورنہ ہم تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے برابر مقابلہ کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

جب حضرت علیؓ نے ان کا خط پڑھا تو ان کی حمایت سے مایوس ہو کر یہ رائے قائم کی کہ انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور لشکر لے کر شامیوں کے مقابلہ پر جایا جائے اور ان سے جنگ کی جائے۔

حضرت علیؓ کا خطبۂ جنگ

ابو مخنف نے معلی بن کلیب الہمدانی کے ذریعہ جحر بن نوف ابو الوداک الہمدانی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ خارجیوں سے مایوس ہو گئے تو اہل کوفہ کو ساتھ لے کر نخیلہ پہنچے اور وہاں پہنچ کر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا۔

جس شخص نے جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کیا اور دین میں مداہنت سے کام لیا وہ شخص ہلاکت کے گڑھے پر کھڑا ہے یہ دوسری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمت نازل فرمائے اور اسے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رکھے تو تم لوگ اللہ سے ڈرو اور جنھوں نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور اللہ کے نور یعنی دین کو بجھانے کا ارادہ کیا ہے ان سے جنگ کرو۔ خطاکاروں، گمراہوں، مجرموں اور ان لوگوں سے قتال کرو جو نہ قرآن پڑھتے ہیں۔ نہ دین کی سمجھ رکھتے ہیں نہ تاویل کے عالم ہیں اور نہ اس کام کے اہل ہیں اس لئے کہ انھیں اسلام میں سبقت حاصل نہیں خدا کی قسم اگر یہ لوگ تم پر خلیفہ اور والی بن گئے تو یہ لوگ کسریٰ اور ہرقل کے طریقۂ کار پر چلیں گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کرو اور اپنے ان مغربی دشمنوں کے مقابلہ کی تیاری کرو ہم نے تمھارے بصرہ کے بھائیوں کو بھی طلبی کے لئے تحریر کیا ہے عنقریب وہ بھی تمھارے پاس آجائیں گے جب وہ آجائیں تو تم سب ہمارے گرد جمع ہو جاؤ اور اللہ کے علاوہ کسی میں کوئی طاقت و قوت نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے نام خط

حضرت علیؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ایک خط تحریر فرمایا اور وہ خط عتبہ بن اخنس بن قیس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھ روانہ کیا عقبہ قبیلہ بنو سعد بن بکر سے تھا اس خط میں تحریر فرمایا

اما بعد۔ ہم اپنی چھاؤنی نخیلہ پہنچ چکے ہیں اور ہمارا مقصد اپنے مغربی دشمنوں سے جنگ کرنا ہے۔ میرا قاصد پہنچتے ہی لوگوں کو جنگ کے لئے تیار کرو اور میرا خط ملتے ہی فوراً کوچ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ والسلام

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کی تقریر

جب یہ خط حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کے پاس پہنچا تو انھوں نے یہ خط لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور انھیں حکم دیا کہ وہ احنف بن قیس کے ساتھ جنگ کے لئے روانہ ہو جائیں ان کے اس حکم پر احنف کے ساتھ چلنے کے لئے صرف ڈیڑھ ہزار آدمی جمع ہوئے عبداللہؓ بن عباسؓ نے اس لشکر کو بہت کم سمجھا اور لوگوں میں تقریر فرمائی۔ اولاً اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا

اے اہل بصرہ میرے پاس امیر المومنین کا حکم آیا کہ تمھیں جنگ پر جانے کا حکم دوں میں نے احنف بن قیس کے ساتھ تمھیں جانے کا حکم دیا لیکن اس حکم پر صرف ڈیڑھ ہزار آدمی احنف کے ساتھ گئے حالانکہ بچوں، غلاموں اور موالی کے علاوہ تمھاری تعداد ساٹھ ہزار ہے خبردار تم فوراً جاریہ بن قدامۃ السعدی کے ساتھ احنف کے پیچھے پیچھے چلے جاؤ اور کوئی شخص جنگ سے گریز کی کوشش نہ کرے میں بھی ان لوگوں کے ساتھ جو میرے ساتھ چلنا چاہیں گے جلد ہی وہاں پہنچوں گا اور ہر اس شخص کو ساتھ لاؤں گا جو ان کی تحریر سے اختلاف رکھتا ہو یا اپنے امام کا نافرمان ہو میں نے ابوالاسود الدؤلی کو تم لوگوں کے جمع کرنے کا حکم دیا ہے اب کوئی شخص اپنے علاوہ کسی دوسرے کو ملامت نہ کرے۔

اہل بصرہ کا جنگ سے گریز

جاریہؓ نے شہر سے نکل کر لشکر گاہ میں قیام کیا اور ابوالاسود نے لوگوں کو جمع کرنا شروع کیا اس طرح جاریہؓ کے پاس سترہ سو آدمی جمع ہوئے جاریہؓ انھیں لے کر حضرت علیؓ کی طرف نخیلہ چلے۔ حضرت علیؓ بصرہ کے لشکر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے انتظار میں نخیلہ میں قیام پذیر رہے حتیٰ کہ یہ دونوں لشکر نخیلہ پہنچ گئے ان کی کل تعداد تین ہزار دو سو تھی۔

ترغیب جنگ

جب اہل بصرہ نخیلہ پہنچ چکے تو حضرت علیؓ نے کوفہ کے تمام سرداروں، رؤساء اور قبائل کے تمام سرداروں کو جمع فرمایا اور اس کے بعد اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا

اے اہل کوفہ تم میرے بھائی، میرے مددگار، حق پر میرے معین اور میرے ان دشمنوں کے مقابلہ میں جو تم سے جنگ آزما ہیں میرے ساتھی ہو۔ میں پیچھے رہنے والوں کو سزا دوں گا۔ مجھے آنے والوں سے پوری اطاعت کی امید ہے میں نے اہل بصرہ کے پاس آدمی بھیجا تاکہ وہ تمھاری مدد کے لئے آئیں مگر وہاں سے صرف تین ہزار دو سو آدمی آئے تم ان لوگوں کو نصیحت کر کے جو کینہ پروری سے پاک ہوں میری مدد کرو اور انھیں ساتھ چلنے پر آمادہ کرو۔۔۔ ہم صفین جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو تم لوگ اپنے آدمیوں کو جمع کرو۔ میرا سوال یہ ہے کہ تم میں سے ہر وہ شخص جو کسی قبیلے کا رئیس ہو اپنے اہل قبیلہ کو تحریر کرے کہ جتنے بھی جنگ جو افراد ہوں جو جنگ کے قابل ہوں یا ایسے لڑکے ہوں جو جنگ کے قابل ہوں انھیں اور اپنے غلاموں اور موالی کو لے کر ہمارے پاس پہنچ جائیں۔

اس پر سعد بن قیس الہمدانی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے امیر المومنین ہم آپ کا حکم سننے اور اطاعت کے لئے تیار ہیں اور ہر قسم کی دوستی اور ساتھ دینے کے لئے آمادہ ہیں میں سب سے پہلے آپ کی خواہش کو پورا کروں گا۔ سعد کے بعد معقل بن قیس الریاحی نے بھی کھڑے ہو کر یہی عرض کیا پھر عدی بن حاتم زیاد بن خصفہ، حجر بن عدی اور مختلف قبائل کے شرفاء اور سرداروں نے کھڑے ہو کر حضرت علیؓ کو ہر قسم کی امداد کا یقین دلایا۔

کوفی لشکر کی تعداد

اس تحریک پر ان رؤساء نے اپنے اپنے قبیلہ والوں کو خطوط تحریر کئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اپنی اولاد، اپنے غلاموں اور موالیوں کو لے کر فوراً حاضر ہوں اور کوئی شخص بھی ان میں سے پیچھے نہ رہے۔ یہ سب لوگ حاضر خدمت ہوئے ان میں چالیس ہزار جنگ جو تھے۔ سترہ ہزار وہ لڑکے تھے جو جنگ کے قابل ہو چکے تھے اور آٹھ ہزار غلام اور موالی تھے ان سب نے آ کر عرض کیا۔ امیر المومنینؓ ہمارے پاس چلنے بھی جنگ کے قابل افراد تھے اسی طرح جتنے لڑکے بالغ ہو چکے تھے اور جنگ کی قوت رکھتے تھے ہم ان میں سے ہر اس شخص کو لے کر حاضر ہوئے ہیں جس میں ذرا بھی جنگ کی قوت تھی ہم نے سب لوگوں کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا اب گھروں پر صرف کمزور لوگ باقی رہ گئے ہیں اور انھیں بھی ہم نے اپنے اہل و عیال اور دیگر کاموں کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑا ہے۔

اس طرح عرب کوفیوں کی تعداد ستاون ہزار تھی اور ان کے غلاموں اور موالیوں کی تعداد آٹھ ہزار اور کل اہل کوفہ کا لشکر پینسٹھ ہزار تھا اور بصرہ کے تین ہزار دو سو افراد تھے اس طرح یہ تمام لشکر اڑسٹھ ہزار افراد پر مشتمل تھا۔

سعد بن مسعود کو لشکر بھیجنے کا حکم

ابو مخنف نے ابو الصلت التیمی سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے سعد بن مسعود ثقفی کو جو مدائن کے عامل تھے تحریر کیا۔ اما بعد میں تمہارے پاس زیاد بن خصفہ کو روانہ کر رہا ہوں تم ان کے ساتھ اہل کوفہ کے جنگ جو لوگ فوراً روانہ کرو اور اس میں کچھ تاخیر نہ کرو۔ انشاء اللہ و لا قوۃ الا باللہ۔

شیعان علیؓ کا خارجیوں سے جنگ کا مشورہ

راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ کو یہ اطلاع ملی کہ ان لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حضرت علیؓ کو چاہئے کہ وہ ہمیں اولاً حروریہ کے مقابلہ پر لے کر چلیں جب ہم ان کی جنگ سے فراغت حاصل کر لیں تو ان بدعہدوں کے مقابلہ پر جانا چاہئے حضرت علیؓ نے لوگوں کو جمع فرمایا پھر خدا کی حمد و ثنا کی اور فرمایا

میں نے تمہارا یہ قول سنا ہے کہ تم کہتے ہو کہ امیر المومنین کو چاہیئے کہ اولاً ہمیں اس خارجی جماعت کے مقابلہ پر لے کر چلیں تاکہ پہلے ہم ان سے نمٹ لیں ان سے فراغت کے بعد ان بدعہدوں کے مقابلہ پر جانا چاہئے لیکن میرے نزدیک ان خارجیوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ یہ بدعہد لوگ ہیں۔ اس لیے تم خارجیوں کا خیال چھوڑ کر اس قوم کے مقابلہ پر چلو جو تم سے اس لیے جنگ کر رہی ہے تاکہ وہ جابر بادشاہ بن جائیں اور اللہ کے بندوں کو ذلیل و خوار کریں۔

شیعان علیؓ کا عہد جنگ

اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ ہر طرف سے لوگوں نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المومنین آپ جہاں چاہیں ہمیں لے چلیں۔ راوی کہتا ہے صیفی بن فسیل شیبانی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اے امیر المومنین۔ ہم آپ کی جماعت میں داخل ہیں اور آپ کے مددگار ہیں ہم ہر اس شخص کے دشمن ہیں جس سے آپ دشمنی رکھتے ہوں اور ہر اس شخص کے پیروکار ہیں جو آپ کی اطاعت پر آمادہ ہو آپ ہمیں دشمنوں کے مقابلہ پر لے کر چلیے خواہ وہ دشمن کوئی ہو اور کسی جگہ ہو ہمیں اس سے غرض نہیں۔ انشاء اللہ آپ اپنے لشکریوں کی تعداد میں کسی قسم کی کمی نہ پائیں گے اور نہ آپ متبعین میں کسی قسم کی کمزوری دیکھیں گے۔

اس کے بعد محرز بن شہاب التمیمی کھڑا ہوا جو بنو سعد سے تھا اس نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ کے شیعہ آپ کی حمایت اور آپ کے دشمن کے مقابلہ پر باہم یک دل ہیں آپ کو اس نصرت کی بشارت ہو آپ جس فریق کے مقابلہ پر ہمیں لے کر چلنا چاہیں چلیں کیونکہ آپ کے شیعہ آپ کی اطاعت اور آپ کے دشمنوں سے جنگ کرنے میں ثواب کی امید رکھتے ہیں اور آپ کی رسوائی اور آپ کے ساتھ جنگ سے گریز کرنے میں ہمیں سخت عذاب کا خوف ہے۔

عبداللہؓ بن خبابؓ کی شہادت

یعقوب نے اسماعیل الیوب اور حمید بن ہلال کی سند سے بنو عبدالقیس کے ایک شخص سے نقل کیا ہے۔ یہ شخص اولاً خارجی تھا پھر بعد میں ان سے الگ ہو گیا تھا۔ یہ شخص کہتا ہے کہ خارجی ایک بستی میں گھس گئے وہ انھیں دیکھ کر حضرت عبداللہؓ بن خبابؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے گھبرائے ہوئے باہر نکلے ان کی چادر گھبراہٹ میں زمین پر گھسٹتی جا رہی تھی ان خارجیوں نے ان سے کہا آپ کسی قسم کا خوف نہ کیجیے حضرت عبداللہؓ بن خبابؓ نے فرمایا خدا کی قسم تم نے تو مجھے ڈرا دیا تھا ان خارجیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے سوال کیا کیا تم صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن خباب ہو انھوں نے جواب دیا ہاں۔ انھوں نے سوال کیا کیا تم نے اپنے والد سے یہ حدیث سنی ہے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا۔ اس فتنہ کے وقت بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا اس فتنہ میں کسی قسم کی کوشش کرنے والے سے اس کے بعد آپ نے فرمایا اگر تم لوگ وہ فتنہ پاؤ تو اے عبداللہؓ تو مقتول ہونا منظور کر لینا۔ ایوب راوی کہتے ہیں یہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا اے عبداللہؓ قاتل بننا گوارہ نہ کرنا یہ حدیث سن کر عبداللہؓ بن خباب نے جواب دیا ہاں میں نے یہ حدیث سنی ہے یہ سن کر ایک خارجی نے دوسروں سے کہا اسے نہروان کے کنارے لے جاؤ اور اس کی گردن مار دو الغرض انھیں شہید کر دیا گیا ان کا خون نہر میں جوتے کے تسمہ کی صورت میں ایک دھار کی شکل میں بہہ رہا تھا ان لوگوں نے ان کی باندی کا پیٹ چاک کیا اور اس کے پیٹ میں جو بچہ تھا اسے نکال پھینکا۔

حضرت عبداللہؓ بن خبابؓ سے سوالات وجوابات

ابو مخنف نے عطاء عجلان کے حوالے سے حمید بن ہلال سے نقل کیا ہے کہ جو خارجی بصرہ سے چلے تھے جب وہ نہر کے قریب پہنچے تو ان میں سے ایک جماعت آگے بڑھ گئی۔ انھوں نے دیکھا کہ ایک شخص ایک عورت کو گدھے پر لئے جا رہا ہے یہ لوگ اس کے پاس پہنچے اسے للکارا اور ڈانٹ ڈپٹ کی اور اسے خوف زدہ کیا پھر اس سے سوال کیا تو کون ہے۔ اس شخص نے جواب دیا میں عبداللہؓ بن خبابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہوں یہ کہہ کر عبداللہؓ نے زمین پر سے اپنے کپڑے اٹھا لئے جو گھبراہٹ میں گر گئے تھے۔

خارجیوں نے سوال کیا کیا تم ہم سے ڈر گئے تھے۔

عبداللہؓ:۔ ہاں۔

خارجی:۔ آپ ڈریئے نہیں آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاید اللہ تعالےٰ اس حدیث کے ذریعہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے۔

عبداللہؓ :۔ مجھ سے میرے والد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے عنقریب ایک فتنہ واقع ہوگا جس میں انسانوں کے قلوب ایسے ہی مردہ ہو جائیں گے جیسا کہ اس فتنہ میں انسانوں کے اجسام ختم ہو جائیں گے ایک شخص شام کے وقت مومن ہوگا لیکن اس فتنہ کی وجہ سے صبح کو کافر بن جائے گا اور اگر وہ اس فتنہ میں صبح کو مومن ہے تو شام کو کافر ہو جائیگا

خارجی :۔ ہم تم سے یہی حدیث معلوم کرنا چاہتے تھے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ ابو بکرؓ و عمرؓ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔

عبداللہؓ نے ان دونوں حضرات کی تعریف کی۔

خارجی :۔ اچھا عثمانؓ کے ابتدائی اور آخری دور کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔

عبداللہؓ :۔ وہ شروع دور میں بھی حق پر تھے اور آخری دور میں بھی حق پر تھے۔

خارجی :۔ اچھا علیؓ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ تحکیم سے قبل وہ کیسے تھے اور تحکیم کے بعد ان کے دین کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو۔

عبداللہؓ :۔ وہ اللہ کو تم سے زیادہ جانتے، تم سے زیادہ دین میں پرہیزگار اور تم سے زیادہ بصیرت کے مالک ہیں۔

خارجی :۔ تو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور مشہور لوگوں کے ناموں کو دیکھ کر ان سے محبت کرتا ہے ان کے افعال کو نہیں دیکھتا۔ خدا کی قسم ہم تجھے اس بری طرح قتل کریں گے کہ آج تک کسی کو نہ قتل کیا ہوگا۔ پھر ان خارجیوں نے انھیں پکڑ کر باندھا اور انھیں اور ان کی عورت کو جس کے عنقریب بچہ ہونے والا تھا پکڑ کر لے گئے۔

مذہبی ڈھونگ

چلتے چلتے یہ ایک پھلدار درخت کے نیچے جا کر بیٹھے اور پر درخت سے ایک کھجور ٹوٹ کر گری ایک خارجی نے اسے اٹھا کر منہ میں ڈال لیا دوسرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اعتراض کیا کہ بلا اجازت اور قیمت ادا کئے بغیر کیسے کھا رہے ہو۔ اس خارجی نے وہ کھجور منہ سے تھوک دی پھر اس غلطی کی سزا میں تلوار سے اپنا داہنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔

خنزیر کو قتل کرنا فساد میں داخل ہے

یہ جماعت آگے بڑھی تو ایک ذمی کا سور پھرتا ہوا نظر آیا کسی نے اسے اپنی تلوار سے قتل کر دیا اس پر بقیہ خارجیوں نے کہا یہ زمین میں فساد ہے یہ سن کر وہ خارجی اس ذمی کے پاس گیا اور اسے راضی کیا اور اپنی غلطی کی معافی مانگی۔

عبداللہ بن خبابؓ نے جب ان کا یہ مذہبی ڈھونگ دیکھا تو فرمایا جو کچھ میں اپنی آنکھوں سے تمھارے حالات دیکھ رہا ہوں اگر واقعتاً تم دین میں ایسے ہی سچے اور پختہ ہو تو تم سے مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچنی چاہیے اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ تم مجھے امان دے چکے ہو کیونکہ تم نے ابھی کہا تھا کہ تمھیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں ایک مسلم ہوں میں نے اسلام میں کوئی بدعت بھی ایجاد نہیں کی۔

اس پر ان خارجیوں نے انھیں پکڑ کر زمین پر لٹایا اور انھیں ذبح کر دیا۔ ان کا خون پانی میں بہہ رہا تھا اس کے بعد ان کی عورت کو پکڑا۔ وہ عورت بولی کہ میں تو ایک عورت ہوں کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ان لوگوں نے اس کا پیٹ چاک کر ڈالا اس کے بعد انھوں نے بنو طے کی تین عورتوں کو قتل کیا اور ام سنان الصیداویہ کو بھی قتل کیا۔

خارجیوں کے مقابلہ کی تیاریاں

جب حضرت عبداللہ بن خبابؓ کی شہادت کی خبر حضرت علیؓ اور ان کے حامیوں کو پہنچی اور دیگر وہ حالات بھی ان تک پہنچے جو یہ خارجی فتنہ و فساد پھیلا رہے تھے حضرت علیؓ نے حارث بن مرۃ العبدی کو یہ حالات معلوم کرنے کے لیے روانہ کیا انھیں جو حالات معلوم ہوئے وہ انھوں نے مکمل حضرت علیؓ کو تحریر کر دیئے اور ان میں سے کوئی بات نہ چھپائی۔ پھر حارث نہر کی طرف گئے تاکہ خارجیوں سے اس کا سوال کریں خارجیوں نے جب انھیں دیکھا تو انھیں پکڑ کر فوراً قتل کر دیا۔ یہ اطلاع بھی حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پہنچ گئی۔ حضرت علیؓ کے ساتھی ان کے پاس جمع ہوئے اور بولے اے امیر المومنین کیا ایسے لوگوں کو آپ ہمارے اہل و عیال اور ہمارے مالوں پر پیچھے چھوڑ کر شامیوں کی طرف جانا چاہتے ہیں کہ بعد میں یہ لوگ خوب غارت گری کر سکیں بہتر یہ ہے کہ اولاً آپ ہمیں اس جماعت کے مقابلہ پر لے کر چلئے جب ہم ان سے فارغ ہو لیں تو ہمیں ہمارے شامی دشمنوں کے مقابلے پر لے جائیے اشعث بن قیس نے بھی کھڑے ہو کر ان لوگوں کی رائے کی تائید کی حالانکہ عام لوگوں کا خیال یہ تھا کہ اشعث بھی خارجیوں کا ہمنوا ہے اس لئے کہ صفین کے روز اس نے کہا تھا ان شامیوں نے ہم سے بہت انصاف کی بات کی ہے کہ یہ ہمیں کتاب اللہ پر چلنے کی دعوت دے رہے ہیں لیکن جب حضرت علیؓ نے خارجیوں کے مقابلہ کے لئے روانگی کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ اشعث خارجیوں کا ہم خیال نہیں۔

الغرض خارجیوں کے مقابلہ پر اتفاق رائے ہو گیا اور کوچ کا اعلان ہو گیا۔ حضرت علیؓ لشکر لے کر نکلے اور دریا کے پل کو عبور کیا اور پل پر دو رکعت نماز ادا فرمائی حضرت علیؓ نے کوفہ سے چل کر دیر عبد الرحمٰن میں پہلی منزل کی پھر دوسری منزل دیر ابی موسیٰ میں کی پھر قریہ شاہی پر پھر دباپر اور اس کے بعد فرات کے کنارے۔

نجومی کی مخالفت

راہ میں حضرت علیؓ کی ایک نجومی سے ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ اس وقت تمھارا کوچ بہت بہتر ہے لیکن اگر تم فلاں وقت سفر کرو گے تو تمھیں اور تمھارے ساتھیوں کو سخت نقصان پہنچے گا حضرت علیؓ نے اس نجومی کی مخالفت کی اور اس وقت کوچ کیا جس وقت کے لئے اس نے منع کیا تھا جب حضرت علیؓ جنگ نہروان سے فارغ ہو چکے تو اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا اگر ہم اس ساعت میں چلتے جس ساعت کے لئے نجومی نے کہا تھا تو جاہل اور لاعلم لوگ یہی کہتے کہ علیؓ نے چونکہ اس وقت کوچ کیا تھا جس کا نجومی نے حکم دیا تھا اس لئے کامیاب ہو گئے۔

خون مسلم کی اباحت

ابو مخنف نے یوسف بن یزید کے ذریعہ عبداللہ بن عوف کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ نے انبار کی نہر کی طرف جانے کا ارادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تو قیسؓ بن سعدؓ بن عبادہ کو آگے روانہ کیا اور انھیں حکم دیا کہ اولاً مدائن جاؤ اور وہاں پہنچ کر اہل مدائن کو جنگ کا حکم دو اور انھیں ساتھ لے کر آؤ الغرض قیسؓ بن سعدؓ اور سعد بن مسعود الثقفی نہر پر حضرت علیؓ سے آ کر مل گئے۔

حضرت علیؓ نے اہل نہر کے پاس پیغام بھیجا کہ تمھارے جن آدمیوں نے ہمارے آدمیوں کو قتل کیا ہے انھیں ہمارے پاس بھیجدو تو میں تمھیں چھوڑ دوں گا اور تم سے درگزر کر کے شامیوں کے مقابلہ پر چلا جاؤں گا شاید اللہ تعالےٰ تمھارے دلوں کو تبدیل کر دے اور تمھیں تمھاری اس حالت سے بھلائی کی جانب پھیر دے۔ انھوں نے جواب دیا ہم سب نے ان آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ اور ہم سب ان لوگوں کا اور تم لوگوں کا خون حلال سمجھتے ہیں

قیسؓ بن سعدؓ کی خارجیوں سے گفتگو

ابو مخنف نے حارث بن حصیرہ کے ذریعہ عبدالرحمٰن بن عبید ابو الکنود کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ قیسؓ ابن سعدؓ نے ان خارجیوں سے کہا اے اللہ کے بندو تم میں جو ہمارے قاتل موجود ہیں انھیں ہمارے پاس بھیج دو اور جس راہ اور دین کو چھوڑ کر تم نے بے راہ روی اختیار کی ہے اس دین اور جماعت میں واپس آ جاؤ اور ہمارے ساتھ مل جاؤ اور ہمارے دشمنوں کے مقابلے پر چلو جو تمھارے بھی دشمن ہیں تم نے ایک زبردست جرم کیا ہے اور تم ہمارے شرک کی گواہی دیتے ہو حالانکہ شرک ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ تم مسلمانوں کو مشرک سمجھ کر ان کا خون بہاتے ہو۔

اس پر عبداللہ بن شجرۃ السلمی نے جواب دیا۔ اب تو حق ہم پر واضح ہو چکا ہم ہرگز تمھاری اس وقت تک اتباع نہیں کریں گے جب تک تم عمرؓ جیسا کوئی دوسرا شخص ہمارے سامنے پیش نہ کرو

قیسؓ بن سعدؓ نے جواب دیا ہمیں تو اپنے امیر کے علاوہ کوئی شخص عمرؓ جیسا نظر نہیں آتا۔ کیا تم اپنے لوگوں میں کسی شخص کو عمرؓ جیسا سمجھتے ہو؟ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم ہلاکت میں مبتلا ہو گے کیونکہ تم پر فتنہ نے غلبہ پا لیا ہے۔

حضرت ابو ایوبؓ انصاری کا خارجیوں سے خطاب

حضرت ابو ایوبؓ انصاری خالد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن زید نے ان خارجیوں کو خطبہ دیا جس میں فرمایا

اے اللہ کے بندو ہم اور تم اب اس پہلی حالت میں پہنچ چکے ہیں جس پر ہم دونوں پہلے موجود تھے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی تفریق نہیں تو پھر کس بنا پر ہم سے جنگ کرتے ہو۔

خارجیوں نے جواب دیا کہ اگر آج ہم تمہارے امیر کی بیعت بھی کرلیں تو کل تم پھر حکم بنالو گے۔

حضرت ابوایوبؓ نے فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تم آئندہ پیش آنے والے خطرہ کے پیش آنے سے قبل فتنہ میں مبتلا نہ ہو۔

حضرت علیؓ کا خارجیوں سے خطاب

ابو مخنف نے مالک بن اعین کے ذریعہ زید بن وہب سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نہر کی جانب تشریف لے گئے اور خارجیوں کے سامنے کھڑے ہو کر ان سے فرمایا

اے وہ جماعت جسے دھوکہ دہی اور فریب کی عداوت نے جماعت مسلمین سے نکال دیا ہے اور جسے خواہشات نے حق سے بے راہ کر دیا جو اختلاط اور لاعلمی میں مبتلا ہو چکی۔ میں تمہیں اس بات سے ڈرانے آیا ہوں کہ کہیں امت مسلمہ تمہیں کل اس نہر کے درمیان بچھڑا ہوا نہ پائے کہیں تم اپنے پروردگار کی دلیل و حجت کے بغیر اس پاخانہ کو ہضم نہ کر جاؤ اس حال میں کہ تمہارے پاس اس کی کوئی واضح دلیل موجود نہ ہو کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے تمہیں تحکیم اور ثالثی سے منع کیا تھا۔ میں نے تم سے یہ بھی کہدیا تھا کہ شامیوں کا مقصد تمہیں دھوکہ میں مبتلا کرنا ہے اور تمہاری قوت کو پارہ پارہ کرنا ہے کیا میں نے تم سے یہ نہ کہا تھا کہ یہ لوگ دین اور قرآن کے عامل نہیں۔ میں ان لوگوں کو تم سے زیادہ جانتا ہوں میں ان کے بچپن سے بھی واقف ہوں اور ان کی جوانی سے بھی واقف ہوں ... اور غدار لوگ ہیں اور اگر تم نے میری رائے کو قبول نہ کیا تو تم سے پختگی اور ہمت ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گی لیکن اس کے باوجود تم نے میری نافرمانی کی حتیٰ کہ مجبوراً میں نے بھی ثالثی کو منظور کر لیا۔ لیکن میں نے اس میں کچھ شرائط کا اضافہ کیا اور کچھ عہد و پیمان لئے۔ میں نے حکمین پر یہ شرط قائم کی کہ جسکا قرآن حکم دیگا وہ اس پر عمل پیرا ہوں گے اور جسکی قرآن ممانعت کرے گا اسے ختم کریں گے اور ان دونوں ثالثوں نے باہم اختلاف کیا اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کی۔ اسی لئے ہم نے ان کا حکم قبول نہیں کیا اور جو فیصلہ ہمارا اس تحکیم سے قبل تھا ہم مجبوراً اسی فیصلہ پر پہنچ گئے۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے اور تم یہ باتیں کہاں سے کرنے لگے؟

خارجی :۔ چونکہ ہم نے ثالثی کو قبول کیا اس لئے ہم گناہ گار ہوئے اور اس گناہ کی وجہ سے کافر ہو گئے (خارجیوں کے نزدیک ہر گناہ سے انسان کافر ہو جاتا ہے) ہم نے اپنے اس کفر سے توبہ کی تو اگر تو بھی جیسے ہم نے توبہ کی ہے توبہ کرے تو ہم بھی تیرے ساتھ شامل ہونے کے لئے تیار ہیں اور اگر تجھے توبہ سے انکار ہے تو ہم تجھ سے برابر کا مقابلہ کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ خائنوں کو پسند نہیں فرماتا۔

حضرت علیؓ :۔ تمھیں اس فتنہ کے طوفان نے کھا لیا ہے تم میں کوئی شخص اب ایسا باقی نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھ سے قبل ایمان لایا ہو۔ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی آپ کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ میں شریک رہا تو اگر اس صورت میں بھی میں اپنے کفر کی گواہی دونگا تو اس وقت تو میں واقعتاً گمراہ ہو جاؤنگا اور میرا ہرگز ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ واپس چلے آئے۔

دعوت ثانیہ الو مخنف نے ابو سلمۃ الزہری سے نقل کیا ہے اور ابو سلمہ کی والدہ حضرت انسؓ بن مالک کی صاحبزادی تھیں کہ حضرت علیؓ نے اہل نہر کو دعوت دی اور فرمایا اے لوگو! تمھیں اس تحکیم کے مسئلہ نے دھوکے میں مبتلا کر دیا۔ حالانکہ تم نے خود اس کی ابتداء کی تھی اور تم ہی نے ثالثی کا سوال کیا تھا۔ میں نے تو اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجبوراً قبول کیا تھا میں نے تم سے یہ بیان کر دیا تھا کہ ان لوگوں نے تمھیں دھوکہ و فریب دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن تم نے مخالفین کی مخالفت کرنے سے انکار کر دیا۔ تم نے نافرمانوں کی طرح میری بات قبول نہیں کی مجبوراً میں نے اپنی رائے تبدیل کی اور تمھاری رائے سے موافقت کی خدا کی قسم تم ایک ایسی جماعت ہو جن کی کھوپڑیوں میں دماغ نہیں جنکی عقلیں خراب ہو چکی ہیں۔ میں تمھاری خاطر کوئی حرام کام نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم میں تمھاری ان باتوں سے درگزر نہیں کر سکتا اور نہ تم سے میں اس خلافت کی کوئی بات چھپانا چاہتا ہوں نہ تم پر لشکرکشی کرنا چاہتا ہوں اور نہ تمھیں نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ہمارا معاملہ تمام مسلمانوں پر عیاں تھا میں نے تم لوگوں سے اس پر اتفاق کیا کہ دو شخص ثالث منتخب کئے جائیں ہم نے ان حکمین سے یہ عہد لیا کہ وہ قرآن کے مطابق فیصلہ کریں گے اور اس سے تجاوز نہ کریں گے۔ ان حکمین نے حق کو سامنے رکھ کر بھی چھوڑ دیا اور اپنی خواہشات پر عمل کیا۔ حالانکہ ہمارا ان سے عہد یہ تھا کہ وہ انصاف کے مطابق فیصلہ کریں گے اور حق کی موجودگی میں اپنی رائے اور خواہشات کو دخل نہ دیں گے۔ لیکن جب انھوں نے حق کی مخالفت کی اور ایسا فیصلہ دیا جو کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہو سکتا تھا تو ہم پر حقیقت حال واضح ہو گئی۔

ان تمام امور سے واقف اور شریک کار ہونے کے باوجود پھر تم ہم سے کس طرح قتال کو حلال سمجھتے ہو اور کس دلیل سے تم نے ہماری جماعت سے بغاوت کو جائز سمجھا اگر بالفرض والمحال حکمین یہ فیصلہ کر دیتے کہ تم لوگ تلواریں کھینچ لو۔ ایک دوسرے کی گردنیں مارو اور خوب لوگوں کا خون بہاؤ تو یہ ایک کھلا نقصان ہوتا۔ خدا کی قسم اس صورت میں اگر تم ایک مرغی کو بھی قتل کر دیتے تو اللہ کے نزدیک اس مرغی کا قتل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ایک بہت بڑا گناہ ہوتا۔ تو پھر اس جان کو ختم کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے کیسے حلال ہو گا۔

اس تقریر پر خارجیوں نے ایک دوسرے سے چلا کر کہا۔ ان لوگوں سے کسی قسم کی گفتگو ذکر و بلکہ خدا تعالیٰ سے ملاقات اور جنت میں جانے کی تیاری کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۷

جنگ نہروان

فوجی دستوں کی تقسیم

اب حضرت علیؓ نے اپنی فوج کو مختلف دستوں پر تقسیم فرمایا میمنہ پر حجر بن عدی، میسرہ پر شبث بن ربعی یا معقل بن یسار کو، سواروں پر حضرت ابوایوبؓ انصاری اور پیدل فوج پر حضرت ابوقتادہ انصاری کو امیر کیا۔ اہل مدینہ جن کی تعداد سات سو یا آٹھ سو تھی قیسؓ بن سعد بن عبادہ کی ماتحتی میں تھے۔

راوی کہتا ہے۔ اور خوارج نے اپنے دستوں کی تقسیم اس طرح کی کہ میمنہ پر زید بن حصین الطائی کو معین کیا۔ میسرہ شریح بن ہانی العبسی کی ماتحتی میں دیا گیا۔ سواروں پر حمزۃ بن سنان الاسدی کو مامور کیا گیا۔ اور پیدل فوج پر حرقوص بن زہیر السعدی کو مامور کیا گیا۔

اعلان امان

حضرت علیؓ نے دو ہزار سوار دے کر اسود بن المرادی کو حمزۃ بن سنان کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ اس کے ساتھ تین سو سوار تھے اور ابوایوبؓ انصاری کو امان کا جھنڈا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ انھوں نے وہ جھنڈا لے کر اعلان کیا کہ تم لوگوں میں سے جو شخص جنگ کئے اور کسی سے معترض ہوئے بغیر اس جھنڈے کے نیچے آجائے گا اس کے لئے امان ہے۔ اسی طرح جو شخص کوفہ یا مدائن چلا جائے گا یا اس جماعت سے جدا ہو کر کسی اور جگہ چلا جائے گا اس کے لئے بھی امان ہے۔ باوجودیکہ تم میں سے کچھ نے ہمارے بھائیوں کو قتل کیا ہے۔ لیکن تب بھی ہمیں تمھارا خون بہانے کی چنداں حاجت نہیں۔

یہ سن کر فردہ بن نوفل الاشجعی نے کہا خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم آخر کس جرم پر علیؓ سے جنگ کریں میں تو یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ میدان جنگ سے واپس چلا جاؤں اور اس وقت تک ہر قسم کی فتنہ انگیزی سے علیحدہ رہوں۔ جب تک میری عقل و بصیرت علیؓ سے قتال کی یا اس کی اتباع کی کی شہادت نہ دے دے یہ کہہ کر فردہ پانچ سو سواروں کے ساتھ جدا ہو گیا اور یہ لوگ بندینجین اور دسکرہ میں جا کر مقیم ہو گئے۔ اس اعلان پر ایک اور جماعت متفرق طور پر خارجیوں کا ساتھ چھوڑ کر چلی اور کوفہ آکر مقیم ہو گئی اور تقریباً سو آدمی حضرت علیؓ کے ساتھ ہو گئے۔

ابتدائے جنگ

خارجیوں کی کل تعداد چار ہزار تھی جن میں سے اب صرف دو ہزار آٹھ سو آدمی عبداللہ بن وہب کے ساتھ باقی رہ گئے تھے ان بقیہ خارجیوں نے حملہ کے لئے حضرت علیؓ کی جانب لشکر بڑھایا حضرت علیؓ نے اپنی سوار فوج کو آگے کیا اور پیدل فوج کو سوار فوج کے پیچھے دو صفوں پر تقسیم کیا اور پہلی صف کے آگے مرامیہ کی صف کھڑی کی اس کے بعد حضرت علیؓ نے لشکر سے مخاطب ہو کر فرمایا

تم اس وقت تک جنگ سے ہاتھ روکے رہو جب تک دشمن جنگ کی ابتداء نہ کرے اگر انھوں نے تم پر سخت حملہ بھی کیا تب بھی کوئی حرج نہیں اس لئے کہ ان کے ساتھ زیادہ تر پیدل فوج ہے وہ تم تک اسی وقت پہنچ سکتے ہیں جبکہ اپنا اکثر لشکر تباہ کر دیں اور تم پلٹ کر بھی حملہ کر سکتے ہو اور ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارجی لشکر آگے بڑھا۔ جب حضرت علیؓ کے لشکر کے قریب پہنچا تو انھوں نے یزید بن قیس سے پکار کر کہا۔ یہ یزید اصبہان کے عامل تھے۔ اے یزید اللہ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں خواہ اصبہانی اس بات کو برا سمجھیں۔ اس پر عباس بن شریک اور قبیصۃ بن ضبیعۃ العبسیان نے جواب دیا اے اللہ کے دشمنوں کیا تم میں شریح بن اوفیٰ جیسا بدکار شخص نہیں ہے اور کیا تم سب اسی جیسے نہیں ہو خارجیوں نے جواب دیا تمھارے پاس اس کی کیا دلیل ہے کہ تم ایک ایسے شخص کا ساتھ دو جو فتنہ میں مبتلا ہے اور ہم نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی ہے۔

اس کے بعد خارجیوں نے چیخنا شروع کیا۔ چلو جلدی سے جنت کی طرف چلو یہ آواز سنتے ہی تمام خارجیوں نے حضرت علیؓ کے سوار دستوں اور ان لوگوں پر سخت ترین حملہ کیا جو پیدل فوج کے آگے تھے حملہ کی شدت کی وجہ سے سوار فوج کے گھوڑے اپنی جگہ نہ ٹھہر سکے اور دو حصوں میں بٹ گئے کچھ داہنی طرف چلے گئے اور کچھ بائیں طرف جس سے خارجیوں کو آگے بڑھنے کا موقع مل گیا اور وہ پیدل فوج کی طرف بڑھے مرامیہ نے ان کا نیزوں سے استقبال کیا اور سوار فوج بھی دائیں اور بائیں سے واپس لوٹی اور خارجیوں کو گھیرے میں لے لیا اور پیدل فوج نے نیزوں اور تلواروں سے حملہ کیا خدا کی قسم کچھ دیر بھی نہ لگی تھی کہ ان لوگوں نے خارجیوں کو ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔

حمزۃ بن سنان جو خارجی سوار دستوں کا امیر تھا اس نے جب اپنے لشکر کو تباہ ہوتے دیکھا تو ساتھیوں سے للکار کر کہا کہ گھوڑوں سے نیچے اتر جاؤ ان سب نے گھوڑوں سے اترنے کا ارادہ کیا لیکن اسود بن قیس المرادی نے انھیں اتنی مہلت نہ دی اور ان پر سخت حملہ کیا اور حضرت علیؓ کے پاس سے مزید سوار دستے اسود کی امداد کے لئے پہنچ گئے اور چند ہی لمحات میں خارجی سوار جہنم رسید ہو گئے۔

ابو مخنف نے عبد الملک بن مسلم بن سلام بن ثمامۃ الحنفی کے ذریعہ حکیم بن سعد سے نقل کیا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ خارجی ابھی اہل بصرہ ہی سے ٹکرائے تھے اور اس ٹکراؤ کو ابھی کچھ دیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہ گزری تھی کہ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی ان سے یہ کہہ رہا ہے کہ مر جاؤ اور انھوں نے اس آواز پر فوراً لبیک کہا اور اپنی شان و شوکت طاقت و قوت پیدا ہونے سے قبل ہی وہ سب موت کے منہ میں پہنچ گئے۔

زید بن حصین طائی کا قتل

ابو مخنف نے ابو جناب سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت علیؓ کے پاس آئے اور فرمایا اے امیر المومنین میں نے زید بن حصین کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت علیؓ نے سوال کیا کیا تم دونوں میں کوئی گفتگو بھی ہوئی تھی حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا میں نے اس کے سینے پر ایسا نیزہ مارا جو اس کی پشت سے نکل گیا اور نیزہ مار کر اس سے کہا اے اللہ کے دشمن تجھے دوزخ کی بشارت ہو اس نے جواب دیا عنقریب تجھے معلوم ہو جائے گا کہ کون دوزخ میں گرنے کے زیادہ لائق ہے حضرت علیؓ یہ جواب سن کر خاموش رہے ابو مخنف نے ابو جناب سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا تھا وہی دوزخ میں جانے کے زیادہ لائق ہے۔

عبداللہ بن وہب الراسبی کا قتل

ابو جناب کہتا ہے کہ عائذ بن حملۃ التمیمی حضرت علیؓ کی خدمت میں بھاگتا ہوا پہنچا اور بولا میں نے کلاب کو قتل کر دیا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا تو نے بہت اچھا کام کیا تو حق پر تھا اور تو نے ایک باطل پرست کو قتل کیا ہے۔

اس کے بعد ہانی بن خطاب الارجی اور زیاد بن خصفہ جھگڑتے ہوئے حضرت علیؓ کے پاس پہنچے دونوں کا دعویٰ یہ تھا کہ اس نے عبداللہ بن وہب الراسبی کو قتل کیا ہے۔ حضرت علیؓ نے سوال کیا تم دونوں نے آخر کیا کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ جب ہم نے عبداللہ کو دیکھا تو فوراً پہچان لیا ہم دونوں اسکی طرف لپکے اور ہم دونوں نے نیزے مارے حضرت علیؓ نے فرمایا تو پھر تم آپس میں نہ جھگڑو اس لئے کہ تم دونوں اس کے قاتل ہو۔

جیش بن ربیعہ ابو المعتمر الکنانی نے حرقوص بن زہیر پر حملہ کر کے اسے قتل کیا اور عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن زحر الخولانی نے عبداللہ بن شجرۃ السلمی پر حملہ کر کے اسے قتل کیا۔

شریح بن اوفی کا قتل شریح بن اوفی نے ایک دیوار کی اوٹ میں پناہ لی اور اسکی اوٹ میں دن چڑھے تک وہ جنگ کرتا رہا حتٰی کہ اس نے تین ہمدانیوں کو قتل کیا

وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا ؎

قَدْ عَلِمَتْ جَارِيَةٌ عَبْسِيَّة　　نَاعِمَةٌ فِي أَهْلِهَا مُكْفِيَّة

إِنِّي سَأَحْمِي ثُلْمَتِي الْعَشِيَّة

عبسی لونڈیا نے جو اپنے گھر میں بہت کفایت شعار ہے یہ بات جان لی کہ میں اپنی اس اوٹ میں شام تک پناہ لے سکتا ہوں۔

اس پر قیس ابن معاویہ الدہنی نے اس پر سخت حملہ کیا اور اس کا ایک پاؤں کاٹ ڈالا زخمی ہونے کے بعد وہ اور بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے لگا قیس بن معاویہ نے اس پر دوسری بار سخت حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اس پر لوگوں نے یہ اشعار پڑھے ؎

اقْتَتَلَتْ هَمْدَانُ يَوْمًا وَرَجُلٌ　　اقْتَتَلُوا مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى الْأُصُلِ

فَفَتَحَ اللهُ لِهَمْدَانَ الرَّجُلِ

(ترجمہ) ہمدانی اس شخص سے اس دن صبح سے دوپہر تک جنگ کرتے رہے حتٰی کہ اللہ نے ہمدانیوں کو اس شخص پر فتح دی۔

شریح ایک شعر یہ بھی پڑھ رہا تھا ؎

أَضْرِبُهُمْ وَلَوْ أَرَى أَبَا حَسَنٍ　　ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ حَتَّى يَطْمَئِنّ

(ترجمہ) میں لوگوں کو مارتا ہوں کاش میں ابوالحسن (علیؓ) کو دیکھ لیتا تو اسے تلوار سے ایسا مارتا کہ مجھے اطمینان ہو جاتا۔

یہ بھی اسی کا شعر ہے ؎

أَضْرِبُهُمْ وَلَوْ أَرَى عَلِيًّا　　أَلْبَسْتُهُ أَبْيَضَ مَشْرَفِيًّا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) میں لوگوں کو مارتا رہا کاش میں علیؓ کو دیکھ لیتا تو میں اسے اپنی سفید چمکدار تلوار میں ڈھانپ لیتا۔

ذوالثدیہ کی تلاش

ابو مخنف نے عبدالملک بن ابی حرہ سے نقل کیا ہے کہ جب جنگ ختم ہو گئی تو حضرت علیؓ ذوالثدیہ کی تلاش میں نکلے آپ کے ساتھ سلیمان بن ثمامۃ الحنفی ابوجبرہ اور ریان بن صبرۃ بن ہوذہ تھے ریان بن صبرۃ بن ہوذہ نے اسے نہر کے کنارے ایک گڑھے میں چالیس پچاس مقتولوں کے ساتھ پڑا ہوا پایا راوی کہتا ہے کہ جب وہ اس گڑھے سے نکالا گیا تو حضرت علیؓ نے اس کا مونڈھا دیکھا تو مونڈھے پر گوشت اس طرح جمع ہو کر ابھرا ہوا تھا جیسے عورت کے پستان ہوں اور اس کی باریک سی گھنڈی نکلی ہوئی تھی جس پر سیاہ بال تھے جب اسے کھینچا جاتا تو وہ اتنی کھنچی چلی آتی کہ دوسرے ہاتھ کی لمبائی تک پہنچ جاتی اور جب اسے چھوڑ دیا جاتا تو پھر وہ مونڈھے پر پہنچ کر پستان کی صورت اختیار کر لیتی جب ذوالثدیہ کو گڑھے سے باہر نکالا گیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم نہ تو میں نے جھوٹ بولا تھا اور نہ میں جھٹلایا جا سکا خدا کی قسم اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم عمل چھوڑ بیٹھو گے تو میں تمھیں وہ فیصلہ سناتا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعہ ان لوگوں کے حق میں سنایا گیا ہے جو ان خارجیوں سے جنگ کریں اور ان سے جنگ کو حق سمجھیں اور اس حق کو پہچانیں جس پر ہم قائم ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت علیؓ کا گزر خارجیوں کی لاشوں پر سے ہوا انھیں دیکھ کر حضرت علیؓ نے فرمایا تمھارا برا ہو تمھیں اس شخص نے بہت نقصان پہنچایا جس نے تمھیں دھوکہ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا اے امیر المومنین ان لوگوں کو کس نے دھوکہ دیا فرمایا شیطان اور ان کے نفس امارہ نے انھوں نے ان لوگوں کو آرزوئیں دلا کر دھوکہ میں مبتلا کیا اور ان کے لئے گناہوں کو خوبصورت بنایا اور انھیں یہ سبق پڑھایا کہ یہ لوگ غالب آئیں گے۔

زخمیوں کے لئے امان اور ان کی مرہم پٹی

اس کے بعد حضرت علیؓ نے ان زخمیوں کو طلب کیا جس میں تا ہنوز جان باقی تھی وہ چار سو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشخاص نکلے حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ انھیں ان کے قبیلہ والوں کے پاس پہنچا دیا جائے اور ان کے قبیلہ والوں سے فرمایا انھیں ساتھ لے جاؤ ان کی دوا دارو کرو جب یہ اچھے ہو جائیں تو انھیں کوفہ پہنچا دو اور ان کے لشکر گاہ میں ان کی جو چیزیں موجود ہیں ان کے ساتھ لے جاؤ۔

مقتولین کی تدفین اور مال غنیمت کی تقسیم

راوی کہتا ہے کہ سامان حرب سواریاں اور وہ سامان جو جنگ کی حالت میں خارجیوں کے ساتھ موجود تھا اسے حضرت علیؓ نے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا بقیہ سامان غلام اور باندیوں کو جب ان کے رشتہ دار حضرت علیؓ کے پاس آئے انھیں واپس کر دیا۔

حضرت عدیؓ بن حاتم نے اپنے بیٹے طرفہ کو تلاش کیا تو اسے مقتولین میں پڑا پایا حضرت عدیؓ نے اسے دفن کرنے کے بعد فرمایا۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے آج کے دن تیرے ذریعہ آزمائش میں ڈالا حالانکہ مجھے تیری حاجت تھی لوگوں نے اپنے اپنے مقتولین کو دفن کیا جب یہ لوگ دفن سے فارغ ہو چکے اور اس کی اطلاع امیر المومنین کو دے چکے تو انھوں نے فرمایا اب کوچ کرو۔ کیونکہ تم قتال اور تدفین دونوں سے فارغ ہو چکے ہو لوگوں نے واپسی کے لئے کوچ کیا۔

عیزار بن اخنس کی قید

ابو مخنف نے مجاہد کے ذریعہ محل بن خلیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ بنو سدوس کا ایک شخص جس کا نام عیزار بن الاخنس تھا خارجیوں کا ہمنوا تھا وہ بھاگ کر خارجیوں کے پاس چلا گیا راہ میں اسے مدائن کے قریب عدیؓ بن حاتم ملے۔ ان کے ساتھ اسود بن قیس اور اسود بن یزید المرادی تھے عیزار نے انھیں دیکھ کر کہا کیا دین سالم لے کر اور غنیمت کے ساتھ واپس آئے ہو یا ظالم اور گناہ گار بن کر۔ حضرت عدیؓ نے فرمایا نہیں سالم اور غنیمت کے ساتھ واپس آئے ہیں اس پر بقیہ دونوں ساتھیوں نے عیزار سے کہا تو نے یہ جملہ اپنے اس شیطانی خیال کے باعث کہا ہے جو تو اپنے دل میں چھپائے ہے اور ہم اے عیزار خوب جانتے ہیں کہ تو خارجیوں کا ہم خیال ہے ہم تجھے امیر المومنین کے پاس لے جائے بغیر نہ چھوڑیں گے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے تیرا حال بیان کریں گے الغرض یہ لوگ عیزار کو پکڑ کر حضرت علیؓ کے پاس لائے اور ان سے تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کیا یہ شخص خارجیوں کا ہم خیال ہے ہم اس سے خوب واقف ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا اس کا خون ہمارے لئے حلال نہیں کیونکہ خارجی مرتدین میں شمار نہیں اور نہ یہ کافر حربی ہے ہاں ہم اسے قید ضرور کریں گے حضرت عدیؓ بن حاتم نے عرض کیا اے امیر المومنین اسے مجھے دے دیجئے میں اس کا ضامن ہوں اس کی جانب سے کوئی برائی ظاہر نہ ہوگی حضرت علیؓ نے اسے حضرت عدیؓ کو سونپ دیا۔

ابو مخنف نے عمران بن حدیر اور ابو مجلز کی سند سے عبدالرحمٰن بن جندب بن عبداللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس جنگ میں حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے صرف سات آدمی قتل ہوئے۔

شیعان علیؓ کا فریب

ابو مخنف نے نمیر بن وعلۃ الیناعی کے ذریعہ ابو درداؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ جنگ نہروان سے فارغ ہو چکے تو انھوں نے اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر لوگوں سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تم پر بہت احسان کیا اور تمھاری امداد فرمائی۔ اس لئے اب تم فوراً اپنے تمامی دشمنوں کے مقابلہ پر چلو۔

شیعان علیؓ نے کہا اے امیر المومنین ہمارے پاس تیر ختم ہو چکے تلواریں کند ہو گئیں اور نیزوں کی سنانیں مڑ گئی ہیں اور ہم میں سے اکثر لوگ زخمی ہیں اس لئے آپ شہر واپس چلئے تاکہ ہم دوبارہ اچھی طرح تیاری کر سکیں اور اے امیر المومنین شاید ہماری تعداد میں اور اضافہ ہو جائے اور ہم میں سے جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں ان کی کمی پوری ہو جائے (حالانکہ اس جنگ میں صرف سات آدمی مارے گئے تھے) اگر ایسا ہوا تو یہ چیز ہمارے لئے ہمارے دشمنوں کے مقابلہ میں زیادہ تقویت کا باعث ہوگی اور یہ بات سب سے پہلے اشعث بن قیس نے کہی تھی حضرت علیؓ واپس چلے اور نخیلہ میں قیام فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ لشکر گاہ میں رہیں اور جہاد کے لئے تیار رہیں عورتوں اور اپنے بچوں کے پاس کم آئیں جائیں تاوقتیکہ ہم دشمن کے مقابلہ پر نہ جائیں۔

ان لوگوں نے چند روز لشکر گاہ میں قیام کیا پھر لشکر گاہ سے آہستہ آہستہ کھسکنا شروع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے حتیٰ کہ چند بڑے رؤساء کے علاوہ سب لشکر گاہ خالی چھوڑ کر چلے گئے جب حضرت علیؓ نے یہ حال دیکھا تو کوفہ واپس چلے آئے اور شامیوں پر حملہ کی رائے مجبوراً ملتوی کرنی پڑی۔

ترغیب جنگ

ابو مخنف نے ایک نامعلوم شخص کے ذریعہ زید بن وہب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے جنگ نہروان کے بعد جو سب سے پہلا خطبہ لوگوں کو دیا اس کے الفاظ یہ تھے۔

اے لوگو دشمن سے جہاد کے لئے چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ جو اللہ کی قربت کا ایک ذریعہ اور وسیلہ ہے یہ لوگ حق کے مخالف، کتاب اللہ کے نافرمان، دین سے بے راہ ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو چکے ہیں اور گمراہی کے گڑھے میں اندھے بن کر گر چکے ہیں تم جتنی قوت ممکن ہو سکے دشمن کے مقابلہ کے لئے جمع کرو اور زیادہ سے زیادہ گھوڑے جمع کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو، اللہ اچھا کارساز اور اچھا مددگار ہے۔

شیعان علیؓ کا جنگ سے فرار

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص بھی نہ تو جنگ کے لئے آمادہ ہوا اور نہ اس نے کوئی تیاری کی۔ حتیٰ کہ حضرت علیؓ ان کی جانب سے مایوس ہو گئے مجبوراً حضرت علیؓ نے ان کے رؤسا اور سرداروں کو جمع کیا اور ان سے ان کی رائے معلوم کی ان میں سے کچھ تو جواب سے گریز کر رہے تھے کچھ صاف طور پر منکر تھے کچھ زبردستی حضرت علیؓ کی ہاں میں ہاں ملا رہے تھے اور ایسے شاذ و نادر ہی لوگ تھے جو حضرت علیؓ کے ساتھ خوشی سے جنگ پر جانے کے لئے آمادہ ہوں۔

حضرت علیؓ کا خطبہ

مجبوراً حضرت علیؓ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب بھی تمہیں جہاد کے لئے چلنے کا حکم دیا جاتا ہے تو تم زمین سے چمٹ کر رہ جاتے ہو کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی کو پسند کر لیا ہے کیا تمہیں عزت کے مقابلہ میں ذلت و خواری زیادہ محبوب ہے یہ کیا بات ہے کہ جب بھی میں تمہیں جنگ کی دعوت دیتا ہوں تو تمہاری آنکھیں اس طرح پتھرا جاتی ہیں جیسے ان پر موت کا نشہ طاری ہو گیا ہو گویا ان کے دماغوں سے عقل سلب کر لی گئی ہے اب تم ذرہ برابر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی عقل نہیں رکھتے گویا تمھاری آنکھیں بند ہو چکی ہیں جس کے باعث تم دیکھ نہیں سکتے واللہ کچھ تو بتاؤ تمھیں کیا ہو گیا تم امن کے زمانے میں جنگل کے شیر ہو جن کی نظر میں ہر وقت برائی ہو تمھاری مثال ان لومڑیوں کی طرح ہے کہ جب تمھیں جنگ کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ دم دبا کر بھاگتی ہے کیا تمام زندگی میں تم میں کوئی ایسا شخص بھی نہ پایا گیا جس پر میں اعتماد کر سکوں تم ایسے سوار نہیں ہو جن کے پاس پناہ ڈھونڈی جا سکے ۔تم ایسے عزت دار نہیں ہو جن کے پاس پہنچ کر کوئی شخص اپنی عزت بچا سکے ۔خدا کی قسم تم تو میدان جنگ کا بدترین کوڑا کرکٹ ہو تم خود کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتے لیکن دھوکہ کھانا خوب جانتے ہو تمھارے ہتھیار بیکار ہو چکے ہیں اور تم خود گھبراہٹ میں مبتلا ہو تم غفلت میں مبتلا ہو اور تمھیں اس غفلت میں چھوڑ کر سویا بھی نہیں جا سکتا یاد رکھو جنگ جو شخص تو ہر وقت بیدار رہتا ہے اور اسکی عقل بھی بیدار رہتی ہے جو شخص بے فکر ہو کر سوجائے گا وہ ضرور ذلیل ہو گا اور حملہ آور غالب آجائیں گے اور مغلوب شخص پر قہر توڑا جائے گا اور اس سے سب کچھ چھین لیا جائے گا ۔

میرا تم پر ایک حق ہے اور تمھارا بھی مجھ پر ایک حق ہے تمھارا وہ حق جو مجھ پر لازم ہے وہ یہ کہ جب تک میں تمھارے ساتھ رہوں ، تمھیں نصیحت کرتا رہوں ، تمھارا حصہ تمھیں دیتا رہوں اور تمھیں تعلیم دیتا رہوں تاکہ تم جاہل نہ بن جاؤ تمھیں ادب سکھاتا رہوں تاکہ تم تعلیم حاصل کر سکو ۔میرا تم پر حق یہ ہے کہ تم میری بیعت کو پورا کرو اور میری موجودگی اور عدم موجودگی میں میرے خیر خواہ رہو جب میں تمھیں دعوت دوں تو اسے قبول کرو میں جو تمھیں حکم دوں اسے بجا لاؤ اگر اللہ کو تمھارے ساتھ کچھ بھلائی مقصود ہے تو تمھیں چاہیئے کہ جس کام میں برا سمجھوں اسے چھوڑ دو اور جسے میں پسند کروں اسے اختیار کرو تو تم جس شئے کے طلبگار ہو اسے پالو گے ۔ اور جو تم سوچتے ہو اسے حاصل کر لو گے ۔

ابو مخنف کے علاوہ دیگر راوی یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور اہل نہر کے درمیان جنگ ۳۸ھ میں ہوئی اور یہی اکثر اہل سیر کا قول ہے ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارجیوں کی قاصد کے ساتھ بدسلوکی

صحیح واقعات میں سے ایک واقعہ وہ بھی ہے جو عمارۃ الاسدی نے عبداللہ بن موسیٰ اور نعیم کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ شبث بن ربعی اور ابن الکواء نے کوفہ سے بھاگ کر حروراء جا کر قیام کیا۔ حضرت علیؓ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ ہتھیار لگا کر آئیں لوگ ہتھیار لگا کر آئے اور مسجد میں جمع ہو گئے حضرت علیؓ نے ان کے پاس آدمی بھیج کر کہلوایا یہ تم نے اچھا نہیں کیا کہ مسجد میں ہتھیار لے کر پہنچ گئے تم لوگ جبانتہ المراد جا کر ٹھہرو تاوقتیکہ میرا دوسرا حکم تمہارے پاس پہنچ جائے۔

ابومریم کہتا ہے کہ ہم سب لوگ جبانتہ المراد پہنچ گئے ابھی وہاں پہنچے زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ یہ اطلاع ملی کہ خارجی جنگ کے لئے دوبارہ واپس آ رہے ہیں ابومریم کہتا ہے میں نے دل میں سوچا کہ میں ان لوگوں کے حالات جا کر معلوم کروں۔ میں ان خارجیوں کی طرف گیا اور ان کی صفوں میں داخل ہو گیا حتیٰ کہ میں شبث بن ربعی اور ابن الکواء کے پاس پہنچ گیا یہ دونوں اپنی سواریوں پر سوار کھڑے تھے اور ان کے قریب حضرت علیؓ کے قاصد کھڑے تھے اور وہ انہیں اللہ کی قسم دے رہے تھے تاکہ یہ دونوں لوگوں کو لے کر واپس آ جائیں قاصدین کہہ رہے تھے کہ ہم تمہیں اس سے اللہ کی پناہ میں دیتے ہیں کہ تم آئندہ پیش آنے والے فتنہ کے خوف سے ابھی سے خود فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ خارجیوں میں سے ایک شخص حضرت علیؓ کے قاصدوں میں سے ایک شخص کی جانب بڑھا اور اس کی سواری کی کونچیں کاٹ ڈالیں وہ قاصد انا للہ پڑھتے ہوئے نیچے اترا اس نے اپنی سواری کی زین اٹھائی اور اسے لے کر واپس ہوا۔ خارجیوں نے جواب دیا ہم سوائے جنگ کے کچھ نہیں چاہتے قاصد انہیں برابر اللہ کی قسمیں دیتے رہے ہم لوگ کچھ دیر وہاں ٹھہرے پھر کوفہ واپس آ گئے کوفہ میں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسا کہ آج عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا دن ہے۔

خوارج کے بارے میں حضورؐ کی پیشین گوئی

راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ اس واقعہ سے قبل ہم سے لبا اوقات بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک قوم ہو گی جو اسلام اور دین سے اس طرح نکل جائے گی جیسے شکار تیر سے نکل جاتا ہے ان کی علامت ایک شخص ہو گا۔ جس کا ہاتھ بے کار ہو گا۔ ابومریم کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت علیؓ سے بارہا سنی اور نافع المخدوج نے بھی اسے حضرت علیؓ سے بارہا سنا۔ حتیٰ کہ میں نے نافع کو دیکھا وہ کھانا بھی بڑی بے اطمینانی کے ساتھ کھاتا تھا کیونکہ وہ اکثر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث سنتا اور دل ہی دل میں کڑھتا اور نافع دن میں تو ہمارے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتا اور رات مسجد ہی میں گزارتا میں نے ایک روز اسے ایک ٹوپی دی جب اگلے روز میں اس سے ملا تو میں نے اس سے سوال کیا کیا تو بھی ان لوگوں کے ساتھ گیا تھا جو حروراء گئے ہیں اس نے جواب دیا میں اس غرض سے گیا تھا کہ ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں لیکن جب میرا بنو سعد پر گزر ہوا تو چند بچے مجھے راہ میں ملے انھوں نے میرے ہتھیار اتار لیے اور میرے ساتھ مذاق کرنے لگے۔ میں واپس چلا آیا۔

جب ایک سال یا اس کے قریب گزر گیا اور اہل نہر نے بغاوت کی اور حضرت علیؓ ان کے مقابلہ پر گئے تو میں حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ میں شامل نہ ہو سکا۔ میرا بھائی ابو عبداللہ ان کے ساتھ گیا تھا اس نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت علیؓ خارجیوں کی طرف بڑھے جب نہروان کے کنارے پر ان کے عین مقابلہ پر پہنچے تو انھیں اللہ کی قسمیں دیں اور انھیں واپس لوٹنے کا حکم دیا اور پے در پے ان کے پاس قاصد بھیجتے رہے حتیٰ کہ ان لوگوں نے حضرت علیؓ کے قاصد کو قتل کر دیا جب حضرت علیؓ نے یہ دیکھا تو ان پر حملہ آور ہوئے اور ان سے جنگ کی اور انھیں ختم کیا پھر اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ مخدوج کو تلاش کرو۔ لوگوں نے اسے تلاش کیا لیکن اس کی لاش نہ ملی حتیٰ کہ بعض لوگوں نے کہا کہ مخدوجؓ ان میں موجود نہیں کچھ دیر بعد ایک شخص آیا اور امیر المومنین کو یہ خوشخبری سنائی کہ اے امیر المومنین ہم نے اسے دو مقتولوں کے نیچے پڑا ہوا دیکھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اس کا بے کار ہاتھ میرے پاس کاٹ کر لاؤ۔ لوگ اس کا ہاتھ کاٹ کر آپ کے پاس لائے آپ نے اسے اپنے ہاتھ میں لے کر اوپر اٹھایا اور فرمایا خدا کی قسم میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا اور نہ میں جھٹلایا جا سکتا ہوں۔

جنگ نہروان کی تاریخ

ابو جعفر طبری کہتے ہیں ابو مریم نے جو یہ بیان کیا ہے اس واقعہ کو ایک سال یا تقریباً اتنی ہی مدت گزر چکی تھی کہ اہل نہر نے بغاوت کی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ اور اہل حروراء کے درمیان واقعہ تحکیم اور حروریوں کے انکار کے ایک سال بعد جنگ ہوئی اور یہ پہلے ثابت ہو چکا کہ واقعہ تحکیم ۳۷ھ میں پیش آیا تھا تو اس صورت میں ابو مریم کی روایت سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ اور خارجیوں کے درمیان ۳۸ھ میں جنگ ہوئی۔

اہل خراسان سے مصالحت

علی بن محمد نے عبداللہ بن میمون، عمرو بن شبیرہ، جابر بن یزید الجعفی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند سے شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ صفین سے لوٹے تو جعدۃ بن ہبیرۃ المخزومی کو خراسان روانہ کیا اور جعدہ کی ماں ام ہانی بنت ابی طالب تھیں جعدہ ابر شہر پہنچے لیکن اہل خراسان کافر ہو چکے تھے انھوں نے آگے بڑھنے سے روک دیا جعدہ حضرت علیؓ کے پاس واپس آ گئے۔ حضرت علیؓ نے خلید ابن قرۃ الیربوعی کو بھیجا اس نے وہاں پہنچ کر نیشا پور کا محاصرہ کر لیا انھوں نے محاصرہ سے تنگ آ کر صلح کر لی۔ اور اہل مرو نے بھی خلید سے صلح کر لی۔

حضرت علیؓ کے عمال

اس سن میں یعنی ۳۷ھ میں لوگوں کو عبیداللہؓ بن عباسؓ نے حج کرایا وہ حضرت علیؓ کی جانب سے یمن کے عامل تھے مکہ اور طائف پر قثم بن العباس امیر تھے مدینہ پر سہلؓ بن حنیف الانصاری کو معین کیا تھا اور ایک روایت یہ ہے کہ مدینہ کے عامل تمام ابن العباس اور بصرہ پر عبداللہؓ بن عباسؓ اور بصرہ کے قاضی ابوالاسود الدؤلی تھے مصر پر محمد بن ابی بکر کو مامور کیا گیا تھا اور خراسان پر خلید بن قرۃ یربوعی کو۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب حضرت علیؓ میدان صفین کی جانب تشریف لے گئے تو کوفہ پر ابومسعودؓ انصاری کو اپنا جانشین بنایا۔

مجھ سے احمد بن ابراہیم الدورقی نے بیان کیا ہے وہ اپنی سند کے ذریعہ عبدالعزیز بن رفیع سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ صفین گئے تو کوفہ پر ابومسعودؓ انصاری عقبۃ بن عمرو کو اپنا جانشین متعین کیا اور شام پر امیر معاویہؓ قابض تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۸

مصر کی چپقلش اور محمد بن ابی بکر کا قتل

اس سنہ میں مصر میں محمد بن ابی بکر کے قتل کا واقعہ پیش آیا محمد بن ابی بکر مصر کا عامل تھا یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اسے کس طرح مصر کا عامل بنایا گیا اور کس طرح قیس رضی اللہ عنہ بن سعدؓ کو معزول کیا گیا۔

یہاں ہم محمد بن ابی بکر کے قتل کا سبب اور قتل کا واقعہ بیان کرنا چاہتے ہیں اور تتمہ کے طور پر زہری کی وہ روایت نقل کرتے ہیں جو ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں زہری کی یہ روایت عبداللہ المبارک نے یونس کے ذریعہ زہری سے نقل کی ہے زہری کہتے ہیں کہ جب قیسؓ بن سعدؓ محمد سے راہ میں آکر ملے اور ان سے تخلیہ میں گفتگو کی اور کہا تم ایک ایسے شخص کی جانب سے امیر بن کر آئے ہو جس کی اپنی کوئی رائے نہیں (یعنی مجبور محض ہے) اور میں تمھیں نصیحت کر رہا ہوں تمھارا سمجھ دلی میں کوئی نقصان نہیں اور میں تم سے زیادہ ان کاموں کو سمجھتا ہوں کیونکہ میں معاویہؓ عمروؓ بن العاص اور خربتا کے باشندوں کو دھوکہ میں مبتلا رکھتا ہوں تم بھی اسی تدبیر پر عمل کرنا اگر اس کے علاوہ تم نے اور تدبیر اختیار کی تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ پھر قیسؓ ابن سعدؓ نے اپنی تمام تدابیر محمد بن ابی بکر کو بتائیں لیکن محمد بن ابی بکر دل میں قیسؓ سے کینہ رکھتا تھا اس لیے اس نے قیسؓ کی ہر تدبیر کی مخالفت کی۔

محمد بن ابی بکر کی غلطی

جب محمد مصر میں داخل ہوا اور قیسؓ مصر چھوڑ کر مدینہ چلے گئے تو محمد نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصریوں کو خربتا کے باشندوں سے جنگ کے لیے روانہ کیا مصریوں نے ان سے جنگ کی لیکن محمد بن ابی بکر کو شکست ہوئی امیر معاویہ رضی اور عمرو رضی بن العاص کو اس کی اطلاع پہنچی انھوں نے مصر پر شامی لشکر بھیج دیا جس نے مصر فتح کر لیا اور محمد کو قتل کر دیا اس کے بعد مصر ہمیشہ امیر معاویہ رضی کی حکومت میں رہا حتیٰ کہ معاویہ رضی ہر جگہ غالب آ گئے۔

قیس رضی بن سعد رضی کا مدینہ سے اخراج

قیس رضی بن سعد رضی مصر چھوڑنے کے بعد مدینہ چلے گئے تھے لیکن مدینہ میں انھیں مروان اور اسود بن ابی البختری نے ڈرایا دھمکایا جس سے انھیں یہ خوف پیدا ہوا کہ یا تو وہ گرفتار کر لیے جائیں گے یا قتل کیے جائیں گے۔ اس خوف سے وہ سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ چھوڑ کر حضرت علی رضی کے پاس پہنچ گئے

اس پر امیر معاویہ رضی نے مروان اور اسود بن ابی البختری کو ڈانٹ کا خط تحریر کیا اور ان دونوں کو برا بھلا لکھا نیز تحریر کیا کہ تم نے قیس رضی کو مدینہ سے نکال کر علی رضی کی بہت زبردست امداد کی ہے اور وہ یہ ہے کہ تم نے قیس رضی جیسا ہوشیار اور چالاک آدمی علی رضی کے پاس بھیج دیا خدا کی قسم تم دونوں علی رضی کی ایک لاکھ سواروں سے مدد کرتے تو مجھے اتنا ناگوار نہ گزرتا جیسا کہ تمھارا یہ عمل ناگوار گزرا ہے کہ تم نے قیس رضی جیسے شخص کو مدینہ سے نکال دیا۔

قیس رضی جب حضرت علی رضی کے پاس پہنچے تو انھوں نے حضرت علی رضی سے مصر کی تمام حالت بیان کی کچھ روز بعد ہی محمد کے قتل کی خبر آ گئی اس وقت حضرت علی رضی کو معلوم ہوا کہ قیس رضی کتنے ہوشیار شخص ہیں اور اہم امور کو انجام دینا ان کے لیے معمولی بات ہے حضرت علی رضی کو اس وقت احساس ہوا کہ جس شخص نے مجھے قیس رضی کی معزولی کا مشورہ دیا تھا اس نے میرے ساتھ خیر خواہی نہیں کی۔

اشتر کی طلبی

محمد بن ابی بکر کے مصر جانے اور وہاں کی حکومت پر اس کی ماموری کا ذکر ابو مخنف کی روایت سے ہم پہلے کر چکے ہیں اب ہم اس کی بقیہ روایت نقل کرنا چاہتے ہیں جو اس نے یزید بن ظبیان الہمدانی سے نقل کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب خربتا کے باشندوں نے ابن مضاہم الکلبی کو جسے محمد بن ابی بکر نے ان کے مقابلہ پر بھیجا تھا قتل کر دیا اس واقعہ کے بعد معاویہ بن خدیج الکندی السکونی محمد بن ابی بکر کے مقابلہ پر کھڑے ہو گئے اور لوگوں کو خون عثمان رضی کے قصاص کی دعوت دی۔ بہت سے لوگ معاویہ بن خدیج کے پاس جمع ہو گئے اور پورے مصر میں محمد بن ابی بکر کے خلاف بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کو جب یہ اطلاع ملی کہ اہل مصر محمد کے خلاف ہو گئے ہیں اور انھیں اس پر اعتماد نہیں اس وقت انھوں نے فرمایا مصر کی حکومت کے لئے دو ہی شخص لائق ہیں ایک تو قیسؓ بن سعدؓ جسے ہم نے وہاں سے معزول کیا ہے اور دوسرا مالک بن الحارث یعنی اشتر حضرت علیؓ جب صفین سے لوٹے تھے تو اشتر کو جزیرہ اس کی گورنری پر واپس بھیجدیا تھا اور جب قیسؓ علیؓ کے پاس پہنچے تو حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا تم اس وقت تک میرے ساتھ رہو جب تک ہم حکومت کے معاملات سے فارغ نہیں ہو لیتے تم اس وقت تک پولیس آفیسر رہو گے الغرض قیسؓ حضرت علیؓ کے ساتھ پولیس آفیسری کے عہدے پر کوفہ میں مقیم رہے جب مصر کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو حضرت علیؓ نے مالک بن الحارث الاشتر کو خط تحریر کیا وہ اس وقت نصیبین میں مقیم تھا اس خط میں تحریر کیا۔

اما بعد تو ان لوگوں میں سے ہے جن کے ذریعہ میں اقامت دین کی خدمت انجام دیتا اور گناہ گاروں کی نخوت کا قلع قمع کرتا ہوں اور تجھ جیسے شخص کے ذریعہ میں خوفناک سرحدوں کی حفاظت کرتا ہوں میں نے محمد کو مصر کا عامل بنایا تھا اس کے خلاف باغیوں نے بغاوت کر دی ہے ابھی وہ ایک نوجوان لڑکا ہے جسے جنگ کا کوئی تجربہ نہیں اور نہ دیگر امور کا کوئی تجربہ رکھتا ہے تم میرے پاس چلے آؤ تاکہ مصر کے معاملہ میں مناسب طور پر غور کر سکیں اور اپنی جگہ پر اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایسے شخص کو چھوڑ آؤ جس پر تمھیں اعتماد ہو اور جو تمھارے ساتھیوں کے ساتھ بہتر سلوک کر سکے

اشتر کی مصر کو روانگی

مالک اشتر حضرت علیؓ کے پاس پہنچا۔ اس سے حضرت علیؓ نے مصر کی تمام حالت بیان کی اور وہاں کے باشندوں کی بغاوت کا بھی اظہار کیا اور فرمایا تیرے علاوہ کوئی شخص وہاں کی حکومت کا اہل نہیں تجھ پر اللہ رحم کرے تو فوراً مصر چلا جا تجھے کسی نصیحت کی بھی ضرورت نہیں اس لئے کہ مجھے تیری رائے پر بھروسہ ہے اہم امور میں اللہ سے مدد طلب کرنا اور اہل مصر پر سختی کے ساتھ نرمی بھی کرنا اور جہاں تک ممکن ہو ان پر مہربانی کرنا اور اگر سختی کے بغیر کام نہ چلے تو خوب سختی کرنا۔

اشتر کی ہلاکت

راوی کہتا ہے کہ اشتر نے حضرت علیؓ کے پاس سے واپس آ کر مصر روانگی کی تیاری کی امیر معاویہؓ کے جاسوسوں نے انھیں جا کر اس کی اطلاع دی کہ علیؓ نے مصر کی حکومت اشتر کو دی ہے امیر معاویہؓ چونکہ مصر پر نگاہیں لگائے ہوئے تھے اس لئے انھیں اشتر کی امارت بہت شاق گزری وہ جانتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ اگر اشتر مصر پہنچ گیا تو وہ محمد بن ابی بکر سے زیادہ سخت ثابت ہوگا امیر معاویہؓ نے ذمیوں میں سے ایک افسر خراج کو کہلوا کر بھیجا کہ اشتر کو مصر کی حکومت سونپی گئی ہے اگر تو اس کا کام تمام کر دے تو تو جب تک زندہ رہے گا میں تجھ سے خراج نہ لونگا جہاں تک ممکن ہو تو اسے کسی حیلہ سے ختم کر دے یہ سن کر یہ افسر خراج بحیرۂ قلزم پر آیا اور وہاں قیام کیا ادھر اشتر عراق سے مصر کی جانب چلا جب بحیرۂ قلزم پر پہنچا تو اس افسر خراج نے اس کا استقبال کیا اور کہا آپ کے ٹھہرنے کے لئے یہ جگہ حاضر ہے اور کھانا اور چارہ سب کچھ حاضر ہے میں ایک ذمی شخص ہوں اشتر نے اس کے یہاں قیام کیا ایک دہقان اشتر کی سواری کے لئے چارہ اور اشتر کے لئے کھانا لے کر آیا جب یہ کھانے سے فارغ ہوگیا تو وہ ایک شہد کا گلاس لے کر آیا جس میں اس نے زہر ملا رکھا تھا اس دہقان نے وہ گلاس پینے کے لئے اشتر کو دیا اشتر نے وہ گلاس لے کر پیا اور پیتے ہی جان دیدی۔

امیر معاویہؓ شامیوں سے کہا کرتے تھے کہ علیؓ نے اشتر کو مصر روانہ کیا ہے تم اللہ سے دعا کرو کہ اللہ تمھیں اس سے بچائے شامی روزانہ اللہ سے اشتر کے لئے بددعا کرتے چند روز بعد جس شخص نے اشتر کو زہر دیا تھا وہ امیر معاویہؓ کے پاس گیا اور انھیں اشتر کی ہلاکت کی خبر سنائی امیر معاویہؓ نے اس خوشی میں لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ ۔ ۔ علیؓ کے دو داہنے ہاتھ تھے جس میں سے ایک ہاتھ صفین کے روز کاٹ دیا گیا تھا یعنی عمارؓ اور دوسرا ہاتھ آج کاٹ دیا گیا ہے یعنی اشتر۔

مصریوں کے نام حضرت علیؓ کا خط

ابو مخنف نے فضیل بن خدیج کے ذریعہ اشتر کے غلام کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب اشتر ہلاک ہوگیا تو ہمیں اس کے سامان میں سے حضرت علیؓ کا ایک خط ملا جو مصریوں کے نام تھا۔ اس میں تحریر تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین علیؓ کی جانب سے اس مسلمان جماعت کی جانب جس نے زمین میں اللہ کی نافرمانی کر کے اللہ کا غضب مول لیا اور نیک و بد ہر قسم کے لوگوں پر ظلم کو عام کیا اب ایسا کوئی حق باقی نہیں ہے جس کے ذریعہ آرام حاصل کیا جاتا ہو اور منکرات کا یہ حال ہے کہ اس سے قطعاً روکا نہیں جاتا تم پر سلام ہو۔ میں تمھارے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ امابعد میں تمھارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس اللہ کے بندوں میں ایک ایسا بندہ بھیج رہا ہوں جو خوف کے زمانے میں راتوں کو قطعاً نہیں سوتا اور وجود دشمنوں سے قطعاً نہیں گھبراتا جو کفار کے لئے آگ کی جلن سے بھی زیادہ سخت ہے اور وہ مذحج کا بھائی مالک بن الحارث ہے اس کی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو کیونکہ وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے نہ تو اس کی مار کمزور ہے اور نہ اسکی دھار کند ہے اگر وہ تمھیں آگے بڑھنے کا حکم دے تو تم آگے بڑھو اور پیچھے ہٹنے کا حکم دے تو پیچھے ہٹو کیونکہ وہ میرے حکم کے بغیر نہ آگے بڑھتا ہے اور نہ پیچھے ہٹتا ہے میں نے تمھاری بھلائی کے لئے تمھارے پاس اسے بھیج کر اپنے اوپر ترجیح دی ہے اور تمھارے دشمنوں کے مقابلہ میں ایک سخت جان کو روانہ کیا ہے اللہ تعالٰے تمھیں ہدایت کے ذریعہ برائی سے محفوظ رکھے اور تمھیں ایمان ویقین پر ثابت قدم رکھے۔ والسلام

محمد بن ابی بکر کے نام مراسلہ

جب محمد کو اس کی اطلاع ملی کہ حضرت علیؓ نے اشتر کو روانہ کیا ہے تو یہ محمد کو بہت ناگوار گزرا۔ حضرت علیؓ نے اسے ایک مراسلہ تحریر کیا اور یہ اس وقت تحریر کیا گیا جب اشتر ہلاک ہوا لیکن اس کی ہلاکت کی اطلاع ابھی حضرت علیؓ کو نہیں پہنچی تھی اور اس مراسلہ کے تحریر کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت علیؓ کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ محمد اشتر کے بھیجنے کی وجہ سے ناراض ہے حضرت علیؓ نے اسے لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین علیؓ کی جانب سے محمد بن ابی بکر کے نام۔ تجھ پر سلام ہو۔　　مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تیری جگہ جو میں نے اشتر کو روانہ کیا ہے تم اس پر ناراض ہو اور اگر تو جنگ میں جلدی نہ کرتا تو میں اشتر کو نہ بھیجتا اور نہ میں تیری اس کوشش میں تجھ پر کوئی زیادتی کرتا۔ اگر میں نے تجھے تیرے عہدے سے معزول کر دیا ہے تو گھبرانے کی بات نہیں میں تجھے ایسی جگہ کی حکومت دوں گا جس میں تجھے مشقت زیادہ نہ ہو اور مصر سے زیادہ وہاں کی حکومت تجھے پسند ہو جس شخص کو میں نے اب مصر کا گورنر بنایا ہے وہ ہمارا مخلص دوست ہے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلہ میں بہت سخت ہے اس نے زمانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو خوب دیکھا ہے وہ اپنے مقامات کی خوب حفاظت کر سکتا ہے ہم اس سے راضی ہیں اللہ بھی اس سے راضی ہو اور اللہ اس کے ثواب میں اضافہ فرمائے اور اسے اچھا ٹھکانا عطا فرمائے تو اپنے دشمن کے مقابلہ پر ثابت قدم رہ اور ہر طرح جنگ کے لئے تیار ہو جا انھیں اپنے رب کے حکم کی جانب حکمت اور اچھے طریقہ پر دعوت دے اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کر اسی سے امداد طلب کر اور ہر وقت اس سے ڈرتا رہ وہ تیرے اہم کاموں میں تجھے کفایت کرے گا اور تیری حکومت میں تیری مدد فرمائے گا اللہ ہماری اور تمہاری اپنی رحمت سے ان امور میں مدد فرمائے جنھیں ہم نے ابھی حاصل نہیں کیا ہے۔ والسلام

محمد بن ابی بکر کا جواب

محمد بن ابی بکر کو حضرت علیؓ کا خط ملا تو اس نے خط پڑھ کر یہ جواب تحریر کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین کی جانب محمد بن ابی بکر کی طرف سے۔ آپ پر سلام ہو۔ میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میرے پاس امیر المومنین کا خط پہنچا میں نے اسے خوب غور سے پڑھا اور جو کچھ امیر المومنین نے تحریر کیا تھا اسے خوب سمجھ لیا اور لوگوں میں امیر المومنین کے حکم پر مجھ سے زیادہ خوشی سے چلنے والا کوئی نہیں نہ امیر المومنین کے دشمنوں کے مقابلہ میں مجھ سے زیادہ کوئی سخت ہے اور نہ ان کی حکومت میں مجھ سے زیادہ مہربان۔

میں لشکر کے گرد دشمن کے مقابلہ پر نکلا اور ان لوگوں کے علاوہ جو ہم سے جنگ آزما ہیں یا ان کی دشمنی ظاہر ہے میں نے سب کو امان دی ہے میں امیر المومنین کے حکم کا متبع اور اس پر عامل ہوں میں امیر المومنین کے حکم کا متلاشی اور اس کا سختی سے پابند ہوں اور ہر حال میں اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ والسلام

فتح مصر کے لئے امیر معاویہؓ کی کوششیں

ابو مخنف نے ابو جہضم الازدی کے ذریعہ عبد اللہ بن حوالۃ الازدی کا یہ بیان نقل کیا ہے شامی جب مقام صفین سے لوٹے تو پہلے تو وہ اس بات کا انتظار کرتے رہے کہ حکمین کیا فیصلہ دیتے ہیں جب حکمین اپنا اختلافی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ سنا کر واپس ہو گئے تو اہل شام نے امیر معاویہؓ کی خلافت پر بیعت کر لی جس سے امیر معاویہؓ کی قوت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا اور عراقیوں نے حضرت علیؓ سے اختلاف کیا جس سے حضرت علیؓ کی قوت میں روز بروز کمی ہوتی گئی۔

امیر معاویہؓ کی نگاہ میں مصر سے زیادہ کسی ملک کی حیثیت نہ تھی اسی وجہ سے وہ وہاں کے باشندوں کو ہر وقت ڈراتے رہتے تھے کیونکہ مصر ان کے قریب واقع تھا وہ یہ بھی جانتے تھے کہ مصریوں کی اکثریت شدت سے حضرت عثمانؓ کی رائے کی حامی ہے اور وہاں ایک جماعت ایسی موجود ہے جو حضرت عثمانؓ کے قتل کو برا سمجھتی اور حضرت علیؓ کی مخالف ہے۔

امیر معاویہؓ کا مقصد یہ تھا کہ اگر وہ مصر پر غالب آگئے تو علیؓ پر غلبہ حاصل کرنا آسان ہے کیونکہ مصر کا خراج اور اس کی آمدنی بہت زیادہ ہے۔ امیر معاویہؓ نے ان تمام قریشیوں کو جمع کیا جو ان کے ساتھ تھے یعنی عمروؓ بن العاص حبیبؓ بن مسلمہ، بسرؓ بن ابی ارطاۃ، ضحاک بن قیسؓ، عبدالرحمٰن بن خالدؓ بن الولید۔ قریشیوں کے علاوہ ابو الاعورؓ عمرو بن سفیان السلمی، حمزۃ بن مالک الہمدانی اور شرجیل بن السمط الکندی کو بھی طلب کیا گیا جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو امیر معاویہؓ نے ان سے فرمایا تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے تمھیں کس کام کے لئے بلایا ہے۔ میں نے تمھیں ایک ایسے کام کے لئے طلب کیا ہے جس کے لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ اس کام میں میری امداد فرمائے۔

ان سب لوگوں نے یا کسی ایک خاص شخص نے جواب دیا اللہ تعالےٰ نے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرمایا۔ ہمیں کیا معلوم کہ آپ کا کیا ارادہ ہے۔

عمروؓ۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ ان بہت سے شہروں کے خراج نے امیر کو پریشان کر رکھا ہے یہ شہر وہ ہیں جن کا خراج بھی بہت زیادہ ہے جن کی آبادی بھی بکثرت ہے آپ کا سب سے اہم کام یہی ہے اور اسی لئے آپ نے ہمیں جمع کیا ہے تو پھر جلد ارادہ کیجئے اور آگے بڑھئے اس میں بہترین وہی رائے ہے جو آپ کی رائے ہو جنگ شروع کرنے میں آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی عزت ہے اس طرح دشمن اور آپ کے مخالفین ذلیل و خوار ہوں گے۔

معاویہؓ۔ اے عمروؓ بن العاص تو جس کام کو اہم سمجھتا ہے میں بھی اسی کام کو اہم سمجھتا ہوں اور عمروؓ ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العاص اس کام کو اس لئے اہم سمجھتے تھے کہ جب انھوں نے حضرت علیؓ کے مقابلہ میں امیر معاویہؓ کا ساتھ دینے کی بیعت کی تھی تو اسی شرط پر بیعت کی تھی کہ مصر عمروؓ بن العاص کو دیا جائے گا اور جب تک عمروؓ زندہ رہیں گے مصر ان کی حکومت میں شامل ہوگا۔

معاویہؓ:۔ عمروؓ نے ایک خیال ظاہر کیا اور اسے ثابت کر دکھایا۔

اصحاب معاویہؓ:۔ لیکن ہم اس ارادے سے واقف نہیں ہیں۔

معاویہؓ:۔ ابو عبداللہؓ نے جو کہا ہے معاملہ وہی ہے۔

عمروؓ:۔ میں ابو عبداللہؓ ہوں۔ اور سب سے بہتر گمان وہ ہوتا ہے جو یقین کے قریب ہو۔

امیر معاویہؓ کا خطبہ

اس کے بعد معاویہؓ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا۔

تم نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے دشمنوں کے مقابلہ پر جنگ کے دوران تمھاری کس طرح مدد فرمائی یہ لوگ یہ خیال لے کر آئے تھے کہ ذرا سی دیر میں تمھاری گردنیں اتار لیں گے اور تمھارے شہر ویران کر دیں گے ان کا خیال یہ تھا کہ تم ان کے ہاتھوں میں آسانی سے آجاؤ گے لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے غصہ میں لوٹا دیا اور جو وہ چاہتے تھے اس میں سے ذرا سی بھی بھلائی انھیں حاصل نہیں ہوئی پھر ہم نے ان سے اللہ کی طرف فیصلہ طلب کیا حکم نے ان کے مقابلہ میں ہماری موافقت میں فیصلہ دیا پھر اللہ نے ہماری قوت کو جمع فرمایا اور ہمارے درمیان اصلاح اور محبت پیدا فرمائی اور مخالفین کو آپس میں ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا وہ باہم متفرق ہو گئے اور ایک دوسرے کے کفر کی گواہی دینے لگے اور باہم ایک دوسرے کا خون بہانے لگے خدا کی قسم مجھے یقین ہے کہ یہ خلافت میرے لئے مکمل ہو کر رہے گی میرا خیال ہے کہ میں اہل مصر سے کسی قسم کا حیلہ کروں۔ تم لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

عمروؓ:۔ آپ نے جو مجھ سے سوال کیا تھا میں نے اس کا جواب دیدیا اور جو کچھ آپ سے میں نے سنا اسکی جانب اشارہ بھی کر دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاویہ رضی اللہ عنہ :- عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک پختہ بات تو بتادی ہے لیکن اسے کھول کر بیان نہیں کیا یہ بتاؤ کہ میں اس کام کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کروں۔

عمرو رضی اللہ عنہ :- میں یہ اشارتاً پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے میرا خیال یہ ہے کہ آپ ایک زبردست لشکر روانہ فرمائیں اس پر ایک ایسا امیر معین کریں جو پختہ عقل کا مالک ہو اور جنگ میں ماہر تاکہ لوگ اس کے پاس آکر پناہ لے سکیں اور اس پر بھروسہ کر سکیں وہ مصر پہنچ کر اسکی حدود میں داخل ہو جائے اس کے پاس وہ تمام لوگ جمع ہو جائیں گے جو مصر میں ہمارے ہم خیال ہیں اس طرح ہم وہاں اپنے دشمنوں پر غالب آجائیں گے۔ جب آپ کا یہ لشکر اور آپ کے وہ جنگ کے لائق شیعہ جو مصر میں موجود ہیں یکجا جمع ہو جائیں گے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی امداد فرمائے گا اور آپ کے لشکر کو غالب کرے گا۔

معاویہ رضی اللہ عنہ :- کیا اس کے علاوہ تمہارے نزدیک اور کوئی تدبیر نہیں جس پر عمل کیا جا سکے۔

عمرو رضی اللہ عنہ :- نہیں میرے نزدیک کوئی اور تدبیر نہیں۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگی تدبیر

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے نزدیک تو اور ہی تدبیر ہے وہ یہ کہ مصر میں جتنے بھی ہمارے شیعہ موجود ہیں ہم انھیں خطوط تحریر کریں کہ تم اپنی بات پر ثابت قدم رہو اور انھیں یہ امید دلائی جائے کہ ہم عنقریب تمھاری مدد کے لئے آنے والے ہیں اور دشمنوں کو صلح کی دعوت دی جائے اور انھیں انعامات کی تمنائیں دلائی جائیں اور جنگ سے ڈرایا جائے اگر یہ لوگ جنگ کے بغیر اسی طرح ہم سے صلح کر لیتے ہیں تو اس سے بہتر کوئی بات نہیں ورنہ آخر میں مجبوراً جنگ تو کرنی پڑے گی اے عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص تو فیصلہ میں بہت جلد باز ہے اور میں فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کرتا ہوں

عمرو رضی اللہ عنہ :- تو پھر اللہ نے آپ کے دل میں جو رائے قائم کی ہے اسی پر عمل کیجیے۔ خدا کی قسم میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ایک نہ ایک روز مصریوں سے جنگ کرنی ہوگی۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مسلمہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ بن خدیج کے نام خط

اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسلمہ رضی اللہ عنہ بن مخلد الانصاری اور معاویہ رضی اللہ عنہ بن خدیج کو خط تحریر کیا یہ دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالف تھے۔ خط کے الفاظ یہ تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ تعالےٰ نے تمھیں ایک بڑے کام کے لئے کھڑا کیا ہے جس کا اجر بھی بہت بڑا ہے جس سے تمھارا نام بھی روشن ہوگا اور تم اس کے ذریعہ مسلمانوں میں عزت حاصل کر سکو گے اور وہ خلیفہ مظلوم کے خون کا بدلہ لینا ہے اور تمھارا اللہ کی خاطر اس پرغصہ ہونا کہ کتاب اللہ کے حکم کو کیسے ترک کیا گیا اور تمھارا باغیوں اور سرکشوں سے جہاد کرنا یہ وہ افعال ہیں جن پر تمھیں رضائے خداوندی کی بشارت ہو اللہ کے دوستوں کی مدد میں جلدی کرو جہاں تک دنیا اور حکومت کا تعلق ہے اس میں تم دونوں ہمارے شریک کار رہو گے اور جو شئے تم پسند کر دگے وہ تمھیں دی جائے گی اور تمھارے فیصلہ کے مطابق تمھارا پورا پورا حق ادا کیا جائے گا تم اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر ثابت قدم رہو اور ساتھیوں کو بھی ثابت قدمی کی تلقین کرو اور پشت پھیرنے والے کو اپنی حفاظت اور اپنے خیالات کی دعوت دو۔ عنقریب تمھاری مدد کے لئے لشکر روانہ کیا جائے گا تم دونوں ہر شئے کو ختم کر کے پھینک دو جسے تم برا خیال کرو اور ہر اس شئے کو مٹا دو جسے تم ذلت کے قابل سمجھو۔ والسلام

امیر معاویہؓ نے یہ خط تحریر کر کے اسے اپنے ایک غلام سبیع نامی کے ہاتھ مصر روانہ کیا۔ سبیع یہ خط لے کر مصر روانہ ہوا اور وہاں مسلمہؓ اور معاویہؓ کے پاس پہنچا اسوقت محمد بن ابی بکر مصر کا امیر تھا اور ان لوگوں نے اس سے جنگ کے انتظامات کر رکھے تھے لیکن جس روز قاصد وہاں پہنچا اس وقت تک جنگ شروع نہ ہوئی تھی قاصد نے امیر معاویہؓ کے دونوں خط مسلمہؓ بن مخلد کو دیئے مسلمہؓ نے معاویہؓ بن خدیج کا خط قاصد کو دے کر کہا اسے ابن خدیج کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ بھی پڑھ لے پھر میرے پاس آنا میں تمھیں اپنی جانب سے بھی اس خط کا جواب دوں گا اور ابنؓ خدیج کی جانب سے بھی جواب دوں گا قاصد یہ خط لے کر ابنؓ خدیج کے پاس گیا ابن خدیج نے خط پڑھا جب وہ خط پڑھ کر فارغ ہوچکا تو قاصد نے کہا کہ مسلمہؓ بن مخلد نے مجھے حکم دیا ہے کہ یہ خط میں اس کے پاس آپ کے پڑھنے کے بعد واپس لے آؤں تاکہ وہ اپنی جانب سے اور آپ کی جانب سے اس کا جواب دے سکے ابن خدیج نے یہ خط واپس دیدیا اور کہا مسلمہؓ سے جاکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھو کہ اس کا جواب دیدے۔ قاصد خط لے کر مسلمہ کے پاس آیا۔

مسلمہ رضی اللہ عنہ کا جواب

مسلمہؓ بن مخلد نے اپنی اور معاویہؓ بن خدیج کی جانب سے یہ جواب تحریر کیا۔ یہ ایسا کام ہے جس پر ہم نے اپنی جانیں لگادی ہیں اور اس میں اللہ کے حکم کی اتباع کی ہے یہ ایک ایسا کام ہے جس میں ہم اپنے پروردگار سے ثواب کے امیدوار ہیں ہمیں خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ہمارے مخالفوں کے مقابلہ پر ہماری مدد فرمائے گا اور ان لوگوں پر اپنا عذاب نازل کرے گا جنھوں نے ہمارے امام کے قتل میں کسی قسم کا حصہ لیا ہے اور ہمارے جہاد فی سبیل اللہ میں رکاوٹ ڈالی ہے ہمارا تو فیصلہ یہ ہے کہ جتنے بھی باغی ہماری سرزمین میں موجود ہیں ہم ان سب کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کریں اور ان کی جگہ عادل و منصف لوگوں کو یہاں آباد کیا جائے آپ نے جو اپنی حکومت و دنیا میں برابری کی امید دلائی ہے تو خدا کی قسم یہ ایک ایسا کام ہے جس کا کوئی صلہ نہیں اور نہ ہم کسی صلہ کے خواستگار ہیں پس ہماری تو صرف اتنی تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا مطلوب پورا فرمائے اور ہماری آرزوئیں ہمیں عطا فرمائے کیونکہ دنیا و آخرت اللہ رب العالمین کے لئے ہے اور وہ اپنی مخلوقات میں سے ایک بڑے عالم کو دنیا و آخرت بیک وقت عطا فرماتا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں فرماتا ارشاد ہے

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝　　پس اللہ انھیں دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کرے گا اور اللہ نیک کام کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

آپ فوراً اپنی سوار اور پیدل فوج روانہ کیجئے کیونکہ دشمن نے ہم سے جنگ شروع کردی ہے اور ہماری تعداد بہت قلیل ہے اب وہ کل صبح ہمیں ڈرائیں گے اور ہم ان سے ٹکرائیں گے　اللہ نے آپ کے پاس سے مدد بھیجی دی تو اللہ تعالیٰ انھیں فتح دے گا اور اللہ کے علاوہ کسی میں کسی قسم کی طاقت و قوت نہیں اور ہمارے لئے اللہ کافی ہے۔

عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کی مصر کو روانگی

راوی کہتا ہے کہ یہ خط امیر معاویہؓ کے پاس اس وقت پہنچا جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ فلسطین میں مقیم تھے انھوں نے ان لوگوں کو بلایا جو پہلے مشورہ میں شریک تھے سب نے یہی رائے دی کہ آپ فوراً ایک لشکر روانہ کیجئے شاید اللہ تعالےٰ آپ کو فتح عطا فرمائے۔ امیر معاویہؓ نے فرمایا اے ابو عبداللہ یعنی عمروؓ بن العاص تیاری کرو راوی کہتا ہے کہ معاویہؓ نے عمروؓ بن العاص کے ساتھ چھ ہزار لشکر روانہ کیا اور امیر معاویہؓ انھیں رخصت کرنے کے لئے کچھ دور تک ساتھ گئے۔ اور انھیں رخصت کرتے وقت فرمایا

"اے عمروؓ میں تجھے اللہ سے ڈرنے اور لوگوں پر نرمی کرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ اس میں برکت ہے اور درگزر کرنے اور فیصلہ میں جلدی نہ کرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ جلد بازی شیطان کی جانب سے ہوتی ہے جو شخص تم سے عذر کرے تم اس کا عذر قبول کرو اور جو پشت پھیر کر بھاگے اس سے درگزر کرو اگر دشمن اس بات کو قبول کریگا تو بہت اچھا کرے گا اور اس کیلئے بہتر ہوگا اگر تب بھی وہ اطاعت سے انکار کرے تو یاد رکھو کہ اپنا رعب و داب اس وقت دکھایا جاتا ہے جبکہ کوئی عذر باقی نہ رہے انھیں دلیل سے سمجھاؤ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور لوگوں کو صلح اور جماعت کے اتحاد کی دعوت دو کیونکہ جب تو غالب آجائے گا تو یہی لوگ تیرے مددگار ہوں گے تیرے پاس جو کچھ بھی مال و دولت ہو وہ لوگوں پر قربان کردے اور تمام لوگوں سے نیک سلوک کر۔"

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد عمروؓ نے کوچ کیا حتیٰ کہ ادنائے مصر میں جاکر ٹھہرے مصر میں حضرت عثمانؓ کے جتنے بھی حامی تھے وہ سب ان کے پاس جمع ہو گئے۔ عمروؓ انھیں لئے ٹھہرے رہے۔

محمد بن ابی بکر کے نام عمروؓ بن العاص کا خط

اس کے بعد عمروؓ بن العاص نے محمد کے نام ایک خط تحریر کیا۔

"امابعد۔ اے ابن ابی بکرؓ بہتر یہ ہے کہ تم مجھ سے اپنی جان بچالو کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میرے ہاتھ سے ایک ناخن بھی لگے ان شہروں کے باشندے تمھارے خلاف مجتمع ہو چکے ہیں انھوں نے تمھارے حکم کو چھوڑ دیا ہے اور تمھاری اتباع پر نادم ہیں اگر وہ بظاہر تم سے اپنی تابعداری کا اظہار بھی کرتے ہیں تو ان کے پیٹ میں کچھ اور ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ تم مصر چھوڑ کر چلے جاؤ میں تمھارا ناصح ہوں بدخواہ نہیں۔ والسلام"

محمد کے نام امیر معاویہؓ کا خط

عمروؓ بن العاص نے محمد بن ابی بکر کے پاس وہ خط بھی روانہ کر دیا جو امیر معاویہؓ نے محمد کے نام تحریر کیا تھا۔ اس میں تحریر تھا۔

باغی کی کینہ پروری اور ظلم کا ایک بہت بڑا وبال نازل ہوتا ہے یاد رکھو کہ حرام خون کو بہانے والا دنیا میں ہرگز سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور انجام کار آخرت میں بھی اس کے لئے سزا باقی رہتی ہے ہم دنیا میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھ سے زیادہ حضرت عثمانؓ کا باغی ان کی برائیاں کرنے والا اور تجھ سے زیادہ ان کا مخالف ہو تو نے دوسروں کے ساتھ مل کر ان کے خلاف بغاوت کی اور دیگر قاتلین کے ساتھ مل کر ان کا خون بہایا کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ میں تیری جانب سے سویا ہوا ہوں یا میری جانب سے قطعاً غافل ہوں کہ تو آ کر ان شہروں پر اپنی حکومت چلاتا ہے جہاں کہ تیرا حکم نافذ ہوتا ہے اور جہاں کے اکثر باشندے تیرے مددگار ہیں یہ لوگ میری رائے سے متفق اور میرے اشارے کے منتظر ہیں مجھے تیرے مقابلہ میں مدد کے لئے پکارتے ہیں میں نے تیرے مقابلے کے لئے ایک جماعت بھیجدی ہے جو تیرا گلا گھونٹ دے گی اور تیرا خون پی لے گی وہ تجھ سے جنگ کرنا اللہ کی رضامندی کا سبب سمجھتے ہیں ان لوگوں نے اللہ سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ تیرا مثلہ کریں گے (یعنی تیرے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹیں گے) اور اگر اہل مصر میں سے تیرے قتل کے علاوہ کوئی اور معاملہ درپیش نہ ہوتا تو میں تجھے ہرگز خوف میں مبتلا نہ کرتا اگرچہ میں پسند تو یہی کرتا ہوں کہ یہ لوگ تیرے ظلم اور عثمانؓ کی عداوت اور اس روز کے جرم میں جس روز تو نے اپنی تلوار سے عثمانؓ کی گدی اور گردن کے درمیان وار کیا تھا تجھے قتل کر دیں لیکن میں کسی قریشی کا مثلہ کرنا بہتر نہیں سمجھتا اور تو خواہ کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تجھ سے بدلہ لئے بغیر تجھے نہ چھوڑے گا۔ والسلام۔"

ابن ابی بکر کا حضرت علیؓ کے نام خط محمد نے یہ دونوں خط لپیٹ کر حضرت علیؓ کے پاس روانہ کر دیئے اور ایک خط اپنی جانب سے تحریر کر کے ساتھ میں روانہ کیا۔

"اما بعد۔ ابن العاصؓ مصر کی سرزمین میں داخل ہو چکا ہے اور مصر میں جو لوگ معاویہؓ کے ہم خیال تھے ان میں سے اکثر لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے ہیں وہ لشکر لئے ہوئے جب خراب میں مقیم ہے میرے ساتھیوں میں سے بعض لوگ پھسل چکے ہیں اگر آپ کو سرزمین مصر کی کوئی حاجت ہے تو فوراً سوار دستوں اور مال سے میری مدد کیجئے۔ والسلام علیک"

حضرت علیؓ کا جواب حضرت علیؓ نے اس خط کا یہ جواب تحریر فرمایا

"اما بعد۔ مجھے تیرا خط موصول ہوا جس میں تو نے یہ ذکر کیا ہے کہ ابن العاصؓ مصر کی سرزمین داخل ہو چکا ہے اور خراب میں لشکر لئے ہوئے ٹھہرا ہوا ہے اور جو لوگ مصر میں اس کے ہم خیال تھے وہ اس کے پاس جمع ہو گئے ہیں اور وہ لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہو گئے ہیں جو تجھے بہتر سمجھتے تھے اور جو لوگ تیری رائے کے حامی تھے ان میں سے کچھ پھسل گئے ہیں لیکن تو ہرگز نہ پھسلنا خواہ تیرے شہر کے محافظ بھی کیوں نہ پھسل جائیں اپنے پاس اپنے حامیوں کو جمع کرلے اور اپنے ساتھ کنانہ بن بشر کو ملالے جو جنگی سخاوت اور جنگ میں مشہور ہے میں تیری مدد کے لئے ہر گھاٹی سے آدمی بھیج رہا ہوں اپنے دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدم رہ اور اپنی رائے پر قائم رہ اور ان سے جنگ کر اور ان کے مقابلہ میں ثابت قدم رہ کر اور ثواب کا امیدوار بن کر جہاد کر اگرچہ تیری جماعت تھوڑی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اللہ تعالیٰ تھوڑوں کو عزت دیتا اور زیادہ کو ذلیل کرتا ہے ۔ میں نے فاجر بن فاجر معاویہؓ اور فاجر ابن الکافر یعنی عمروؓ بن العاص (اعیاذاً باللہ) کا خط پڑھا یہ دونوں خدا کی نافرمانی کو محبوب رکھتے ہیں اور حکومت میں رشوت قبول کرنے والوں کو اپنے ساتھ ملاتے اور دنیا میں منکر کام کرتے ہیں انھوں نے اپنی فطرت کے مطابق دنیا سے فائدہ حاصل کیا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنی فطرت کے مطابق دنیا سے فائدہ حاصل کیا تھا تو ان کی دھمکیوں اور ان کی لالچ سے اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لینا تو ان کو اچھی طرح جواب دے اگرچہ تو ان کو پورے طور پر جواب نہیں دے سکتا لیکن تو خود جو مناسب سمجھتا ہو وہ جواب دیدے ۔ والسلام ۔"

ابن ابی بکر کا امیر معاویہؓ کو جواب ابو مخنف نے محمد بن یوسف بن ثابت الانصاری کے ذریعہ مدینہ کے ایک شیخ سے نقل کیا ہے کہ محمد بن ابی بکر نے امیر معاویہؓ کے خط کا جواب ان الفاظ میں تحریر کیا ۔

" اما بعد ۔ تمھارا خط مجھے ملا جس میں تم نے عثمانؓ کے معاملہ کا ذکر کیا ہے میں قتل عثمانؓ کا تم سے کوئی عذر نہیں کرتا تم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے مقابلے سے گریز کروں گویا تم مجھے نصیحت کرنا چاہتے ہو اور تم نے مجھے مثلہ کرنے سے خوف دلایا ہے گویا تم مجھ پر بہت مہربان ہو میری آرزو تو یہ ہے کہ میں تم پر لشکر کشی کروں اور تمھیں مصیبت میں مبتلا کر دوں اگرچہ تمھاری کتنی ہی امداد کیوں نہ کی جائے اور خواہ تمام دنیا میں تمھاری حکومت کیوں نہ ہو میری عمر کی قسم کتنے ظالم اشخاص ہیں جن کی تم نے مدد کی ہے اور کتنے مومن ہیں جنھیں تم نے قتل کیا ہے اور جن کا تم نے مثلہ کیا ہے اور اللہ ہی کے پاس تم بھی لوٹ کر جاؤ گے اور یہ لوگ بھی لوٹ کر جائیں گے اور تمام کام اللہ ہی کے پاس لوٹ کر جائیں گے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور جو کچھ تم کہتے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد طلب کی جا سکتی ہے ۔ والسلام "

ابن ابی بکر کا عمروؓ بن العاص کے نام خط محمد بن ابی بکر نے عمروؓ بن العاص کے خط کا جواب ان الفاظ میں تحریر کیا ۔

" اے ابن العاصؓ تم نے اپنے خط میں جو کچھ ذکر کیا ہے میں نے اسے خوب سمجھ لیا ہے تو اپنے خیال میں یہ برا سمجھتا ہے کہ تیرے ہاتھوں مجھے ایک زخم بھی نہ لگے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو باطل پرست ہے تیرا یہ کہنا کہ تو میرا ناصح ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تجھ سے کینہ رکھتا ہوں تیرا یہ قول کہ اہل مصر نے میرا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے اور میری اتباع پر نادم ہیں تو در اصل ایسے لوگ تیرے اور شیطان رجیم کے دوست ہیں ہمیں اللہ رب العالمین کافی ہے اور ہم اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں جو عرش عظیم کا پروردگار ہے ۔"

محمد بن ابی بکر کی تقریر یہ خط پڑھ کر عمروؓ بن العاص لشکر لے کر آگے بڑھے اور انھوں نے مصر پر حملہ کا ارادہ کیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو محمد بن ابی بکر نے لوگوں کو خطبہ دیا اول خدا کی حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر کہا۔

"اے مسلمانوں اور مومنو! وہ قوم جو ہر حرمت کو توڑتی رہتی اور لوگوں کو گمراہی میں ڈالتی رہتی ہے اور فتنہ کی آگ بھڑکاتی رہتی ہے اور زبردستی حکومت پر قبضہ کرنا چاہتی ہے اس نے لوگوں میں تمہاری عداوت پیدا کر دی ہے اور تمہارے مقابلہ پر لشکر روانہ کئے ہیں اے اللہ کے بندو جو شخص مغفرت اور جنت کا طلب گار ہے تو وہ فوراً ان لوگوں کے مقابلہ پر چلے اور اللہ کی راہ میں ان سے جہاد کرے تم فوراً کنانہ بن بشر کے ساتھ ان کے مقابلہ پر جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔"

فریقین کی جنگ

راوی کہتا ہے کہ بشر بن کنانہ کے ساتھ دو ہزار آدمی جنگ کے لئے نکلے اور محمد بھی دو ہزار کا لشکر لے کر نکلا عمروؓ بن العاص کنانہ کے مقابلہ پر آئے اور کنانہ محمد بن ابی بکر کے مقدمۃ الجیش پر مامور تھا عمروؓ بن العاص کنانہ کی طرف بڑھے۔ جب کنانہ کے لشکر کے قریب پہنچے تو عمروؓ بن العاص نے اپنے لشکر کو بہت سے دستوں پر تقسیم کیا اور کنانہ کے مقابلہ میں یکے بعد دیگرے ایک ایک دستہ روانہ کرنا شروع کیا شامیوں کا جو دستہ بھی کنانہ کے سامنے آتا کنانہ اس پر اتنا سخت حملہ کرتا کہ اسے پیچھے دھکیلتا ہوا عمروؓ بن العاص تک پہنچا دیتا۔

عمروؓ بن العاص نے جب یہ صورت حال دیکھی تو معاویہ بن خدیج السکونی کو طلب کیا معاویہؓ اپنا لشکر لے کر آیا جو کثرت کے باعث سیاہ آندھی کی طرح معلوم ہوتا تھا انہوں نے کنانہ اور اس کے ساتھیوں کو گھیر لیا اور شامیوں نے بھی ہر جانب سے اس پر حملے شروع کر دیئے جب کنانہ نے یہ دیکھا کہ وہ اور اس کے ساتھی گھر چکے ہیں تو گھوڑے سے نیچے اتر گیا اس کے ساتھیوں نے بھی گھوڑے چھوڑ دیئے کنانہ اس وقت یہ آیت پڑھ رہا تھا۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ○	کسی جان میں یہ اختیار نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر مر جائے وہ بھی وقت معینہ پر اور جو شخص دنیا کا اجر چاہتا ہے ہم اسے دنیا کا اجر دیتے ہیں اور جو شخص آخرت کا اجر چاہتا ہے ہم اسے آخرت کا اجر دیتے ہیں اور شکر گزاروں کو اچھا بدلہ دیتے ہیں۔

وہ بہت دیر تک مخالفوں سے جنگ کرتا رہا حتیٰ کہ مارا گیا۔

محمد بن ابی بکر کا فرار

جب کنانہ مارا گیا تو عمروؓ بن العاص لشکر لے کر محمد بن ابی بکر کی جانب بڑھے لیکن محمد کے ساتھیوں کو کنانہ کے قتل کی خبر ملی تو سب ساتھ چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے اور محمد کے ساتھ اس کے ساتھیوں میں سے چند آدمی باقی رہ گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے جب محمد نے عمروؓ کو سامنے آتا دیکھا تو میدان سے بھاگا اور شہر کی گلیوں میں جان بچانے کے لئے بھاگتا رہا حتیٰ کہ ایک گلی کے نکڑ پر ایک ٹوٹا ہوا مکان نظر آیا اس میں جا کر چھپ گیا اور عمروؓ بن العاص فسطاط شہر میں داخل ہو گئے

محمد کی تلاش اور اس کی گرفتاری معاویہؓ بن خدیج نے چاروں طرف محمد کو تلاش کرنا شروع کیا حتیٰ کہ بازار میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور ان سے سوال کیا۔ تمہارے سامنے سے کوئی ایسا شخص گزرا ہے جسے تم برا سمجھتے ہو ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا۔ نہیں خدا کی قسم یہاں سے کوئی شخص نہیں گزرا مگر ہاں میں اس ویرانے میں اندر گیا تھا تو میں نے اس میں ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا اس پر ابن خدیجؓ نے کہا پروردگار کعبہ کی قسم یہ وہی شخص ہے یہ سب لوگ اس کی تلاش میں چلے اور اس ٹوٹے ہوئے مکان میں پہنچے اور وہاں سے محمد کو پکڑ کر باہر لائے۔ وہ پیاس سے مر رہا تھا۔ یہ لوگ اسے پکڑ کر فسطاط لے کر آئے۔

عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ کی سفارش جب عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ نے اپنے بھائی کو گرفتار دیکھا تو وہ بھاگ کر عمروؓ بن العاص کے پاس پہنچے عمروؓ اس وقت لشکر میں تھے حضرت عبدالرحمٰنؓ نے عمروؓ سے کہا کیا میرا بھائی اسی طرح بندھا ہوا قتل کر دیا جائے گا تم معاویہؓ بن خدیج کے پاس آدمی بھیج کر اس کے قتل سے روک دو عمروؓ بن العاص نے فوراً آدمی بھیجا کہ محمد کو میرے پاس لے کر آؤ معاویہؓ نے جواب میں کہلوایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم کنانہ کو قتل کر دو اور میں محمد بن ابی بکر کو چھوڑ دوں۔ افسوس۔

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ کیا تمہارے منکران سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے صحیفوں میں برأت لکھی گئی ہے

محمد بن ابی بکر قاتل عثمانؓ کا حشر محمد نے لوگوں سے کہا مجھے پانی پلا دو معاویہؓ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ مجھے کبھی ایک قطرہ پانی نہ پلائے اگر میں تجھے پانی پلاؤں تم نے عثمانؓ کو پانی پینے سے روک دیا تھا اور تم نے عثمانؓ کو روزے کی حالت میں جبکہ ان کا خون حرام تھا شہید کیا اللہ نے انھیں مہر لگا ہوا سونٹھ کا پانی پلایا خدا کی قسم اے ابن ابی بکر میں تجھے ضرور قتل کروں گا تجھے اللہ کھولتا ہوا پانی اور جہنمیوں کی پیپ پلائے محمد بن ابی بکرؓ نے جواب دیا اے جلاہن یہودیہ کے بچے تیری یہ آرزو ہرگز پوری نہ ہو گی یہ تو اللہ عز و جل کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے دوستوں کو پانی پلائے گا اور اپنے دشمنوں کو پیاسا مارے گا مثلاً تو اور تجھ جیسے اشخاص اور جو عثمانؓ سے محبت کرتے ہوں خدا کی قسم اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو تم سے میں یہ بات نہ سنتا۔

معاویہؓ بن خدیج نے محمد سے کہا کیا تو جانتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہوں۔ میں تجھے گدھے کی کھال میں سلوا کر پھر اسے آگ میں جلاؤں گا۔ محمد نے جواب دیا اگر تم میرے ساتھ یہ سلوک کرو گے تو ہمیشہ سے اللہ کے دوستوں کے ساتھ یہی سلوک ہوتا آیا ہے اور مجھے امید ہے کہ جو آگ تو مجھ پر جلائے گا اللہ اسے میرے لئے ٹھنڈی کر دیگا اور اسے سلامتی کا ذریعہ بنا دیگا جیسا کہ اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو ٹھنڈا کر دیا تھا اور اس آگ کو تجھ پر اور تیرے دوستوں پر اسی طرح دہکا دے گا جیسا کہ نمرود اور اس کے ساتھیوں پر دہکا دی تھی اللہ تجھے بھی آگ میں جلائے گا جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا (یعنی عثمانؓ) اور تیرے امیر معاویہؓ کو بھی آگ میں جلائے گا اور اسے بھی آگ میں جلائے گا (اس سے اشارہ عمروؓ بن العاص کی طرف تھا۔ تمہیں ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جو تم پر ہر وقت بھڑکتی رہے گی اور جب بھی وہ ہلکی ہو گی اللہ اسے اور بھڑکا دے گا۔

معاویہؓ نے کہا تو میں تجھے عثمانؓ کے قصاص میں قتل کر رہا ہوں۔

محمد نے جواب دیا تیرا عثمانؓ سے کیا تعلق۔ عثمانؓ نے ظلم پر عمل کیا اور قرآن کے حکم کو پس پشت ڈال دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○　　اور جو لوگ اللہ کے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔

ہم نے اسے اس جرم کی سزا دی اور اسے قتل کر دیا تو اور تجھ جیسے اشخاص جو اس کی تعریف کرتے ہیں تو اللہ نے چاہا تو وہ ہمیں اس کے قتل کے گناہ سے پاک رکھے گا اور تو اس کے گناہ میں اس کا شریک ہو گا اور تیرا انجام بھی اللہ وہی کرے گا۔

راوی کہتا ہے کہ اس سے معاویہؓ کو غصہ آ گیا اس نے آگے بڑھ کر محمد کو قتل کر دیا پھر اسے گدھے کی کھال میں لپیٹ کر آگ میں جلا دیا۔

حضرت عائشہؓ کا افسوس جب حضرت عائشہؓ کو محمد کے قتل کی خبر ملی تو انہیں اس کا بہت افسوس ہوا اس واقعہ کے بعد حضرت عائشہؓ ہر نماز کے بعد معاویہؓ اور عمروؓ کے لئے بددعا کرتیں۔ محمد کے قتل کے بعد حضرت عائشہؓ نے ان کی اولاد کو اپنے پاس رکھا اس طرح قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ نے ان کے پاس پرورش پائی (جو تمام تابعین میں مدینہ کے سب سے بڑے عالم ہیں)

واقدی کی روایت واقدی نے سوید بن عبدالعزیز، ثابت ابن عجلان کے ذریعہ قاسم بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ عمروؓ بن العاص چار ہزار لشکر لے کر گئے تھے جس میں ابوالاعور السلمیؓ اور معاویہؓ بن خدیج بھی شامل تھے مناۃ میں ان کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا اور سخت قسم کی جنگ ہوئی اور کنانہ بن بشر بن عتاب التجیبی مارا گیا جب محمد بن ابی بکر کے ساتھ کوئی جنگ کرنے والا باقی نہ رہا تو وہ بھاگ کھڑا ہوا اور ابن مسروق کی پہاڑی کے قریب پناہ لی معاویہؓ بن خدیج کو اس کا پتہ چل گیا معاویہؓ نے شہر کو جا کر گھیر لیا محمد نے اس سے جنگ کی اور لڑتا ہوا مارا گیا۔

واقدی کہتا ہے مسنات کی جنگ صفر ۳۸ھ میں ہوئی اور جنگ اذرح شعبان میں اسی سال میں ہوئی۔

عمروؓ بن العاص کا معاویہؓ کے نام خط ہم پھر ابو مخنف کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ جب محمد بن ابی بکر اور کنانہ بن بشر قتل کر دیئے گئے تو عمروؓ بن العاص نے معاویہؓ کو ان الفاظ میں خط تحریر کیا۔

"اما بعد۔ ہم محمد بن ابی بکرؓ اور کنانہ بن بشر سے ملے ان کے ساتھ اہل مصر کے کئی بڑے لشکر تھے ہم نے انہیں کتاب اللہ کے حکم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت رسول اللہ پر چلنے کی دعوت دی لیکن انھوں نے حق کو چھوڑا اور گمراہی میں مبتلا رہے ہم نے ان سے جہاد کیا اور اللہ نے ان کے مقابلہ پر ہماری امداد فرمائی اللہ نے ان کے چہروں اور پشتوں پر مارا ہم نے ان کے بازو توڑ دیئے اللہ نے محمد بن ابی بکرؓ، کنانہ بن بشر اور اس قوم کے بڑے بڑے گرگوں کو قتل فرما دیا۔ اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ والسلام علیک"

محمد بن ابی حذیفہ کا قتل

اسی سنہ میں محمد بن ابی حذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس قتل کیا گیا اہل سیر کا اس میں اختلاف ہے کہ اس کے قتل کا واقعہ کب پیش آیا۔ واقدی کی رائے یہ ہے کہ وہ ۳۶ھ میں قتل کیا گیا ہے۔

اس کے قتل کی وجہ یہ ہے کہ امیر معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ مصر کی جانب گئے تو محمد بن ابی حذیفہؓ نے مصر پر قبضہ کر لیا تھا یہ دونوں عین شمس جا کر ٹھہرے اور مصر میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن محمد کی وجہ سے مصر میں داخل نہ ہو سکے ان دونوں نے محمد بن ابی حذیفہؓ کے ساتھ چال چلی کہ تم ایک ہزار آدمی لے کر عریش آؤ محمد نے اپنی جگہ حکم ابن الصلت کو مصر پر متعین کیا اور ایک ہزار آدمی لے کر چلا جب محمد عریش پہنچا تو ان لوگوں نے اسے گھیر لیا اور عمروؓ نے آکر ہر طرف منجنیقیں نصب کر دیں مجبوراً محمد تیس آدمیوں کے ساتھ باہر آیا اور خود کو ان کے ہاتھوں میں سونپ دیا ان لوگوں نے انھیں پکڑ کر قتل کر دیا اور یہ واقعہ قیسؓ ابن سعد کے مصر پہنچنے سے قبل پیش آیا تھا جب حضرت علیؓ نے قیسؓ کو وہاں امیر بنا کر بھیجا تھا۔

ہشام بن محمد کی روایت

ہشام ابن محمد الکلبی کا قول یہ ہے کہ جب محمد بن ابی بکر قتل کر دیا گیا اور عمرو بن العاصؓ نے مصر میں داخل ہو کر اس پر غلبہ حاصل کر لیا تو محمد بن ابی حذیفہؓ کو گرفتار کر لیا گیا ہشام بن محمد کا خیال یہ ہے کہ جب عمروؓ اور ان کا لشکر مصر میں داخل ہو چکا تو محمد بن ابی حذیفہؓ کی گرفتاری عمل میں آئی ان لوگوں نے اسے گرفتار کر کے امیر معاویہؓ کے پاس بھیج دیا اس وقت وہ فلسطین میں مقیم تھے انھوں نے اسے قید خانے میں بند کر دیا کچھ مدت تک یہ قید خانہ میں بند رہا پھر قید خانہ سے چھوٹ کر بھاگ گیا محمد چونکہ امیر معاویہؓ کا ماموں زاد بھائی تھا۔ امیر معاویہؓ نے دیکھا کہ لوگوں کو اس کا فرار برا معلوم ہوا ہے انھوں نے یہ دیکھ کر تامیوں سے فرمایا اسے کون تلاش کر کے لائے گا۔ ہشام کہتا ہے اور امیر معاویہؓ دل سے یہ چاہتے تھے کہ وہ بچ کر نکل جائے بنو خثعم کے ایک شخص نے جس کا نام عبداللہ بن عمرو بن ظلام تھا اور جو بہت بہادر اور حضرت عثمانؓ کا حامی تھا کہا میں اسے تلاش کر کے لاؤں گا وہ محمد کی تلاش میں چلا اور حوران کے علاقہ بلقاء میں اسے جا لیا وہاں وہ ایک غار میں چھپا ہوا تھا اچانک کچھ گدھے اس غار میں گھسے اور وہ غار میں بارش سے بچنے کے لئے گھسے تھے گدھوں نے جب غار میں آدمی دیکھا تو گھبرا کر باہر نکلے غار کے قریب جو کاشتکار کھڑے ہوئے تھے وہ آپس میں بولے غار سے گدھوں کا گھبرا کر بھاگنا بہت تعجب خیز ہے ضرور کوئی بات ہے وہ اصل معاملہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتہ چلانے کے لئے غار میں داخل ہوئے تو اس میں محمد بیٹھا ہوا نظر آیا وہ باہر نکلے۔ اتفاقاً اسی وقت عبداللہ بن عمرو بن ظلام وہاں پہنچا اور اس نے ان لوگوں سے محمد کا پتہ پوچھا اور اس کا حلیہ بیان کیا انھوں نے جواب دیا اس حلیہ کا شخص اس غار میں موجود ہے راوی کہتا ہے کہ عبداللہ غار میں داخل ہوا اور محمد کو کھینچ کر باہر لایا اور اس نے یہ بہتر نہیں سمجھا کہ محمد کو معاویہؓ کے پاس لے جایا جائے کہیں وہ اسے چھوڑ نہ دیں اس لئے عبداللہ نے وہیں محمد کی گردن ماردی۔

حضرت علیؓ کا خطبۂ جنگ ہشام نے ابو مخنف، حارث بن کعب بن فقیم، جندب کی سند سے عبداللہ بن فقیم کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ یہ عبداللہ بن فقیم عبداللہ حارث ابن کعب کا چچا تھا اور اسے محمد بن ابی بکر نے حضرت علیؓ کے پاس امداد کی طلب کے لئے بھیجا تھا اور جس وقت اسے بھیجا گیا مصر کا امیر محمد تھا۔ حضرت علیؓ نے لوگوں کو خطبہ دینے کا ارادہ کیا اور منادیوں کو حکم دیا کہ لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دو جب سب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت علیؓ نے اولاً اللہ کی حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ صلعم پر درود بھیجا۔ پھر فرمایا۔

"یہ محمد بن ابی بکر اور تمھارے مصری بھائیوں کے چیخنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ ان لوگوں کی جانب ابن النابغہ لشکر لے کر چلا ہے وہ ابن النابغہ جو اللہ کا دشمن ہے اور اس شخص کا دوست ہے جو اللہ سے عداوت رکھتا ہے کہیں گمراہ اپنے باطل پر اور کہیں شیطان کی راہ پر چلنے والے تمھارے اس حق پر ہونے کے باوجود تم سے زیادہ مجتمع اور متحد ثابت نہ ہوں انھوں نے تم سے جنگ کی ابتدا کی ہے اور تمھارے بھائی جہاد میں مشغول ہیں تم بہت جلد ان کی حمایت اور نصرت کے لئے پہنچو۔

اے اللہ کے بندو مصر کا علاقہ شام سے زیادہ وسیع ہے وہاں کی آمدنی بھی کثیر ہے۔ وہاں کے باشندے بھی بہتر ہیں کہیں تم مصر میں مغلوب نہ ہو جانا کیونکہ مصر کا تمھارے ہاتھوں میں باقی رہنا تمھاری عزت اور تمھارے دشمن کی ذلت کا سبب ہے تم فوراً جرعہ پہنچ جاؤ جو حیرہ اور کوفہ کے درمیان ہے اور تم سب علی الصباح مجھ سے جرعہ میں ملو۔ ان شاء اللہ"

شیعان علیؓ کی بزدلی راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ اگلے روز عین صبح کوفہ سے نکلے اور سورج نکلنے کے وقت جرعہ پہنچ گئے زوال کے بعد تک وہاں مقیم رہے اور اپنے شیعوں کا انتظار کرتے رہے لیکن ان میں سے ایک شخص بھی وہاں نہیں پہنچا (جب کہ حضرت علیؓ کے لشکر میں خاص کوفیوں کی تعداد تریسٹھ ہزار تھی اور دیگر جگہوں کے لوگ اس کے علاوہ تھے) مجبوراً حضرت علیؓ واپس آ گئے

حضرت علیؓ کی اپنے شیعوں سے بیزاری جب شام ہوئی تو حضرت علیؓ نے اشراف و رؤسا کو طلب کیا جب یہ لوگ حضرت علیؓ کے پاس پہنچے تو حضرت علیؓ غمگین اور پریشان بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا

"وہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے لئے یہ کام مقدر فرمایا۔ اور میرے لئے میرا یہ فعل مقدر کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ایسی جماعت کہ جسے جب میں حکم دوں تو وہ اطاعت نہ کرے اور جب میں پکاروں تو میری بات کا جواب نہ دے مجھے خدا نے آزمائش میں ڈالا ہے۔ تمہارے غیر کا باپ نہ ہو آخر تم اپنے اس صبر سے کس شئے کے منتظر ہو اور اپنے حق پر ہونے کے باوجود جہاد سے کیوں متنفر ہو اس دنیا میں تمہارے لئے موت اور ذلت اس وقت ہے جبکہ تم باطل پر ہو خدا کی قسم اگر موت آجائے گی اور وہ ایک نہ ایک روز مجھے ضرور آئے گی تو وہ مجھ میں اور تم میں خود تفریق پیدا کر دے گی حالانکہ میں اس وقت تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا گفتگو کر رہا ہوں کتنے وہ لوگ ہیں جن کے دل میں کینہ نہیں۔ للہ کچھ تو بتاؤ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا دین بھی تمہیں جمع نہیں کر سکتا؟ کیا حمیت تمہیں ابھار نہیں سکتی؟ حالانکہ تم یہ سن رہے ہو کہ تمہارا دشمن تمہارے شہروں میں گھس آیا ہے اور اس نے تمہارے بھائیوں پر غارت گری شروع کر دی ہے کیا یہ تعجب خیز بات نہیں کہ معاویہؓ ظالموں اور سرکشوں کو دعوت دیتا ہے اور یہ سرکش اور ظالم لوگ کسی بخشش اور مالی مدد کے بغیر اس کی اتباع کرتے ہیں؟ اور سال میں دو تین مرتبہ بلکہ جتنی بار وہ چاہتا ہے اس کی آواز پر لبیک کہہ کر میدان میں نکل آتے ہیں ایک تم ہو کہ میں تمہیں مدد کے لئے پکارتا ہوں۔ حالانکہ تم سب سمجھ دار لوگ ہو اور بقیہ لوگ تمہارے پیچھے چلنے والے اور تمہاری بخششوں پر گزر اوقات کرنے والے ہیں لیکن تم میری آواز سن کر میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہو میری نافرمانی کرتے اور مجھ سے اختلاف کرتے ہو۔“

مالک بن کعب کی تقریر اور لشکر کی روانگی

مالک بن کعب الہمدانی الارحبی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اے امیر المومنین آپ لوگوں کو تیار کیجئے کیونکہ دلہن کے چلے جانے کے بعد عطر کی کوئی ضرورت نہیں میں نے اسی قسم کے دن کے لئے اپنے آپ کو ذخیرہ بنا رکھا تھا اور اجر بغیر تکلیف کے حاصل نہیں ہوتا اس کے بعد اس نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اے لوگو! اللہ سے ڈرو اپنے امام کا حکم قبول کر و اس کی دعوت کی مدد کرو اور اس کے دشمنوں سے جنگ کرو۔ اے امیر المومنین میں مصر جاؤں گا۔“

پھر مالک بن کعب مصر جانے کے ارادے سے نکلا اور حضرت علیؓ بھی اسے رخصت کرنے کیلئے ساتھ چلے حضرت علیؓ نے لوگوں پر نظر ڈالی تو دو ہزار کے قریب آدمی جانے کے ارادے سے جمع ہوئے تھے وہ انہیں لے کر چلا۔

محمد کے قتل پر شام میں خوشی کے شادیانے

ابھی کعب پانچ میل گیا ہو گا کہ مصر سے حضرت علیؓ کے پاس حجاج بن غزیۃ النجاری الانصاری آیا اور اسی وقت عبدالرحمٰن بن شبیب الفزاری بھی آیا یہ فزاری شام میں حضرت علیؓ کا جاسوس تھا اور انصاری محمد بن ابی بکر کے ساتھیوں میں سے تھا۔ انصاری نے مصر میں جو حالات دیکھے تھے وہ بیان کئے اور محمد کے قتل کا واقعہ بیان کیا اور فزاری نے بیان کیا کہ اس کے شام سے چلنے سے قبل عمروؓ بن العاص کی جانب سے پے در پے خوش خبریاں آئی تھیں اور محمد بن ابی بکر کے قتل کی خبر بھی آئی تھی حتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کے قتل کا منبر پر اعلان کیا گیا۔ فزاری نے بیان کیا اے امیر المومنین میں نے کسی قوم کو آج تک اتنا خوش نہیں دیکھا جتنی محمد کے قتل سے شامیوں کو خوشی حاصل ہوئی تھی۔ وہ خوشی میں پھولے نہ سماتے تھے۔

محمد کے قتل پر حضرت علیؓ کا رنج وغم

حضرت علیؓ نے فرمایا ہمیں اس کے قتل کا اتنا ہی غم ہے جتنی شامیوں کو اس کے قتل سے خوشی ہے بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ نے عبدالرحمن بن شریح الشبامی کو مالک بن کعب کے پاس بھیج کر اسے راہ سے واپس بلوالیا۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ کو محمد کے قتل کا اتنا غم تھا کہ اس کے آثار ان کے چہرے پر صاف نظر آتے تھے۔

حضرت علیؓ کی بے چارگی

محمد کے قتل پر حضرت علیؓ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ کی حمد وثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا۔

"خبردار مصر کو فاجروں اور ظالموں نے چھین لیا ہے جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے اور اسلام میں خدا کی نافرمانی کر کے ٹیڑھی چال چلتے ہیں۔ خبردار محمد بن ابی بکر خدا اس پر رحم کرے شہید کر دیئے گئے۔ ہم اس کے قتل پر اللہ سے ثواب کے امیدوار ہیں خدا کی قسم اگر میں یہ جانتا کہ کون شخص قضا کا منتظر ہے۔ کون جزا کے لئے عمل کرتا، کون فاجر کی طرح بغض رکھتا ہے اور کون مومن کی ہدایت کو پسند کرتا ہے تو اگر مجھے ان امور کا علم ہوتا تو میں اپنے آپ کو اپنی غلطیوں پر کبھی ملامت نہ کرتا میں تو ایک خبردار انسان کی طرح جنگ کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ایک کام کا اقدام کرتا ہوں۔ تمھیں چیخ چیخ کر پکارتا ہوں اور ایک مدد طلب کرنے والے کی طرح گھبرا کر مدد کے لئے تمھیں آوازیں دیتا ہوں لیکن تم میری کوئی بات نہیں سنتے نہ میرے کسی حکم کی اطاعت کرتے ہو جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تمام کام مجھے برے انجام پر پہنچا دیتے ہیں تم ایک ایسی قوم ہو کہ تمھارے ذریعہ کسی کا بدلہ نہیں لیا جا سکتا۔ تمھارے بھروسہ پر دشمنوں کی رسیاں نہیں توڑی جا سکتیں۔ پچاس راتوں سے زیادہ گزر چکی ہیں کہ میں تمھیں پکار رہا ہوں۔ لیکن تم اونٹ کی طرح منہ کھول کر زمین پر پھیل جاتے ہو اور تم زمین پر اس شخص کی طرح چپٹ جاتے ہو جس کا دشمن سے جنگ کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہو اور نہ تم کسی قسم کا ثواب کمانا چاہتے ہو پھر تم میں سے میرے پاس میری حمایت کے لئے چھوٹے سے لشکر نکل کر آتے ہیں جن کی صورتوں سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ گویا انھیں موت کے منہ میں دھکیلا جا رہا ہے اور وہ سامنے موت کو منہ پھیلائے دیکھ رہے ہیں۔ تم پر افسوس ہو۔"

اس کے بعد حضرت علیؓ منبر سے نیچے اتر آئے۔

ابن عباسؓ کے نام تعزیت کا خط

اس کے بعد حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباسؓ کے نام خط تحریر فرمایا وہ اس وقت بصرہ میں تھے۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین علیؓ کی جانب سے عبداللہ بن عباسؓ کے نام۔ سلام علیک میں اولاً آپ کے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اما بعد مصر فتح ہو گیا ہے اور محمد بن ابی بکرؓ شہید کر دیئے گئے ہیں ہم اللہ کے پاس اسے اجر کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اپنے لئے نیک اجر کا ذخیرہ خیال کرتے ہیں میں نے ابتدا ہی میں لوگوں کو آمادہ کیا تھا اور یہ واقعہ پیش آنے سے قبل ہی لوگوں کو اس کی امداد کا حکم دیا تھا میں نے چھپ چھپ کر اور اعلانیہ ہر طرح انھیں مدد کی دعوت دی ابتدا میں بھی اور بعد میں بھی ان میں سے بعض لوگ تو مجبور ہو کر جنگ کے لئے نکلے اور بعض جھوٹ اور دھوکہ دہی کے لئے اور بہت سے اپنی حالت پر پہلے کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں میں تو اللہ سے یہی سوال ہے کہ وہ مجھے کسی طرح ان لوگوں سے چھٹکارا دیدے اور ان سے علیحدگی کا کوئی ذریعہ پیدا فرما دے۔ اور مجھے ان سے چھٹکارا دے کر جلد آرام دے خدا کی قسم اگر میری یہ آرزو نہ ہوتی کہ میں دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوں تو میں یہ پسند کرتا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ ایک دن بھی نہ گزاروں اللہ تعالےٰ ہمیں اور تمھیں خیر اور ہدایت و تقویٰ پر قائم رکھے یقیناً وہ ہر شے پر قادر ہے۔ والسلام"

ابن عباسؓ کا جواب

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اس کا جواب تحریر فرمایا

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب کی جانب عبداللہ بن عباسؓ کی طرف سے۔ اے امیر المومنین آپ پر سلام۔ اللہ کی رحمت اور اسکی برکات نازل ہوں۔ اما بعد۔ میرے پاس آپ کا خط پہنچا جس میں آپ نے مصر کے فتح ہونے اور محمد بن ابی بکرؓ کی ہلاکت کی خبر دی ہے تو ہر حال میں اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اللہ محمد بن ابی بکرؓ پر رحم کرے اور اے امیر المومنین آپ کو اس کا اجر دے آپ نے اللہ سے جو یہ دعا مانگی ہے کہ آپ کے لئے وہ آپ کی اس رعیت سے چھٹکارے کا کوئی ذریعہ پیدا فرما دے جس رعیت کی آزمائش میں آپ مبتلا ہیں اور فرشتوں کے ذریعہ جلد از جلد آپ کی امداد کر کے آپ کو عزت بخشے تو اللہ آپ کے ساتھ ایسا ضرور کرے گا۔ وہ آپ کو عزت دیگا اور آپ کی دعا قبول فرمائے گا آپ کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے گا۔ اے امیر المومنین میرا مشورہ یہ ہے کہ لوگوں کی عادت ہے کہ بسا اوقات وہ سست بن جاتے ہیں اور پھر خود بخود خوش ہو جاتے ہیں آپ اے امیر المومنین ان کے ساتھ نرمی کیجئے ان کے ساتھ سلوک بھی کیجئے اور ان پر احسانات کیجئے اور ان کے مقابلہ میں اللہ سے مدد طلب کیجئے اللہ تعالیٰ ہر مہم میں آپکی کفایت فرمائیگا۔ والسلام"

محمد بن ابی بکرؓ کی امارت پر حضرت علیؓ کی ندامت

ابو مخنف نے فضیل بن خدیج کے ذریعہ مالک بن الجون کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک روز حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ محمد پر رحم کرے وہ ایک نوجوان لڑکا تھا خدا کی قسم کاش میں مصر پر ہاشم ابن عتبۃ المرقال کو امیر بنا دیتا۔ خدا کی قسم اگر میں اسے مصر کا امیر بنا دیتا تو وہ عمرو بن العاص اور اس کے فاجر مددگاروں کے لئے میدان خالی نہ چھوڑتا وہ اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل بھی ہوتا تو اس حالت میں قتل ہوتا کہ اس کے ہاتھ میں تلوار ہوتی۔ وہ محمد کی طرح بلا خون بہائے قتل نہ ہو جاتا۔ اللہ محمد پر رحم کرے اس نے اپنی کوشش تو بہت کی لیکن جو اس کی تقدیر میں لکھا تھا وہ پورا ہوا۔

باب ۱۹

بصرہ میں حضرت علیؓ کے خلاف سازش

ابن الحضرمی کا زندہ آگ میں جلایا جانا

اسی سنہ میں امیر معاویہؓ نے محمد بن ابی بکر کے قتل کے بعد عبداللہ بن عمرو بن الحضرمی کو بصرہ روانہ کیا تاکہ وہ بصرہ والوں کو عمروؓ بن العاص کے فیصلہ کو قبول کرنے پر آمادہ کرے۔

اسی سنہ میں اعین بن ضبیعہ المجاشعی قتل کیا گیا۔ اسے حضرت علیؓ نے بصرہ ابن الحضرمی کو نکالنے کے لئے روانہ کیا تھا۔

بصرہ میں ابن الحضرمی کی آمد عمرو بن شبہ نے محمد اور ابو الذیال کی سند سے ابو نعامہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب مصر میں محمد بن ابی بکر قتل کیا جا چکا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ بصرہ چھوڑ کر حضرت علیؓ کے پاس کوفہ تشریف لے آئے اور اپنی جگہ زیاد کو قائم مقام بنا دیا ان کے جانے کے بعد امیر معاویہؓ کی جانب سے ابن الحضرمی بصرہ آیا اور اس نے بنو تمیم میں آ کر قیام کیا۔

زیاد نے حضین ابن المنذر اور مالک بن مسمع کو طلب کیا اور ان سے کہا اے بکر بن وائل تم امیر المومنین کے دست و بازو ہو اور انھیں تم پر بھروسہ ہے یہاں ابن الحضرمی آیا ہوا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور اس کے پاس لوگ جمع ہو رہے ہیں تم میری اس وقت تک حمایت کرو جب تک میرے پاس امیر المومنین کا حکم نہ آ جائے اس پر حضین نے تو حامی بھر لی لیکن مالک ابن مسمع جو امیہ کی جانب مائل تھا اور جنگ جمل کے روز مروان نے اسی کے گھر پناہ لی تھی اس نے جواب دیا یہ میرا کام ہے اور اس میں بہت سے لوگ شریک ہیں میں اس معاملہ پر غور کروں گا اور لوگوں سے مشورہ کروں گا۔

زیاد کا صبرہ کے گھر پناہ لینا جب زیاد نے دیکھا کہ مالک کو یہ بات ناگوار گزری ہے اسے خوف پیدا ہوا کہ کہیں قبیلہ ربیعہ اختلاف نہ کر بیٹھے اس نے نافع کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھے مشورہ دو نافع نے صبرہ بن شیمان الحدانی سے مدد طلب کرنے کا مشورہ دیا زیاد نے اسے بلوایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس سے کہا کیا تو مجھے پناہ نہ دے گا اور کیا تو بیت المال کی حفاظت نہ کرے گا کیونکہ وہ تمہارا ہی مال ہے اور میں امیر المومنین کا ایک امین ہوں۔

صبرہ نے جواب دیا ہاں میں ذمہ داری ایک شرط سے قبول کر سکتا ہوں وہ یہ کہ تم میرے گھر آ کر قیام کرو اور خزانہ میرے گھر اٹھا لاؤ زیاد نے جواب دیا میں اس کے لئے تیار ہوں زیاد نے خزانہ اٹھایا اور دار الامارت سے نکل کر حدان چلا گیا اور صبرۃ بن شیبان کے گھر پناہ لی اور بیت المال اور منبر بھی ساتھ لے گیا اور منبر کو مسجد الحدان میں لے جا کر رکھ دیا زیاد کے ساتھ پچاس آدمی اور بھی صبرہ کی پناہ میں گئے تھے جن میں ابو حاضر کا باپ بھی تھا زیاد مسجد حدان میں جمعہ پڑھاتا اور وہیں کھانا کھاتا تھا۔

قبیلہ ازد سے امداد طلبی ایک دن زیاد نے جابر بن وہب الراسبی سے کہا۔ اے ابو محمد میرا خیال ہے کہ ابن الحضرمی اسی طرح ہاتھ باندھے نہ بیٹھا رہے گا بلکہ وہ تم سے ضرور جنگ کرے گا میری رائے تو یہ ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرو اور انھیں تیاری کا حکم دو۔ اس مشورے کے بعد جب نماز کا وقت آیا تو زیاد نے نماز پڑھائی اور مسجد میں بیٹھ گیا۔ لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے تو جابر نے کھڑے ہو کر کہا۔

"اے ازد بنو تمیم کا خیال ہے کہ دنیا میں صرف وہی بہادر ہیں اور جنگ کے وقت تم سے زیادہ ثابت قدمی دکھا سکتے ہیں اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ تم پر حملہ کر کے تم سے اس شخص کو چھیننا چاہتے ہیں جسے تم نے پناہ دی ہے وہ چاہتے ہیں کہ اسے شہر سے باہر نکال پھینکیں اگر انھوں نے ایسا کیا تو تم کیا کرو گے حالانکہ تم نے اس شخص کو پناہ دی ہے اور مسلمانوں کے بیت المال کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔"

اس پر صبرۃ بن شیمان نے جواب دیا اور وہ ذرا موٹی عقل کا آدمی تھا اگر احنف مدد کے لئے آیا تو میں بھی آجاؤں گا اگر حتات آیا تو میں بھی آجاؤں گا اور اگر شبان آیا تو شبان ہم ہی لوگوں میں سے ہے۔

زیاد کہا کرتا تھا مجھے اس کی اس بات پر اتنی ہنسی آئی کہ میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور میں نے اپنی زندگی میں کوئی اتنا سخت دھوکہ نہ کھایا تھا جتنا کہ اس دن کھایا اور اتنا کبھی رسوا نہ ہوا تھا جتنا کہ اس دن رسوا ہوا اور یہ سب میری ہنسی کے باعث ہوا۔

زیاد کی حضرت علیؓ سے امداد طلبی یہ حالات دیکھ کر زیاد نے حضرت علیؓ کو خط تحریر کیا کہ

"ابن الحضرمی شام سے آیا ہوا ہے اور بنو تمیم کے گھر میں قیام پذیر ہے وہ عثمانؓ کے قصاص کا مطالبہ کر رہا ہے اور لوگوں کو جنگ کی دعوت دے رہا ہے قبیلہ تمیم اور بصرہ کے اکثر باشندوں نے اسکی بیعت کر لی ہے اور میرے ساتھ ایسے لوگ باقی نہیں رہے جو اسے روک سکیں میں نے صبرۃ بن شیمان سے پناہ طلب کی ہے اور بیت المال اسکی حفاظت میں دے دیا ہے اور میں دار الامارہ سے منتقل ہو کر اس کے پاس آ گیا ہوں۔ شیعان عثمانؓ ابن الحضرمی کے پاس آ جا رہے ہیں۔

اعین بن ضبیعہ مجاشعی کا قتل حضرت علیؓ نے اعین بن ضبیعۃ المجاشعی کو روانہ فرمایا تاکہ وہ جا کر اپنی قوم کو ابن الحضرمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہٹادے۔ حضرت علیؓ نے اس سے فرمایا تم وہاں جا کر ابن الحضرمی کے معاملہ پر غور کرنا اگر ابن الحضرمی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی جماعت اس سے جدا ہو جاتی ہے تو یہی تیرا مقصود اصلی ہے لیکن اگر ان کا معاملہ سرکشی اور نافرمانی تک پہنچ جاتا ہے تو ان پر ٹوٹ پڑ اور ان سے جہاد کر اگر تجھے اپنے ساتھیوں کی طرف سے جنگ میں ڈھیل نظر آئے اور تجھے یہ خوف ہو کہ تو اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتا تو ان سے مدارات سے پیش آ اور انھیں ڈھیل دے پھر خوب غور سے ان کی بات سن اور تمام حالات پر گہری نظر رکھ تو اس طرح اللہ کے لشکر تجھ پر سایہ کر لیں گے اور تو ظالموں کو قتل کر سکے گا۔

اعین بصرہ پہنچ کر زیاد سے ملا اور اس کے پاس قیام کیا پھر اپنی قوم کے پاس آ کر کچھ آدمیوں کو جمع کیا اور انھیں لے کر ابن الحضرمی کے پاس گیا انھوں نے اسے دیکھ کر گالیاں دیں اور برا بھلا کہا یہ ان کے پاس سے واپس چلا آیا جب یہ وہاں سے واپس آ گیا تو خود اس کی قوم نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

جب اعین قتل ہو گیا تو زیاد نے ان لوگوں سے جنگ کا ارادہ کیا تو بنو تمیم نے ازد کے پاس پیغام بھیجا تم نے جس شخص کو پناہ دی ہے ہم اس سے کوئی تعرض نہیں کرتے اور نہ اس کے کسی ساتھی پر ہم ہاتھ اٹھاتے ہیں تو تمھیں ہمارے پناہ گیر اور ہمارے دشمن سے کیا واسطہ جب ازدیوں کے پاس یہ پیغام پہنچا تو انھوں نے جنگ کو برا سمجھا اور بولے کہ اگر یہ لوگ ہمارے پناہ گیر پر حملہ کریں گے تو ہم بھی مقابلہ کریں گے لیکن اگر وہ ہمارے پناہ گیر پر ہاتھ نہیں اٹھاتے تو ہم بھی ان کے پناہ گیر پر ہاتھ نہیں اٹھائیں گے انھوں نے یہ فیصلہ کر کے جنگ سے ہاتھ روک لیا۔

زیاد کا حضرت علیؓ کے نام دوسرا خط یہ واقعات پیش آنے کے بعد زیاد نے حضرت علیؓ کو دوسرا خط تحریر کیا کہ

"اعین بن ضبیعہ بصرہ آیا اور اپنے قبیلہ میں سے ان لوگوں کو جمع کیا جنھوں نے اس کی اطاعت کی پھر وہ ان لوگوں کو لے کر نہایت خلوص اور صدق نیت کے ساتھ ابن الحضرمی کے پاس گیا انھیں اطاعت پر ابھارا اور انھیں اختلافات ختم کرنے اور فتنہ انگیزی سے روکا اس پر اس کی قوم کے اکثر لوگوں نے اس کی حمایت کی اور اس کے گرد جمع ہو گئے اور اکثر لوگوں نے ابن حضرمی کا ساتھ چھوڑ دیا اور اس کی نصرت سے ہاتھ کھینچ لیا لیکن اس طرح اس کی قوم میں اختلاف پیدا ہو گیا اور جب اعین گھر واپس آیا تو اس کی قوم نے اسے دھوکہ دے کر قتل کر دیا اللہ اعین پر رحم کرے میں نے اس بات پر ان لوگوں سے جنگ کا ارادہ کیا لیکن میرے ساتھ کوئی ایسا شخص میدان میں نہ نکلا جو ان پر بھاری ہوتا۔ پھر دونوں قبیلوں نے ایک دوسرے کے پاس پیغامات بھیجے اور ہر ایک نے دوسرے سے جنگ کرنے سے ہاتھ روک لیا۔

جاریہ کا ابن حضرمی کو زندہ آگ میں جلانا جب حضرت علیؓ نے یہ خط پڑھا تو جاریہؓ بن قدامہ السعدی کو بنو تمیم کے پچاس آدمیوں کے ساتھ روانہ کیا اور ایک روایت یہ ہے کہ اس کے ساتھ پانچ سو آدمی روانہ کئے گئے اور زیاد کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں اس کی رائے اور اس کے طریقہ کی تصویب کی تھی اور اس خط میں زیاد کو جاریہؓ کی امداد کرنے کا حکم دیا تھا۔ جاریہؓ ابن قدامہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصرہ پہنچا اور زیاد سے جا کر ملا اور اس سے کہا تیار ہو جا کہیں تیرا بھی وہی حشر نہ ہو جو تیرے ساتھی اعلین کا ہو چکا ہے اور اپنی قوم میں سے کسی شخص پر بھروسہ نہ کر۔

اس کے بعد جاریہ اپنی قوم کے پاس واپس گیا اور انھیں حضرت علیؓ کا خط پڑھ کر سنایا اور بہت سے وعدے کئے اس کی قوم کے اکثر افراد نے اسکی بات کو قبول کیا اور اس کے ساتھ ہو کر ابن حضرمی کی طرف گئے اور اس کا دار سنبیل میں محاصرہ کر لیا پھر جاریہ نے اس کے گھر کو آگ لگا کر ابن الحضرمی اور اس کے ستر آدمیوں کو جلا دیا ایک روایت یہ ہے کہ اس کے ساتھ چالیس افراد تھے یہ دیکھ کر لوگ منتشر ہو گئے اور زیاد دارالامارہ واپس چلا آیا اور ایک خط تحریر کر کے ظبیان بن عمارہ کے ہاتھ حضرت علیؓ کے پاس روانہ کیا یہ ظبیان جاریہؓ کے ساتھ کوفہ سے آیا تھا۔ خط میں تحریر تھا۔

"کہ جاریہؓ ہمارے پاس پہنچا پھر وہ ابن الحضرمی کی طرف گیا۔ اس سے جنگ کی حتیٰ کہ ابن الحضرمی نے مجبور ہو کر بنو تمیم کے گھروں میں سے ایک گھر میں پناہ لی اور اس کے ساتھ اس کے کچھ آدمی تھے ان لوگوں کے سامنے عذر بھی پیش کیا گیا انھیں ڈرایا بھی گیا اور انھیں اطاعت کی دعوت بھی دی گئی لیکن انھوں نے کوئی بات قبول نہیں کی اور نہ اپنے خیالات سے باز آئے اس لئے جاریہؓ نے اس گھر کو آگ دکھا کر ان سب آدمیوں کو اس میں جلا دیا پھر اوپر سے ان پر مکان گرا دیا گیا جو شخص سرکشی اور نافرمانی کرے اس کے لئے تباہی ہو۔

عمرو بن عرندس کے فخریہ اشعار　اس واقعہ پر عمرو بن عرندس عودی نے یہ فخریہ اشعار پڑھے ۔

رددنا زیاداً الی دارہ　　　وجار تمیم دخاناً ذھب

(ترجمہ) ہم لوگوں نے زیاد کو اس کے گھر تک پہنچا دیا۔ اور تمیم کا پڑوسی دھواں بن کر اڑ گیا۔

لحی اللہ قوماً شووا جارھم　　　وللشاء بالدرھمین الشصب

(ترجمہ) اللہ اس قوم کو تباہ کرے جو اپنے پناہ گیر کو بھون دیتی ہو جیسے وہ دو درہم میں بکی ہوئی بکری ہو۔

ینادی الخناق وحمامنھا　　　وقد سمطوا رأسہ باللھب

(ترجمہ) جس کے گلا گھونٹنے کے لئے رسی اور خادم بلائے جا رہے ہیں اور ان کے سر شعلوں سے جھلس رہے ہیں۔

ونحن اناس لنا عادۃ　　　نحامی عن الجار ان یغتصب

(ترجمہ) اور ہم لوگ ہیں جن کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ اپنی پناہ میں آنے والے کی ہر طرح حفاظت کریں۔

حمیناہ اذ حش ابیاتنا　　　ولا یمنع الجار الا الحسب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ) ہم نے زیاد کی حفاظت کی جب وہ ہمارے گھر میں آیا اور خاندان حسب والا ہی اپنے پڑوسی کی حفاظت کر سکتا ہے۔

وَلَمْ يَعْرِ فُوَاحُرْمَتَهُ لِلْجِوَارِ　　وَإِذَا أَعْظَمُ الْجَارِ قَوْمٌ نُجُبِ

(ترجمہ) ان لوگوں نے پڑوسی کی حرمت تک نہ پہچانی حالانکہ شریف قوم کی نظر میں پڑوسی کی بڑی اہمیت ہے۔

كَفِعْلِهِمْ قَبْلَنَا بِالزُّبَيْرِ　　عَشِيَّةَ إِذْ بَزَّهُ يَسْتَلِبِ

(ترجمہ) اس سے قبل حضرت زبیرؓ کے ساتھ جب کہ ان کا شام کے وقت سامان لوٹا جارہا تھا جو کچھ کیا تھا وہی آج کر رہے ہیں۔

ازد کی مدح میں جریر کے اشعار کچھ زمانہ بعد جریر بن عطیۃ بن الخطفی نے فرزدق کے ممدوح مجاشع کی ہجو میں یہ اشعار کہے ۔

غَدَرْتُمْ بِالزُّبَيْرِ فَمَا وَفَيْتُمْ　　وَفَاءَ الْأَزْدِ إِذْ مَنَعُوا زِيَادَا

(ترجمہ) تم نے تو حضرت زبیرؓ کے ساتھ بھی غداری کی اور تم نے ازد کی طرح وفا نہ کی جیسے انھوں نے زیاد کی حفاظت کی تھی

فَأَصْبَحَ جَارُهُمْ بِنَجَاةِ عِزٍّ　　وَجَارُ مُجَاشِعٍ أَمْسَى رَمَادَا

(ترجمہ) ازد کا پڑوسی باعزت رہا۔ اور مجاشع کا پڑوسی راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

فَلَوْ عَاقَدْتَ حَبْلَ أَبِي سَعِيدٍ　　لَذَادَ الْقَوْمُ مَا حَمَلَ النِّجَادَا

وَأَدْنَى الْخَيْلَ مِنْ رَهَجِ الْمَنَايَا　　وَأَغْشَاهَا الْأَسِنَّةَ وَالصِّعَادَا

اور گھوڑوں کو موت کے شور سے قریب کر دیتی ہے اور نیزوں سے اسے ڈھانپ لیتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۲۰

حضرت علیؓ کے خلاف ملکی شورش

خریت ابن راشد کی بغاوت

ہشام ابن محمد نے ابو مخنف، حارث الازدی کی سند سے عبداللہ بن نعیم سے روایت کیا ہے کہ خریت بن راشد حضرت علیؓ کے پاس آیا اور خریت کے ساتھ بنو ناجیہ کے تین سو آدمی تھے جو کوفہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ مقیم تھے اور یہ لوگ بصرہ سے آئے تھے اور جنگ جمل، صفین اور نہروان میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک تھے۔

الغرض خریت تیس سواروں کے ساتھ حضرت علیؓ کے پاس آیا۔ یہ اپنے سواروں کے درمیان میں تھا حضرت علیؓ کے پاس پہنچ کر یہ سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور بولا۔ اے علیؓ نہ تو آئندہ میں تیرے حکم کی اطاعت کروں گا اور نہ تیرے پیچھے نماز پڑھوں گا اور میں کل تیرا ساتھ چھوڑ دونگا۔ یہ واقعہ حکمین کی تحکیم کے بعد پیش آیا تھا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ تیری ماں تجھے روئے۔ اس وقت تو اپنے پروردگار کی نافرمانی کرے گا اپنے عہد کو توڑے گا اور اپنے علاوہ کسی کا نقصان نہ کرے گا۔ لیکن آخر یہ تو بتا تو ایسی حرکت کیوں کر رہا ہے۔

خریت نے جواب دیا اس لئے کہ تو نے کتاب اللہ میں حکم کو قبول کیا اور تو نے حق کے معاملہ میں کمزوری دکھائی جبکہ کوشش پوری ہو چکی تھی اور تو نے ایک ظالم قوم پر بھروسہ کیا۔ اس وقت میں تجھے دیکھنے اور ان لوگوں پر نکتہ چینی کرنے آیا ہوں اور تم سب کا ساتھ چھوڑ رہا ہوں۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ آ میں تجھے کتاب اللہ کا درس دوں، تیرے سامنے سنت رسولﷺ پیش کروں اور تجھے حق کی وہ باتیں بتاؤں جنھیں میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں۔ شاید اس طرح جس چیز سے تو انکار کر رہا ہے اسے سمجھ جائے اور جس چیز سے تو اس وقت جاہل ہے وہ تجھے معلوم ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خریت :۔ اچھا میں تمہارے پاس پھر کبھی آؤں گا۔

حضرت علیؓ :۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تجھے دھوکے میں مبتلا کر دے تو اپنی جہالت کو معمولی نہ سمجھ۔ خدا کی قسم اگر تو میرے پاس نصیحت لینے اور ہدایت حاصل کرنے کے لئے آئے گا تو میں تجھے ہدایت کا راستہ دکھاؤں گا۔

مصالحت کی کوشش اس کے بعد خریت حضرت علیؓ کے پاس سے اپنے گھر واپس چلا گیا۔ عبداللہ بن قعیم کہتا ہے میں اس کے پیچھے پیچھے گیا کیونکہ اس کا ایک چچازاد بھائی میرا دوست تھا۔ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اپنے دوست کے پاس جاؤں اور اس سے اس کا تمام حال بیان کروں اور اسے امیر المومنین کی اطاعت اور فرماں برداری کا حکم دوں اور اسے یہ بتاؤں کہ امیر کی اطاعت اس کے لئے دنیا اور آخرت دونوں کے لئے بہتر ہے یہ سوچ کر میں اس کے گھر کی طرف چلا اور وہ مجھ سے آگے بڑھ گیا تھا۔ میں اس کے گھر کے دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس وقت اس کے گھر میں اس کے بہت سے ایسے ساتھی موجود تھے جو اس وقت جبکہ وہ حضرت علیؓ کے پاس آیا تھا اس کے ساتھ نہ آئے تھے۔

خریت نے اندر پہنچنے کے بعد ساتھیوں سے کہا۔ خدا کی قسم علیؓ نے تو کوئی پختہ بات نہیں کی اور نہ کسی بات کا پختہ جواب دیا میرا خیال تو یہ ہے کہ میں اس شخص کا ساتھ چھوڑ کر علیحدہ ہو جاؤں اگرچہ میں اس سے یہ کہہ کر آیا ہوں کہ میں تجھ سے کل ملوں گا لیکن اب میری رائے یہ ہے کہ اس سے کل قطعاً جدائی اختیار کر لوں۔

اس کے اکثر ساتھیوں نے جواب دیا۔ تم جب تک اس کے پاس نہ جاؤ کوئی فیصلہ نہ کرو اگر وہ تجھ سے ایسی بات کہے جو تیرے لئے قابل قبول ہو تو قبول کر لینا اور اگر وہ بات قابل قبول نہ ہو اسکا ساتھ چھوڑنا تو تیرے بس میں ہے اس پر خریت نے جواب دیا کہ تم لوگوں کی رائے مناسب ہے اسی پر عمل کیا جائے۔

راوی کہتا ہے کہ پھر میں نے ان لوگوں سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب اجازت مل گئی تو میں اندر گیا۔ اور خریت سے کہا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو امیر المومنین اور جماعت مسلمین کا ساتھ چھوڑ دیگا تو تجھ پر دست اندازی کا حق حاصل ہو جائے گا اور اس صورت میں تو خود بھی قتل ہو گا اور تیرے اہل قبیلہ بھی یاد رکھ کہ حضرت علیؓ حق پر ہیں۔

خریت نے جواب دیا اچھا میں صبح علیؓ کے پاس جاؤں گا۔ اس کے دلائل سنوں گا اور جو کچھ وہ کہے گا اور جو نصیحت کرے گا اس پر غور بھی کروں گا اگر میں اسے حق اور اپنے لئے بہتر خیال کروں گا تو اس پر عمل کرونگا اور اگر میرے نزدیک ان کی رائے گمراہی اور ظلم پر مبنی ہوگی تو ان کا ساتھ چھوڑ دونگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس گفتگو کے بعد میں اس کے چچازاد بھائی کے پاس گیا وہ اس کے خاص مقرب لوگوں میں سے تھا اس کا نام مدرک بن الریان تھا عرب کے مشہور بہادروں میں شمار ہوتا تھا۔ میں نے اس سے جاکر کہا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر اور علی الخصوص تیری دوستی اور بھائی چارہ کا جو تجھ پر حق ہے میں اس کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تیرے چچازاد بھائی نے جو رائے قائم کی ہے جس کا تجھے بھی علم ہے تو اسے اسکی برائی سمجھا اور اس کی رائے تبدیل کرنے کی کوشش کر کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اس نے امیر المومنین کا ساتھ ترک کر دیا تو خود بھی وہ اپنے آپ کو تباہ کرے گا اور اہل قبیلہ کو بھی مروائیگا۔

مدرک ابن ریان نے جواب دیا اللہ تجھے جزائے خیر دے تو نے بھائی چارے کا حق ادا کر دیا ہے تو نے اچھی نصیحت بھی کی اور پیش آئندہ خطرات کو بھی پیش کر دیا۔ اگر یہ میرا بھائی امیر المومنین کا ساتھ چھوڑنا چاہیگا تو میں خود اس کا ساتھ چھوڑ دونگا اور اس بات پر اس کی مخالفت کروں گا میں اس کے لئے تمام لوگوں سے زیادہ سخت ہوں میں تنہائی میں اس کے پاس جاؤں گا اور اسے مشورہ دونگا کہ وہ امیر المومنین کا مطیع رہے اور ان کا ساتھ ترک نہ کرے کیونکہ اس میں اسی کی فلاح ہے۔

اس گفتگو کے بعد میں مدرک ابن ریان کے پاس سے واپس آیا اور امیر المومنین کے پاس جانے کا ارادہ کیا تاکہ میں انھیں اس تمام گفتگو سے مطلع کروں۔ لیکن چونکہ مدرک کی گفتگو سے میرا دل مطمئن ہو چکا تھا اس لئے میں اپنے گھر جاکر سو گیا اور اگلے روز چاشت کے وقت امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں ان کی خدمت میں کچھ دیر بیٹھا رہا اور میں یہ چاہ رہا تھا کہ امیر المومنینؓ اس کے متعلق خلوت میں گفتگو کروں لیکن مجلس لمبی ہو چکی تھی اور لوگوں کی کثرت میں برابر اضافہ ہو رہا تھا اس لئے میں اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے قریب گیا اور پس پشت جاکر بیٹھ گیا امیر المومنین نے بات سننے کے لئے اپنے کان میری جانب کیے میں نے ان سے خریت بن راشد کے تمام واقعات، گفتگو اور اس کا جواب بیان کیا اور خریت کے چچازاد بھائی سے جو گفتگو ہوئی تھی وہ بھی بیان کی۔

امیر المومنین نے فرمایا۔ اس کا تذکرہ ہی چھوڑ دو اور اگر اس نے حق کو سمجھ کر اسے قبول کیا تو ہم بھی اس کا عذر قبول کر لیں گے اور اگر اس نے اس سے انکار کیا تو پھر ہم بھی اس سے اس کا مؤاخذہ کریں گے۔

میں نے عرض کیا کیوں نہ امیر المومنین اسے اسی وقت پکڑ کر قید کر دیں۔

امیر المومنین نے جواب دیا اس صورت میں تو یہ ہوگا کہ جتنے افراد بھی اس نافرمانی اور بغاوت میں متہم ہیں ہم سب کو قید خانہ میں بھر دیں اور میں اتنے لاتعداد لوگوں کو قید کرنا یا انھیں سزا دینا اس وقت تک مناسب نہیں سمجھتا جب تک وہ کھلم کھلا ہمارے خلاف بغاوت نہ کر دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت علیؓ کا یہ جواب سن کر ان کے پاس سے اٹھ آیا اور مجلس میں اپنی جگہ آکر بیٹھ گیا۔ لیکن کچھ دیر بعد حضرت علیؓ نے دوبارہ مجھے اپنے قریب بلایا۔ جب میں ان کے قریب پہنچا تو فرمایا۔ اس شخص کے گھر جاؤ اور جا کر دیکھو وہ کیا کر رہا ہے کیونکہ وہ روزانہ اس وقت سے پہلے میرے پاس آجایا کرتا تھا۔ میں اس کے گھر پہنچا جہاں کوئی شخص موجود نہ تھا اس کے بعد میں ان لوگوں کے دوسرے مکانات پر گیا جہاں اس کے ساتھی جمع ہوتے تھے لیکن وہاں کوئی جواب دینے والا تک نہ تھا۔ میں مجبوراً واپس لوٹ آیا۔

حضرت علیؓ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ کیا وہ لوگ اپنی جگہ پر امن وامان سے مقیم ہیں یا علیحدگی اختیار کر کے کوچ کر چکے ہیں۔

میں نے عرض کیا نہیں وہ یہاں سے کوچ کر گئے ہیں اور اس طرح انھوں نے کھلم کھلا بغاوت کی ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا اگر انھوں نے ایسا کیا ہے تو ان پر ایسی بربادی نازل ہو جیسے قوم ثمود پر نازل ہوئی تھی۔ اگر انھیں نیزوں سے چھیدا جاتا اور تلواروں سے ان کی گردنیں اتاری جاتیں تو شاید یہ نادم ہو جاتے انھیں آج شیطان نے ورغلا کر گمراہ کر دیا ہے اور وہ کل ان سے جدا ہو کر ان کا ساتھ چھوڑ کر چلا جائے گا۔

خریت کا تعاقب

زیاد ابن خصفہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا ان کے جانے سے کچھ زیادہ نقصان نہیں کیونکہ اگر وہ ہمارے ساتھ مقیم رہتے تو لوگوں کو توڑتے رہتے۔ اور اس طرح انکی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا اور ان کے چلے جانے سے ہماری تعداد میں کوئی خاص کمی واقع نہ ہوگی۔ لیکن ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں وہ آپ کے پاس آنے جانے والوں میں سے اکثر لوگوں کو خراب نہ کر دے اس لئے مجھے ان کے تعاقب کی اجازت دیجئے۔ تاکہ میں ان لوگوں کو پکڑ کر آپ کے پاس لے آؤں۔

حضرت علیؓ نے سوال فرمایا۔ کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کدھر گئے ہیں؟

زیاد :۔ مجھے معلوم نہیں۔ لیکن میں انھیں تلاش کروں گا اور نقش قدم پر ان کی ٹوہ لگاؤنگا۔

حضرت علیؓ :۔ اچھا جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ یہاں سے چل کر تم دیر ابی موسیٰ تک جا کر ٹھہر و اور جب تک میرا دوسرا حکم نہ پہنچ جائے آگے کوچ نہ کرنا۔ کیونکہ اگر وہ جماعت کے ساتھ اعلانیہ نکلے ہیں تو عنقریب مجھے میرے عامل اس کی اطلاع دیں گے اور اگر وہ متفرق طور پر چھپ کر گئے ہیں تو یہ بات عمال سے مخفی ہوگی میں ان کی تلاش کا عمال کو حکم نامہ بھیجوں گا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے عمال کے نام حکم نامہ تحریر کیا۔

عمال کو ہدایت

" کچھ لوگ یہاں سے بھاگ کر چلے گئے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ بصرہ کے علاقہ کی طرف گئے ہیں تم اپنے شہر کے باشندوں سے ان کے بارے میں معلومات کرو اور اپنے علاقہ میں چاروں جانب جاسوس پھیلا دو۔ اور ان کے بارے میں جو کچھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات حاصل ہوں وہ مجھے تحریر کرو۔

زیاد بن خصفہ کی تقریر زیاد بن خصفہ کوفہ سے چل کر دیر ابی موسیٰ پہنچا۔ وہاں پہنچ کر اپنے تمام ساتھیوں کو جمع کیا اور خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر کہا۔

"اے بکر بن وائل امیر المومنین نے مجھے ایک ایسے کام پر روانہ کیا جو ان کے نزدیک انتہائی اہم ہے اور مجھے اس سلسلہ میں اس کی تاکید کی ہے کہ جہاں تک ہو سکے میں اس میں اپنی کوشش سے کسی طرح دریغ نہ کروں تم لوگ ان کی جماعت میں داخل اور ان کے معین و مددگار ہو اور ان کے نزدیک تمام قبائل میں سب سے زیادہ با اعتماد قبیلہ تمہارا ہی ہے۔ تم اس وقت میرے ساتھ جنگ کے لئے چلو اور اس میں انتہائی عجلت سے کام لو۔

راوی کہتا ہے کہ اس تقریر پر اسی وقت ایک سو بیس یا ایک سو تیس آدمی تیار ہو گئے۔ اس پر زیاد نے کہا اتنے ہی لوگ کافی ہیں اس سے زیادہ کی کوئی حاجت نہیں یہ دستہ چلا اور پل پار کر کے دیر ابی موسیٰ جا کر ٹھہرا اور وہاں باقی تمام دن امیر المومنین کے حکم کے انتظار میں مقیم رہا۔

قرظہ بن کعب کا خط ابو مخنف نے ابو الصلت الاعور التیمی اور ابو سعید عقیلی کے ذریعہ عبداللہ بن وائل التیمی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں امیر المومنین کی خدمت میں حاضر تھا اچانک قرظہ بن کعب الانصاری کی جانب سے ایک قاصد آیا جس کے ہاتھ میں خط تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں امیر المومنین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ سوار کوفہ کی جانب سے آتے نظر آئے ان کا رخ نفر کی جانب تھا۔ یہ لوگ فرات کے نفیسی علاقہ کی جانب سے گزرے وہاں ایک دہقان جس کا نام زاذان فروخ تھا نماز پڑھ رہا تھا اس کے نہاں نہو ناجیہ کی ایک جماعت اس کے پاس گئی اور اس سے سوال کیا کہ وہ مسلم ہے یا کافر اس نے جواب دیا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوں انھوں نے اس سے سوال کیا تم علیؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو اس شخص نے جواب دیا میں تو ان کی تعریف کرتا ہوں اور میرے نزدیک وہ امیر المومنین اور سید البشر ہیں ان لوگوں نے جواب دیا اے اللہ کے دشمن تو نے کفر کیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک جماعت نے اس پر حملہ کر کے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اس شخص مذکور کے ساتھ ایک اور بھی شخص تھا جو ذمی تھا ان لوگوں نے اس ذمی سے سوال کیا تم کون ہو۔ اس نے جواب دیا میں ذمی ہوں اس پر یہ جماعت بولی کہ ذمیوں کا قتل ہمارے لئے جائز نہیں۔ اس ذمی نے ہمارے پاس آ کر ہمیں ان تمام حالات سے مطلع کیا۔ میں نے ہر شخص سے اس جماعت کا حال دریافت کیا لیکن اس ذمی کے علاوہ کسی نے کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات بیان نہیں کی۔ امیر المومنین اس معاملہ میں مجھے اپنی رائے سے مطلع فرمائیں میں آپ کے حکم کا منتظر ہوں۔

حضرت علیؓ کا جواب حضرت علیؓ نے اس کا یہ جواب تحریر فرمایا۔

تم نے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جس نے ایک نیک مسلمان کو قتل کیا اور کافر و مخالف کو قتل نہ کیا تو یہ ایک ایسی جماعت ہے جسے شیطان نے ورغلا کر گمراہ کر دیا ہے اور یہ لوگ ان لوگوں کی طرح بن گئے ہیں جو اپنے زعم میں یہ سمجھتے ہیں کہ کہیں کوئی فتنہ پیدا نہ ہو جائے اور خود اس فتنہ میں اندھے اور بہرے بن چکے ہیں۔ تو ان کی باتیں بھی سن لے اور ان کے اعمال بھی دیکھ لے۔ قیامت کے روز ان کے اعمال کا ان پر حال کھل جائے گا۔ تو اپنے عمل پر ثابت قدم رہ اور اپنا خراج پیش کرتا رہ اس صورت میں تو اپنی اطاعت پر قائم رہے گا۔ والسلام

حضرت علیؓ کا زیاد بن خصفہ کے نام خط ابو مخنف نے ابو الصلت الاعور التیمی اور ابو سعید العقیلی کی سند سے عبد اللہ بن وال کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے زیاد بن خصفہ کے نام ایک خط تحریر کیا اور مجھے پہنچانے کے لئے دیا عبد اللہ بن وال کہتا ہے کہ میں اس وقت بالکل نوجوان تھا۔ خط میں تحریر تھا۔

اما بعد میں نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ جب تک تمہارے پاس میرا حکم نہ پہنچے تم دیر ابی موسیٰؓ میں قیام کرنا اور میں نے یہ حکم اس لئے دیا تھا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ لشکر کو کس جانب کوچ کرنا چاہئے مجھے ابھی ابھی یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ نفر نامی گاؤں کی جانب گئے ہیں تم ان کے پیچھے جاؤ اور ان سے سوال کرو کیونکہ ان لوگوں نے اہل سواد میں سے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے قتل کر دیا ہے۔ جب تو ان کے پاس پہنچ جائے تو انھیں میرے پاس واپس لانے کی کوشش کر اگر وہ واپس آنے سے انکار کریں تو ان سے مقابلہ کر اور ان کے مقابلہ میں اللہ سے مدد طلب کر کیونکہ ان لوگوں نے حق کو ترک کر دیا ہے اور حرام خون کو بہایا اور راہوں کو پر خطر بنایا ہے۔ والسلام

عبد اللہ بن وال کہتا ہے میں یہ خط لے کر چلا لیکن کچھ دور چل کر واپس لوٹا۔ اور عرض کیا اے امیر المومنین کیا میں زیاد کو آپ کا خط پہنچانے کے بعد اسی کے ساتھ آپ کے دشمن کے مقابلہ پر نہ چلا جاؤں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں اے بھتیجے تم جا سکتے ہو خدا کی قسم میری آرزو یہی ہے کہ تو حق پر میرا مددگار اور ظالم قوم کے مقابلہ میں میرا معاون ہو۔ میں نے عرض کیا خدا کی قسم اے امیر المومنین ایسا ہی ہوگا اور آپ کی خواہش پوری ہوگی۔

ابن وال کہتا ہے خدا کی قسم مجھے حضرت علیؓ کا یہ ارشاد سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن وال کہتا ہے میں یہ خطاب کر اپنے شریف اور بہترین چال کے گھوڑے پر سوار ہو کر زیاد بن خصفہ کی طرف چلا اور میں نے جنگ کے ارادے سے ہتھیار پہن لئے تھے جب میں زیاد کے پاس پہنچا تو زیاد نے مجھ سے کہا۔ میں تجھ سے بے پرواہ نہیں ہوں میری طبیعت یہ چاہتی ہے کہ اس مہم میں تو بھی میرے پاس شریک ہو۔ میں نے جواب دیا میں پہلے ہی امیرالمومنین سے اس کی اجازت طلب کر چکا ہوں زیاد کو یہ سن کر بہت مسرت ہوئی۔

خریت کی تلاش راوی کہتا ہے کہ ہم لوگ دیرابی موسیٰ سے کوچ کر کے نفر پہنچے اور وہاں لوگوں سے اس خارجی جماعت کا حال معلوم کیا پتہ چلا کہ وہ جرجرایا کی جانب گئے ہیں۔ ہم جرجرایا پہنچے وہاں لوگوں سے معلوم ہوا کہ وہ مذار کی طرف چلے گئے ہیں ہم مذار پہنچے۔ اس وقت یہ جماعت وہیں مقیم تھی اس جماعت نے وہاں ایک دن رات قیام کر کے آرام لیا تھا اور چارہ وغیرہ جمع کیا تھا ہم ان کے سروں پر پہنچ گئے انھوں نے جب ان لوگوں کو آتے دیکھا تو فوراً اپنے گھوڑوں کو کسا اور ان پر سوار ہو گئے اتنے میں ہم ان کے قریب پہنچ گئے۔

یہ دیکھ کر خریت ابن راشد نے ہم لوگوں کو للکار کر کہا۔ اے دلوں اور آنکھوں کے اندھو یہ بتاؤ کیا تم اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کا ساتھ دیتے ہو یا تم ظالم لوگوں کے ساتھ ہو۔

زیاد نے جواب دیا بلکہ ہم اللہ کے ساتھ ہیں اور اس کے احکام کے پیرو کار ہیں جو اللہ کی جانب سے نازل ہوئی اس کی کتاب اور اس کے رسول کی اتباع میں اس کے پاس اس سے بھی زیادہ اجر ہے کہ جب روز سے تو پیدا ہوا ہے اور تیرے مرنے تک جو کچھ دنیا میں وجود میں آئے گا۔ اے آنکھوں کے اندھو اور کانوں کے بہرو۔

خریت نے سوال کیا آخر تم کیا چاہتے ہو؟

زیاد ایک تجربہ کار شخص تھا اس نے جواب دیا جو بھوک اور آفت ہم پر نازل ہوئی ہے اسے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اور اب ہم اس حال پر پہنچ چکے ہیں کہ اب میں اپنے اور تیرے ساتھیوں کے روبرو کوئی گفتگو کرنا نہیں چاہتا مناسب یہ ہے کہ میں بھی سواری سے اتروں اور تو بھی سواری سے اتر جائے۔ پھر ہم دونوں علیحدگی میں گفتگو کریں اور تمام معاملات پر غور کریں اگر تجھے میری بات میں اپنا فائدہ نظر آئے تو اسے قبول کر لینا اور اگر میں تیری رائے میں اپنی اور تیری عافیت دیکھوں گا تو میں تیری بات کو ہر گز رد نہ کروں گا۔ اس پر خریت نے جواب دیا تو اچھا تم یہاں قیام کرو۔

راوی کہتا ہے کہ زیاد ہمارے پاس واپس آیا اور کہا تم سب لوگ اس پانی پر قیام کرو ہم نے پانی کے کنارے اتر کر قیام کیا اور ہم سب مختلف ٹولیوں میں بٹ گئے۔ دس دس، نو نو، آٹھ آٹھ اور سات سات کی ٹولیاں بن گئیں اور ان تمام ٹولیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حلقے بنا کر کھانا کھایا اور کھانے کے بعد چشمے پر جا کر پانی پیا۔

زیاد کی جنگی تدبیر اس کے بعد زیاد نے ہم سے کہا اپنے گھوڑوں پر زینیں ڈالو۔ ہم نے ان پر زینیں ڈالیں اس کے بعد زیاد ہمارے اور دشمنوں کے درمیان کھڑا ہو گیا دشمن بھی ایک کونے پر جا کر اتر گیا۔ اس کے بعد زیاد دوبارہ ہمارے پاس آیا اور ہمیں متفکر اور منتشر دیکھ کر بولا تم اچھے جنگجو ہو؟ خدا کی قسم اگر یہ لوگ تم پر اس حالت میں حملہ کر دیں تو اس کا انجام کیا ہو گا اگر ان کا مدمقابل کوئی اور ہوتا تو وہ تم سے زیادہ جو کنا رہتا فوراً اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ۔ ہم نے فوراً حرکت کی اور ضروریات سے فارغ ہونے لگے کچھ نے وضو کیا کچھ نے خود پانی پیا اور کچھ نے اپنے گھوڑوں کو پانی پلایا اور ہم اپنے تمام کاموں سے فارغ ہو گئے۔

کچھ دیر بعد زیاد پھر ہمارے پاس آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی جسے منہ سے نوچ رہا تھا۔ دو تین بار اسے نوچا اور پھر اس نے پانی پیا اور ہڈی اپنے ہاتھ سے پھینک دی۔ پھر ہم سے مخاطب ہو کر بولا

اے لوگو ہم دشمنوں کے سروں پر پہنچ گئے ہیں۔ ہماری اور ان کی تعداد برابر ہے۔ میں نے تمھیں بھی ڈرایا ہے اور انھیں بھی ڈرایا میرا خیال ہے کہ گفتگو کے وقت ہر دو فریق کے پانچ آدمیوں سے زیادہ نہ رہیں لیکن انجام کار یہی نظر آتا ہے کہ تمھاری اور ان کی جنگ ہو گی اگر ایسا ہوا جیسا کہ ان کے اور تمھارے حالات سے پتہ ظاہر ہے کہ ایسا ضرور ہو گا۔ تو تم دونوں فریقوں میں سے کمزور فریق ثابت نہ ہونا اس کے بعد زیاد نے ہم سے کہا تم اپنے گھوڑوں کی لگامیں تھامے رکھو حتیٰ کہ میں ان کے قریب پہنچ کر ان کے امیر کو بلاؤں اور اس سے گفتگو کروں اگر اس نے میری بیعت کر لی تو فبہا ورنہ جس وقت میں تمھیں پکاروں تم گھوڑوں پر سوار ہو کر میرے پاس پہنچ جانا اور سب ساتھ آنا متفرق طور پر مت آنا۔

زیاد سے خریت کی گفتگو راوی کہتا ہے اس کے بعد زیاد آگے بڑھا اور میں بھی اس کے قریب پہنچا تو زیاد نے ایک شخص کو کہتے سنا جو اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا تمھارے پاس ایک بیدار جماعت آئی ہے اور تم سب آرام میں مبتلا ہو تم نے انھیں اتنا موقع دیدیا کہ وہ اتر کر کھا پی کر سیراب ہو چکے اور آرام کر کے تکان دور کر چکے اور یہ شخص (یعنی زیاد) تمھارے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتا خدا کی قسم تم میں اور ان میں جنگ ضرور ہو گی۔ ہمیں دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو زیاد نے ان کے امیر کو آواز دی۔ اس نے کہا تم علیحدہ آؤ تو ہم تم سے کچھ گفتگو کریں۔ تم تو پانچ آدمی اپنے ساتھ لے کر آتے ہو۔ میں نے زیاد سے کہا تم اپنے ساتھ تین آدمی رکھو اور ان سے کہو کہ وہ بھی تین آدمی لے کر آئیں اور باہم گفتگو کریں۔ زیاد نے مجھ سے کہا جو آدمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم پسند کرو انھیں بلا لو۔ اس طرح دونوں جانب سے پانچ پانچ افراد آئے۔

زیاد نے خریت سے سوال کیا۔ تم نے امیر المومنین اور ہم میں ایسی کیا خامی دیکھی جس کی وجہ سے تم نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔

خریت :۔ میں تمھارے امیر اور تم لوگوں کی سیرت سے خوش نہیں ہوں اس لیے میں نے تمھارا ساتھ چھوڑ دیا ہے اور ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو گیا ہوں کہ لوگوں کے مشورہ سے کوئی خلیفہ مقرر ہونا چاہیئے۔ جب تمام امت ایک شخص واحد پر جمع ہو جائے گی تو میں بھی لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاؤں گا۔

زیاد :۔ افسوس۔ کیا امت کسی ایسے شخص کو متفقہ طور پر خلیفہ بنا سکتی ہے جو درجہ میں تیرے امیر کے برابر ہو جسے تو نے چھوڑ دیا ہے۔ علم خداوندی کتاب اور سنت رسول اللہ کا علم ان کے برابر کسے حاصل ہے اس کے ساتھ ساتھ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری بھی حاصل ہے اور اسلام میں سبقت بھی حاصل ہے۔

خریت :۔ مجھے تو جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکا۔

زیاد :۔ تم نے اس مسلمان کو کیوں قتل کیا تھا؟

خریت :۔ میں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ میری جماعت کے کچھ افراد نے اسے قتل کر دیا تھا۔

زیاد :۔ اچھا تو ان قاتلوں کو ہمارے حوالے کر دو۔

خریت :۔ مجھے اس کا اختیار حاصل نہیں۔

زیاد :۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ سب کچھ کرنے والے تم ہی ہو۔

خریت :۔ جواب وہی ہے جو تم ابھی ابھی سن چکے ہو۔

راوی کہتا ہے کہ اس پر ہم نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی اور خریت نے اپنے ساتھیوں کو پکارا۔ پھر ہم نے آگے بڑھ کر حملہ کیا۔ خدا کی قسم جب سے مجھے اللہ نے پیدا کیا ہے اتنی شدید جنگ میں نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ پہلے تو ہم نے نیزے استعمال کیے لیکن لڑتے لڑتے وہ ٹوٹ کر بیکار ہو گئے تو ہم نے تلواریں کھینچ لیں جب وہ بھی لڑتے لڑتے ٹیڑھی ہو گئیں اور ہمارے اور ان کے اکثر گھوڑے بیکار ہو گئے اور طرفین کے اکثر لوگ زخمی ہو گئے۔ ہم میں سے دو شخص مقتول ہوئے ایک زیاد کا غلام جس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا اور جسے سوید کہا جاتا تھا اور ایک لڑکا جس کا نام واقد بن بکر تھا۔ ہم نے ان کے پانچ شخص قتل کیے۔ لڑتے لڑتے رات ہو گئی جس کی وجہ سے جنگ بند ہو گئی زیاد بھی زخمی ہوئے اور میں بھی زخمی ہوا اور دونوں طرف برابر کی نفرت ابھی باقی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خریت کا فرار راوی کہتا ہے کہ رات ہو جانے کے بعد فریقین ایک دوسرے سے جدا ہو گئے میدان کے ایک جانب ہم نے قیام کیا وہ لوگ بھی کچھ رات تک دوسری جانب ٹھہرے رہے لیکن کچھ رات گزر جانے کے بعد انھوں نے راہ فرار اختیار کی ہم نے ان کا پیچھا کیا ان کی تلاش میں ہم بصرہ تک پہنچ گئے وہاں پہنچ کر ہمیں معلوم ہوا کہ وہ اہواز کی جانب نکل گئے ہیں۔ انھوں نے اہواز پہنچ کر اس کی ایک جانب قیام کیا کوفہ میں خریت کے ساتھ جو لوگ تھے ان میں سے تقریباً دو سو آدمی اس کے ساتھ اور آ کر مل گئے کیونکہ کوفہ میں رہتے ہوئے ان کی کوئی قوت نہ تھی اس لئے وہ کوفہ سے فرار ہو کر خریت کی تلاش میں نکلے اور اہواز پہنچ کر اس کی جماعت میں شامل ہو گئے اور وہیں اس کے ساتھ قیام کیا۔

زیاد کا حضرت علیؓ کے نام خط ان حالات کی اطلاع کے لئے زیاد بن خصفہ نے حضرت علیؓ کو ایک خط تحریر کیا

اللہ کے دشمن نبو ناجیہ سے ہماری مذار کے علاقہ میں ملاقات ہوئی ہم نے انھیں ہدایت اور کلمہ حق کی دعوت دی اور انھیں جماعت کے اتحاد پر توجہ دلائی۔ لیکن انھوں نے حق کو قبول نہیں کیا اور گناہ کے ذریعہ عزت حاصل کرنے کو بہتر تصور کیا۔ شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے اچھا بنا کر دکھایا اور اس طرح انھیں راہ حق سے روکا انھوں نے ہمارے مقابلہ کا ارادہ کیا۔ ہم بھی ان کی گھات میں لگے رہے سورج ڈھلنے کے بعد ظہر کے وقت ہماری اور ان کی شدید ترین جنگ ہوئی ہم میں سے دو نیک آدمی شہید ہوئے اور دشمن کے پانچ آدمی مارے گئے جب جنگ بند ہوئی تو ہمارے اور ان کے لاتعداد لوگ زخمی ہو چکے تھے۔ جب رات ہوئی تو دشمن اہواز کی جانب بھاگ گیا۔ ہم بصرہ پہنچے تو ہمیں معلوم ہوا کہ دشمن اہواز کی ایک جانب میں قیام پذیر ہے اور ہم بصرہ میں زخمیوں کی مرہم پٹی میں مشغول ہیں اور آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔ والسلام

امدادی فوج کی روانگی جب میں یہ خط لے کر حضرت علیؓ کے پاس پہنچا تو انھوں نے وہ خط لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ خط سن کر معقل ابن قیس نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔

اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ کی بہتری فرمائے ان لوگوں کی تلاش میں آپ نے یہ دستہ روانہ کیا ہے کم از کم ان لوگوں کے مقابلہ میں دس گنا لشکر ہونا چاہئے ہر شخص کے مقابلہ میں دس مسلمان ہوں تاکہ جب ان سے مقابلہ ہو تو یہ ان کی جڑیں اکھاڑ کر پھینک دیں اور اگر برابر کی فوج ہو گی تو برابر کا ٹکراؤ رہے گا۔ وہ بھی آخر عرب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور جب برابر کا ٹکراؤ ہوتا ہے تو دونوں فریق ثابت قدمی دکھاتے ہیں اور جنگ کا انجام بھی کچھ نہیں نکلتا ہردو فریق برابر چھوٹ جاتے ہیں۔

حضرت علیؓ نے معقل سے مخاطب ہو کر کہا اچھا تم خود اس جماعت کے مقابلہ پر جانے کی تیاری کرو۔ معقل ابن قیس کوفہ کے دو ہزار آدمی لے کر چلے ان کے ساتھ یزید بن المعقل بھی تھا۔

حضرت علیؓ کا ابن عباسؓ کے نام حکم نامہ

اس فیصلہ کے بعد حضرت علیؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ایک خط تحریر فرمایا۔

تم اپنی جانب سے ایک آزمودہ کار بہادر شخص جو نیکی میں مشہور ہو روانہ کرو اور اس کے ساتھ دو ہزار لشکر بھیجو اور اسے حکم دو کہ وہ معقل کے لشکر سے جا کر مل جائے جب تک یہ شخص بصرہ کے علاقہ میں رہے گا اپنی فوج کا امیر ہوگا اور جب معقل کے پاس پہنچ جائے گا تو ہر دو لشکروں کا امیر معقل ہوگا اس شخص پر لازم ہوگا کہ وہ معقل کی بات سنے اور اس کی اطاعت کرے اور کسی بات میں اس کی مخالفت نہ کرے نیز زیاد بن خصفہ کو حکم دیجئے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں آ جائے زیاد ایک اچھا آدمی ہے اور اس کے مقتول بھی اچھے آدمی تھے۔

حضرت علیؓ کا زیاد کے نام خط

ابومخنف نے ابوالصلت الاعور کے ذریعہ ابو سعید العقیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے زیاد بن خصفہ کو بھی ایک خط تحریر فرمایا۔

اما بعد تمہارا خط مجھے موصول ہوا تم نے ناجی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں یہ جو تحریر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور شیطان ان کے اعمال کو ان کے سامنے مزین کر کے پیش کرتا ہے اور وہ اس میں اندھے بنے ہوئے ہیں اور پھر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کوئی بہتر کام کر رہے ہیں تم نے جو خریت اور اس کے ساتھیوں کا وہ حال بیان کیا ہے جو تجھے معلوم ہوا تو تیری اور تیرے تمام ساتھیوں کی کوشش اللہ کے لئے ہے اور اس کا بدلہ بھی اللہ کے ذمہ ہے کیونکہ تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا اور ہم ان لوگوں کو جو صبر سے کام لیتے ہیں ان کے اچھے اعمال کی بہترین جزا دیں گے تمہارا وہ دشمن جس سے تمہارا مقابلہ ہوا ہے ان کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہدایت سے نکل کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہی میں جا گرے ہیں اور پے در پے گمراہی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ان کا کام حق کو رد کرنا اور اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالنا ہے تو انھیں ان کی خود فریبی میں مبتلا رہنے دے اور انھیں ان کی سرکشی میں اندھا رہنے دے تو خود غور سے سن اور گہری نظر سے دیکھ تو تجھے یہ معلوم ہوگا کہ تو اس قلیل جماعت میں شامل ہے جو قیدیوں اور مقتولوں پر مشتمل ہے تو خود اپنے ساتھیوں کو لے کر ہمارے پاس آجا تم لوگوں نے اپنا اجر حاصل کر لیا ہے کیونکہ تم نے بات بھی سنی اور اطاعت بھی کی اور اچھا امتحان بھی دیا۔ والسلام

بنو ناجیہ کا خراج سے انکار ناجی یعنی خریت بن راشد نے اہواز کے ایک جانب قیام کیا اس کے خاندان کے بہت سے کاشتکار اس کے پاس جمع ہو گئے اور ان سب نے خراج دینے سے انکار کر دیا ان کاشتکاروں کے علاوہ بہت سے چور اور وہ لوگ بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے جو خارجیوں کے ہم خیال تھے۔

حضرت علیؓ کے خلاف عام انتشار عمر ابن شبہ نے ابوالحسن، علی بن مجاہد کی سند سے شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ نے اہل نہروان کو قتل کیا تو ایک بہت بڑی جماعت ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئی اور گرد و نواح میں ہر جانب بغاوتیں شروع ہو گئیں۔ بنو ناجیہ بھی مخالف بن گئے۔ اہل اہواز نے بھی بغاوت کر دی اور بصرہ میں ابن الحضرمی نے بیج کر ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور ذمیوں نے خراج دینے سے انکار کر دیا۔ فارسیوں نے فارس سے حضرت سہل بن حنیف کو جو وہاں کے عامل تھے نکال باہر کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یہ رائے پیش کی کہ آپ فارس زیاد کو بھیج دیجئے وہ وہاں کے لئے کافی ہے۔ حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ کو حکم دیا کہ تم زیاد کو فارس روانہ کر دو حضرت عبداللہ بن عباسؓ کوفہ سے بصرہ تشریف لائے اور زیاد کو ایک بڑا لشکر دے کر فارس روانہ کیا زیاد نے اہل فارس کو خوب روندا حتیٰ کہ انھوں نے خراج ادا کیا۔

معقل ابن قیس کی روانگی ابومخنف نے حارث بن کعب کے ذریعہ عبداللہ بن نعیم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں اور میرا بھائی کعب معقل ابن قیس کے لشکر میں شامل تھے۔ جب معقل نے لشکر لے کر چلنے کا ارادہ کیا تو معقل حضرت علیؓ کے پاس رخصت طلب کرنے کے لئے گئے۔ حضرت علیؓ نے انھیں یہ نصیحت فرمائی۔

اے معقل جہاں تک تجھ میں طاقت ہو اللہ سے ڈر۔ کیونکہ مومن کے لئے اللہ تعالےٰ کا یہی حکم ہے۔ اہل قبلہ پر دست درازی کے لئے بہانے تلاش نہ کرو اور نہ اہل ذمہ پر ظلم کرو۔ تکبر ہرگز نہ کیا کر کیونکہ اللہ تعالےٰ متکبرین کو پسند نہیں فرماتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر معقل نے کہا اللہ مددگار ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد معقل لشکر لے کر چلے۔ ہم بھی ان کے ساتھ تھے انھوں نے اہواز پہنچ کر قیام کیا اور بصرہ کے لشکر کا انتظار کرنے لگے۔ بصرہ کے لشکر کو پہنچنے میں بہت تاخیر ہو گئی مجبوراً معقل ابن قیس نے اہل بصرہ سے ناامید ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا

اے لوگو ہم نے اہل بصرہ کا بہت انتظار کیا لیکن وہ ابھی تک نہیں پہنچ سکے۔ بحمداللہ ہم لوگوں میں کوئی خوف نہیں پایا جاتا اور نہ ہم واپسی کا ارادہ رکھتے ہیں اس لئے تم فوراً ان ذلیل دشمنوں کے مقابلہ پر چلو اور ویسے بھی ان کی تعداد بہت معمولی ہے مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ تمھیں کامیاب کرے گا اور انھیں تباہ کرے گا۔

اس پر میرے بھائی کعب ابن فقیم نے کھڑے ہو کر عرض کیا اے امیر اللہ آپ کو ہدایت کرے آپ کی رائے نہایت صائب ہے اور مجھے اللہ سے امید ہے کہ اللہ ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرمائے گا اور اگر خدانخواستہ شکست ہوئی تو حق پر موت دنیا سے جدائی کا نام ہے۔

اس کے بعد معقل نے ہمیں چلنے کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی برکت پر چلو۔ ہم لوگوں نے کوچ کیا۔ راوی کہتا ہے خدا کی قسم معقل میرے ساتھ نہایت عزت اور محبت سے پیش آتا رہا اور تمام لشکر میں کسی کو میرے برابر نہ سمجھتا تھا وہ گھڑی گھڑی مجھ سے کہتا تھا تو نے کتنی بہتر بات کہی ہے کہ حق پر موت دنیا سے جدائی کا نام ہے۔ خدا کی قسم تو نے سچ کہا اور بہت عمدہ بات کہی۔ یہ بھی تیرے ساتھ توفیق خداوندی تھی۔

ابن عباسؓ کا معقل کے نام خط

راوی کہتا ہے کہ ابھی ہم نے ایک ہی روز کا سفر کیا تھا کہ ہمارے پاس قاصد پہنچا جو عبداللہ ابن عباسؓ کا خط لے کر آیا تھا۔ اس میں تحریر تھا۔

اما بعد۔ اگر میرا قاصد تمھارے پاس اس منزل پر پہنچے جہاں تم مقیم ہو۔ اور اگر وہاں سے کوچ کر چکے ہو تو جس جگہ میں بھی میرا قاصد تمھارے پاس پہنچے تو اس سے آگے نہ بڑھو اور وہیں قیام کرو تاوقتیکہ وہ لشکر تمھارے پاس نہ پہنچ جائے جو میں نے یہاں سے روانہ کیا ہے میں نے تمھاری مدد کے لئے خالد بن معدان الطائی کو لشکر دے کر بھیجا ہے اور وہ نیک اور دیندار لوگوں میں سے ہے اور اچھا ماہر جنگ اور انتہائی بہادر شخص ہے تم اس کی بات نہایت توجہ سے سنو اور اس سے اچھی طرح پیش آنا۔ والسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کی تیاریاں معقل نے یہ خط لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور اللہ کی حمد و ثنا کی کیونکہ لوگ اسی باعث پریشان بھی تھے پھر ہم لوگوں نے اسی جگہ قیام کیا حتیٰ کہ خالد بن معدان طائی اپنا لشکر لے کر پہنچ گیا اور ہمارے امیر کے پاس آکر حاکمانہ طور پر سلام کیا۔ دونوں لشکر ایک جگہ جمع ہو گئے۔

پھر ہم لوگ خریت کی تلاش میں گئے وہ لوگ رامہرمز کے پہاڑوں پر چڑھ گئے تھے۔ وہ وہاں ایک قلعہ میں محفوظ ہونا چاہتے تھے کہ اہل شہر نے ہمارے پاس آکر ان کی نقل و حرکت اور ارادوں سے ہمیں مطلع کیا ہم ان کے پیچھے پیچھے چلے جب ہم ان کے قریب پہنچے تو وہ پہاڑ کے قریب پہنچ چکے تھے۔ ہم نے صف بندی کی اور ان کی جانب بڑھے اور معقل نے اپنی فوج کو ترتیب دیا میمنہ پر یزید بن المغفل اور میسرہ پر منجاب بن راشد الضبی کو امیر بنایا یہ منجاب بصرہ کے لشکر میں شامل تھا۔

خریت بن راشد الناجی نے عربوں اور اپنے ساتھیوں کو میمنہ میں رکھا۔ شہریوں کاشتکاروں اور کردوں وغیرہ میں سے خراج کے منکرین جو اس کے ساتھ تھے انھیں میسرہ میں متعین کیا۔

معقل کا خطبہ راوی کہتا ہے کہ جب فوجوں کو ترتیب دیا جا چکا تو معقل نے ادھر سے ادھر تک ایک چکر لگایا۔ اس نے لشکریوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اے اللہ کے بندو تم دشمن کی جانب اپنی نگاہیں نہ اٹھاؤ بلکہ نگاہیں نیچی رکھو۔ بات کم کرو اور نیزہ زنی اور شمشیر زنی کو اپنا مقصد عین سمجھو۔ ان سے جنگ کرنے میں تم اپنے لئے بشارت عظمیٰ سمجھو کیونکہ تم ان لوگوں سے جنگ کر رہے ہو جو دین سے خارج ہو چکے ہیں۔ تمھارے مدمقابل وہ باغی کاشتکار اور کرد ہیں جنھوں نے خراج دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تم میری جانب دیکھتے رہو جب میں حملہ کروں تو تم بھی ایک فرد واحد کی طرح سخت حملہ کرو۔

فریقین کی جنگ معقل ہر صف کے سامنے پہنچ کر یہی تقریر کرتا حتیٰ کہ جب تمام لوگوں کو اپنا پیغام پہنچا چکا تو قلب لشکر میں درمیان لشکر میں آکر کھڑا ہو گیا اور ہم یہ دیکھتے رہے کہ وہ کیا کرتا ہے۔ اس نے اپنی سواری کو دوبارہ حرکت دی خدا کی قسم ابھی کچھ دیر بھی نہ گزری تھی کہ دشمن پشت پھیر کر بھاگا۔ ہم نے دشمن کے لشکر میں سے بنو ناجیہ کے ستر آدمیوں کو بھیجد ڈالا تھا اور تین سو کے قریب کاشتکاروں اور کردوں کو قتل کیا تھا۔

کعب ابن فقیم کہتا ہے کہ اس جنگ میں جو عرب مارے گئے تھے انھی میں میرا دوست مدرک الریان بھی شامل تھا۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خریت بن راشد شکست کھا کر ساحل سمندر کی جانب بھاگ گیا تھا۔ وہاں اس کی قوم کے بہت سے لوگ رہتے تھے وہاں کے پاس پہنچ کر مقیم ہو گیا اور انھیں حضرت علیؓ کے خلاف ابھارتا رہا۔ وہ انھیں حضرت علیؓ کا ساتھ چھوڑنے پر اکساتا رہا اور انھیں یہ سمجھاتا کہ اصل ہدایت یہ ہے کہ علیؓ سے جنگ کی جائے جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ اس کی قوم کے بہت سے لوگ اس کے متبع ہو گئے۔

فتح کی خوشخبری

معقل بن قیس نے اس فتح کے بعد اہواز میں قیام کیا اور فتح کی خوشخبری لکھ کر میرے ہاتھ حضرت علیؓ کے پاس روانہ کی اور میں ہی حضرت علیؓ کا خط لے کر معقل کے پاس آیا تھا۔ خط میں تحریر تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین علیؓ کے نام معقل ابن قیس کی جانب سے آپ پر سلام ہو۔ میں اولاً آپ کے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اما بعد۔ ہم بے دین لوگوں سے ملے وہ ہمارے مقابلے میں مشرکین کو بھی ساتھ لے کر آئے تھے ہم نے انھیں عاد و ارم کی طرح قتل کیا۔ اور اس قتل میں ہم نے آپ کی عادت و طریقہ سے تجاوز نہیں کیا۔ نہ تو کسی بھاگتے ہوئے کو قتل کیا اور نہ قیدی کو اور نہ ہم نے ان کے کسی زخمی پر ہاتھ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور مسلمانوں کی مدد فرمائے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

کعب بن قحیم کہتا ہے کہ میں یہ خط لے کر حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت علیؓ نے لوگوں کو یہ خط پڑھ کر سنایا اور ان سے مشورہ طلب کیا۔ تمام لوگ اس پر متفق ہوئے کہ آپ معقل ابن قیس کو تحریر فرمائیں کہ وہ اس فاسق کا پیچھا ہرگز نہ چھوڑے تاوقتیکہ اسے قتل نہ کر دیا جائے یا اسے ملک بدر کر دیا جائے کیونکہ جب تک یہ زندہ موجود رہے گا لوگوں کو آپ کے خلاف ابھارتا رہے گا اور ہم بھی اس وقت تک بے خوف نہیں رہ سکتے۔

حضرت علیؓ کا جواب

حضرت علیؓ نے معقل کو جواب تحریر فرمایا اور میرے ہاتھ وہ خط روانہ کیا خط کا مضمون یہ تھا۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے دوستوں کی امداد فرمائی۔ اپنے دشمنوں کو ذلیل کیا اللہ تعالیٰ تجھے اور تمام مسلمانوں کو نیک جزا عطا فرمائے تم نے اچھا امتحان دیا اور تم پر جو کچھ حق تھا تم نے اسے پورا کیا تو اپنے ناجی بھائی کی معلومات کر اور جس شہر میں وہ مقیم ہو وہاں پہنچ کر اسے قتل کر یا اسے ملک بدر کر دے کیونکہ وہ جب تک زندہ ہے ہمیشہ مسلمانوں کا دشمن اور نافرمانوں کا دوست رہے گا۔ والسلام علیک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکشوں کا اجتماع | یہ خط پہنچنے کے بعد معقل نے خریت کے متعلق چھان بین شروع کی کہ وہ آجکل کس جگہ مقیم ہے معلوم ہوا کہ وہ ساحل پر ٹھہرا ہوا ہے اور اس نے اپنی قوم کو حضرت علیؓ کا مخالف بنادیا ہے اور اسکی قوم کی وجہ سے بنو عبدالقیس اور جو قبائل ان قبیلوں کے دوست تھے انھیں بھی اس نے اپنا ہم نوا بنالیا ہے۔

خریت کی قوم نے صفین کی جنگ کے دوران بھی زکوٰۃ روک لی تھی اور اس دفعہ بھی انھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا تھا۔ اس طرح ان پر دو سال کی زکوٰۃ واجب تھی۔

www.KitaboSunnat.com

معقل کوفیوں اور بصریوں کا لشکر لے کر ان کے مقابلہ پر چلے اور فارس کے علاقہ میں سے گزرتے ہوئے سمندر کے ساحل کے قریب پہنچے جب خریت بن راشد کو اس لشکر کشی کا حال معلوم ہوا تو اس نے اپنے ان تمام ساتھیوں کو جمع کیا جو خارجی عقیدہ رکھتے تھے۔ ان سے مشورہ طلب کیا کہ میں اس معاملہ میں تمھاری رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ علیؓ کے لئے یہ ہرگز مناسب نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم میں لوگوں کو ثالث بنائیں یہ بات اس نے اپنے ہم خیال لوگوں سے نہایت آہستہ رازدارانہ طور پر کہی۔

اس کے بعد بقیہ لوگوں سے بلند آواز سے کہا۔ علیؓ نے حکم بنایا اور اس پر رضامندی ظاہر کی پھر جو حکم اس نے اپنے لئے بہتر سمجھا خود ہی اسے ختم کردیا۔ اب جو اس نے اپنے لئے فیصلہ کیا ہے اور جس حکم کو اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے میں اس پر راضی ہوں۔ کوفہ سے جو لوگ اس کے ساتھ آئے تھے ان کی یہی رائے تھی۔

پھر خریت نے ان لوگوں سے جو حضرت عثمانؓ کے حامی تھے آہستہ سے کہا۔ خدا کی قسم میں تمھاری رائے کا حامی ہوں اور خدا کی قسم عثمانؓ مظلوم شہید کئے گئے اس طرح اس نے ہر جماعت کو راضی کیا۔ اور ہر جماعت کے دل میں اس نے یہ ذہن نشین کرادیا کہ فی الواقع خریت ان کے ساتھ ہے۔

جن لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا ان سے کہا اپنے صدقات کو اپنے قبضہ میں رکھو اور اپنے رشتہ داروں پر خرچ کر کے صلہ رحمی کا حق ادا کرو۔ اور تم پسند کرو تو اپنے فقراء پر خرچ کرو۔

اسلام کے بارے میں عیسائیوں کی رائے | ان لوگوں میں بہت سے عیسائی تھے جو اسلام لاچکے تھے لیکن جب انھوں نے مسلمانوں میں یہ اختلافی صورت دیکھی تو کہنے لگے اس سے بہتر تو وہ دین تھا جس کو ہم نے چھوڑا تھا اور جس دین پر یہ لوگ ہیں اس سے زیادہ ہدایت تو ہمارے دین میں پائی جاتی تھی یہ کیسا دین ہے جو آپس میں ایک دوسرے کا خون بہانے سے بھی انھیں نہیں روکتا۔ اس دین میں نہ تو راہیں محفوظ ہیں اور نہ یہ دین ایک دوسرے کا مال چھیننے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روکتا ہے۔ . . . .

. . . . . . اس بات پر ان لوگوں نے دوبارہ دین عیسوی اختیار کر لیا۔

خریت نے ان مرتدین سے کہا۔ تمھیں معلوم ہے کہ جو شخص نصرانیت چھوڑ کر اسلام لاتا اور پھر دوبارہ نصرانی بن جاتا ہے علیؓ کا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ خدا کی قسم علیؓ ایسے لوگوں کی نہ کوئی بات سنے گا اور نہ کوئی عذر قبول کرے گا۔ نہ ان کی توبہ قبول کریگا اور نہ دوبارہ اسلام کی دعوت دے گا بلکہ اس کا حکم تو یہ ہوگا کہ ایسے لوگوں کو اسی وقت قتل کر دیا جائے۔

اسی طرح خریت ہر ایک فریق کو دھوکہ دے کر اپنے ساتھ ملاتا رہا اور بنو ناجیہ اور جتنے لوگ ان کے گرد و نواح میں آباد تھے سب اس کے ساتھ ہو گئے۔ اور اس کے جھنڈے کے نیچے لاتعداد لوگ جمع ہو گئے۔

سرکشوں کا باہمی اختلاف

علیؓ ابن الحسن الازدی نے عبدالرحمٰن ابن سلیمان، عبدالملک ابن سعید بن حاب، عمار الدہنی کی سند سے ابوالطفیل کا یہ بیان ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں بھی اس لشکر میں شامل تھا حضرت علیؓ نے جو بنو ناجیہ کے مقابلہ پر روانہ کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم بنو ناجیہ کے پاس پہنچے تو ہم نے انھیں تین ٹولیوں میں بٹا ہوا پایا۔

ہمارے امیر یعنی معقل نے ان میں سے ایک جماعت سے سوال کیا۔ تم کون ہو۔ انھوں نے جواب دیا ہم نصاریٰ ہیں ہم اپنے دین سے کسی دین کو افضل نہیں سمجھتے اس لئے ہم اپنے دین پر قائم ہیں معقل نے انھیں جواب دیا۔ اچھا تو تم علیحدہ رہو

معقل نے دوسرے فریق سے سوال کیا۔ تم کون لوگ ہو۔ انھوں نے جواب دیا ہم پہلے عیسائی تھے بعد میں اسلام لائے اور اب اسلام ہی پر قائم ہیں۔ معقل نے ان سے کہا اچھا تم بھی علیحدہ ہو جاؤ۔

مرتدین کا قتل

تیسرے فریق سے سوال کیا گیا تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا ہم اولاً عیسائی تھے پھر اسلام لائے لیکن اب ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے پہلے دین سے افضل کوئی دین نہیں اس لئے ہم پھر عیسائی بن گئے ہیں۔ معقل نے ان سے کہا اچھا اب تم اسلام لے آؤ انھوں نے انکار کیا معقل نے اپنے ساتھیوں سے کہا جب میں اپنے سر پر تین بار ہاتھ پھیر دوں تو تم اس تیسرے مرتد فریق پر فوراً سختی سے حملہ کر دو ان میں سے ان لوگوں کو قتل کر دو جو لڑنے کے قابل ہیں اور بچوں کو قید کر لو الغرض جنگ کے بعد بچے قید کر کے حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش کئے گئے جنھیں مصقلہ نے حضرت علیؓ سے دو لاکھ درہم میں خرید لیا اس کے بعد مصقلہ نے ایک لاکھ درہم پیش کئے لیکن حضرت علیؓ نے آدھی رقم لینے سے انکار کر دیا مصقلہ ان تمام لڑکوں کو آزاد کر کے اور درہم لے کر بھاگ گیا اور امیر معاویہؓ کے ساتھ شامل ہو گیا۔ لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا آپ ان غلاموں کو کیوں نہیں پکڑ لیتے۔ حضرت علیؓ نے اس سے انکار فرمایا اور ان لوگوں سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا۔

حضرت علیؓ کا معقل کے نام خط

ابو مخنف نے حارث بن کعب کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب مرتدین کی جنگ سے فارغ ہو کر معقل ہمارے پاس پہنچے تو انھوں نے حضرت علیؓ کا خط پڑھ کر سنایا۔ اس میں تحریر تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے امیر المومنین علیؓ کی جانب سے ان تمام لوگوں کے نام جنھیں میرا خط پڑھ کر سنایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے خواہ وہ مومن مسلمان ہوں یا نصاریٰ اور مرتد ہوں۔ ہم پر اور ان لوگوں پر جو ہدایت کی اتباع کریں اللہ، اس کے رسول، اس کی کتاب اور بعثت بعد الموت پر ایمان لائیں اور اللہ کے عہد کو پورا کریں اور خیانت نہ کریں ان سب پر سلام ہو۔

اما بعد۔ میں تمہیں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، عمل بالحق اور ان احکام کی دعوت دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمائے ہیں تم میں سے جو شخص اس چیز کی جانب رجوع کرے گا اور اپنے ہاتھ کو روکے رکھے گا اور اس لڑاکو دشمن سے علیحدہ رہے گا جو اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے لڑ رہا ہے اور زمین میں فساد پھیلا رہا ہے تو ان لوگوں کو جو گزشتہ احکام کی پیروی کریں گے ان کی جانوں اور مالوں کے لیے امان ہوگی اور جو لوگ لڑائی میں اس دشمن کا ساتھ دیں گے اور ہماری اطاعت سے خارج ہوں گے تو ہم اس کے مقابلے میں اللہ سے مدد کے طالب ہوں گے اور ہمارے اور ان کے درمیان اللہ ہے اور اللہ ہی اچھا مددگار ہے۔

خریت کے لشکریوں کی اس سے علیحدگی

اس کے بعد معقل نے امان کا جھنڈا نصب کیا اور اعلان کیا جو شخص اس جھنڈے کے نیچے آجائے گا اس کے لیے امان ہے سوائے خریت اور اس کے ان ساتھیوں کے جنھوں نے ہم سے جنگ کی ابتداء کی ہے اس اعلان کے بعد بہت سے وہ لوگ جو دیگر قوموں کے خریت کے ساتھ شامل ہو گئے تھے اسے چھوڑ کر چلے آئے۔

جب یہ لوگ علیحدہ ہو گئے تو معقل نے اپنی فوج کو جنگ کے لیے تیار کیا میمنہ پر یزید بن مغفل ازدی اور میسرہ پر منجاب بن راشد الضبی کو متعین کیا اور لشکر لے کر خریت کی جانب بڑھا خریت کے ساتھ اس کی پوری قوم تھی خواہ وہ مسلمان ہوں یا نصاریٰ یا زکوٰۃ کے منکرین۔

ابو مخنف نے حارث ابن کعب کے ذریعہ ابو الصدیق الناجی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ خریت اس روز اپنی قوم سے کہہ رہا تھا۔ اپنی عزتوں کا پاس کرو اور اپنی عورتوں اور اولاد کی جانب سے جنگ کرو خدا کی قسم۔ یہ لوگ تم پر غالب آگئے تو وہ تمہیں خوب قتل کریں گے اور تمہیں غلام بنائیں گے۔

اس پر اس کی قوم کے ایک شخص نے کہا خدا کی قسم ہم پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے وہ تیرے ہاتھ اور زبان ہی کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

خریت نے جواب دیا اچھا اب تو جنگ کرو کیونکہ اب تو تلوار باہر نکل چکی ہے خدا کی قسم اب میری قوم پر بہت بڑی مصیبت نازل ہونے والی ہے۔

معقل کی تقریر

ابو مخنف نے حارث بن کعب کے ذریعہ عبداللہ بن فقیم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ معقل نے صف بندی کے بعد میمنہ سے میسرہ تک چکر لگایا اور ہر صف کے سامنے کھڑے ہو کر کہتا۔

اے مسلمانو آج سے زیادہ تم فضیلت اور اجر عظیم کبھی حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ آج تمہارا مقابلہ ان لوگوں سے ہے جنھوں نے زکوٰۃ سے انکار کیا ہے یا اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے ہیں یا پھر تمہارے مقابلہ پر وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے ظلم و سرکشی کے باعث بیعت کو توڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم میں سے آج کے روز جو بھی قتل ہو گا وہ جنت میں جائے گا اور جو زندہ بچے گا اللہ اسکی آنکھوں کو فتح اور مال غنیمت سے ٹھنڈا کرے گا۔

معقل ہر صف کے سامنے یہی تقریر کرتا حتیٰ کہ تمام لوگوں نے اس کی یہ تقریر سن لی پھر معقل قلب لشکر میں اپنی جگہ جھنڈا لے کر کھڑا ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کی ابتداء اور اس کا انجام

پھر اس نے یزید بن معقل کے پاس پیغام بھیجا جو میمنہ پر امیر تھا کہ میمنہ کو لے کر دشمن پر حملہ کرد یزید نے دشمن پر حملہ کیا اور بہت دیر تک نہایت ثابت قدمی سے ان سے جنگ کرتا رہا۔ پھر اپنے میمنہ کے ساتھ واپس ہو کر اپنی جگہ آکر ٹھہر گیا اس کے بعد معقل نے منجاب بن راشد الضبی کو حکم دیا کہ اپنے میسرہ کو لے کر دشمن پر حملہ کرد منجاب نے ان پر حملہ کیا اور بہت دیر تک ان سے سخت جنگ کی پھر واپس لوٹ کر اپنی جگہ پر آکر ٹھہر گیا۔ اس کے بعد معقل نے میمنہ اور میسرہ دونوں کو کہلا کر بھیجا کہ جب میں حملہ کروں تو تم بھی فوراً حملہ کرنا پھر معقل نے اپنے جھنڈے کو حرکت دی اور دشمن پر حملہ کیا اس کے ساتھیوں نے بھی فوراً حملہ کیا۔ دشمن ان کے مقابلہ پر زیادہ دیر نہ ٹھہر سکا۔

خریت کا قتل

نعمان بن صہبان الراسبی نے جو بنی جرم سے تعلق رکھتا تھا خریت کو دیکھ کر اس پر حملہ کیا اس کے نیزہ کھینچ کر مارا اور اسے سواری سے گرا دیا اس کے بعد نعمان نیچے اترا۔ اور خریت زخمی ہو چکا تھا اور اس کے زخم سے خون بہہ رہا تھا لیکن نعمان کے نیچے اترتے ہی وہ تلوار لے کر اس پر ٹوٹ پڑا ابھی آپس میں دو دو ہاتھ ہی چلے تھے کہ نعمان نے خریت کو قتل کر دیا اس جنگ میں خریت کے ایک سو ستر آدمی مارے گئے اور باقی دائیں بائیں بھاگ گئے۔

معقل نے ان کے خیموں کو لوٹنے کا حکم دیا خیموں میں جتنے آدمی ملے وہ سب قید کر دیئے گئے اس طرح معقل نے بہت سے مردوں عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا قید ہونے کے بعد جو شخص مسلمان نظر آیا اس سے بیعت لے کر اسے اور اس کے گھر والوں کو رہا کر دیا گیا اسی طرح جو لوگ مرتد ہو گئے تھے ان پر اسلام پیش کیا۔ وہ دوبارہ اسلام لائے معقل نے انھیں اور ان کی اولاد کو بھی چھوڑ دیا۔

رماحس کا قتل

ان میں سے صرف ایک بوڑھے نصرانی نے اسلام لانے سے انکار کیا جس کا نام رماحس ابن منصور تھا۔ اس نے جواب دیا مجھے جب سے عقل آئی ہے تب سے میں نے ایسی غلطی نہیں کی ہے کہ میں اپنے سچے دین کو چھوڑ کر تمہارا دین اختیار کروں اس پر معقل نے آگے بڑھ کر اس کی گردن اتار لی اس کے بعد معقل نے تمام لوگوں کو جمع کر کے کہا ان سالوں میں جو زکوٰۃ تم پر واجب ہوئی ہے وہ ادا کرو اس نے مسلمانوں سے دو سال کی زکوٰۃ لی اس کے بعد وہ عیسائیوں اور ان کی اولاد کی جانب متوجہ ہوا اور ان سے خراج وصول کیا جب یہ واپس ہونے لگا تو اس علاقہ کے مسلمان اسے رخصت کرنے کے لئے ان کے پیچھے پیچھے چلے معقل نے انھیں واپس جانے کا حکم دیا جب یہ لوگ واپس جانے لگے تو ان سب نے معقل سے مصافحہ کیا اور رونے لگے۔ وہاں کے تمام مرد و عورت ان مسلمانوں کی واپسی پر رو رہے تھے۔ معقل کا قول ہے خدا کی قسم جتنی مہربانی آج میں نے ان پر کی ہے اس سے قبل اتنی مہربانی کسی پر نہ کی تھی اور نہ ان کے بعد کسی پر کی۔

فتح کی خوشخبری

اس کے بعد معقل بن قیس نے حضرت علیؓ کو فتح کی خوشخبری تحریر کر کے بھیجی۔

میں امیر المومنین کو ان کے لشکر اور ان کے دشمنوں کے بارے میں مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر ساحل سمندر پر پہنچے دشمن مختلف قبائل پر مشتمل تھے ان کی تعداد بھی کافی سے زیادہ تھی اور یہ سب لڑنے پر آمادہ تھے اور یہ سب لوگ ہمارے مقابلہ پر متفق تھے اور ہمارے خلاف تخریبی کارروائیاں کر رہے تھے ہم نے انھیں امیر کی اطاعت اور جماعت کا ساتھ دینے کی دعوت دی اور انھیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حکم کی جانب بلایا میں نے انھیں امیر المومنین کا خط پڑھ کر سنایا اور ان کے لئے امان کا جھنڈا بلند کیا ان میں سے ایک جماعت نے ہماری بات کو قبول کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری جماعت مقابلہ پر قائم رہی جو جماعت ہمارے پاس آ گئی تھی ہم نے اس کا عذر قبول کیا اور جو مقابلہ پر آمادہ تھی ہم نے اسے پیس کر رکھ دیا اللہ تعالےٰ نے انھیں شکست دی اور ہماری مدد فرمائی ان میں سے جو مسلمان تھے ہم نے ان پر احسان کیا، امیر المومنین کی ان سے بیعت لی اور جو زکوٰۃ ان کے ذمہ تھی وہ وصول کی اور جو لوگ مرتد ہو گئے تھے ان پر دوبارہ اسلام پیش کیا گیا جنھوں نے اسلام قبول نہیں کیا انھیں قتل کر دیا گیا لیکن ایسا شخص صرف ایک ہی تھا جو ارتداد کے جرم میں قتل کیا گیا نصاریٰ کو ہم نے قید کیا اور اس شرط پر رہا کیا کہ وہ آئندہ ہمیشہ ذمی رہیں گے اور جزیہ سے کبھی انکار نہ کریں گے اور نہ کبھی اہل قبلہ سے قتال کریں گے یہ سب معمولی اور نیچے درجہ کے لوگ تھے۔ اے امیر المومنین اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے اور آپ کے لئے جنت نعیم کو واجب کرے۔ والسلام علیک

مصقلہ کے مظالم اور غداری

پھر معقل اپنے ساتھیوں کو واپس لے کر چلا راہ میں اس کا گزر مصقلہ بن ہبیرۃ الشیبانی کے پاس سے ہوا جو حضرت علیؓ کی جانب سے اردشیر خرہ کا عامل تھا۔ یہ قیدی صرف پانچسو آدمی تھے اور مصقلہ کی قوم سے تھے اس لئے ان قیدیوں کی عورتیں اور بچے روتے ہوئے اور مرد چلاتے ہوئے مصقلہ سے بولے اے صاحب فضل، اے انسانوں کے مددگار اے غلاموں کے آزاد کرنے والے ہم پر آپ یہ احسان کریں کہ ہمیں آپ خرید کر آزاد کر دیں۔

مصقلہ نے کہا خدا کی قسم میں ان لوگوں پر صدقہ کروں گا کیونکہ اللہ صدقہ کرنے والے کو اچھی جزا دیتا ہے۔ مصقلہ کے یہ تمام حالات معقل کو معلوم ہوئے اس پر معقل نے کہا خدا کی قسم اگر مجھے یہ معلوم ہو تا کہ یہ بات مصقلہ نے ان لوگوں کی ہمدردی اور انھیں چھڑانے کے لئے کہی ہے تو میں اسے ضرور قتل کر دیتا۔ کاش ان لوگوں میں تمیم اور بکر بن وائل کے لوگ ہوتے۔

اس کے بعد مصقلہ نے ذہل بن الحارث الذہلی کو معقل بن قیس کے پاس بھیجا اور کہلا دیا تمھارے پاس بنو ناجیہ کے کچھ لوگ قید ہیں میں انھیں ایک لاکھ میں خرید تا ہوں معقل نے اسے قبول کیا اور یہ قیدی اس کے پاس بھیج دیئے گئے اور کہلوایا یہ مال فوراً امیر المومنین کے پاس روانہ کر دو۔ اس نے جواب دیا میں کچھ روپیہ ابھی روانہ کر دوں گا اور کچھ بعد میں روانہ کروں گا اور انشاء اللہ میرے ذمہ کچھ باقی نہ رہے گا۔

اس کے بعد معقل ابن قیس امیر المومنین کے پاس پہنچے اور جو کچھ حالات معقل کے ساتھ پیش آئے تھے وہ سب امیر المومنین سے بیان کئے حضرت علیؓ نے فرمایا تم نے بہت عمدہ اور بہتر کام کیا۔ کافی دن تک حضرت علیؓ مصقلہ کے مال کا انتظار کرتے رہے بعد میں انھیں یہ اطلاع ملی کہ مصقلہ نے تمام قیدیوں کو چھوڑ دیا ہے اور ان سے ان کی آزادی پر اس نے کوئی مالی مدد بھی طلب نہیں کی۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا میرا خیال یہ ہے کہ مصقلہ نے اپنی طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھا لیا ہے میرا خیال ہے عنقریب تم لوگ اسے نافرمانوں میں دیکھو گے پھر حضرت علیؓ نے اسے ایک خط تحریر فرمایا۔

سب سے بڑی خیانت امت کی خیانت ہے اور سب سے بڑا کینہ یہ ہے کہ حاکم اپنی رعایا اور اہل شہر سے کینہ رکھے ... مال ... کا حق باقی ہے ... تو تم فوراً میرے قاصد کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ کردو ورنہ یہ خط پڑھتے ہی میرے پاس پہنچ جاؤ کیونکہ میں نے اپنے قاصد کو یہی حکم دے کر بھیجا ہے کہ یا تو وہ تمہیں اپنے ساتھ لے کر آئے یا تم فوراً مال بھیجدو۔ والسلام علیک

مصقلہ کا مال کی ادائیگی سے گریز یہ قاصد جس کا نام ابوجبرۃ الحنفی تھا جب مصقلہ کے پاس پہنچا تو اس نے مصقلہ سے کہا کہ یا تو اسی وقت مال ادا کرو ورنہ میرے ساتھ امیر المومنین کے پاس چلو مصقلہ خط پڑھ کر چلا اور بصرہ آکر ٹھہر گیا اور کوفہ نہیں آیا ابھی اسے وہاں قیام کئے چند ہی روز گزرے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اس سے مال کا مطالبہ کیا اور دستور یہ تھا کہ بصرہ کے علاقے کے تمام حکام وہاں کی آمدنی ابن عباسؓ کے پاس بھیجا کرتے تھے اور ابن عباسؓ حضرت علیؓ کے پاس بھیجتے جب ابن عباسؓ نے اس سے مال کا مطالبہ کیا تو اس نے کچھ روز کی مہلت مانگی جب وہ مہلت پوری ہو گئی تو حضرت علیؓ کے پاس پہنچا اور ان سے کچھ اور دن کی مہلت طلب کی لیکن جب یہ مہلت بھی گزر گئی تو ابن عباسؓ نے اس سے پھر مال کا مطالبہ کیا اس نے مجبور ہو کر دو لاکھ درہم ادا کئے بقیہ کے ادا کرنے سے یہ عاجز آ گیا۔

مصقلہ کا اقرار ابو مخنف نے ابوالصلت الاعور کے ذریعہ ذہل ابن الحارث کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مصقلہ نے اپنی قیام گاہ پر مجھے طلب کیا اس وقت اس کے سامنے رات کا کھانا چنا گیا تھا ہم نے بھی اس کے ساتھ کھانا کھایا کھانے سے فراغت کے بعد اس نے ہم لوگوں سے کہا خدا کی قسم امیر المومنین مجھ سے اس مال کا مطالبہ کر رہے ہیں حالانکہ مجھ میں اس کے ادا کرنے کی قدرت تک نہیں۔

میں نے اس پر جواب دیا خدا کی قسم اگر تو ادا کرنا چاہتا تو ایک ہفتہ بھی نہ گزرتا کہ تو یہ مال جمع کر لیتا۔

قبیصہ :۔ میں اس کا بوجھ اپنی قوم پر ہرگز نہ ڈالوں گا اور نہ ان میں سے کسی سے بھی ایک پیسہ کا مطالبہ کروں گا خدا کی قسم اگر ہند کا بیٹا معاویہؓ یا عفانؓ کا بیٹا عثمانؓ مجھ سے یہ مطالبہ کرتا تو وہ میری حالت دیکھ کر روپیہ چھوڑ دیتا۔ کیا تم نے ابن عفانؓ کو نہیں دیکھا کہ انھوں نے ہر سال اشعث کو آذربائیجان کا ایک لاکھ کا خراج کھلایا۔

ذہل :۔ لیکن یہ امیر اس رائے کا حامی نہیں ہے اور نہ خدا کی قسم تو نے جو کچھ روک رکھا ہے اس میں سے کچھ چھوڑنے والا ہے۔

میرے اس جواب سے وہ خاموش ہو گیا اور میں بھی خاموش رہا لیکن اس گفتگو کو ابھی ایک رات بھی نہ گزری تھی کہ وہ بھاگ کر شام چلا گیا اور امیر معاویہؓ سے مل گیا۔

حضرت علیؓ کو جب یہ اطلاع ملی تو انھوں نے فرمایا اللہ اسے خوش نہ کرے کہ اس نے کام تو سرداروں جیسا کیا تھا لیکن غلاموں کی طرح بھاگ گیا اور فاجروں کی طرح خیانت کی۔ خدا کی قسم اگر وہ یہاں مقیم رہتا اور مال کی ادائیگی سے عاجز ہو جاتا تو ہم اس سے زیادہ کچھ نہ کرتے کہ ہمیں جو کچھ اس کے پاس نظر آ جاتا لے لیتے اور اگر اس کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے پھر حضرت علیؓ اس کے گھر کی طرف گئے اور اسے تڑوا کر زمین کے برابر کر دیا۔

حکومت کی رشوت مصقلہ کا ایک بھائی نعیم ابن ہبیرہ نامی تھا جو حضرت علیؓ کا شیعہ اور خاص ہمدرد تھا مصقلہ نے شام سے ایک خط لکھا اور بنو تغلب کے ایک عیسائی کے ہاتھ جس کا نام حلوان تھا اس کے پاس روانہ کیا خط میں تحریر تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے تمہارے لئے معاویہؓ سے گفتگو کی تھی انھوں نے تیرے لئے حکومت و عزت و تکریم کا وعدہ کیا۔ تم میرا قاصد پہنچتے ہی میرے پاس پہنچ جاؤ۔ والسلام

اس قاصد کو راہ میں مالک بن کعب الارحبی نے پکڑ لیا اور اسے حضرت علیؓ کے پاس لے کر پہنچا اور اس سے خط وصول کیا اور خط پڑھ کر اس عیسائی کا ہاتھ کاٹ ڈالا جس سے یہ مر گیا۔

نعیم کا جواب نعیم نے اپنے بھائی مصقلہ کو جواب میں یہ اشعار تحریر کئے:

لاترمینّ ھداک اللہ معترضا　　بالظن منک فما بالی وحلوانا

(ترجمہ) خدا تجھے ہدایت دے۔ تو بے خوف ہو کر حلوان جیسے شخص کو نہ بھیجا کر۔

ذاک الحریص علی ما نال من طمع　　وھو البعید فلا یحزنک اذ خانا

(ترجمہ) اسے جو بھی مال حاصل ہو سکتا ہے وہ ہر وقت اس کا حریص رہتا ہے اگر وہ دور پہنچ گیا تو تو اس کی خیانت سے غمگین نہ ہو۔

ماذا اردت الی ارسالہ سفھا　　ترجو سقاط امرئ لم یلف وسنانا

(ترجمہ) تم نے اسے بھیج کر جو بے وقوفی کی ہے اس سے تمہارا کیا مقصد تھا تم کو ایک ایسے شخص سے گراوٹ کی امید تھی جو خائن نہیں۔

عرضتہ لعلی انہ اسد　　یمشی العرضنۃ من آساد خفانا

(ترجمہ) تو نے اسے علیؓ کے بالمقابل بھیجا وہ تو نرم پتھروں کے شیروں میں سے ایک شیر ہیں جو میدان میں چلتے ہیں۔

قد کنت فی منظر عن ذا و مستمع　　تحمی العراق وتدعی خیر شیبانا

(ترجمہ) تو عراق آتے انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور کانوں سے سنتا ہے۔ وہ تو شیبان کے بہترین بزرگ ہیں

حتی تقحمت امرا کنت تکرھہ　　للراکبین لہ سرا واعلانا

(ترجمہ) تو نے ایک ایسا کام کیا جسے تو خود برا سمجھتا تھا سواروں کے لئے چھپ کر بھی اور اعلانیہ بھی۔

لو کنت ادیت مال القوم مصطبرا　　للحق احییت احیانا وموتانا

(ترجمہ) اگر تو حق سمجھ کر قوم کا مال پیش کر دیتا تو تو ہمارے زندوں اور مردوں کو زندہ کر دیتا۔

لکن لحقت باھل الشام ملتمسا　　فضل ابن ھند وذاک الرای اشجانا

(ترجمہ) لیکن تم معاویہؓ کی مہربانیوں کو دیکھ کر شامیوں سے مل گئے اور یہ بات ہمیں رنجیدہ کرتی ہے۔

فالیوم تقرع سن العزم من ندم　　ماذا تقول وقد کان الذی کانا

(ترجمہ) اب تم ندامت میں دانت پیس رہے ہو اور جو کچھ ہونا تھا سو ہو چکا۔

اصبحت تبغضک الاحیاء قاطبۃ　　لم یرفع اللہ بالبغضاء انسانا

(ترجمہ) اب تمام قبائل تم سے نفرت کریں گے اور اللہ نے نفرت و بغض کے ذریعہ کسی کا سر بلند نہیں کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاصد کا زر فدیہ جب یہ خط معقلہ کو ملا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا قاصد ہلاک ہو گیا ہے اور چند تغلبیوں کے علاوہ سب کو ان کے آدمی کی ہلاکت کی اطلاع مل گئی۔ یہ سب جمع ہو کر معقلہ کے پاس پہنچے اور بولے کہ ہمارے آدمی کو تم نے روانہ کیا تھا یا تو تم اسے زندہ کرو یا اس کا زر فدیہ ادا کرو معقلہ نے جواب دیا زندہ کرنے پر تو میں قادر نہیں لیکن ہاں میں ان کا زر فدیہ ادا کروں گا اسکے بعد معقلہ نے زر فدیہ ادا کیا۔

خریت کے بارے میں حضرت علیؓ کی رائے ابو مخنف نے عبدالرحمن ابن جندب کا یہ قول بیان کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ کو بنو ناجیہ اور ان کے امیر خریت کے قتل کی خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ اس کی ماں گڑھے میں گرے یہ شخص کتنا ناقص العقل انسان اور خدا تعالیٰ کا کتنا نافرمان اور اس کے مقابلہ میں کتنا جری تھا اس نے ایک بار مجھ سے کہا تھا کہ آپ کے ساتھیوں میں کچھ ایسے افراد موجود ہیں جن کے بارے میں مجھے یہ ڈر ہے کہ وہ آپ کو چھوڑ دیں گے آپ کی ان کے بارے میں کیا رائے ہے۔

میں نے اسے جواب دیا میں تہمت پر کسی سے مؤاخذہ نہیں کرتا اور نہ بدگمانی پر کسی کو سزا دیتا ہوں اور نہ اس وقت تک کسی سے جنگ کرتا ہوں جب تک وہ میری مخالفت نہ کرے اور مجھ سے کھلم کھلا بغاوت اور عداوت کا اظہار نہ کرے۔ میں اس وقت بھی اس سے جنگ نہ کرونگا تاوقتیکہ اسے جماعت کے اتحاد کی دعوت نہ دوں اور اس کے لئے عذر کی کوئی صورت باقی نہ رہے اگر اس نے اپنی غلطی سے توبہ کی اور اپنی بات سے رجوع کیا تو ہم اس کی توبہ قبول کریں گے اور وہ ہمارا بھائی ہوگا اور اگر وہ ہماری کوئی بات قبول نہ کرے گا اور ہم سے جنگ پر آمادہ ہوگا تو ہم اس کے مقابلے میں اللہ سے مدد طلب کریں گے اور اسے اس مخالفت کا بدلہ چکھائیں گے۔

اس کے بعد خریت نے مجھ سے کچھ دن تک گفتگو نہیں کی اور چند روز بعد دوبارہ وہ میرے پاس آکر کہنے لگا مجھے ڈر ہے کہ عبداللہ بن وہب الراسبی اور زید بن حصین الطائی آپ کے خلاف ضرور کوئی فتنہ اٹھائیں گے کیونکہ میں نے انھیں ایسی باتیں کرتے سنا ہے کہ اگر آپ خود وہ باتیں سن لیں تو آپ انھیں ایک لمحہ بھی نہ چھوڑیں بلکہ یا تو آپ انھیں قتل کر دیں گے یا انکی جڑیں اکھاڑ دیں گے بہتر یہ ہے کہ آپ انھیں ایک لمحہ کے لئے بھی نہ چھوڑئیے۔

میں نے اس سے سوال کیا۔ میں ان دونوں کے معاملے میں تجھ سے مشورہ کرتا ہوں۔ آخر تیری کیا رائے ہے۔

خریت: میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان دونوں کو اسی وقت بلائیں اور ان کی گردنیں اڑا دیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ اس شخص میں نام کو بھی عقل و سمجھ نہیں۔ میں نے اسے جواب دیا خدا کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ تو عقل سے کورا ہے خدا کی قسم اگر میں ان لوگوں کو قتل کر دوں گا تو تو ہی مجھ سے آکر کہے گا۔ اے علیؓ اللہ سے ڈر ان کا قتل تو کسی صورت میں حلال نہیں اس لئے کہ انھوں نے کسی کو قتل نہیں کیا نہ تم سے جنگ کی اور نہ تمہاری اطاعت سے انھوں نے انکار کیا۔

قثم ابن عباس کی امارت میں حج اس سال حضرت علیؓ کی جانب سے قثم ابن عباس نے لوگوں کو حج کرایا جیسا کہ احمد بن ثابت نے اسحق بن عیسیٰ کے ذریعہ ابو معشر سے نقل کیا ہے اور قثم اس زمانے میں حضرت علیؓ کی جانب سے مکہ کے عامل تھے یمن کی گورنری ان کے دوسرے بھائی عبید اللہ بن عباس کے پاس تھی اور تیسرے بھائی عبداللہ بن عباسؓ بصرہ کے گورنر تھے۔

خراسان پر حضرت علیؓ کے عامل ایک روایت کے مطابق خلید ابن قرۃ الیربوعی تھے اور دوسری روایت کے مطابق عبدالرحمن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ابزی تھے۔ تمام مصر میں امیر معاویہؓ اور ان کی جانب سے متعین کردہ حکام تھے۔

باب ۲۱

حضرت علیؓ کے مقبوضات پر شامی لشکروں کے حملے

۳۹ھ کے واقعات

نعمان بن بشیرؓ کا عین التمر پر حملہ علی بن محمد بن عوانہ نے ذکر کیا ہے کہ اسی سال امیر معاویہؓ نے حضرت نعمانؓ ابن بشیر کو دو ہزار لشکر کے ساتھ عین التمر کی جانب بھیجا یہاں حضرت علیؓ کی جانب سے مالک بن کعب امیر تھے اور ان کے ساتھ ایک ہزار لشکر تھا۔ یہاں حضرت علیؓ کا اسلحہ خانہ تھا مالک ابن کعب نے اپنے ساتھیوں کو اجازت دیدی کہ تم جانا چاہو تو جا سکتے ہو اس پر اس کے سب ساتھی اسے چھوڑ کر کوفہ بھاگ آئے اور اس کے ساتھ صرف سو آدمی باقی رہ گئے۔

مالک نے یہ تمام حالات حضرت علیؓ کو لکھ کر روانہ کئے۔ حضرت علیؓ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں جنگ پر جانے کا حکم دیا لیکن ان حامیان علیؓ میں سے ایک شخص بھی جنگ پر جانے پر آمادہ نہ ہوا۔

ادھر مالک بن کعب اپنے سو آدمیوں کو لے کر نعمانؓ کے مدمقابل ہوا۔ نعمانؓ کے ساتھ دو ہزار کا لشکر تھا۔ مالک نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ شہر کی دیواروں کو اپنے پس پشت کر کے جنگ کرو اس کے علاوہ مالک ابن کعب نے مخنف بن سلیم کو اپنی امداد کے لئے لکھا مخنف وہیں قریب ہی تھا۔

الغرض مالک نے اپنے سو سواروں کے ساتھ نہایت سخت جنگ کی ادھر مخنف نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو پچاس سواروں کے ساتھ اس کی مدد کے لئے روانہ کیا جب یہ لوگ مالک اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور جنگ کی یہ خطرناک حالت دیکھی تو ان لوگوں نے اپنی تلواروں کی نیامیں توڑ ڈالیں اور میدان جنگ میں کود پڑے۔

جس وقت یہ دستہ پہنچا تو شام کا وقت تھا جب اہل شام نے انہیں آتے دیکھا تو وہ یہ سمجھے کہ امدادی فوج آ گئی ہے اس لئے وہ پیچھے ہٹ گئے اور جدھر سے آئے تھے ادھر ہی واپس ہو گئے مالک نے موقع غنیمت جانا کہ کچھ دور ان کا پیچھا کر کے ان میں سے تین آدمیوں کو قتل کر دیا۔

حضرت علیؓ کے نزدیک شیعان علیؓ کی حیثیت عبداللہ ابن احمد بن شبویہ المرفدی نے اپنے باپ سلیمان، عبداللہ بن عبداللہ بن معاویہ اور عمرو بن حسان کی سند سے بنو فزارہ کے ایک بوڑھے کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ امیر معاویہؓ نے حضرت نعمانؓ ابن بشیر کو دو ہزار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکر دے کر روانہ کیا نعمانؓ عین التمر پہنچے اور اسے لوٹا۔ وہاں حضرت علیؓ کی جانب سے ایک حاکم معین تھا جسے ابن فلان الارجبی کہا جاتا تھا اس کے ساتھ تین سو آدمی تھے اس حاکم نے حضرت علیؓ کو مدد کے لئے خط روانہ کیا۔ حضرت علیؓ نے لوگوں کو جنگ پر جانے اور اس کی مدد کرنے کا حکم دیا۔ آپ منبر پر چڑھے۔ میں آپ کے قریب پہنچ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔

اے اہل کوفہ جب تم یہ سنتے ہو کہ شام کے ہراول دستوں میں سے کسی دستہ نے حملہ کر دیا ہے اور فلاں شہر کا دروازہ بند کر دیا ہے تو تم میں سے ہر شخص خوف کے مارے گھر میں اس طرح گھس جاتا ہے جیسے گوہ خطرے کے وقت اپنے بھٹ میں گھس جاتی ہے یا بجو اپنی جائے پناہ میں چھپ جاتا ہے دراصل دھوکہ میں تو وہ شخص مبتلا ہے جسے تم نے دھوکہ دیا اور جو شخص تمہارے ذریعہ کامیاب ہو وہ اسی طرح کامیاب ہوا جیسے کوئی ٹوٹے تیر سے کامیابی حاصل کرے تم میں ایسے آزاد آدمی موجود نہیں جو کسی کے چیخنے چلانے کی آواز سن لیں اور نہ تم میں ایسے معتبر بھائی ہیں جنکی اعانت پر بھروسہ کیا جا سکے انا للہ وانا الیہ راجعون افسوس میں تم سے کیا کیا امیدیں باندھے بیٹھا تھا لیکن تم ایسے اندھے نکلے جنھیں نظر تک نہیں آتا تم ایسے گونگے ہو جن کے پاس قوت گویائی تک نہیں تم ایسے بہرے ہو جو کوئی بات سن نہیں سکتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فتح انبار و مدائن

علی بن محمد ابن عوانہ کا بیان ہے کہ اسی سال حضرت امیر معاویہؓ نے سفیان ابن عوف کو چھ ہزار لشکر دے کر روانہ کیا اور اسے حکم دیا کہ ولاہیت پر حملہ کر کے اسے اپنے مقبوضات میں شامل کر لو اور وہاں جو کچھ سامان ملے لوٹ لو۔ پھر آگے بڑھ کر انبار و مدائن پر قبضہ کرو۔

سفیان ابن عوف لشکر لے کر آگے بڑھا اور ہیت پہنچا اسے وہاں ایک شخص بھی نظر نہ آیا (وہاں سے تمام حامیان علیؓ اس کے خوف سے فرار ہو چکے تھے) اس نے ہیت پر قبضہ کیا پھر انبار کی جانب بڑھا یہاں حضرت علیؓ کا اسلحہ رہتا تھا اور اسکی حفاظت کے لئے پانچ سو آدمی معین تھے لیکن حملہ ہوتے ہی ان میں سے چار سو آدمی فرار ہو گئے صرف سو آدمی باقی رہ گئے۔ سفیان کے لشکر نے ان پر حملہ کیا ان سو افراد نے اپنی قلت کے باوجود ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ سفیان نے اپنے سواروں اور پیدلوں کو حکم دیا کہ ان پر ایک عام حملہ کر کے انھیں ختم کر دو ان لوگوں نے اسلحہ خانہ کے امیر کو قتل کر دیا جس کا نام اشرس بن حسان البکری تھا اس کے ساتھ تیس آدمی اور مقتول ہوئے سفیان نے انبار کے اسلحہ خانہ پر قبضہ کیا اور لوگوں کے مال بھی اپنے قبضہ میں لے کر امیر معاویہؓ کے پاس واپس لوٹ گیا۔

جب یہ خبر حضرت علیؓ کو پہنچی تو وہ کوفہ سے چل کر نخیلہ آئے۔ حامیان علیؓ نے عرض کیا۔ ہم آپ کی جانب سے ان لوگوں کے مقابلہ کے لئے کافی ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا تم میرے لئے تو کیا کافی ہوتے تم تو اپنی جانوں کے لئے بھی کافی نہیں۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے سعید بن قیس کو سفیان اور اس کے لشکر کے تعاقب میں روانہ کیا سعید اس کی تلاش میں ہیت تک پہنچا لیکن سفیان واپس جا چکا تھا اس لئے وہ اور اس کے لشکر کا کہیں نام و نشان نظر نہیں آیا۔

عبداللہ فزاری کا تیما پر حملہ

راوی کہتا ہے کہ اسی سال امیر معاویہؓ نے عبداللہ بن مسعدۃ الفزاری کو سترہ سو آدمیوں کے ساتھ تیما کی جانب روانہ کیا اور اسے حکم دیا کہ جن جن دیہات سے اس کا گزر ہو وہاں کے لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرے اور جو زکوٰۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے سے انکار کرے اسے قتل کر دے۔ پھر مکہ و مدینہ اور حجاز پہنچ کر وہاں بھی زکوٰۃ وصول کرے اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے اسے قتل کر دے۔ عبداللہ فزاری کے پاس اس لشکر کے علاوہ اس کی قوم کے لاتعداد لوگ بھی جمع ہو گئے۔

مسیب کا فزاری سے مقابلہ

یہ خبر حضرت علیؓ کو پہنچی تو انھوں نے عبداللہ فزاری کے مقابلہ پر مسیب بن نخبتہ الفزاری کو روانہ کیا اس کے ساتھ ایک ہزار لشکر تھا، مسیب آگے بڑھ کر تیما پہنچا وہاں دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا اور دونوں لشکروں میں زوال کے بعد تک سخت جنگ ہوتی رہی۔

مسیب نے عبداللہ بن مسعدہ فزاری پر حملہ کیا اور اس پر تین وار کئے لیکن ہر بار ہاتھ کو خالی واپس کھینچ لیا۔ دراصل مسیب اسے قتل کرنا نہ چاہتا تھا۔ مسیب ہر دفعہ اپنے وار کا اشارہ کر کے کہتا اب بھی نجات مانگ لو۔ ابن مسعدہ اپنے ساتھیوں کو لے کر قلعہ میں داخل ہو گیا اور باقی لوگ جو اس کے ساتھ شامل ہو گئے تھے وہ تمام بھاگ گئے۔ عبداللہ بن مسعدہ کے ساتھ جو زکوٰۃ کے اونٹ تھے انھیں بلق لے کر فرار ہو گئے۔

مسیب کا شامیوں کو زندہ آگ میں جلانا

مسیب نے عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کا محاصرہ کر لیا لیکن جب محاصرہ کو تین روز گزر گئے اور اس کا کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہوا تو اس نے لکڑیاں جمع کرائیں اور انھیں قلعہ کے دروازہ پر چن کر ان میں آگ دکھا دی اور قلعہ میں آگ لگ گئی۔

جب شامیوں نے یہ دیکھا اب ان کی ہلاکت قریب آ پہنچی ہے تو انھوں نے قلعہ کی دیواروں پہ سے پکار کر کہا اے مسیب یہ تیری ہی قوم ہے۔

اس بات پر مسیب اپنے لشکر کو لے کر پیچھے ہٹ گیا اور اسے یہ ناگوار معلوم ہوا کہ اسکی قوم تباہ و برباد ہو اس لئے اس نے آگ بجھانے کا حکم دیا۔ جس پر آگ بجھا دی گئی۔

مسیب کی غداری

آگ بجھ جانے کے بعد مسیب نے اپنے ساتھیوں سے کہا مجھے ابھی مخبروں نے خبر دی ہے کہ شام سے تمہارے مقابلے کے لئے اور لشکر آ رہے ہیں لہٰذا تم سب ایک مکان میں جمع ہو جاؤ یہ لوگ سب ایک مکان میں جمع ہو گئے جب رات ہوئی تو سعدہ اپنے ساتھیوں کو لے کر آرام سے قلعہ سے نکلا اور شام کا رخ کیا یہ دیکھ کر عبدالرحمٰن بن شبیب نے مسیب سے کہا تم ہمیں ساتھ لے کر ان کے تعاقب میں چلو مسیب نے عبداللہ کے تعاقب سے انکار کر دیا جس پر عبدالرحمٰن بن شبیب نے کہا تو نے امیر المومنین سے دھوکہ دہی کی اور ان کے حکم میں مداہنت کی ہے

ثعلبیہ اور واقصہ پر حملہ

اسی سال امیر معاویہؓ نے ضحاک بن قیس کو لشکر دے کر روانہ کیا اور اسے حکم دیا کہ واقصہ کے نشیبی علاقہ سے گزرو اور اس علاقہ میں جتنے بھی ایسے دیہاتی نظر آئیں جو علیؓ کے مطیع ہوں انھیں لوٹ لو۔ امیر معاویہؓ نے ضحاک کے ساتھ تین ہزار لشکر روانہ کیا یہ جدھر سے گزرتا لوگوں کے مال چھین لیتا اور جو اعراب علیؓ کے حامی ہوتے انھیں قتل کر دیتا۔

ضحاک واقصہ سے آگے بڑھ کر ثعلبیہ پہنچا اور وہاں حضرت علیؓ کا اسلحہ خانہ اور لوگوں کا مال لوٹ لیا اسی طرح وہ لوٹ مار کرتا ہوا قطقطانہ تک پہنچا۔ وہاں اسے عمرو بن عمیس ابن مسعود نظر آیا یہ حضرت علیؓ کے سواروں میں شمار ہوتا تھا اس کے ساتھ اس کے گھر والے بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے یہ لوگ حج کو جا رہے تھے۔ ضحاک نے ان سب کو لوٹ لیا اور آگے کوچ کرنے سے روک دیا۔

ضحاک کا فرار جب حضرت علیؓ کو یہ واقعات معلوم ہوئے تو انھوں نے حجر بن عدی الکندی کو چار ہزار لشکر دے کر ضحاک کے مقابلہ پر روانہ کیا اور انھیں پچاس پچاس درہم دیئے حجر نے تدمر پہنچ کر ضحاک سے مقابلہ کیا اور اس کے انیس آدمی قتل کئے اور حجر کے دو آدمی مارے گئے۔ جب رات ہوئی تو ضحاک اور اس کے ساتھی بھاگ گئے اور حجر اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس ہوا۔

امیر معاویہؓ کا ساحل دجلہ پر حملہ اسی سال امیر معاویہؓ نے بذات خود دجلہ کے ساحل پر حملہ کیا اور پورے ساحل کا چکر لگا کر واپس ہوئے۔ یہ ابن سعد کا بیان ہے جو اس نے محمد بن عمرؒ اور ابن جریج کے ذریعہ ابن ابی ملیکہ سے نقل کیا ہے ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ ۳۹ھ میں امیر معاویہؓ نے دریائے دجلہ کے ساحل کا ایک چکر لگایا۔ احمد بن ثابت نے ابو معشر سے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

امارت حج پر فریقین کا اختلاف اس میں اختلاف ہے کہ اس سال لوگوں کو کس نے حج کرایا۔ بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ اس سال حضرت علیؓ کی جانب سے لوگوں کو حج کرانے پر عبیداللہ بن عباسؓ مامور کئے گئے تھے اور بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباسؓ کو مامور کیا گیا تھا۔

عمرو بن شعبہ کا بیان ہے کہ ۳۹ھ میں حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباسؓ کو روانہ کیا تاکہ وہ لوگوں کو حج کرائیں اور نماز پڑھائیں اور امیر معاویہؓ نے معاویہ بن یزید بن شجرۃ الرہاوی کو امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔

ابو الحسن کا بیان ہے کہ یہ سب غلط ہے اور عبداللہ بن عباسؓ حضرت علیؓ کی شہادت تک اپنی امارت کے زمانہ میں کسی سال بھی امیر حج ہو کر نہیں آئے۔ اور امارت حج پر معاویہ بن یزید بن شجرہ نے جس سے جھگڑا کیا تھا وہ قثم ابن العباس تھے ان دونوں امیروں میں اس پر فیصلہ ہوا کہ سب حاجیوں کو شیبہ بن عثمان نماز پڑھائیں۔

ابو الحسن کا یہ قول ان سے ابو زید نے نقل کیا ہے اور احمد بن ثابت الرازی نے اسحاق بن عیسیٰ کے ذریعہ ابو معشر کا بھی یہی قول بیان کیا ہے۔

واقدی کا بیان ہے کہ ۳۹ھ میں حضرت علیؓ نے عبیداللہ بن عباسؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا تھا اور امیر معاویہؓ نے معاویہ بن یزید بن شجرۃ الرہاوی کو امیر حج بنایا تھا۔ جب یہ دونوں امیر مکہ پہنچے تو دونوں نے ایک دوسرے کی امارت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا پھر دونوں کا شیبہ بن عثمانؓ بن ابی طلحہ کی امارت پر فیصلہ ہوا۔

اس سال حضرت علیؓ کی جانب سے وہی لوگ تمام علاقوں پر حاکم رہے جو ۳۸ھ میں حاکم تھے سوائے عبداللہ بن عباسؓ کے کہ وہ اس سال بصرہ کی امارت چھوڑ کر کوفہ چلے گئے تھے زیاد کو جسے زیاد بن ربیعہ بھی کہتے ہیں اپنی جگہ خراج پر متعین کر کے گئے تھے اور ابو الاسود دئلی کو قضا پر مامور کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۲۲

زیاد کی فارس و کرمان کی جانب روانگی

اس سال جب حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت علیؓ کے پاس سے بصرہ واپس آئے تو انھوں نے حضرت علیؓ کے حکم سے زیاد کو فارس و کرمان کی جانب روانہ کیا۔

اس کی وجہ یہ پیش آئی تھی کہ جب ابن الحضرمی قتل کر دیا گیا اور لوگوں نے حضرت علیؓ کی کھلم کھلا مخالفت شروع کر دی تو اہل فارس اور اہل کرمان نے بھی خراج ادا کرنا بند کر دیا اور اپنے قرب و جوار کے تمام علاقوں پر ان لوگوں نے قبضہ کر لیا اور حضرت علیؓ کے عمال کو وہاں سے نکال باہر کیا۔

زیاد کا فارس و کرمان پر تسلط عمر نے ابوالقاسم اور سلمۃ بن عثمان کے حوالے سے علی بن کثیر سے نقل کیا ہے کہ جب اہل فارس نے خراج کی ادائیگی سے انکار کر دیا تو حضرت علیؓ نے لوگوں سے مشورہ کیا کہ کس شخص کو فارس کی ولایت سونپی جائے تاکہ اسے قبضہ میں رکھا جا سکے۔

جاریہ بن قدامہؓ نے عرض کیا کیا میں آپ کو ایسا شخص بتاؤں جو نہایت صائب الرائے، ماہر سیاست اور ان تمام امور کو بہتر طور پر سنبھالنے والا ہو جو اس کے سپرد کئے جائیں۔

حضرت علیؓ نے سوال کیا ایسا کون شخص ہے؟

جاریہؓ نے جواب دیا وہ زیاد ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں زیاد اسی قابل ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے اسے فارس و کرمان کی حکومت سونپی اور چار ہزار لشکر دے کر اسے روانہ کیا۔ اس نے ان تمام علاقوں کو ہلا کر رکھ دیا حتیٰ کہ سب فارسی اور کرمانی سیدھے ہو گئے۔

عمر نے ابوالحسن، علی بن مجاہد کی سند سے امام شعبی کا یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اہل جبال نے عہد توڑ دیا اور خراج دینے سے انکار کر دیا اور حضرت علیؓ کے عامل سہل بن حنیفؓ کو فارس سے نکال دیا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا آپ کی جانب سے فارس کا انتظام میں کروں گا اس کے بعد ابن عباسؓ بصرہ آئے اور زیاد کو ایک بڑا لشکر دے کر فارس روانہ کیا، زیاد نے فارسیوں کو اچھی طرح پامال کیا حتیٰ کہ ان لوگوں نے خراج ادا کیا۔

زیاد کی سخاوت عمر نے ابوالحسن، ایوب بن موسیٰ کے ذریعہ اصطخر کے ایک بوڑھے سے نقل کیا ہے۔ وہ اپنے باپ سے نقل کرتا ہے کہ زیاد جب فارس کا گورنر تھا تو میں نے اسے دیکھا کہ وہ ہر وقت آگ جلائے رکھتا اور لوگوں کی خاطر و مدارات کرتا رہتا حتیٰ کہ تمام لوگوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور اس پر مستقیم ہو گئے وہ کسی وقت بھی جنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اہل فارس کہا کرتے تھے ہم نے آج تک کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو نرمی اور اصلاحات میں کسریٰ انوشیروان کے مانند ہو۔ سوائے اس عربی نوجوان کے۔

زیاد کی سیاست زیاد جب فارس پہنچا تو اس نے وہاں کے رؤسا کو بلایا۔ جن لوگوں نے اس کی مدد کی ان سے بہت سے وعدے کئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان پر بہت سے احسانات کئے اور مخالفین کو ڈرایا دھمکایا۔ اس نے فارسیوں کو فارسیوں ہی کے ذریعہ ختم کیا اور ایک کو دوسرے پر عیوب ظاہر کر کے انھیں باہم لڑا دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک جماعت تو بھاگ گئی دوسری جماعت جو وہاں مقیم رہی انھوں نے آپس میں ایک دوسرے کو قتل کیا اس طرح وہ پورے فارس پر قابض ہو گیا اور اسے کسی جگہ بھی لشکر کشی اور جنگ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی کرمان میں بھی اس نے یہی طریقہ اختیار کیا جب وہ کرمان سے واپس آیا تو فارس کے اکثر علاقہ کا دورہ کیا اور لوگوں پر احسانات کئے لوگ اس سے مطمئن ہو گئے اور تمام شہر اور علاقے اس کے قبضہ میں آگئے اس کے بعد وہ اصطخر گیا اور اصطخر اور بیضاء کے درمیان ایک قلعہ بنایا جس کا نام قلعہ زیاد تھا اور تمام خزانہ یہاں اٹھا لایا۔

زیاد کے بعد منصور الیشکری نے اس قلعہ میں کچھ ترمیم کی اس کے بعد یہ قلعہ منصورہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔

باب ۲۳

امیر معاویہؓ کا حجاز و یمن پر حملہ

بسر بن ابی ارطاۃؓ کی حجاز کی جانب روانگی

اس سال امیر معاویہؓ نے بسر بن ابی ارطاۃؓ کی ماتحتی میں تین ہزار جنگجو حجاز کی جانب روانہ کئے۔

زیاد بن عبداللہ البکائی نے عوانہ سے نقل کیا ہے کہ ثالثوں کے فیصلے کے بعد امیر معاویہؓ نے بسرؓ بن ابی ارطاۃ کو لشکر دے کر حجاز کی جانب روانہ کیا۔ یہ بسرؓ بنو عامر بن لوی میں سے تھا۔ یہ لشکر لے کر شام سے نکلا اور مدینہ پہنچا۔ حضرت علیؓ کی جانب سے اس وقت مدینہ کے گورنر حضرت ابو ایوبؓ انصاری تھے ابو ایوبؓ ڈر کر بھاگ گئے اور کوفہ حضرت علیؓ کے پاس پہنچے بسرؓ بن ابی ارطاۃ لشکر لئے ہوئے مدینہ میں داخل ہوا۔

راوی کہتا ہے کہ مدینہ میں ایک شخص نے بھی اس کا مقابلہ نہیں کیا وہ منبر پر چڑھ کر اور چلا چلا کر بولا۔ اے دینار اے نجار، اے زریق، میرا امام کہاں ہے۔ میرا امام کہاں گیا جس سے تم نے کل عہد کیا تھا وہ کہاں ہے۔ یعنی عثمانؓ۔

اس کے بعد کہا۔ اے اہل مدینہ اگر معاویہؓ نے مجھ سے عہد نہ لیا ہوتا تو میں مدینہ کے ایک ایک بالغ کو قتل کر ڈالتا۔ پھر اس نے اہل مدینہ سے بیعت لی اور بنو سلمہ خاندان کے پاس کہلا کر بھیجا کہ تمہارے لئے میرے پاس کوئی امان نہیں۔ اور نہ میں تم سے اس وقت تک بیعت لوں گا جب تک تم جابرؓ بن عبداللہ کو حاضر نہ کرو۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ ام المومنینؓ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہؓ کے پاس گئے اور ان سے عرض کیا اے ام المومنینؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی کیا رائے ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا اور یہ ظاہر ہے کہ یہ گمراہی کی بیعت ہے۔

حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا میری رائے تو یہ ہے کہ تم اس کی بیعت کر لو۔ میں نے اپنے بیٹے عمرؓ کو بھی اس کی بیعت کا حکم دیا ہے میں نے اپنے داماد عبداللہؓ بن زمعہ کو اس کی بیعت کا حکم دیا ہے۔ حضرت ام سلمہؓ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ جو حضرت ابو سلمہؓ کی اولاد تھیں عبداللہؓ بن زمعہ کے نکاح میں تھیں۔

حضرت ام سلمہؓ کا یہ جواب سن کر حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ مسجد آئے اور بسرؓ بن ابی ارطاۃ سے بیعت کی۔

بسر نے مدینہ میں کئی مکانات گروائے اس کے بعد اس نے مکہ کا رخ کیا حضرت ابو موسیٰؓ اشعری کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں یہ مجھے قتل نہ کر دے۔ لیکن بسرؓ نے ان سے کہلوا کر بھیجا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کر سکتا اس نے ابو موسیٰؓ سے درگزر کیا۔

اس سے قبل حضرت ابو موسیٰؓ نے یمن لکھا تھا کہ یہاں معاویہؓ کی جانب سے ایک لشکر بھیجا گیا ہے اور جو شخص اس کی حکومت کا انکار کرتا ہے اسے قتل کر دیتا ہے۔

بسرؓ کا یمن پر حملہ اور شیعان علیؓ کا قتل

اس کے بعد بسرؓ نے یمن کا رخ کیا۔ اس وقت یمن پر حضرت علیؓ کی جانب سے عبیداللہ بن عباسؓ تھے۔ جب انہیں بسرؓ کی آمد کا علم ہوا تو وہ بھاگ کر کوفہ حضرت علیؓ کے پاس چلے آئے اور اپنی جگہ یمن پر عبداللہ بن عبدالمدان الحارثی کو اپنا جانشین کر آئے بسرؓ نے یمن پہنچ کر عبداللہ بن عبدالمدان اور اس کے لڑکے کو قتل کر دیا راہ میں بسرؓ کو عبیداللہ بن عباسؓ کے گھر والے ملے جن میں عبیداللہ کے دو بچے بھی تھے اس نے ان دونوں بچوں کو ذبح کر دیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے یہ دونوں بچے بنو کنانہ کے ایک شخص کے پاس ملے جب اس نے ان دونوں کو قتل کرنا چاہا تو کنانی نے کہا ان بچوں کا کیا قصور ہے جو ان دونوں کو تو قتل کرنا چاہتا ہے اگر تو انہیں واقعتاً قتل کرنے پر آمادہ ہے تو پہلے مجھے قتل کر دے بسرؓ نے جواب دیا ہاں میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اس نے پہلے کنانی کو قتل کیا پھر ان بچوں کو قتل کیا اور اس کے بعد شام کی جانب لوٹ گئے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کنانی نے مقابلہ کیا حتیٰ کہ لڑتا لڑتا مارا گیا اور یہ دو بچے جو بسرؓ نے قتل کئے تھے ان میں سے ایک کا نام عبدالرحمٰن اور دوسرے کا قثم تھا۔ بسرؓ نے یمن میں شیعان علیؓ میں سے ایک بڑی جماعت کو قتل کیا۔

جاریہؓ کا نجران کو آگ لگانا اور عثمانیوں کا قتل عام

حضرت علیؓ کو جب بسرؓ کے حملہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے جاریہؓ ابن قدامہ اور وہب بن مسعود کو دو ہزار لشکر دے کر روانہ کیا۔ جاریہؓ اپنا لشکر لے کر نجران پہنچا اور پورے شہر کو جلا کر خاک کر دیا اور حضرت عثمانؓ کے حامیوں میں سے بہت سے لوگوں کو پکڑ کر قتل کیا بسرؓ اور اس کے ساتھی شام بھاگ گئے۔

اہل مکہ سے زبردستی بیعت

جاریہؓ اس کی تلاش میں چلا اور یمن سے مکہ پہنچا اور انہیں حکم دیا کہ ہماری بیعت کر و اہل مکہ نے جواب دیا امیر المومنین تو ہلاک ہو چکے ہیں اب ہم کس کی بیعت کریں اس نے جواب دیا جس کی شیعان علیؓ بیعت کریں اسی کی تم نامعلوم بیعت کر لو یہ بات اہل مکہ کو بہت گراں گزری۔ لیکن مجبوراً انہوں نے بیعت کر لی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد جاریہؓ مدینہ کی جانب بڑھا۔ وہاں لوگوں کو حضرت ابوہریرہؓ نماز پڑھاتے تھے۔ ابوہریرہؓ جاریہؓ کے خوف سے مدینہ چھوڑ کر چلے گئے جب جاریہؓ کو یہ معلوم ہوا تو کہنے لگا خدا کی قسم اگر میں اس بلی والے کو پالیتا تو اس کی گردن اتار لیتا۔ پھر جاریہؓ نے اہل مدینہ سے کہا کہ حسنؓ ابن علیؓ کی بیعت کر و اہل مدینہ نے حضرت حسنؓ کی بیعت کی۔

جاریہ اس روز مدینہ میں مقیم رہا پھر کوفہ لوٹا۔ جب یہ چلا گیا تو ابوہریرہؓ مدینہ واپس آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

اسلامی حکومت کی دو حصوں میں تقسیم فریقین کا باہمی معاہدہ

اسی سال حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان جنگ بندی کا فیصلہ ہوا۔ باہمی طویل خط و کتابت رہی۔ کتاب کی طوالت کے خوف سے ہم اس خط و کتابت کو نظر انداز کرتے ہیں۔ فیصلہ یہ قرار پایا کہ باہم جنگ بند کر دی جائے عراق علیؓ کی حکومت میں شمار ہوگا اور شام معاویہؓ کی حکومت میں اور دونوں فریق ایک دوسرے کے علاقہ پر نہ لشکر کشی کریں گے اور نہ کسی قسم کی غارتگری مچائیں گے۔

زیاد بن عبداللہ نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے۔ جب دونوں فریقین میں سے کسی نے بھی دوسرے کی اطاعت قبول نہیں کی تو امیر معاویہؓ نے حضرت علیؓ کو تحریر کیا اگر تم چاہو تو ایسا کر لو کہ عراق کی حکومت تمہارے حصہ میں ہو اور شام کی میرے حصہ میں تاکہ اس امت سے تلوار رک جائے اور مسلمانوں کے خون نہ بہیں۔ اس پر حضرت علیؓ راضی ہو گئے۔ معاویہؓ کے لشکر شام اور اسکے گرد و نواح کی دیکھ بھال کرتے اور حضرت علیؓ ملک عراق اور اس کے گرد و نواح کا انتظام کرتے۔

باب ۲۴

حضرت علیؓ اور عبداللہؓ بن عباسؓ کے اختلافات

ابن عباسؓ کی بصرہ سے مکہ روانگی

عام اہل سیر کہتے ہیں کہ اس سال یعنی ۴۰ھ میں حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ بصرہ چھوڑ کر مکہ چلے گئے لیکن بعض اہل سیر نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہؓ بن عباسؓ برابر بصرہ کے عامل رہے حتیٰ کہ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ نے امیر معاویہؓ سے صلح کر لی۔ اس وقت عبداللہؓ بن عباسؓ بصرہ چھوڑ کر مکہ چلے گئے۔

بصرہ چھوڑنے کی وجوہات

عمرو بن شعبہ نے ابو مخنف اور سلیمان بن ابی راشد کے ذریعہ عبدالرحمن بن عبید ابوالکنود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نقل کیا ہے کہ ایک بار عبداللہ بن عباسؓ ابوالاسود دوئلی کے پاس سے گزرے اور اسے دیکھ کر فرمایا اگر تو چوپایوں میں سے ہوتا تو اونٹ ہوتا۔ اور اگر چرواہا ہوتا تو چراگاہ کی حفاظت نہیں کر سکتا تھا اور نہ تو اپنی رفتار اور طریقۂ کار کو بہتر بنا سکتا تھا۔

ابوالاسود دوئلی کی ابن عباسؓ پر الزام تراشی اس بات پر ابوالاسود دوئلی نے حضرت علیؓ کو اس مضمون کا ایک خط تحریر کیا

اما بعد۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نگران، ذمہ دار اور امانت دار حاکم بنایا ہے ہم نے آپ کا بارہا امتحان لیا اور آپ کو امت کا زبردست امین اور رعایا کا خیر خواہ پایا۔ آپ دنیا سے تو ہاتھ کھینچتے ہیں اور رعایا کو خوب دیتے ہیں نہ آپ رعایا کا مال کھاتے ہیں اور نہ آپ کا رشوت سے کوئی تعلق ہے۔ آپ کے بھائی اور گورنر آپ کی اطلاع کے بغیر وہ رقم کھا گئے ہیں جو ان کے پاس امانت تھی میں آپ سے یہ بات ہرگز مخفی نہیں رکھ سکتا، اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ آپ جو رائے پسند فرمائیں وہ مجھے تحریر کریں۔ والسلام

حضرت علیؓ کا جواب اس پر حضرت علیؓ نے ابوالاسود کو یہ جواب تحریر فرمایا

اما بعد۔ تم جیسا آدمی امام اور امت دونوں کے لئے مجسمۂ خیر خواہی ہے۔ تم نے امانت کا حق ادا کیا اور ناحق دکھائی ہیں نے تمہارے امیر کو اس بارے میں لکھا ہے اور اس میں تمہارے خط کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ تمہاری نظر میں اگر ایسی باتیں آئیں جو امت کی بہبود کا سبب ہوں تو مجھے ضرور مطلع کرنا۔ تمہارا یہی فرض ہے اور تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے والسلام

اس کے علاوہ حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ کو بھی خط تحریر کیا۔

ابن عباسؓ کا جواب ابن عباسؓ نے اس کا ایک مختصر سا جواب تحریر فرمایا

اما بعد۔ آپ کو جو اطلاعات پہنچی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ میں اپنے زیر تصرف مال کا دیگر لوگوں سے زیادہ محافظ اور منتظم ہوں آپ بدگمانوں کی باتوں کی ہرگز تصدیق نہ کیجئے۔ والسلام

حضرت علیؓ کا دوسرا مراسلہ یہ خط پڑھ کر حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ کو دوسرا مراسلہ تحریر کیا۔

اما بعد۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے کتنا جزیہ وصول کیا اور کہاں سے وصول کیا؟ اور کہاں خرچ کیا؟

ابن عباسؓ کا استعفاء ابن عباسؓ نے اس کا جواب اس طرح تحریر فرمایا

میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ تک جو یہ بات پہنچی ہے کہ میں نے اس شہر کے لوگوں کے مال پر قبضہ کر لیا ہے تو آپ نے اس غلط اطلاع کو بہت اہمیت دیدی ہے۔ لہٰذا آپ جسے مناسب سمجھیں اسے یہاں کا حاکم بنا کر بھیجدیں میں اس حکومت کو چھوڑتا ہوں۔ والسلام

ابن عباسؓ ... علیؓ ... ابن عبداللہ ہلالی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عبداللہ بن رزین ابن ابی عمرو الہلالی ان کے پاس آئے۔ پھر ان کی مدد کے لئے بنو قیس بھی جمع ہو گئے اور ان کی حمایت سے ابن عباسؓ نے تمام خزانہ اٹھوالیا۔

ابو زید نے ابو عبیداللہ سے نقل کیا ہے کہ خزانہ میں مال کافی جمع ہو چکا تھا۔ ابن عباسؓ نے یہ تمام جمع شدہ مال اٹھالیا اس طرح مال غنیمت کا تمام خمس لے کر چلے گئے۔ جب لوگوں کو مال پر قبضہ کرنے کی اطلاع ملی تو قیس بولا خدا کی قسم یہ مال اس کے پاس ہرگز نہ جانے دیا جائے گا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنی نگاہوں کے سامنے یہ مال جانے دیں۔

صبرہ بن شیمان الحدانی نے ازدیوں سے کہا خدا کی قسم قبیلہ قیس اسلام میں ہمارا بھائی، ہمارا پڑوسی اور دشمن کے مقابلہ میں ہمارا مددگار ہے۔ جو مال اس وقت تمہارے بھائیوں کے ہاتھ میں جا رہا ہے اگر وہ ہمیں مل بھی جائے تب بھی وہ تھوڑا ہے اور یہ لوگ کل کو وقت پڑنے پر مال سے زیادہ بہتر ثابت ہوں گے۔

ازدیوں نے صبرہ سے سوال کیا تمہاری کیا رائے ہے؟

صبرہ نے جواب دیا تم ان کی مزاحمت نہ کرو اور ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ اس پر ازدیوں نے اس کی اطاعت کی اور وہ واپس لوٹ گئے۔ قبیلہ بنی بکر اور بنی عبدالقیس نے بھی صبرہ کی رائے کی موافقت کی۔ انھوں نے آپس میں کہا صبرہ کی رائے بہت بہتر ہے۔ تم بھی اس میں مزاحم نہ ہو۔

قبیلہ تمیم بولا ہم انھیں ہرگز مال نہ لے جانے دیں گے اور ان سے جنگ کریں گے۔

اس پر احنف ابن قیس نے انھیں سمجھایا اور کہا جن لوگوں کا ان سے خونی رشتہ بہت دور کا ہے انھوں نے جنگ سے گریز کیا لیکن تمہارا ان سے رشتہ زیادہ قریبی ہے تمھیں ہرگز مزاحمت نہ کرنی چاہیئے۔

بنو تمیم بولے خدا کی قسم ہم تو ان سے ضرور جنگ کریں گے اور مال نہ لے جانے دیں گے۔

احنف نے جواب دیا تو پھر میں اس معاملہ میں تمہارا کوئی ساتھ نہیں دے سکتا۔ میں تو ان لوگوں کی راہ میں حائل نہ ہوں گا۔

راوی کہتا ہے کہ بنو تمیم ہی سے ابن المجاعہ نے بنو ہلال کا راستہ روکا اور ان سے جنگ کی جس پر ضحاک ہلالی نے ابن مجاعہ پر حملہ کر کے اس کے نیزہ مارا۔ اور عبداللہ بن رزین مجاعہ کو چپٹ گیا اور دونوں گتھم گتھا ہو کر زمین پر گر پڑے اور بہت سے آدمی زخمی ہوئے لیکن کوئی مقتول نہیں ہوا۔

خمس میں جن لوگوں کا حصہ تھا وہ بولے ہم اس جنگ میں شریک نہ ہوں گے ہم نے انھیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے خواہ یہ باہم لڑیں یا ایک دوسرے کو ختم کر دیں۔ اس کے بعد یہ لوگ بنو تمیم سے بولے۔ ہم تم سے زیادہ سخی ہیں کہ ہم نے اپنا حق اپنے چچا زاد بھائیوں کے لئے چھوڑ دیا ہے اور تم اس پر لڑ رہے ہو۔ ان لوگوں نے مال بھی اٹھالیا اور ان کے حامی بھی موجود ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ ان کی راہ چھوڑ دو اور اگر تم پسند کرو تو واپس ہو جاؤ۔ یہ لوگ واپس چلے گئے اور ابن عباسؓ بیس آدمیوں کے ساتھ مکہ چلے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوزید کہتا ہے کہ ابوعبیدہ کا یہ خیال تھا۔ اگرچہ اس کی یہ رائے میں نے اس سے خود نہیں سنی کہ ابن عباسؓ حضرت علیؓ کی شہادت تک بصرہ میں رہے پھر حضرت حسنؓ کے ساتھ اس وقت تک رہے جب تک ان میں اور امیر معاویہؓ میں صلح نہیں ہوئی اس صلح کے بعد بصرہ واپس گئے وہاں ان کے گھر والے تھے ابن عباسؓ انھیں لے کر اور بیت المال سے کچھ تھوڑا سا مال لے کر مکہ چلے گئے اور بولے یہ میرا روزینہ ہے۔

ابوزید کہتا ہے کہ ابوعبیدہ کے اس قول کا میں نے ابوالحسن سے ذکر کیا۔ اس نے انکار کیا اور کہا جب حضرت علیؓ شہید ہوئے تو ابن عباسؓ مکہ میں تھے اور حضرت حسنؓ اور امیر معاویہؓ کی صلح کے وقت عبیداللہ بن عباسؓ ان کے ساتھ تھے نہ کہ عبداللہؓ بن عباسؓ۔

باب ۲۵

حضرت علیؓ کی شہادت

تاریخ کا اختلاف اسی سال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت عمل میں آئی ان کی شہادت کی تاریخ میں اختلاف ہے احمد بن ثابت نے اسحاق ابن عیسیٰ کے ذریعہ ابومعشر سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ جمعہ کے روز سترہ رمضان ۴۰ھ میں شہید ہوئے۔ یہی واقدی کا قول ہے جیسا کہ حارث نے ابن سعد کے ذریعہ واقدی سے نقل کیا ہے۔

ابوزید نے علی بن محمد کا یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ کوفہ میں جمعہ کے روز گیارہ رمضان کو شہید ہوئے۔

ایک قول یہ ہے کہ رمضان ختم ہونے میں سترہ روز باقی تھے اور ایک قول یہ ہے کہ ربیع الآخر ۴۰ھ میں شہید ہوئے۔

قتل کے اسباب موسیٰ ابن عبدالرحمٰن المسروقی نے ابوعبدالرحمٰن عبدالرحمٰن الحراقی کے ذریعہ اسماعیل بن راشد کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ ابن ملجم، برک بن عبداللہ اور عمرو بن بکر التیمی نے ایک جگہ جمع ہو کر معاملات پر غور و فکر کیا اور ان تینوں نے حکام کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی اس کے بعد نہروان کے لوگوں (خارجی) کا ذکر کیا اور ان کے لئے انھوں نے رحمت اور مغفرت کی دعا کی اور بولے ہم ان لوگوں کے بعد زندہ رہ کر کیا کریں گے۔ یہ لوگ ایسے بھائی تھے کہ جو لوگوں کو پروردگار کی طرف دعوت دیتے اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کیا کرتے تھے۔ کیوں نہ ہم اپنی جانوں کو اللہ کے ہاتھ فروخت کر دیں اور ان گمراہ اماموں کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں اور ان کے قتل کی کوشش کریں (گمراہ اماموں سے حضرت علیؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمروؓ بن العاص مراد ہیں) اس طرح تمام علاقہ کے لوگوں کو ان سے چھٹکارا مل جائے گا اور ہم اپنے بھائیوں کا انتقام بھی لے لیں گے۔

اس پر ابن ملجم نے کہا علیؓ بن ابی طالب سے تمہیں چھٹکارا میں دلاؤں گا۔ یہ ابن ملجم مصر کا باشندہ تھا۔ برک بن عبداللہ نے امیر معاویہؓ کے قتل کا ذمہ لیا اور عمرو بن بکر نے عمروؓ بن العاص کے قتل کا۔ ان تینوں نے اللہ کو حاضر ناظر کر کے باہم معاہدہ کیا کہ ہم میں سے ہر ایک نے جس شخص کے قتل کا ذمہ لیا ہے وہ اپنے عہد سے پیچھے نہ ہٹے گا۔ یا تو اس شخص کو قتل کر دے گا یا خود قتل ہو جائے گا ان لوگوں نے اپنی تلواروں کو زہر میں بجھایا اور ان تینوں صحابہ کے قتل کے لئے سترہ رمضان متعین کی گئی اور اس کے بعد یہ تینوں ان تینوں صحابہ کے قتل کے لئے روانہ ہو گئے۔

مہر میں حضرت علیؓ کا سر

ابن ملجم المرادی کا شمار بنو کندہ میں ہوتا تھا۔ یہ شخص کوفہ پہنچا اور وہاں اپنے ہم قوم اور دوست احباب سے ملا لیکن اس راز کو اس نے سینہ میں چھپائے رکھا اور اپنی قوم اور دوستوں سے بھی اس کا کہیں ذکر نہیں کیا تاکہ کہیں راز پہلے سے فاش نہ ہو جائے۔

ایک روز اس نے بنو تیم الرباب کے کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے اپنے مقتولوں کا ذکر کر رہے ہیں جن حضرت علیؓ نے جنگ نہروان میں ان کے دس افراد قتل کئے تھے۔ اسی روز تیم الرباب کی ایک عورت سے ملا جس کا نام قطام ابنۃ الشجنہ تھا حضرت علیؓ نے نہروان کی جنگ میں اس کے باپ اور بھائی کو قتل کیا تھا۔ یہ عورت حسن و جمال میں یگانۂ روزگار تھی ابن ملجم نے جب اسے دیکھا تو اپنی عقل کھو بیٹھا اور جس کام کے لئے آیا تھا وہ بھی بھول گیا۔ اور اسے پیغام نکاح دیا۔

قطامہ نے جواب دیا میں اس وقت تک تجھ سے شادی نہیں کر سکتی جب تک تو میرے کلیجے کی آگ نہ بجھا دے۔ ابن ملجم نے پوچھا۔ وہ کس طرح۔ قطامہ نے جواب دیا تین ہزار درہم، ایک غلام اور علیؓ بن ابی طالب کا قتل۔

ابن ملجم:۔ کیا یہ تیرا مہر ہو گا۔ کیونکہ تو نے علیؓ کے قتل کا بلاوجہ ذکر نہیں کیا ہے۔

قطامہ:۔ ہاں یہ میرا مہر ہو گا۔ میں علیؓ کا سر چاہتی ہوں اگر تو نے ایسا کیا تو تو اپنا اور میرا دونوں کا دل ٹھنڈا کرے گا اور عیش سے زندگی گزارے گا اور اگر تو قتل ہو گیا تو اللہ کے پاس جو اجر ہے وہ دنیا اور دنیا کی زینت سے بہت بہتر ہے۔

ابن ملجم:۔ خدا کی قسم میں اس شہر میں علیؓ کے قتل ہی کے لئے آیا ہوں۔ میں تیری ہر خواہش پوری کروں گا۔

قطامہ:۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ تیرے ساتھ کوئی ایسا شخص ہو جو تیری پشت پناہی اور مدد کر سکے۔ اس کے بعد قطامہ نے اپنی قوم تیم الرباب کے ایک شخص کو جس کا نام وردان تھا طلب کیا۔ اس کے سامنے یہ منصوبہ رکھا۔ اس نے اسے قبول کیا۔

انتقامی کارروائی

اس کے بعد ابن ملجم بنو اشجع کے ایک شخص کے پاس گیا جس کا نام شبیب بن بجرہ تھا اور اس سے کہا کیا تو دنیا اور آخرت کی عزت و کرامت کا طلب گار ہے؟

شبیب:۔ وہ کس طرح؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ملجم :۔ وہ عزت و شرافت علیؓ کو قتل کر کے حاصل ہو سکتی ہے۔

شبیب :۔ تیری ماں تجھے روئے تو نے بہت ہی بری بات زبان سے نکالی ہے۔ تو علیؓ پر کیسے قابو پا سکتا ہے؟

ابن ملجم :۔ میں مسجد میں چھپ کر بیٹھ جاؤں گا جس وقت علیؓ صبح کی نماز کے لئے نکلے گا ہم اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیں گے اس کے بعد اگر ہم بچ گئے تو ہمارے دل ٹھنڈے ہو جائیں گے اور ہم اپنے مقتولوں کا بدلہ بھی لے لیں گے اور اگر ہم قتل ہو جائیں گے تو اللہ کے پاس ہمارے لئے جو اجر ہے وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

شبیب :۔ تجھ پر افسوس اگر علیؓ کے علاوہ کوئی اور شخص تیرا نشانہ ہوتا تو مجھے اتنا شاق نہ گزرتا تو یہ بھی جانتا ہے کہ علیؓ نے اسلام کی خاطر کتنے مصائب برداشت کئے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے میں انھوں نے سبقت کی ہے۔ میرا دل ان کے قتل پر مطمئن نہیں۔

ابن ملجم :۔ تو یہ بات تو جانتا ہے کہ علیؓ نے اہل نہروان کو قتل کیا تھا اور یہ سب نیک بندے تھے۔

شبیب :۔ کیوں نہیں؟

ابن ملجم :۔ تو ہم ان لوگوں کو ضرور قتل کریں گے جنھوں نے ہمارے بھائیوں کو قتل کیا ہے۔

اس بات پر شبیب نے بھی ابن ملجم کی حمایت کا وعدہ کیا۔ یہ سب مل کر قطامہ کے پاس پہنچے وہ جامع مسجد میں اعتکاف میں بیٹھی تھی ان سب نے اس سے جا کر کہا ہم سب نے علیؓ کے قتل پر اتفاق کر لیا ہے۔

قطامہ نے کہا جس روز تم قتل کرنا چاہو اس روز میرے پاس آنا۔

جب اس جمعہ کی شب آئی جس کی صبح کو حضرت علیؓ کے قتل کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا ابن ملجم قطامہ کے پاس پہنچا اور بولا یہی وہ رات ہے جس کی صبح کو ہم لوگوں نے اپنے ساتھی کے قتل کا عہد کیا تھا۔

اس کے بعد قطامہ نے ریشم کی ایک پٹی منگائی اور ان لوگوں کے سروں پر باندھ دی ان لوگوں نے اپنی اپنی تلواریں لیں اور اس چوکھٹ کے قریب بیٹھ گئے جہاں سے حضرت علیؓ نماز کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ جب حضرت علیؓ صبح کے وقت نماز کے لئے نکلے تو شبیب نے آگے بڑھ کر تلوار کا وار کیا جو دروازے کی چوکھٹ یا طاق پر پڑا۔ ابن ملجم نے پیشانی پر وار کیا اور وردان بھاگ کر اپنے گھر میں گھس گیا۔ اسی کے باپ کی اولاد میں سے ایک شخص اس کے گھر اچانک پہنچ گیا۔ وہ اپنے سینہ سے ریشم کی پٹی اتار رہا تھا۔ اس نے سوال کیا یہ تلوار اور ریشم کی پٹی کیسی ہے۔ وردان نے اس سے تمام واقعہ بیان کیا وہ شخص اپنے گھر گیا اور تلوار لے کر آیا اور وردان کو قتل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبیب اندھیرے میں بنو کندہ کے گھروں کی طرف چلا گیا۔ لوگ اس کے پیچھے چلائے راہ میں اسے حضرموت کا ایک شخص ملا جس کا نام عویمر تھا جب اس نے شبیب کے ہاتھ میں تلوار دیکھی تو اسے پکڑ لیا اور حضرمی نے اسے نیچے گرا دیا لیکن جب اس نے یہ دیکھا کہ لوگ ادھر اس شخص کی تلاش میں دوڑے ہوئے آرہے ہیں تو حضرمی کو اپنی جان کا خوف پیدا ہوا اس نے شبیب کو چھوڑ دیا اور شبیب لوگوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اور اس طرح اس کی جان بچ گئی۔

ابن ملجم کو لوگوں نے گھیر کر پکڑ لیا اور ہمدان کے ایک شخص نے جس کی کنیت ابوادماء تھی اپنی تلوار نکال کر ابن ملجم کے پاؤں پر ماری اور اس کا پاؤں کاٹ ڈالا۔

حضرت علیؓ زخمی ہو کر پیچھے ہٹے اور اپنی جگہ جعدہ بن ہبیرۃ ابن ابی وہب کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ انھوں نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

نماز کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا قاتل کو میرے پاس لاؤ۔ قاتل حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا اے اللہ کے دشمن کیا میں نے تجھ پر احسانات نہ کئے تھے؟

ابن ملجم:۔ کیوں نہیں۔

حضرت علیؓ:۔ پھر آخر وہ کیا شے ہے جس نے تجھے میرے قتل پر ابھارا۔

ابن ملجم:۔ میں چالیس روز تک استخارہ کرتا رہا اور اللہ سے سوال کرتا رہا کہ اس کی مخلوق میں جو شخص بدترین خلائق ہو وہ قتل ہو جائے

حضرت علیؓ:۔ تو میرا خیال ہے کہ وہ مقتول بھی تو ہی ہے اور تو ہی وہ بدترین خلائق ہے۔

ابن ملجم کے خیالات

لوگ بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے پیش آنے سے قبل ایک روز ابن ملجم بنو بکر بن وائل میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ یہ مرنے والا ابوجابر ابجر بن جابر العجلی تھا اور یہ شخص نصرانی تھا۔ عیسائی اس جنازے کے ارد گرد تھے اور اس مرنے والے کی لوگوں کے دلوں میں نہایت عزت تھی اس لئے سب لوگ ایک جنازے کے ساتھ جا رہے تھے انہی میں شقیق بن ثور بھی تھا۔ ابن ملجم نے سوال کیا یہ کون لوگ ہیں اور کیا بات ہے لوگوں نے اس سے تمام واقعہ بیان کیا اس پر ابن ملجم نے یہ اشعار پڑھے ؎

لَئِنْ کَانَ حَجَّارُ بْنُ اَبْجَرَ مُسْلِمًا　　لَقَدْ بُوعِدَتْ مِنْہُ جَنَازَۃُ اَبْجَرِ

اگر حجار بن ابجر مسلمان ہوتا تو اس کا جنازہ لوگوں سے دور رہتا۔

وَاِنْ کَانَ حَجَّارُ بْنُ اَبْجَرَ کَافِرًا　　فَمَا مِثْلُ ھٰذَا مِنْ کَفُوْرٍ بِمُنْکَرِ

اگر یہ حجار بن ابجر کافر ہے تو اس سے بڑا کوئی کافر منکر نہیں۔

اَتَرْضَوْنَ ھٰذَا اِنَّ قِسًّا وَّ مُسْلِمًا　　جَمِیْعًا لَدٰی نَعْشِہٖ یَا قُبْحَ مَنْظَرِ

کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ قسیس اور دیگر مسلمان اس کی لاش کے گرد جمع ہوں۔ یہ کتنا برا منظر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَوْ اَنَّ الَّذِيْ اَنْوِيْ لَعَنَّ تَقَتْ جَمْعَهُمْ   بِاَبْيَضَ مَصْقُوْلِ الذُّبَابِ مُشَهَّرِ

اگر میں نے ایک ارادہ نہ کرلیا ہوتا تو میں ان کے مجمع کو ایک چمکتی اور کاٹنے والی تلوار سے متفرق کر دیتا۔

وَلٰكِنَّنِيْ اَنْوِيْ بِذَالِكَ وَسِيْلَةً   اِلَى اللّٰهِ اَوْ هٰذَا اَخُذْ ذَالِكَ اَوْذَرْ

اگر میں نے اس ارادہ کو اللہ کی قربت کا وسیلہ نہ بنایا ہوتا تو پھر میں اسے اختیار کر کے چھوڑ دیتا۔

محمد بن حنفیہ کا بیان

محمد ابن حنفیہ کا بیان ہے کہ جس صبح کو حضرت علیؓ کو زخمی کیا گیا میں اس رات جامع مسجد میں تمام رات نماز میں مشغول رہا اور دیگر لوگ بھی جو مصر کے باشندے تھے چوکھٹے کے قریب نمازوں میں مشغول رہے ان لوگوں نے تمام رات قیام و رکوع اور سجدوں میں گزاری اور شروع رات سے آخر رات تک قطعاً نہیں سوئے۔

جب صبح کے وقت حضرت علیؓ نماز کے لئے نکلے تو ان لوگوں کو آواز دی نماز۔ نماز یعنی نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت علیؓ نے یہ کلمات چوکھٹ سے نکل کر کہے تھے یا چوکھٹ کے اندر کہے تھے ہاں میں اتنا جانتا ہوں کہ میں نے ایک چمک دیکھی اور میں نے یہ الفاظ سنے اللہ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں اور حکم کا اے علیؓ نہ تجھے اختیار ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کو میں نے ایک تلوار دیکھی۔ پھر دوسری تلوار دیکھی پھر حضرت علیؓ کو یہ کہتے سنا کہ تم سے یہ شخص بچ کر نہ نکل جائے اور لوگ اس پر ہر جانب سے ٹوٹ پڑے کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ابن ملجم کو پکڑ لیا گیا اور حضرت علیؓ کے روبرو پیش کیا گیا میں بھی لوگوں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ حضرت علیؓ فرما رہے تھے جان کے بدلے جان ہے اگر میں مر جاؤں تو تم بھی اسے اسی طرح قتل کر دینا جیسے اس نے مجھے قتل کیا ہے۔ اور اگر میں زندہ باقی رہ گیا تو اس کے بارے میں خود فیصلہ کروں گا۔

حضرت علیؓ کی خرید و فروخت

راوی کہتا ہے کہ لوگ گھبرائے ہوئے حضرت حسنؓ کے پاس پہنچے انہیں مطلع کیا اور یہ واقعہ اس وقت ہوا جبکہ ابن ملجم کو باندھ کر لوگوں نے ان کے سامنے پیش کیا تو ام کلثوم بنت علیؓ نے روتے ہوئے ابن ملجم سے مخاطب ہو کر کہا اے اللہ کے دشمن تو نے میرے باپ کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔ اللہ تجھے رسوا کرے۔

ابن ملجم نے جواب دیا تم کس شخص پر روتی ہو کیا اس شخص پر جسے میں نے ایک ہزار میں خریدا ہے اور ایک ہزار میں زہر دیا ہے اگر یہ وار تمام شہر والوں پر بھی پڑ جاتی تو ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچتا۔

حضرت علیؓ کے نصائح

جندب بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے امیر المومنین اگر آپ ہم سے روپوش ہو جائیں اور خدا نہ کرے کہ ایسا ہو تو کیا ہم حضرت حسنؓ سے بیعت کر لیں؟

حضرت علیؓ نے فرمایا نہ میں تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے روکتا ہوں تم لوگ زیادہ مناسب سمجھ سکتے ہو۔ جندب نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلوایا اور ان سے فرمایا۔

میں تم دونوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تم دونوں دنیا کو ہرگز تلاش نہ کرنا خواہ دنیا تم سے بغاوت کیوں نہ کرے اور جو شے تم سے ہٹا دی جائے اس پر رونا نہیں۔ ہمیشہ حق بات کہنا یتیموں پر رحم کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پریشان کی مدد کرنا۔ آخرت کی تیاری میں مصروف رہنا۔ ہمیشہ ظالم کے دشمن اور مظلوم کے حامی رہنا اور کتاب اللہ کے احکامات پر عمل کرنا۔ اللہ کے دین میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ گھبرانا۔

پھر محمد بن حنفیہ کی جانب دیکھ کر فرمایا میں نے تیرے بھائیوں کو جو نصیحت کی ہے تو نے اسے سن کر محفوظ کر لیا۔ محمد نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے محمد سے مخاطب ہو کر کہا

میں تجھے بھی وہی نصیحت کرتا ہوں جو تیرے بھائیوں کو کی ہے اس کے علاوہ میں تجھے یہ وصیت کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کی عزت و توقیر کرنا اور ان دونوں کے اس اہم حق کو ملحوظ رکھنا جو ان کا تیرے ذمہ ہے ان دونوں کے حکم کی پیروی کرنا اور ان کے حکم کے بغیر کوئی کام نہ کرنا۔

اس کے بعد حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے فرمایا۔

میں تم دونوں کو بھی محمد کے ساتھ سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارا بھائی اور تمہارے باپ کا بیٹا ہے اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ تمہارا باپ اس سے محبت کرتا ہے۔

پھر خاص طور پر حضرت حسنؓ سے مخاطب ہو کر انہیں نصیحت فرمائی۔

اے میرے بیٹے تیرے لئے میری وصیت یہ ہے کہ تو اللہ سے ڈرنا۔ نماز وقت پر ادا کرنا۔ زکوٰۃ کو اس کے مصرف میں خرچ کرنا اور وضو اچھی طرح کرنا کیونکہ بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔ اور زکوٰۃ روکنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ہر وقت گناہوں کی مغفرت طلب کرنا۔ غصہ پینا۔ صلہ رحمی کرنا۔ جاہلوں سے بردباری سے کام لینا دین میں تفقہ حاصل کرنا۔ ہر کام میں ثابت قدمی دکھانا۔ قرآن کو لازم پکڑے رہنا۔ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور برائیوں سے بچنا۔

وصیت جب وفات کا وقت آیا تو لوگوں کو وصیت فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ وصیت ہے جو علیؓ بن ابی طالب نے کی ہے۔ وہ اس بات کی وصیت کرتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب فرمادیں خواہ یہ بات مشرکوں کو بری کیوں نہ معلوم ہو۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے ہوں۔

اے حسنؓ میں تجھے اور اپنی تمام اولاد اور اپنے تمام گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جو تمہارا پروردگار ہے اور اس بات کی کہ تم صرف اسلام کی حالت میں جان دینا ہو تم سب مل کر اللہ کے دین کو مضبوطی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تھام لو اور باہم متفرق نہ ہو جاؤ کیونکہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ باہم ایک دوسرے سے تعلق رکھنا اور ان کی اصلاح کرنا نفل نمازوں اور روزوں سے بہتر ہے تم اپنے تمام رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا اس سے اللہ تم پر حساب نرم فرما دے گا۔ یتیموں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرنا۔ نہ تو انھیں اتنا موقع دینا کہ وہ اپنی زبان سے تم سے مدد طلب کریں نہ تمھاری موجودگی میں پریشانی میں مبتلا ہوں۔ اللہ سے ڈرو اور اللہ سے پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں ڈرو۔ کیونکہ تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت ہے آپ ہمیشہ پڑوسیوں کے حقوق کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ ہمیں یہ خوف پیدا ہو گیا کہ کہیں حضور پڑوسیوں کو وارث بھی نہ بنا دیں قرآن کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو کہیں قرآن پر عمل کرنے میں تمھارے اغیار تم سے سبقت نہ لے جائیں نماز کے معاملہ میں بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو کیونکہ یہ تمھارے دین کا ستون ہے تم اپنے پروردگار کے گھر (مسجد) کے معاملہ میں بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو اور کسی وقت بھی جب تم زندہ رہو اسے خالی نہ چھوڑو کیونکہ اگر اسے خالی چھوڑ دیا گیا تو وہاں کوئی نظر نہ آئے گا اور جہاد کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو اور اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرو زکوٰۃ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو کیونکہ یہ پروردگار کے غصہ کو بجھاتی ہے اپنے نبی کی ذمہ داری کے لئے بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ تمھارے موجود ہوتے ہوئے کسی پر ظلم نہ کیا جائے۔ اپنے نبی کے صحابہ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں وصیت فرمائی ہے فقراء اور مساکین کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو انھیں اپنی روزیوں اور کھانے میں شریک کرو اپنے غلاموں کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ نماز ادا کرو نماز ادا کرو، دین کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرنا اگر تمھیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے گا اور تمھارے خلاف بغاوت کرے گا تو اللہ تمھیں کافی ہو گا لوگوں سے نیک بات کہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک نہ کرو اگر تم اسے ترک کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر برے لوگوں کو حاکم بنا دیگا پھر تم دعا کرو گے اور تمھاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ صلہ رحمی کرو اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو۔ پشت دکھانے۔ قطع رحمی اور تفرقہ اندازی سے احتراز کرو نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں ایک دوسرے کی اعانت کرو اور نافرمانی اور سرکشی میں کسی کی اعانت نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اللہ تعالیٰ تمھاری تمھارے اہل بیت کی حفاظت کرے جیسے اس نے تمھارے نبی کریم کی تم میں حفاظت کی تھی۔ میں تمھیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم پر سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتا ہوں۔

شہادت اور تکفین و تدفین

اس کے بعد آپ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے میں مشغول رہے حتیٰ کہ طائر روح عالم بالا کو پرواز کر گیا آپ کی شہادت رمضان ۴۰ھ میں ہوئی آپ کو آپ کے بیٹوں حسنؓ و حسینؓ اور عبداللہؓ بن جعفرؓ نے غسل دیا تین کپڑوں میں آپ کو کفن دیا گیا جس میں قمیص نہ تھی اور حضرت حسنؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ میں نو تکبیرات کہیں پھر چھ ماہ تک حضرت حسنؓ والی رہے۔

قاتل کے بارے میں حضرت علیؓ کی وصیت

حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو قاتل کے مثلہ سے منع فرمایا اور پھر فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے بنی عبدالمطلب کہیں تم میری وجہ سے مسلمانوں کے خون نہ بہا دینا۔ اور یہ کہتے پھرو کہ امیر المومنین قتل کر دیئے گئے ہیں۔

سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہ کرنا اے حسن اگر میں اس کے وار سے مرجاؤں تو تو بھی قاتل کو ایک ہی وار سے ختم کرنا کیونکہ ایک وار کے بدلے میں ایک وار ہونا چاہیئے اور اس شخص کا مثلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ مثلہ سے احتراز کرو خواہ وہ باولے کتے ہی کا کیوں نہ ہو۔

قاتل کا انجام اور وصیت کی خلاف ورزی جب حضرت علیؓ وفات پاگئے تو حضرت حسنؓ نے ابن ملجم کو طلب کیا ابن ملجم نے حضرت حسنؓ سے کہا کیا تم ایک اچھا کام کرنے پر آمادہ ہو اور وہ یہ کہ میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ میں اسے ضرور پورا کروں گا وہ عہد میں نے حطیم کے قریب کیا تھا کہ میں علیؓ اور معاویہؓ دونوں کو ضرور قتل کروں گا یا خود اس کوشش میں مارا جاؤں گا اگر تم یہ پسند کرو تو مجھے معاویہؓ کو ختم کرنے کے لئے چھوڑ دو اور میں تجھ سے اللہ کے نام پر عہد کرتا ہوں کہ اگر میں اسے قتل نہ کروں یا اسے قتل کر کے زندہ بچ جاؤں تو تیرے پاس آکر تیرے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دے دوں گا۔

حضرت حسنؓ نے کہا میں اس کام کے لئے تجھے ہرگز نہیں چھوڑ سکتا کہ تو آگ کو اور بھڑکا دے اس کے بعد حضرت حسنؓ نے اسے آگے بڑھ کر قتل کر دیا۔ پھر لوگ اس کی لاش کو چمٹ گئے اور اس کی بوٹیاں کر کے آگ میں ڈال دیا۔

امیر معاویہؓ پر حملہ جس رات حضرت علیؓ پر وار کیا گیا اسی رات برک بن عبداللہ امیر معاویہؓ کے قتل کے لئے گھات میں بیٹھا تھا جب امیر معاویہؓ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے نکلے تو ان پر تلوار سے حملہ کیا اس کا وار ان کے کولھوں پر پڑا۔ امیر معاویہؓ نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا قاتل نے کہا میرے پاس ایک ایسی خبر ہے جس کے سننے سے آپ خوش ہو جائیں گے اور اگر میں آپ سے وہ خبر بیان کر دوں گا تو آپ کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔

امیر معاویہؓ نے فرمایا اچھا وہ خبر بیان کرو۔

برک بن عبداللہ نے جواب دیا آج میرے بھائی نے علیؓ کو قتل کر دیا ہوگا۔

امیر معاویہؓ:۔ کاش تیرا بھائی ان پر قدرت نہ پا سکے۔

برک:۔ کیوں نہیں۔ اس لئے کہ علیؓ جب باہر نکلتے ہیں تو ان کے ساتھ کوئی محافظ نہیں ہوتا۔ امیر معاویہؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

اس کے بعد امیر معاویہؓ نے ساعدی کو طلب کیا یہ ایک طبیب تھا اس نے جب حضرت امیر معاویہؓ کے زخم کو دیکھا تو کہا اے امیر تم دو باتوں میں سے ایک بات پسند کر لو یا تو میں لوہا جلا کر اس زخم کی جگہ پر لگا دیتا ہوں یا آپ اسے پسند کر لیں کہ میں آپ کو پینے کے لئے ایک ایسا شربت دوں جس سے آئندہ آپ کے کوئی اولاد نہ ہو۔ کیونکہ تلوار زہر آلود تھی۔

امیر معاویہؓ نے فرمایا آگ تو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ رہا اولاد نہ ہونا تو یزید اور عبداللہ انہی دونوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی طبیب نے امیر معاویہؓ کو یہ شربت پلا دیا جس سے وہ شفایاب ہو گئے لیکن آئندہ ان کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

اس کے بعد امیر معاویہؓ نے مسجدیں محرابیں تعمیر کرنے کا حکم دیا راتوں کو پہرہ دار متعین کئے اور جس وقت امیر معاویہؓ سجدے میں جاتے تو پولیس کے آدمی ننگی تلواریں لئے ہوئے ان کی حفاظت کرتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارجۃ ابن حذافہ کا قتل

اسی رات عمرو بن بکر بھی عمرو بن العاص کی گھات میں بیٹھا ہوا لیکن صبح کو عمرو بن العاص نماز پڑھانے نہیں آئے کیونکہ ان کے پیٹ میں تکلیف تھی۔ عمرو بن العاص نے خارجۃ بن حذافہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا یہ ان کے کوتوال تھے اور بنو عامر بن لوی کے خاندان میں سے تھے یہ نماز پڑھانے کے لئے نکلے عمرو بن بکر نے انہیں عمرو بن العاص سمجھ کر ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا لوگوں نے اسے پکڑ کر عمرو بن العاص کے سامنے پیش کیا۔ تمام لوگ عمرو کو اس طرح سلام کر رہے تھے جیسے حاکم کو سلام کیا جاتا ہے عمرو بن بکر نے پوچھا یہ کون شخص ہے۔ لوگوں نے جواب دیا یہ عمرو بن العاص ہیں۔

عمرو بن بکر:۔ تو پھر میں نے کسے قتل کیا ہے۔

لوگ:۔ خارجۃ بن حذافہ کو۔

عمرو بن بکر:۔ اے فاسق (یعنی عمرو بن العاص) خدا کی قسم میں نے تو تیرے علاوہ کسی کا ارادہ نہ کیا تھا۔

عمرو بن العاص:۔ ہاں تو نے میرا ارادہ ضرور کیا تھا لیکن اللہ نے تو خارجہ کا ارادہ کیا تھا۔

اس کے بعد عمرو بن العاص نے آگے بڑھ کر اسے قتل کیا۔ جب اس واقعہ کی خبر امیر معاویہ کو پہنچی تو انہوں نے عمرو بن العاص کو یہ اشعار لکھ کر بھیجے ؎

وَقَتْلٌ وَاَسْبَابُ الْمَنَايَا كَثِيْرَةٌ   مَنِيَّةُ شَيْخٍ مِّنْ لُؤَيِّ ابْنِ غَالِبِ

قتل تو ایک ہی ہوا ہے اگرچہ موت کے اسباب بہت سے ہیں موت تو صرف لوی بن غالب کے شیخ کی آئی ہے۔

فَيَا عَمْرُو مَهْلًا اِنَّمَا اَنْتَ عَمُّهُ   وَصَاحِبُهُ دُوْنَ الرِّجَالِ الْاَقَارِبِ

اے عمرو ذرا ٹھہر جا تو بھی تو خارجہ کا چچا ہے اور دیگر رشتہ داروں کو چھوڑ کر اس کا دوست ہے۔

نَجَوْتَ وَقَدْ بَلَّ الْمُرَادِيُّ سَيْفَهُ   مِنِ ابْنِ اَبِيْ شَيْخِ الْاَبَاطِحِ طَالِبِ

تو نے تو قتل سے نجات پائی اور مرادی نے اپنی تلوار کو مکہ کے سردار ابو طالب کے بیٹے کے خون سے تر کر لیا ہے۔

وَيَضْرِبُنِيْ بِالسَّيْفِ اٰخَرُ مِثْلُهُ   فَكَانَتْ عَلَيْنَا تِلْكَ ضَرْبَةَ لَازِبِ

اس کے دوسرے بھائی نے بھی تلوار ماری لیکن ہم پر یہ تلوار اچٹتی ہوئی پڑی۔

وَاَنْتَ تُنَاغِيْ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ   بِمِصْرِكَ بِيْضًا كَالظِّبَاءِ السَّوَارِبِ

لیکن تو دن رات مصر میں ہرنیوں کی طرح چوکڑیاں بھرتا پھرتا ہے۔

حضرت علیؓ کی شہادت پر حضرت عائشہؓ کا افسوس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قتل کی خبر ملی تو انہوں نے یہ شعر پڑھا ؎

فَاَلْقَتْ عَصَاهَا وَاسْتَقَرَّتْ بِهَا النَّوٰى   كَمَا قَرَّ عَيْنًا بِالْاِيَابِ الْمُسَافِرُ

اس نے اپنی لاٹھی ٹیک دی ہے اور جدائی کو قرار مل گیا ہے جس طرح مسافر کی آنکھیں واپسی سے ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد سوال کیا کہ انھیں کس نے قتل کیا ہے لوگوں نے جواب دیا بنو مراد کے ایک شخص نے۔ انھوں نے اس پر دوسرا شعر کہا ۔

فَاِنْ یَکُ نَائِیًا فَلَقَدْ نَعَاہُ　　غُلَامٌ لَیْسَ فِیْ فِیْہِ التُّرَابُ

وہ دور تھا اسکی موت کی خبر ایک لڑکا لے کر آیا۔ افسوس کہ اس کے منہ میں مٹی کسی نے نہ بھری۔

اس پر حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہؓ نے عرض کیا آپ علیؓ کے بارے میں ایسا کہہ رہی ہیں حضرت عائشہؓ نے جواب دیا میں تو

سب واقعات بھول گئی تھی۔ لیکن جب میں بھول جایا کروں تو تم یاد دلا دیا کرو۔

ان کے پاس حضرت علیؓ کی شہادت کی خبر سفیان بن عبد شمس بن ابی وقاص الزہری لے کر گئے تھے۔

ابن ابی میاس کا مرثیہ

ابن ابی میاس مرادی نے حضرت علیؓ کے قتل پر یہ مرثیہ کہا۔

وَنَحْنُ ضَرَبْنَا یَا لَکَ الْخَیْرُ حَیْدَرًا　　اَبَا حَسَنٍ مَامُوْمَۃً فَتَفَطَّرَا

ہم نے تیرے لئے ایک بہتر شخص حیدر کو مارا جس کی کنیت ابو حسنؓ ہے ہم نے اسکی کھوپڑی پر مارا جس سے اسکی کھوپڑی پھٹ گئی

وَنَحْنُ خَلَعْنَا مُلْکَہٗ مِنْ نِظَامِہٖ　　بِضَرْبَۃِ سَیْفٍ اِذْ عَلَا وَتَجَبَّرَا

ہم نے اس کے ہاتھ سے اس کا ملک چھین لیا۔ تلوار کی ایسی مار سے کہ جب وہ بلند ہوتی ہے تو کاٹ کر پھینک دیتی ہے۔

وَنَحْنُ کِرَامٌ فِی الصَّبَاحِ اَعِزَّۃٌ　　اِذَا الْمَوْتُ بِالْمَوْتِ ارْتَدٰی وَتَاَزَّرَا

اور ہم صبح کے وقت معزز و شریف تھے کیونکہ موت تو واپس جا چکی تھی۔

ابن ابی میاس کا دوسرا مرثیہ

وَلَمْ اَرَ مَهْرًا سَاقَہٗ ذُوْ سَمَاحَۃٍ　　کَمَهْرِ قَطَامٍ مِنْ فَصِیْحٍ وَاَعْجَمٖ

میں نے اتنا قیمتی مہر کسی عرب اور غیر عرب کا نہیں دیکھا جیسا کہ قطامہ کا مہر تھا۔

ثَلَاثَۃُ اٰلَافٍ وَعَبْدٌ وَقَیْنَۃٌ　　وَضَرْبُ عَلِیٍّ بِالْحُسَامِ الْمُصَمِّمٖ

تین ہزار درہم، ایک غلام، ایک باندی اور چمکتی تلوار سے علیؓ کی مار۔

فَلَا مَهْرَ اَغْلٰی مِنْ عَلِیٍّ وَاِنْ غَلَا　　وَلَا قَتْلَ اِلَّا دُوْنَ قَتْلِ ابْنِ مُلْجَمٖ

تیرا مہر خواہ کتنا ہی کیوں نہ ہو علیؓ سے نہیں بڑھ سکتا اور نہ کوئی قتل ابن ملجم کے قتل سے بڑھ سکتا ہے۔

ابوالاسود دئلی کا مرثیہ

اَلَا اَبْلِغْ مُعَاوِیَۃَ ابْنَ حَرْبٍ　　فَلَا قَرَّتْ عُیُوْنُ الشَّامِتِیْنَا

معاویہؓ بن حرب کو یہ خبر پہنچا دو۔ خدا کرے شامیوں کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں۔

اَفِیْ شَهْرِ الصِّیَامِ فَجَعْتُمُوْنَا　　بِخَیْرِ النَّاسِ طُرًّا اَجْمَعِیْنَا

کیا تم نے ہمیں روزوں کے مہینے میں گھبراہٹ میں ڈالا ہے۔ اس شخص کے ذریعہ جو تمام لوگوں میں سب سے بہتر تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَتَلْتُمْ خَيْرَ مَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا — وَرَحَّلَهَا وَمَنْ رَكِبَ السَّفِينَا

جتنے لوگ سواریوں کے کجاوڈں اور کشتیوں پر سوار ہوئے تم نے ان میں سے سب سے بہتر شخص کو قتل کیا ہے۔

وَمَنْ لَبِسَ النِّعَالَ وَمَنْ حَذَاهَا — وَمَنْ قَرَأَ الْمَثَانِيَ وَالْمُبِينَا

اب کون چپل پہنے گا اور کون انھیں ٹانکے گا اور کون شخص مثانی اور مبین کی تلاوت کرے گا۔

إِذَا اسْتَقْبَلْتَ وَجْهَ أَبِي حُسَيْنٍ — رَأَيْتَ الْبَدْرَ رَاعَ النَّاظِرِينَا

جب تیرے سامنے ابو حسینؓ کا چہرہ آیا تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ چودھویں کا ایک چاند ہے جو دیکھنے والوں کو لبھا رہا ہے۔

لَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ حَيْثُ كَانَتْ — بِأَنَّكَ خَيْرُهَا حَسَبًا وَدِينًا

قریش یہ خوب جانتے ہیں کہ تو ان میں حسب و نسب کے لحاظ سے سب سے بہتر ہے۔

حضرت علیؓ کی عمر اس میں اختلاف ہے کہ قتل کے وقت آپ کی عمر کیا تھی بعض مورخین کہتے ہیں کہ آپ انسٹھ سال کی عمر میں قتل کئے گئے مصعب ابن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت حسنؓ فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد اٹھاون سال کی عمر میں شہید کئے گئے۔

بعض روات کا بیان ہے کہ اس وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال کی تھی۔

ابو زید نے ابوالحسن، ایوب بن عمر بن ابی عمرو کے حوالے سے جعفر صادق کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کئے گئے اور یہی سب سے زیادہ صحیح روایت ہے۔

عمر نے یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی، شریک کی سند سے ابواسحاق کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؓ تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کئے گئے (ایک قول ستر سال کا بھی ہے)

ہشام کا قول ہے کہ حضرت علیؓ جب خلیفہ ہوئے تو ان کی عمر اٹھاون سال کچھ ماہ تھی اور تین ماہ کم پانچ سال تک انکی خلافت رہی۔ پھر انھیں ابن ملجم نے قتل کیا۔ اس کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو تھا۔ آپ کا قتل سترہ رمضان کو ہوا اور چار سال نو ماہ آپ نے خلافت کی اور ۴۰ھ میں تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کئے گئے۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعہ محمد بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ تریسٹھ سال کی عمر میں جمعہ کی صبح کو سترہ رمضان ۴۰ھ میں شہید کئے گئے اور دارالامارت میں جامع مسجد کے قریب دفن کئے گئے۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعہ محمد بن عمرو کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ شب جمعہ میں زخمی ہوئے اور جمعہ اور ہفتہ کے دن حیات رہے اور یک شنبہ کی رات میں جبکہ رمضان ختم ہونے میں گیارہ راتیں باقی تھیں (یعنی ۱۹ رمضان) ۴۰ھ میں تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

حارث نے ابن سعد، محمد بن عمر، علی بن عمر ابو بکر السبری، عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے محمد بن حنفیہ کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ انھوں نے سنۃ الجحاف میں ... عمر ... پینسٹھ ... کہ ... بڑھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے لوگوں نے ان سے سوال کیا کہ ان کی قتل کے وقت کیا عمر تھی محمد بن حنفیہ نے جواب دیا تریسٹھ سال۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعہ محمد بن عمر کا قول اسی طرح نقل کیا ہے اور یہی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

مدت خلافت احمد ابن ثابت نے اسحاق ابن عیسیٰ کے ذریعہ ابو معشر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے تین ماہ کم پانچ سال خلافت فرمائی۔

ابو حارث نے ابن سعد کے ذریعہ محمد بن عمر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کی مدت خلافت تین ماہ کم پانچ سال تھی۔

ابو زید نے ابوالحسن سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ ایک دن کم یا ایک روز زیادہ تھی۔

حلیہ مبارک حارث نے ابن سعد، محمد ابن عمر، ابو بکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ کی سند سے اسحاق ابن عبداللہ بن ابی فروہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی (امام باقر) سے سوال کیا کہ حضرت علیؓ کا حلیہ کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا درمیانہ قد تھا رنگ نہایت گندم گوں تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ بڑا پیٹ تھا لیکن قد درازی کی طرف مائل تھا داڑھی چوڑی تھی اور سر اور داڑھی کے بال سپید ہو گئے تھے)

نسب و خاندان آپ کا اسم گرامی علیؓ بن ابی طالب تھا آپ کے والد ابو طالب کا نام عبد مناف تھا اور عبد المطلب بن ہاشم ابن عبد مناف کے بیٹے تھے آپ کی والدہ کا نام فاطمہ تھا جو اسد بن ہاشم ابن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں۔

ازواج و اولاد ۱۔ سب سے پہلے آپ نے حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی فرمائی اور ان کی موجودگی میں کوئی دوسری شادی نہیں کی۔ حضرت علیؓ کے یہاں حضرت فاطمہؓ سے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور ایک لڑکا جس کا نام محسن تھا پیدا ہوئے محسن کم عمری میں انتقال کر گئے دو صاحبزادیاں یعنی زینب الکبریٰ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

۲۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے بعد ام البنین بنت حزام سے شادی فرمائی ام البنین ابوالمحل بن خالد بن ربیعہ بن الوحید بن کعب بن عامر بن کلاب کی والدہ تھیں ان سے حضرت علیؓ کے یہاں عباس، جعفر، عبداللہ اور عثمان پیدا ہوئے عباس کے علاوہ بقیہ تینوں لڑکے حضرت حسینؓ کے ساتھ کربلا میں شہید کئے گئے۔

۳۔ ایک شادی لیلیٰ بنت مسعود بن خالد بن مالک بن ربعی ابن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم سے کی ان سے عبیداللہ اور ابو بکر پیدا ہوئے ہشام بن محمد کا قول ہے کہ یہ دونوں لڑکے حضرت حسینؓ کے ساتھ طف میں مارے گئے محمد بن عمر کا کہنا ہے کہ عبیداللہ بن علی کو مختار ابن ابی عبید نے مذار میں قتل کیا تھا اور محمد بن عمر یہ بھی کہتا ہے کہ عبیداللہ اور ابو بکر سے حضرت علیؓ کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔

۴۔ ایک شادی اسماء بنت عمیس سے فرمائی بقول ہشام ابن محمد ان سے یحییٰ اور محمد الاصغر پیدا ہوئے لیکن ان دونوں کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعہ واقدی سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے یہاں اسماء سے یحییٰ اور عون پیدا ہوئے اور محمد الاصغر بعض مؤرخین کے نزدیک ایک ام ولد سے پیدا ہوئے تھے یہی واقدی کا قول ہے نیز واقدی کہتا ہے کہ محمد الاصغر حضرت حسینؓ کے ساتھ قتل کئے گئے۔

۵۔ ایک زوجہ صہبا تھیں جن کی کنیت ام حبیب تھی یہ ام حبیب ربیعہ ابن بجیر ابن العبد بن علقمہ بن الحارث بن عتبہ ابن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم ابن تغلب ابن وائل کی لڑکی تھیں یہ حضرت علیؓ کی باندی تھیں (ام ولد) یہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیدیوں میں سے تھیں کہ جب حضرت خالدؓ بن الولید نے عین التمر پر حملہ کیا اور بنو تغلب کو شکست دے کر انھیں قیدی بنایا۔ ان سے عمر اور رقیہ پیدا ہوئیں ان عمر بن علیؓ کی عمر پچاسی سال ہوئی اور حضرت علیؓ کی آدھی میراث انھوں نے حاصل کی ینبع میں انکا انتقال ہوا۔

۶:۔ آپ کی ایک زوجہ امامہؓ بنت ابی العاص بن الربیع بن عبد العزی بن عبد شمس ابن عبد مناف تھیں انکی والدہ حضرت زینب تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ان سے آپ کے یہاں محمد الاوسط پیدا ہوئے۔

۷:۔ خولہ بنت جعفر ابن قیس ابن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ ابن یربوع ابن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل سان سے محمد الاکبر پیدا ہوئے جنھیں محمد بن الحنفیہ کہا جاتا ہے انھوں نے طائف میں انتقال کیا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۸:۔ ایک زوجہ ام سعید بنت عروۃ ابن مسعود ابن معتب بن مالک الثقفی تھیں ان سے ام الحسن اور رملۃ الکبری پیدا ہوئیں۔

آپ کے اور بھی لڑکیاں مختلف ماؤں سے پیدا ہوئیں جن کی ماؤں کے نام ہمیں معلوم نہیں ہوسکے ان کے نام یہ ہیں ام ہانی میمونہ زینب الصغری، رملۃ الصغری، ام کلثوم الصغری، فاطمہ، امامہ، خدیجہ، ام الکرام، ام سلمہ، ام جعفر، جمانہ اور نفیسہ یہ لڑکیاں مختلف ماؤں سے پیدا ہوئیں۔

۹:۔ ایک زوجہ محیات بنت امرئ القیس ابن عدی بن اوس بن جابر بن کعب بن علیم تھیں جو بنو کلب سے تھیں ان سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو بچپن میں مرگئی واقدی کہتا ہے کہ جب وہ بچی تھی تو مسجد جایا کرتی تھیں لوگ اسے چھیڑنے کے لئے پوچھتے تیرے ماموں کون ہیں تو وہ جواب دیتی کہ وہ ہیں یعنی کلب (اور کلب کتے کو کہتے ہیں اور ایک خاندان کا نام بھی ہے)

حضرت علیؓ کی پشت سے چودہ لڑکے اور سترہ لڑکیاں ہوئیں۔

حارث نے ابن سعد کے ذریعہ واقدی سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ کی پانچ لڑکوں سے اولاد چلی۔ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ محمد الحنفیہ عباس بن الکلابیہ اور عمر بن التغلبیہ۔

حضرت علیؓ کے عمال

بصرہ پر آخری سال میں بھی عبداللہؓ بن عباسؓ عامل رہے۔ ہم یہ پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اس میں روات کا اختلاف ہے۔ الغرض تمام صدقات اور لشکروں کا انتظام انہی کے سپرد تھا اور یہ حضرت علیؓ کے آخری وقت تک معاون رہے جب ابن عباسؓ بصرہ سے کہیں اور تشریف لے جاتے تو اپنی جگہ پر کسی کو نائب کر جاتے جیسا کہ میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں۔

حضرت علیؓ کی جانب سے بصرہ کی قضا پر ابو الاسود دئلی تھے اور یہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ بصرہ کی گورنری زیاد کو کس طرح ملی اور کیوں اسے فارس کی جنگ اور خراج کی وصولیابی کے لئے روانہ کیا گیا زیاد وہیں فارس میں قتل کیا گیا اور آخر وقت تک وہ اپنی جگہ پر قائم رہا بحرین، اس کے قرب وجوار کے علاقہ، یمن اور اس کے سامنے کے علاقہ پر عبیداللہ بن عباسؓ مامور تھے۔ حتی کہ ان کا اور بسر بن ارطاۃ کا معاملہ پیش آیا جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

طائف ومکہ اور ان کے قرب وجوار کے علاقہ پر قثم بن العباس عامل تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ پر حضرت ابوایوب انصاری تھے ایک قول یہ ہے کہ سہل بن حنیف تھے ابو ایوبؓ اس وقت تک عامل رہے جب تک کہ بسرؓ مدینہ پہنچا۔

حضرت علیؓ کے اوصاف حمیدہ

یونس بن عبد الاعلیٰ نے وہب ابن ابی ذئب، عباس ابن الفضل مولیٰ بنی ہاشم، فضل کے حوالہ سے ابن ابی رافع کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں حضرت علیؓ کی جانب سے بیت المال کا خزانچی تھا کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت علیؓ گھر تشریف لے گئے اور ان کی ایک بیٹی بنی سنوری سامنے آئی تو اسے بیت المال کا ایک موتی پہنے دیکھا حضرت علیؓ نے اس موتی کو پہچان لیا اور فرمایا اس کے پاس یہ کہاں سے آیا ہے خدا کی قسم اب مجھ پر اس کا ہاتھ کاٹنا لازم ہے جب حضرت علیؓ نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین خدا کی قسم میں نے اس اپنی بھتیجی کو خود پہنایا تھا اگر میں نہ دیتا تو یہ کہاں سے حاصل کر لیتی تب حضرت علیؓ خاموش ہو گئے

اسمٰعیل بن موسیٰ الفزاری نے عبد السلام ابن حرب اور ناجیہ القرشی کے ذریعہ اپنے چچا یزید بن عدی ابن عثمان کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو قبیلہ ہمدان سے نکلتے دیکھا جب باہر نکلے تو دو جماعتیں باہم لڑ رہی تھیں حضرت علیؓ دونوں جماعتوں کے درمیان گھس گئے اور دونوں کو جدا کر دیا ابھی کچھ دور گئے تھے کہ انھوں نے یہ آواز سنی "کوئی مددگار ہے۔ کوئی مددگار ہے" جلدی جلدی فوراً ادھر واپس چلے حتیٰ کہ میں آپ کے جوتوں کی آوازیں سن رہا تھا اور فرما رہے تھے تیرے پاس تیرا مددگار آ گیا وہاں جا کر دیکھا تو ایک شخص دوسرے کو چمٹا ہوا تھا آپ کو دیکھ کر ان میں سے ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین میں نے اسے یہ کپڑا نو درہم میں فروخت کیا تھا اور یہ شرط کی تھی کہ یہ مجھے بیکار اور کٹے ہوئے درہم نہ دے گا اور اس وقت لوگ یہی شرط لگایا کرتے تھے میں اس کے پاس یہ درہم لے کر آیا تا کہ یہ انھیں تبدیل کر دے اس نے انکار کیا میں نے اس سے اصرار کیا تو اس نے میرے طمانچہ مارا اس پر حضرت علیؓ نے طمانچہ مارنے والے سے کہا اس کے درہم بدل دے اور دوسرے شخص سے کہا اس بات پر گواہ لاؤ کہ اس نے تمہارے طمانچہ مارا ہے وہ گواہ لے کر آیا حضرت علیؓ نے طمانچہ مارنے والے کو بٹھا دیا اور مظلوم سے فرمایا اس سے قصاص لے لو مظلوم نے جواب دیا اے امیر المومنین میں نے اسے معاف کیا حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے تو تیرا حق پورا کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ پھر اس ظالم کے نو کوڑے مارے اور فرمایا یہ حاکم کی جانب سے سزا ہے۔

محمد بن عمارۃ الاسدی نے عثمان بن عبد الرحمٰن الاصبہانی ہا مسعودی، ناجیہ کی سند سے ناجیہ کے باپ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم محل کے دروازے پر مقیم تھے کہ ہمارے پاس حضرت علیؓ تشریف لائے ہم نے جب انھیں آتے دیکھا تو ان کی ہیبت سے ان کے سامنے سے ہٹ گئے جب حضرت علیؓ آگے بڑھ گئے تو ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے چلے وہ ابھی کچھ دور چلے تھے کہ انھوں نے یہ آواز سنی "ہے اللہ کے واسطہ کوئی مددگار" آپ نے دیکھا کہ دو آدمی باہم لڑ رہے ہیں آپ نے دونوں کے سینوں پر ہاتھ مار کر پیچھے ہٹا دیا اور ان دونوں سے فرمایا ایک دوسرے سے جدا ہو جاؤ۔

ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا امیر المومنین اس نے مجھ سے ایک بکری خریدی تھی اور شرط یہ تھی کہ یہ مجھے خراب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ردی درہم نہ دے گا لیکن اس نے مجھے ایک کھوٹا درہم دیا میں نے اسے وہ درہم واپس کیا تو اس نے مجھے طمانچہ مارا۔

آپ نے دوسرے سے سوال کیا تم کیا کہتے ہو۔ اس نے جواب دیا اے امیرالمومنین یہ سچ کہتا ہے آپ نے اس سے فرمایا اچھا پہلے اپنی شرط پوری کرو۔ جب شرط پوری ہو گئی تو طمانچہ مارنے والے کو بٹھا دیا اور مظلوم سے کہا اس سے قصاص لے لو۔ مظلوم نے سوال کیا کیا قصاص لوں یا معاف کر دوں آپ نے فرمایا اس کا تجھے اختیار ہے الغرض اس ظالم کو معاف کر دیا گیا جب وہ وہاں سے کچھ دور چلا گیا تو حضرت علیؓ نے لوگوں سے فرمایا اسے پکڑ کر یہاں لاؤ لوگ اسے پکڑ کر حضرت علیؓ کے پاس لائے آپ نے اس کی پشت پر اسی طرح کوئی چیز رکھ دی جیسے لکھنے پڑھنے والے بچوں کی پشت پر رکھی جاتی ہے (یعنی کان پکڑوا کر اوپر سے پشت پر کوئی چیز رکھدی) پھر اس کے نو کوڑے مارے اور فرمایا یہ اس شخص کی ہتک عزت کی سزا ہے۔

حضرت حسنؓ کا خطبہ

ابن سنان القزاز نے ابو عاصم، سکین بن عبدالعزیز، حفص بن خالد کی سند سے ابو خالد بن جابر کا یہ بیان ذکر کیا ہے کہ جب حضرت علیؓ قتل کیے گئے تو حضرت حسنؓ خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔

تم نے رات ایک شخص کو قتل کر دیا ہے ایسی رات جس میں قرآن نازل ہوا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی حضرت یوشعؑ ابن نون شہید کئے گئے خدا کی قسم جو لوگ پہلے گزرے ہیں وہ بھی علیؓ سے آگے نہیں بڑھ سکتے اور نہ وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں لشکر دے کر روانہ فرماتے اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ ان کے دائیں بائیں ہوتے خدا کی قسم نہ انھوں نے کچھ سونا چھوڑا ہے اور نہ کچھ چاندی چھوڑی ہے صرف آٹھ سو یا سات سو درہم اپنے خادم کے لئے چھوڑے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن- لاہور
نمبر 01382

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

تصنیف: ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ترجمہ: حبیب الرحمان صدیقی فاضل دیوبند

نفیس اکیڈمی - کراچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ